AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اہم اعلان!

اس ناول کے تمام جملہ حقوق لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔

کاپی کرنے والے کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔

اپنی قیمتی آراء سے آگاہ کرنے کے لیے ہمیں انسٹاگرام پہ وزٹ کیجیے۔

Ig@aestheticnovel.online

وہ بھاگتا ہوا اندر آیا اور دروازہ کھولا تو وہ سامنے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔ جس میں اس کی جان بستی تھی۔ ایک ہاتھ میں ڈریپ لگی ہوئی تھی جب کہ دوسرے ہاتھ میں پٹی بندھی ہوئی تھی۔

گڑیا یہ۔۔ یہ کیا کیا تم نے؟ وہ فکر مندی سے بولا

بھیا۔۔ بھیا۔۔ میں۔۔ میں اس سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔ وہ ہچکیوں سے رونے لگی میں نہیں رہ سکتی اس کہ بغیر۔ میں زندہ نہیں رہنا چاہتی بھیا۔۔

نہیں بیٹا۔۔ میری جان۔۔۔ ایسے نہیں کہتے۔ اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو میں بھی زندہ نہیں رہ سکوں گا۔ وہ اسے گلے لگاتے ہوئے بولا

وہ۔۔ وہ شادی کر رہا ہے۔ آج اس کی شادی ہے بھیا۔ وہ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے۔ جب کہ اسے معلوم ہے کہ میں اس سے کتنی محبت کرتی ہوں۔ میں اس کہ بغیر نہیں رہ سکتی وہ جانتا ہے پھر بھی وہ شادی کر رہا ہے بھیا وہ اپنے بھائی کا ہاتھ تھامے ہوئے بولی۔ آنسو تھے کہ روکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اس نے سوسائیٹ کرنے کی کوشیش کی تھی۔ اپنی نس کاٹ لی تھی۔ مگر وہ بچ گئی تھی۔

کون ہے وہ؟ اب کی اس نے سنجیدگی سے پوچھا، اس کہ پوچھنے پر اس نے سب کچھ اپنے بھائی کو بتا دیا

تم مجھے یہ سب پہلے نہیں بتا سکتی تھیں۔ خیر اب بھی کچھ نہیں بگڑا تمہارا بھائی ہے نا۔۔ ٹھیک کر دے گا سب۔۔۔ رلیکس اس نے کہہ کر اپنی بہن کو گلے لگایا، جس میں اس کی جان بستی تھی اور آگے کیا کرنا ہے سوچنے لگا

اللہ اکبر اللہ اکبر

فجر کی اذان پر اس کی آنکھ کھولی۔ اذان کا جواب دیتے ہوئے وہ اٹھی اور وضو کرنے کرنے لگی۔ وضو کر کہ وہ جائے نماز پر نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی۔ وضو کہ پانی کہ قطرے جائے نماز پر گر رہے تھے۔ اس کہ ہونٹ ہل رہے تھے تلاوت کرتے ہوئے۔ وہ نماز پڑھنے میں محو تھی۔

اذان کی آواز پر بھی وہاں کہ نفوس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ تیز میوزک کی آواز پر وہاں پر موجود لوگ مگن تھے۔ نشے میں دھوت۔ صیح غلط، جائز اور ناجائز کا کسی کو کوئی ہوش نہیں تھا۔

ٹیبل پر سفید پوڈر کی لکیریں بنی ہوئی تھیں اور وہ ایک ہاتھ سے ناک کا ایک حصہ دبا کر اس نے اس سفید پوڈر کو ناک کہ دوسرے حصے سے اپنے اندر اتارا اور لمبی سانس لے کر اس نے صوفے کی پوشت پر سر ٹیکا دیا۔ ایک سکون اس نے اپنے اندر انڈیلہ تھا۔ ایسا اسے لگتا تھا۔ ۔۔۔ نشہ تھا جو چڑھی نہیں رہا تھا ہمیشہ کی طرح، ساری رات اسے یہاں ہو گئی تھی۔ ایک لڑکی آ کر اس کہ برابر بلکل اس کہ ساتھ لگ کر بیٹھی۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ ایک نازیبہ لباس میں بیٹھی اسے دیکھ کر ہی مسکرا رہی تھی اور پھر اس پر جھک گئی۔

ماما میں ناشتہ نہیں کروں گی پہلے ہی بہت لیٹ ہو گئی ہوں۔۔وہ جلدی میں کہتی ہوئی باہر نکلی۔۔

اچھا ایک سیب ہی کھالو۔اس کی امی نے سیب اسے دیا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے کھالوں گی۔وہ اپنی امی کہ گلے لگ کر فوار باہر نکلی۔۔۔۔۔۔۔

دعا پڑھ کر گھر سے نکلنا۔۔اسے سیب دے کر وہ بولیں اللہ کی امان میں جاو۔۔اس کو اللہ کی امان میں دیا۔۔۔

ملاہم جلدی کرو دیر ہو جائے گی کالج سے۔اب وہ ملاہم ٹوک رہی تھی۔۔۔۔

جارہا ہوں ماما، جارہا ہوں۔جلدی جلدی ناشتہ ختم کرنے لگا۔۔۔۔

احمد شاہ کہ دو ہی بچے تھے۔ایک بیٹا ملاہم شاہ چھوٹا تھا اپنی بہن سے اور میڈیکل کا اسٹوڈینڈ تھا اور ایک بیٹی ذلفاء جو کہ بڑی تھی۔وہ بزنس کی اسٹوڈنٹ تھی اسے یونیورسٹی میں دوسرا سال تھا اور ساتھ ہی جوب بھی کرتی تھی۔

وہ کلاس میں جلدی جلدی پہنچی کہنی سر نا آگئے ہوں کلاس میں۔وہ سوچتی ہوئی کلاس میں پہنچی تو سب باتوں میں مگن تھے ایک دوسرے سے۔لڑکے آپس میں مستیاں کر رہے تھے کچھ کہ

ساتھ لڑکیاں بھی شامل تھیں۔کچھ لوگ کتاب میں منہ دیئے بیٹھے تھے۔جیسے آج ہی سارا پڑھ لیں گے۔

کیاہوا سر نہیں آئے ابھی تک؟ذلفاء نے اپنی گروپ میٹ سے پوچھا۔۔۔

ابھی تک تو نہیں آئے،سیف نے فون بھی کیا تھا مگر کال رسیو نہیں کر رہے۔سیف ان کی کلاس کا سی آر تھا اچھا میں پوچھتی ہوں اس سے۔

سیف۔۔اس کی آواز پر وہ مڑا۔۔۔

جی ذلفاء؟وہ جو سامنے ہمیشہ کی طرح بلیک عبایا پہنے،بلیک ہی نقاب لگائے اس کہ سامنے کھڑی تھی۔اس دیکھ کر وہ بولا

سر آج نہیں آئیں گے؟

میں نے کال کی تھی تھوڑی دیر پہلے،میں دوبارہ کر کہ پوچھ لیتا ہوں۔اس نے کہہ کر دوبارہ کال کی اور سر سے بات کر کہ وہ بولا

آج سر نہیں آہیں گے۔وہ تھوڑا بزی ہیں۔سیف نے بتایا،جس پر اس نے لمبی سانس لی اور تھنکس کہہ کر مڑ گئی۔۔۔

چلو لائبریری چلتے ہیں سر نہیں آرہے۔وہ اپنے گروپ میٹس کہ ساتھ چلی گئی،جب اسے ایک اسٹوڈنٹ نے آکر سر احمد کا پیغام دیا۔۔

ذلفاء تمہیں سر احمد بلا رہے ہیں آفس میں۔

مجھے کیوں بلا رہے ہیں؟ وہ خود سے بولی، پھر اٹھ کر آفس کی طرف چلی گئی۔۔

السلام علیکم سر

ذلفاء نوک کر کہ اندر آئی اور سلام کیا۔

وعلیکم السلام ذلفاء آہیں بیٹھیں۔

سر کہ کہنے وہ اس کہ سامنے کرسی پر بیٹھی۔

ان سے ملیں یہ ہیں ضیغم برہان۔ آپ جانتی ہو نگی فائینل ائیر کہ بہت برائٹ اسٹوڈنٹ ہیں۔

سر کہ کہنے پر ذلفاء نے گردن موڑ کر دیکھا تو مغرور شہزادہ بیٹھا تھا۔ گورا رنگ، بھوری آنکھیں اس پر اس کی لمبی پلکیں، ہلکی ہلکی شیو، کسرتی جسم پر بلیک ٹی شرٹ جو ہاف سلیوز تھیں، اس پر بیلو جینز پہنے ایک ہاتھ میں گھڑی پہنے براون جوتے پہنے پوری شان سے برجمان تھا۔

اور ضیغم یہ ہیں ذلفاء عمر سیکنڈ ائیر کی اسٹوڈنٹ ہیں کافی ذہین ہیں ذلفاء ماشاء اللہ سے۔

سر کہ تعارف کرانے پر ذلفاء نے سلام کیا جس ضیغم نے جواب دیا۔

آپ دونوں کو یہاں بلانے کا مقصد یہ ہے کہ ابھی جو سیمینار جو پورے ڈیپارٹمینٹ کی طرف سے ہونا ہے اس میں ذلفاء آپ ضیغم کہ ساتھ ہو نگی۔ یہ سیمینار بہت اہم ہے ہمارے ڈیپارٹمینٹ کہ لیے۔

سر میں کیسے کر سکتی ہوں آپ جانتے ہیں کہ مجھے آفس بھی جانا ہوتا ہے پھر پڑھائی بھی ہے تو میرے لیے بہت مشکل ہے۔ ایم سوری سر۔

ذلفاء نے صفائی سے کیا۔

ذلفاء صرف کچھ دنوں کی بات ہے کیا آپ تھوڑا مینج بھی نہیں کر سکتیں اپنے ڈیپارٹمینٹ کہ لیے؟

سر آپ تو اموشنل کر رہے ہیں۔۔

ذلفاء کہ کہنے پر ضیغم ہلکا سا مسکرایہ۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اموشنل نہیں کر رہا ایک بات پوچھ رہا ہوں۔

ٹھیک ہے جیسا آپ کہیں، کوشیش کروں کی سب مینج ہو جائے۔

گوڈ۔۔ وہ کہنے کہ بعد ضیغم کی طرف مڑے اور بولے

ضیغم ذلفاء کو اس کا کام بتا دینا اور میری کسی ہلپ کی ضرورت ہو تو وہ بھی بتا دینا اوکے۔

تھینک یو سر۔ آپ کا ہمارے ساتھ ہونا ہی کافی ہے۔

ضیغم کہ بولنے پر اس نے اسے دیکھا اس کی آواز بھاری ہونے کہ ساتھ ساتھ اس میں سنجیدگی اور روب تھا جو سامنے والے کو مروب کر سکتا تھا۔

وہ دونوں سر کہ آفس سے باہر نکلے تو ضیغم بولا

میری ابھی کلاس ہے بعد میں آپ کو ڈیٹیلس بتادوں گا۔

جی بہتر۔۔۔ذلفاء کہ کہنے پر وہ آگے بڑھ گیا۔

کیا ہوا کیوں بلایا تھا سر نے؟

ضیغم کلاس میں آیا تو سحر نے پوچھا۔وہ لوگ آپر کلاس سے تعلق رکھتے تھے۔بہت امیر کبیر فیمیلی سے ان سب کا تعلق تھا۔جب پیسہ تھا تو اڑانا تو وہ اپنا فرض سمجھتے تھے اسی لیے وہ سب ہی بہت عیاش تھے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

سیمینار کہ بارے میں بات کر رہے تھے۔۔۔وہ سگریٹ جلاتے ہوئے بولا،وہ ایک چین اسموکر تھا۔وہ یہ نہیں دیکھتا تھا کہ وہ کہاں ہے بس اسے اپنا کام کرنا ہوتا تھا۔

وہ ذلفاء بھی تھی وہاں؟سحر نے پوچھا

ہاں وہ بھی تھیں اور آج سے ہمارے ساتھ سیمینار کو مینج کریں گی۔فیضا میں دھواں اڑاتے ہوئے وہ بولا

سر کلاس میں آئے تو وہ لوگ چوپ ہو گئے۔

میرب نے ذلفاء سے پوچھا وہ سب ہی جانتے تھے کہ ضیغم اور اس کہ گروپ والے کتنے عیاش ہیں۔

یار منا کیا تھا میں نے مگر سر امو شنل کرنے لگے تو ہاں بول دی میں نے اور ویسے بھی کچھ دنوں کی بات ہے کچھ نہیں ہو تا۔

ذلفاء بھی یہ نہیں کرنا چاہتی تھی مگر وہ انکار نہیں کر سکتی تھی اپنے بڑوں کو۔

ذلفاء

وہ لوگ بات ہی کر رہے تھے جب ضیغم کی آواز پر وہ مڑی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

آپ کینٹین میں آسکتی ہیں؟

چہرے پر سنجیدگی لیے وہ بولا

جی میں آتی ہوں۔

وہ کہہ کر چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد ذلفاء کینٹین پہنچی تو وہ سب ہنس رہے تھے۔ہاتھوں میں سیگریٹ لیے لڑکے تو لڑکے، لڑکیاں بھی سیگریٹ پی رہیں تھیں۔ذلفاء نے لمبی سانس لی، یہ اس کہ لیے نیا نہیں تھا۔یہ ملک کی بڑی یونیورسٹی میں سے ایک تھی جہاں شہر بھر کہ امیر لڑکے لڑکیاں پڑھنے آتے تھے۔وہ اتنی امیر نہیں تھی وہ یہاں اسکولرشپ پر یہاں آئی تھی مگر یہاں کا ماحول بہت زیادہ آزاد تھا۔لڑکیوں کا سگریٹ پینا تو پھر معمولی بات تھی۔وہ بہت کونفیڈنٹ تھی ہاں مگر آزاد خیال نہیں تھی۔

وہ آگے بڑھی اور ان کی ٹیبل تک پہنچی تو ان سب نے اسے دیکھا۔ ضیغم سامنے ہی بیٹھا تھا۔ ضیغم کہ علاوہ ان سب نے ذلفاء کو زور سے مشترکہ سلام کیا۔۔۔

السلاااااام علیییکم، انداز ان کا مزاق اڑانے والا تھا وہ سب کہہ کر ہنسنے لگے، ضیغم خاموش تھا بس ان سب کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

وعلیکم السلام یا اھل القبور۔۔۔ان سب کو تو سمجھ نہیں آیا مگر اس کی بات پر ضیغم کا قہقہہ گونجا تو وہ بھی مسکرا کر بیٹھ گئی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

کیا کہا تم نے؟ سعد بولا۔

آپ نے مجھے یہاں ٹائم برباد کرنے کہ لیے بلایا ہے؟ ذلفاء نے سعد کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا ضیغم سے پوچھا

آپکو سیمینار کہ بارے میں تو پتہ ہو گا؟

اس کی بات پر ضیغم سنجیدگی سے بولا

نہیں مجھے صرف یہ پتا ہے کہ کوئی سیمینار ہو رہا ہے اس کہ علاوہ کچھ نہیں۔اس نے سچ بولا۔۔۔

کمال ہے کیا آپ اس دنیا میں نہیں رہتیں، انسان کو اپنے اطراف کی تو خبر رکھنی چاہیے کہ اس کہ ارد گرد کیا ہو رہا ہے۔

ضیغم کہ سنجیدگی سے بولنے پر سب نے اسے دیکھا جو ایک لڑکی سے اس طرح بات کر رہا تھا اس کہ دیکھنے کا انداز ہی الگ تھا۔ایک احترام تھا اس کہ لہجے میں۔

آپ نے ٹھیک کہا مگر ضروری نہیں ہے ہر شخص کو ہر چیز کا علم ہو۔بہت سے باتیں ایسی ہونگی جس کا علم آپ کو ہو گا اور میں اس سے بے خبر ہوں اور تھوڑی بہت باتیں ایسی ہونگی جو میں جانتی ہونگی آپ کو اس کا علم نہیں ہو گا۔مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم کم عقل ہیں۔۔

ذلفاء کے انداز پر اس کہ دوستوں کو بہت غصہ آیا کیونکہ آج تک ضیغم سے کسی نے ایسے بات نہیں کی تھی جس طرح وہ کر رہی تھی مگر ضیغم کو اس کا بلکل برا نہیں لگا، آج ایک لڑکی نے اس سے ایسے بات کی تھی ورنہ لڑکیاں اس کا ساتھ پانے کہ لیے اس سے دوستی کرنے کہ لیے اس کی ہر بات پر ہاں میں ہاں ملاتیں تھیں۔

تم کچھ زیادہ بول رہی ہو۔سحر نے کہا۔وہ کیسے برداشت کرتی کہ ضیغم سے کوئی اس طرح بات کرے۔

آپ کو برا لگا ہو تو ایم سوری۔۔ ضیغم بولا تو سحر کو جھٹکا لگا تھا جو ایک لڑکی سے سوری کر رہا تھا وہ بھی اس ذلفاء سے۔

کام کی بات کر سکتے ہیں ہم کیونکہ مجھے جانا ہے۔ آپ مجھے بتا دیں کہ مجھے کیا کرنا ہے۔۔۔ ذلفاء نے کہا

سعد، سحر اور میں ہم تین ہینڈ ہیں جو کہ مختلف چیزیں دیکھ رہے ہیں۔ سعد سارے فینس دیکھ رہا ہے۔ سحر اسپونسر شپ پر کام کر رہی ہے اور میں ان سب کو مینج کرنے کہ ساتھ ساتھ ایونٹ کی ڈیکوریشن، کون کیا کام کرے گا سب کچھ مینج کر رہا ہوں تو یہ کہ آپ میری ہلپ کریں گی۔ ٹھیک ہے۔

جی ٹھیک ہے۔ وہ کہہ کر اٹھی اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

بہت بد تمیز ہے یہ تو مجھے نہیں کرنا اس کہ ساتھ کام سحر غصے سے بولی۔۔۔

کیا بد تمیزی کی اس نے اذان جو کہ کب سے خاموش بیٹھا تھا سحر کی بات پر بولا۔۔

تم نے دیکھا نہیں اس نے ضیغم سے کس طرح بات کی۔ سحر نے اسے غصے سے دیکھا اور بولی۔۔۔

اس نے ایسا کچھ نہیں کہا جو تم اتنا غصہ کر رہی ہو۔ اذان نے اسے جواب دیا۔۔۔

سحر صیح کہہ رہی ہے۔ سعد بولا۔۔۔

تم بڑی حمایت کر رہے ہو اس کی کہینی پسند تو نہیں آگئی۔ سحر نے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے کہا تو اس کی بات پر ضیغم نے چونک کر سحر کو دیکھا۔۔۔

دماغ ٹھیک تمہارا، کیا بکواس کر رہی ہو۔ اذان نے چڑ کر اسے دیکھا۔۔

پسند کرنے کا تو نہیں پتا مگر ایک دفعہ اس کہ ساتھ شام تو گزار سکتے ہیں کیوں اذان؟ سعد نے کہا اور آنکھ مار کر شیطانیت سے بولا۔۔۔

کیا بکواس کر رہا ہے۔ خبر دار اگر ان کہ بارے میں اس طرح کی بات کی تو جان سے مار دوں گا میں۔ ضیغم سعد کی بات سن کہ غصے سے اس گریبان پکڑ کر بولا۔۔۔

وہ ان میں سے بلکل نہیں ہیں جن کہ ساتھ ہم اپنی شامیں گزارتے ہیں سمجھا تو۔ وہ ایسی بلکل نہیں ہیں۔۔۔

ضیغم چھوڑ اس کو اذان اور فیروز نے اسے پکڑ کر الگ کیا مگر سعد نے اسے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

کیا ہو گیا ہے تم لوگو کو اس لڑکی کہ لیے لڑ رہے ہو دوستی کا بھی خیال نہیں ہے تم لوگو کو۔ سحر ضیغم کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

تو سمجھاو اسے آئیندہ میں نا سنو ایسا۔ اس نے غصے سے سعد کو دیکھا اور سحر کا ہاتھ جھٹک کر کینٹین سے باہر چلا گیا۔۔

ذلفاء لاونج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔ ایک ہاتھ میں بڑا سا باول لیے جو کہ پوپ کورن کھا رہی تھی۔

ملاہم اس کہ برابر میں آکر بیٹھا اور اس کہ ہاتھ سے رمونٹ چھین کر چینل بدل دیا۔

ملاہم کیا بدتمیزی ہے یہ مجھے دو یار۔۔۔بابا!!!!!!!!!ذلفاء کو تو تپ ہی چڑ گئی اس کہ ریپونٹ چھننے پر اس نے زور سے اپنے بابا کو آواز دی۔

اچھا یہ لو بابا کو آواز کیوں دے رہی ہے۔ ملاہم نے بابا کہ نام پر شرافت سے ریمونٹ اسے دیا اور منہ بنا کر بیٹھ گیا۔۔

ذلفاء نے فتحانہ، مسکراہٹ سے اسے دیکھا اور جو موموی وہ دیکھ رہی تھی دوبارہ دیکھنے لگی۔۔۔

اچھا پوپ کورن تو دے دو۔۔

نہیں یہ میرے ہیں۔ ذلفاء نے باول دوسرے سا ہیڈ پر کیا۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ارے تیرا میرا کیا ہوتا ہے جو ہے ہم دونوں کا ہی ہے۔۔۔ ملاہم نے کہہ کر اس باول زبردستی لیا۔۔

کیا کر رہا ہے۔۔ اسے کھاتا دیکھ وہ بولی۔۔

اچھا اتنے بہت ہیں؟ ملاہم نے ایک مٹھی میں پوپ کورن لیے اور ذلفاء سے پوچھا۔۔

ہاں ٹھیک ہیں۔۔ اس نے کہا اور ملاہم وہ مٹھی والے اس پر پھیک کر باول لے کر بھاگ گیا۔۔

ملاہمممم جب اسے سمجھ آیا کہ اس کہ ساتھ ہوا کیا ہے وہ چیختی ہوئی اس کہ پیچھے بھاگی مگر اسس نے اپنے کمرے کا دروازہ بند کر لیا تھا۔۔

میں ابھی بابا کو بتاتی ہوں۔۔۔وہ بول کر نیچے آگئی۔اب کیا وہ بابا کو بول کر تنگ کرتی اس نے ٹی وی بند کیا اور غصے میں اپنے کمرے میں چلی گئ۔۔۔

آدھی رات کو بیڈ پر لیٹی تھی اور موبائل کی روشنی اس کہ حسین چہرے پر بڑھ رہی تھی۔بڑی بڑی آنکھیں،ان پر اس کی لمبی لمبی پلکیں، گورا رنگ اس پر اس کی لمبی کھڑی ناک جو اسے اور بھی خوبصورت بناتی تھی۔وہ اتنی خوبصورت تھی کہ اسے دیکھتا تو دیکھتا ہی رہ جاتا۔مگر نہیں پگھلتا تو اس سخت جان کا دل نہیں پگھلتا۔

تم اتنے پتھر دل کیوں ہو۔میں نے اپنے دل کہ ہاتھوں آکر ایک خطا کر چکی ہوں اور وہ ہے تم سے محبت، تم چاہے مجھے کتنا ہی برا بھلا کہہ لو مگر یہ دل پھر بھی تم سے محبت کرے گا ملاہم۔اس دل پر صرف تمہارا حق ہے۔وہ اپنے آپ سے باتیں کر رہی تھی اور آنسو اس کی آنکھ سے نکل کر تکیے پر جزب ہو رہے تھے۔

میں نے نہیں کھیلنا یار ہمیشہ چیٹنگ کرتے ہو تم۔ذلفاء منہ پھولا کر بولی

یار میں نے کیا کیا ہے خود ہی ڈھنگ سے نہیں کھلتی۔ملاہم بولا۔۔۔

وہ دنوں آج بیٹھے لوڈو کھیل رہے تھے۔ جس میں ذلفاء ہار رہی تھی تو اس نے ساری گوٹو پر ہاتھ مار کر گیم ہی ختم کر دیا اور اب دونوں بیٹھے لڑ رہے تھے۔ وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتی تھی جب ہار رہی ہوتی تو گیم ختم کر دیتی۔

کیا ہو گیا ہے کیوں لڑ رہے ہو تم دونوں۔ فاطمہ بیگم بولیں

امی میں لڑ رہا ہوں آپ اسے دیکھیں سارا گیم خراب کر دیا۔ ملاہم منہ بنا کر بولا۔۔۔

ذلفاء یہ کیا کیا تم نے۔ ایسے کھلتے ہیں۔۔۔

یہ ہی مجھے بار بار ہرا رہا تھا مجھے غصہ آ گیا بس۔ ذلفاء معصوم سی شکل بنا کر بولی۔۔۔

اچھا لڑنا بند کرو اور چل کر چائے پیو بابا انتیظار کر رہے ہیں۔

ہاں چلیں وہ فورا اٹھی اور ملاہم کو منہ چڑھا کر اپنی امی کہ پیچھے چل دی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ذلفاء، میرب، عائشہ، سیف، طلال اور ولی بیٹھے گروپ اسٹیڈی کر رہے تھے جب ذلفاء کا موبائل بجا، انجان نمبر دیکھ اس نے کال نہیں اٹھائی، موبائل بج بج کر بند ہو گیا۔ پھر کال آئی تو ولی بولا

اٹھالو یار کال۔

پتا نہیں کون ہے۔ دیکھتی ہوں۔ ذلفاء نے کال ریسیو کی اور سخت لہجے میں بولی

ہیلو۔۔۔

ضیغم بول رہاہوں۔ آپ کال کیوں نہیں ریسیو کر رہی تھیں؟ ضیغم سنجیدگی سے بولا

اوو آپ ہیں۔وہ نمبر سیو نہیں تھا اس لیے۔

تو نمبر سیو نہیں ہو گا تو کال ریسیو نہیں ہو گی؟ وہ حیرت سے بولا

نہیں۔۔ ذلفاء بولی

کیا نہیں؟

آپ نے کال کیوں کی ہے؟ اس کہ فضول سے سوالوں پر بات کاٹتے ہوئے بولی

میٹنگ ہے جلدی آہیں حال میں۔ اس نے کہہ کر کال کٹ کر دی۔۔

ذلفاء نے موبائل کو گھورا جیسے اس میں ضیغم دیکھ رہا ہو۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

کون تھا؟ عائشہ نے پوچھا۔۔

ضیغم۔۔۔ اس کہ نام پر سب نے اسے دیکھا۔۔

اس کہ پاس تمہارا نمبر بھی ہے؟ عائشہ نے حیرت سے پوچھا۔

ہاں وہ پر سو لیا تھا اس نے۔ ذلفاء آرام سے بولی۔۔۔

ضیغم نے خود؟ عائشہ ابھی بھی حیرت میں تھی۔۔

ہاں نا، کیوں کیا ہوا؟ وہ چڑ کر بولی۔۔

کیا تم نہیں جانتی اسے کہ وہ کیا ہے۔ ایک اوباش لڑکا ہے اور تم نے اپنا نمبر دے دیا اسے۔ عائشہ غصے سے بولی

ریلکس عاشو کچھ نہیں ہوتا یار میں جانتی ہوں تم مجھ سے بہت پیار کرتی ہو میری فکر ہے تمہیں، بس ایک نمبر ہی تو ہے جب کام ختم ہو جائے گا تو نمبر بلوک کر دوں گی۔ ذلفاء نے اسے سمجھایا

کیا ہو گیا ہے ایک نمبر ہی تو ہے تم اوور ریکٹ کر رہی ہو عائشہ۔ سیف بولا

اچھا میں آتی ہوں ذلفاء کہہ کر چلی گئی۔۔۔

ہنہہ فکر کرتی ہو۔ میرے ضیغم کہ ساتھ جب تجھے دیکھتی ہوں تو دل کرتا ہے شوٹ کر دوں، یہاں تک اس نے نمبر تک لے لیا اس کا۔ ضیغم صرف میرا ہے۔ عائشہ دل میں بولی۔ وہ ضیغم کو پسند کرتی تھی وہ تھا ہی ایسا جو ہر دوسری لڑکی کا کرش تھا، ہر لڑکی چاہتی تھی اس کا ساتھ۔ وہ دل میں ذلفاء کہ لیے کتنا بغض رکھتی تھی۔ ذلفاء اس بات سے انجان تھی

ہم نہیں جانتے کہ ہمارے ساتھ جو منہ پر اچھا بن رہا ہے وہ اپنے اندر ہمارے لیے کتنا بغض چھپا کر رکھا ہوا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ایسے لوگوں کی اصلیت دیکھائے بغیر ہمیں ان کہ شر سے محفوظ رکھے۔

ذلفاء اوپر حال میں پہنچی تو وہاں وہ سب موجود تھے۔ذلفاء نے سلام کیا اور خالی کرسی پر جا کر بیٹھ گئی۔سحر نے اسے برا سا منہ بنا کر دیکھا جو آج نیوی بلو عبایا پہنے اس پر اس پر گرے کلر کا اسکارف سے نقاب کیے سامنے بیٹھی تھی۔

آج کی میٹنگ کا مقصد یہ تھا کہ جو سیمینار حال ہم نے سلیکٹ کیا تھا وہ ہمیں نہیں مل سکتا وہ پہلے سے بوک ہے، میں نے کل بات کی تھی وہ کیسی طور نہیں مان رہے۔ ضیغم نے بولنا شروع کیا

تو اب کیا ہو گا؟ اذان بولا

ہمارے پاس اتنے پیسے جمع نہیں ہوا ہے کہ باہر کوئی اتنا بڑا حال اریج کریں۔۔ سعد بولا

پیسو کی بات نہیں ہے یار وہ تو میں لگا دوں گا مگر میں باہر کرنا نہیں چاہتا۔ ضیغم سیگریٹ کو ہونٹوں سے لگاتے ہوئے بولا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

میرے خیال سے تو ہمیں ڈیٹ آگے بڑھا دینی چاہیے۔جب ان کی بوکنگ نہ ہو سحر بولی

ڈیٹ آگے نہیں جائے گی۔ سیمینار اسی ڈیٹ پر ہو گا جو ڈیسائڈ ہوئی ہے۔ذلفاء بولی

اچھا کیسے؟ تم بات کرو گی ہاہاہاہاوہ ضیغم کی بات نہیں مانے تو تمہاری سنے گے ہاہاہا۔ سحر سگریٹ کا کش لیتے ہوئے بولی

ذلفاء اسے جواب دیے بنا اٹھی اور کھڑکی کہ پاس جا کر کھڑی ہو گئی، ذلفاء کہ کوئی جواب نا دینے پر سحر کو تپ چڑھ گئی کہ اسے ذلفاء نے اگنور کر دیا۔

ذلفاء آپ کیا سوچ رہی ہیں؟ ضیغم بولا

سیمینار بیک یارڈ میں منعقید ہو گا۔ ذلفاء نے پلٹ کر ضیغم کو دیکھتے ہوئے کہا

ہاہاہاہا مجھے لگتا ہے ذلفاء کا دماغ چل گیا ہے۔ سحر ہنستے ہوئے بولی

ضیغم نے سحر کو گھورا

مگر اس کی صفائی کون کرے گا۔ اذان بولا

ہم کریں گے۔ ویسے بھی صفائی نفس ایمان ہے۔

ہمارا حشر نشر ہو جائے گا۔ سعد بولا

میں نے یہ کب کہا کہ ہم اکیلے کریں گے۔۔۔ وہ رکی اور ضیغم کی طرف دیکھ کر بولی

پورا ڈیپارٹمینٹ مل کرے گا اور جب سب مل کریں گے تو پھر مشکل نہیں ہو گا۔

ویسے بھی جو کام مل کر کیا جائے اس میں برکت ہوتی ہے۔ آپ کیا کہتے ہیں؟ اس نے ضیغم کو دیکھتے ہوئے کہا

ضیغم نے پہلے سب کو دیکھا پھر ذلفاء کو دیکھتے ہوئے کہا

آئیڈیا اچھا۔ سیمینار یہیں ہو گا۔ اس کہ کہنے پر وہ مسکرائی مگر وہ دیکھ نہیں سکا اس کہ نقاب کی وجہ سے مگر آنکھوں سے سمجھ گیا تھا کہ وہ مسکرائی ہے۔ سحر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ذلفاء کا گلا دبا دے، وہ جھٹکے سے اٹھی وہ باہر نکل گئی۔

جیسا کہ ذلفاء نے کہا تھا کہ سب مل کر صفائی کریں گے ایسا ہی ہوا۔ ذلفاء، اذان، ضیغم نے مل کر سر سے پر میشن لی اور کلاس کینسل کروا کر دی اور ان سب کہ ساتھ مل کر پورا بیک یارڈ صاف کروایا۔ ایک گھنٹے میں بیک یارڈ کی حالت بلکل بدل گئی۔ اب صاف ہونے کہ بعد وہ اور بڑا لگ رہا تھا۔

یار ذلفاء نے صیح کہا تھا یہ جگہ کافی بڑی ہے ہم بلاوجہ خوار ہو رہے تھے۔ اذان نے ضیغم سے کہا

ہاں ٹھیک کہا تو نے۔ وہ سگریٹ پیتا ہوا بولا یہ سحر اور سعد کہا ہیں؟ ضیغم نے پوچھا

سحر آج نہیں آئی اور سعد ہو گا کسی لڑکی کہ ساتھ۔ اس نے کہہ کر آنکھ ماری تو ضیغم ہنسنے لگا

آج رات کا کیا سین ہے؟ اذان نے پوچھا

سین اون ہے۔ ضیغم کہ کہنے پر وہ قہقہ لگا کر ہنسا

وہ دونوں ہنس رہے تھے جب ذلفاء وہاں آئی۔ اسے دیکھ کر وہ دونوں چپ ہو گئے۔

ایم سوری۔

'کس لیے؟ اذان بولا

آپ لوگوں کی باتوں میں خلل ڈالنے کہ لیے۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ بولیں کیا بات ہے۔ ضیغم بولا

میں بس یہ بتانے آئی تھی کہ کام سارا ہو گیا ہے۔ میں اب نکلتی ہوں۔ کل انشاءاللہ آگے کا کام کر لیں گے۔

جیسا بہتر لگے آپ کو۔ ضیغم نے مسکرا کر کہا

اللہ حافظ۔۔ وہ کہہ کر مڑی تو اذان بولا

ذلفاء تم جاو گی کیسے؟ میرا مطلب تھا رات ہو رہی ہے۔

آپ شاید بھول رہے ہیں ہم ایوننگ میں پڑھتے ہیں اور روز میں رات کو ہی جاتی ہوں۔ ذلفاء نے کہا تو وہ بولا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا تم غلط سمجھ رہی ہو۔ اذان نے اپنی صفائی دی

ذلفاء نے ان دونوں کو دیکھا اور بس اتنا بولی

چلتی ہوں۔ وہ بول کر چلی گئی۔ پیچھے سے وہ دونوں اسے جاتا دیکھتے رہے

کیا ضرورت تھی یہ سب بولنے کی۔ ضیغم نے اسے گھورتے ہوئے کہا

یار میں نے سوچا اسے اس کہ گھر تک چھوڑ دوں گا بس اور کچھ نہیں۔ اذان نے اب اسے صفائی دی

وہ ایسی لڑکی نہیں ہے۔ جن کہ ساتھ ہم رہتے ہیں ذلفاء ان سب سے الگ ہے۔

میں جانتا ہوں، لڑکی کو دیکھ کر بتا سکتا ہوں کہ وہ کیسی ہے۔ کس قسم کی ہے، اتنا تو مجھے بھی تجربہ ہے۔ اذان نے کہا

ہائے امی تھک گئی میں تو آج بہت زیادہ۔۔ ذلفاء صوفے پر گرتے ہوئے بولی

کیوں کیا ہوا آج زیادہ پڑھایا ہے؟ وہ فکر مندی سے بولیں

نہیں صفائی کر رہی تھی تو تھک گئی۔ وہ آنکھیں بند کیے بولی

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

صفائی؟ کیسی صفائی؟ ان کہ پوچھنے پر اس نے بس بتا دیا

تم پڑھنے جا رہی ہو یا یہ سب کرنے، صبح آفس وہاں سے یونیورسٹی جاتی ہو اور اب وہاں جا کر صفائی کر رہی ہو۔ یہاں کام نہیں کرتیں اور وہاں جا کر صفائی۔ ان کو تو غصہ ہی آ گیا

امی کیا ہو گیا ہے میں اکیلے نہیں تھی پورا ڈپارٹمینٹ تھا وہاں، سب نے مل کر کیا ہے اور صفائی تو ہمارے ایمان کا حصہ ہے نا۔ ذلفاء نے ان ہاتھ پکڑ لیے

باتیں کرو الو۔ جاو جا کر فریش ہو میں کھانا لگاتی ہوں۔ ان کہ کہنے پر ذلفاء اپنی ماں کہ گلے لگ گئی۔

بے شک ماں اللہ کی بڑی نعمتوں میں سے ایک ہے۔۔۔۔ اس کی اہمیت ان سے پوچھیں جو اس نعمت سے محروم ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ملاہم آگیا؟۔۔۔۔ ذلفاء نے پوچھا

ہاں اور تمہارا ہی انتیظار کر رہا ہے کہ کھانا ساتھ کھاہیں گے۔ اس کی امی نے بتایا

میں ابھی آتی ہوں۔ وہ کہہ کر ملاہم کہ کمرے کی طرف بھاگی اسے تنگ کرنے کیونکہ دونوں بہن بھائی کا یہ پسندیدہ کام تھا، فاطمہ بیگم مسکرا کر اسے دیکھنے لگیں

اتنی محنت کہ بعد آخر سیمنار کا دن بھی آگیا۔ آج ذلفاء آفس بھی نہیں گئی تھی وہ سب صبح سے یونیورسٹی میں موجود تھے۔ سارے انتیظامات دیکھ رہے تھے۔ ضیغم، ذلفاء، سعد، اذان، سحر اور ان کی ٹیم کہ بندے وہاں تھے۔ بیک یارڈ کو بہت خوبصورت طریقے سے سجایا گیا تھا۔

انٹیرنس پر آٹھ پلرز لگائے گئے تھے، چار ایک ساہیڈ پر اور چار دوسرے ساہیڈ پر، ان کو بلیک اور وائیٹ بالونس لگائے گئے تھے۔ جنہیں وائیٹ اور بلیک ریبنس سے ملایا گیا تھا اور ان کہ بیچ میں لائٹس بھی لگائی گئی تھیں۔ نیچے انٹرینس سے لے کر پورے بیک یارڈ میں کارپیٹ بیچھائے گئے تھے

ٹیبلس کو ساہیڈ پر لگایا گیا تھا اور بیچ میں غبارہ آرچس کا لمز بنائے گئے تھے بلیک اور وائیٹ کو مینشن رکھا گیا تھا۔۔

سامنے بڑا سا اسٹیج تھا۔ تھوڑی اونچائی پر، ساہیڈ پر روسٹرم تھا۔ ایک بڑا سا پروجیکٹر لگایا گیا تھا۔ اسٹیج کہ نیچے بلکل ساتھ ہی ایسکائی لینڈ گارڈنگ کی گئی تھی۔ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔ ضیغم اور ذلفاء کا ہی آئیڈیا تھا اس طرح ڈیکوریٹ کرنے کا

وہ صبح سے یہاں تھے۔ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تو ذلفاء نماز پڑھنے چلی گئی۔ تھوڑی دیر گزری تھی جب ضیغم نے کسی کام سے اسے دیکھا مگر وہ وہاں نہیں تھی۔ وہ سحر کہ پاس آیا جو کہ موبائل میں لگی ہوئی تھی۔

سحر تم نے ذلفاء کو دیکھا ہے؟ ضیغم کہ پوچھنے پر سحر نے اسے دیکھا اور بولی

میں تمہیں اس کی سیکٹری لگتی ہوں جو اس کی خبر رکھوں۔ وہ غصے سے بولی

کیا ہو گیا ہے میں نے ایسا بھی کیا پوچھ لیا۔۔ ضیغم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ اس کہ قریب آئی اور بولی

تم بہت بدل گئے ہو ضیغم۔ وہ اس کی شرٹ پر انگلیاں پھرتے ہوئے بولی

ضیغم نے اپنا ہاتھ اس کی کمر پر لیجا کر اپنے قریب کیا اور بولا

تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے ہمم۔ کل رات کو تو بہت پیار آرہا تھا مجھ پر صبح ہوتے ہی میں بدل گیا؟

ضیغم اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا، وہ دونوں ایک دوسرے کہ بہت قریب تھے انہیں کوئی پروا نہیں تھی کہ کون انھیں دیکھ رہا ہے یا وہ کہاں کھڑے ہیں۔

ہاں تو تم بھی تو بدل جاتے ہو۔ جیسے تم رات میں ہوتے ہو دن میں ویسے بلکل نہیں ہوتے۔ سحر منہ بناتے ہوئے بولی

ضیغم مسکرایا، اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا اس کا موبائل بج گیا۔

میں ابھی آتا ہوں۔ وہ کہہ کر باہر نکل گیا۔ باتیں کرتے کرتے وہ ڈیپاٹمنٹ کہ اندر آگیا۔ جہاں کوئی نہیں تھا ایک دو لوگ تھے۔ ایک لڑکی گلز روم سے ایک لڑکی نکلی اور دروازہ کھولا ہی چھوڑ گئی۔

ضیغم بات کرتے کرتے جیسے ہی مڑا تو اس کی نظر سامنے اس کی نظر ذلفاء پر پڑی جو کہ نماز پڑھ رہی تھی۔ اس کا نقاب اترا ہوا تھا۔

ضیغم پہلی مرتبہ اس کا چہرا دیکھ رہا تھا۔ وہ کوئی زیادہ خوبصورت نہیں تھی نا ہی ایسی تھی کہ ایک ہی نظر میں کسی کو اپنا دیوانہ بنالے وہ تو عام سی شکل وصورت کی مالک تھی۔ مگر اس کی پرسنلٹی میں جو روب تھا جو اس کا کونفیڈنس تھا وہ ایسے دوسروں سے الگ کرتا تھا۔ کوئی بھی اس سے بات نہیں کر سکتا تھا جب تک وہ خود نا چاہے۔

لڑکیوں کو ایسا ہی ہونا چاہیے کہ کسی بھی قسم کی بات نا کر سکے۔ سامنے والے کو ایک جھجک محسوس ہو آپ سے بات کرتے میں۔ بے شک لوگ آپ کو مغرور ہی کیوں نا سمجھ لیں۔ وہ مغرور کہلانا زیادہ بہتر ہے اس سے کہ آپ کو ایزی ٹاسک سمجھا جائے۔

اچھا تو آپ ایسی دیکھتی ہیں ذلفاء عمر۔ وہ کہہ کر ہلکا سا مسکرایا، وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا مگر نا کوئی اس کی ہاٹ بیٹ مس ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔

نا ہی وہ اسے دیکھ کر کھو گیا۔۔۔۔۔۔

بس ایک سحر تھا اس لمحے میں جس نے اسے جکڑ لیا تھا۔۔

وہ اسے دیکھ رہا تھا شاید پہلی دفعہ دیکھا تھا اسے اس لیے یا ایک تجسس تھا اسے دیکھنے کا اور وہ آج ختم ہوا۔

تھوڑی دیر بعد وہ وہاں سے چلا گیا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

سیمنار شروع ہونے میں تھوڑا وقت تھا، وہ سب اپنے گھر چلے گئے تھے تا کہ اپنا حلیہ ٹھیک کر کہ آ سکیں۔ انہیں سب سے پہلے پہنچنا تھا۔ سعد، اذان، حارث اور سحر ایک ساتھ پہنچے جب کہ ضیغم ابھی تک نہیں پہنچا تھا۔ ذلفاء اپنی دوستوں کہ ساتھ وہ آج بھی بلیک عبایا پہنے اس پر بلیک ہی حجاب کیے ایک ایک چیز دوبارہ چیک کر رہی تھی۔

جب وہ اندر آتا دیکھائی دیا۔ بلیک کوٹ پینٹ پر بلیک ہی شرٹ پہنے جس کہ اوپر کہ دو بٹن کھلے تھے، ایک ہاتھ میں گھڑی پہنے اندر، بالوں کو سلیقے سے سیٹ کیے اندر آیا۔ وہ بلاشبہ بہت -خوبرو تھا۔ اس میں ایسی کشش تھی جو ناچاہتے ہوئے بھی ہر کسی کو اپنی طرف کھینچ لیتا تھا لڑکیاں اس کی دیوانی ایسے ہی نہیں تھیں۔ ایسے اللہ نے خوبصورتی کہ ساتھ دولت سے نوازہ تھا۔ لوگ ایسے دیکھ کر رشک کرتے تھے اور اس کہ جیسی زندگی گزارنے کہ خواہش مند تھے۔ مگر قبر کا حال تو مردہ ہی جانتا ہے۔ لوگ صرف آپکا ظاہر دیکھتے ہیں بس۔۔

ہم انسان بھی بہت بے وقوف ہیں جب کبھی ہم اپنے سے بڑے انسان کو دیکھتے ہیں جو کہ خوبصورتی یا دولت میں ہم سے بڑا ہو تو فورا ناشکری کرنے لگ جاتے ہیں اور جب اپنے سے کم تر کو دیکھتے ہیں تو اس رب کا شکر کرنے کہ بجائے غرور و تکبر کرنے لگ جاتے ہیں۔ بے شک انسان بہت جلد باز ہے۔

وہ اندر آکر سب سے ملا۔ تھوڑی دیر بعد سیمینار بھی شروع ہو گیا۔ بس کچھ اچھے سے جا رہا تھا ہر کوئی اپنی اپنی ڈیوٹی بہت اچھے سے نبھا رہا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

سیمینار ختم ہوا تو گیسٹ وغیرہ کہ کھانے کا سلسلہ شروع ہوا۔ ذلفاء، ضیغم، سحر، اذان اور باقی سب پاگل بنے ہوئے تھے۔ ذلفاء کسی کام سے باہر آئی تو سعد اس کہ پیچھے آیا۔ اور اسے آواز دے کر روکا۔

جی۔۔ ذلفاء نے کہا

مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔ سعد بولا مگر اس کہ منہ بہت بری بدبو آ رہی تھی۔۔۔

ابھی نہیں۔۔مجھے بہت کام۔وہ آرام سے کہہ کر جانے لگی کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی کہ سعد اس وقت نشے میں ہے۔

میں نے کہاناں مجھے ابھی بات کرنی ہے۔سعد نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا

یہ کیابد تعمیزی ہے چھوڑو میرا ہاتھ۔ذلفاء اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے بولی

بس کچھ لمحات چاہیے مجھے تمہارے اس کہ بعد چلی جانا۔وہ ذلفاء پر نظریں گاڑ کر بولا

چٹاخ۔۔۔اس کی بات کا مطلب سمجھ آتے ہی ذلفاء نے رکھ کر تھپڑ اس کہ منہ پر مارا۔تھپڑ اتنی زور کا تھا کہ سعد کہ چہرے پر نشان چھوڑ گیا۔

تھپڑ پڑتے ہی وہ غصے سے پاگل ہو گیا اور زلفاء کو گھسٹ کر لے جانے لگا اور اپنے آپ کو چھوڑوانے میں لگی تھی۔

سعد۔۔ضیغم کی آواز پر ذلفاء کہ ساتھ ساتھ سعد نے بھی مڑ کر دیکھا جو کہ غصے میں سعد کو ہی دیکھ رہا تھا۔وہ دو قدم میں ہی فصلہ طے کر کہ اس تک پہنچا اور بولا

ہاتھ چھوڑ سعد۔۔وہ غصے میں غرایا

نہیں چھوڑوں گا کیا کر۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا ضیغم نے زوردار مقا اس کہ منہ پر جڑا جس سے لڑکھڑا گیا اور اس کی گریپ ہلکی ہوئی تو ذلفاء نے اپنا ہاتھ کھنچا۔

تیری ہمت کیسے ہوئی ہاتھ لگا کی ہاں۔ضیغم اسے کالر سے پکڑ کر بولا۔۔۔

تو نے مجھ پر اس کی وجہ سے ہاتھ اٹھایا ضیغم۔ کیا لگتی ہے یہ تیری یا یہ تیرے ساتھ راتیں۔۔۔۔ ضیغم کی برداشت جواب دے گئی اس ایک کہ بعد ایک مقوں کی برسات کر دی ذلفاء اسے مارتا ہوا دیکھتی رہی اس کی انکھوں آنسو روتھے۔ پھر وہ وہاں سے بھاگ-سعد پر گئی۔

اذان جو کہ ضیغم کو بلانے آیا تھا ان دونوں کو لڑتے دیکھا تو انھیں چھڑوایا۔

ضیغم چھوڑ اسے کیا ہو گیا ہے یار۔۔ اذان اسے دور کرتا ہوا بولا

تجھے میں نے منا کیا تھا کہ دور ہے اس سے مگر تو نے نہیں مانی میری بات۔ کیوں۔۔ وہ اپنے آپ کو چھوڑواتا دوبارہ سعد تک پہنچا جو کہ اس وقت بلکل نڈھال تھا۔

اذان نے اسے پکر لیا۔

کوئی مجھے بتائے گا ہوا کیا ہے۔۔ اذان نے ضیغم سے پوچھا

وہ بلکل ان لڑکیوں کی طرح نہیں ہے جن کہ ساتھ ہم رہتے ہیں۔ جن کہ ساتھ ہم وقت گزارتے ہیں۔ تجھے لڑکی چاہیے تھی مجھے کہتا میں لائن لگا دیتا مگر ذلفاء ان جیسی نہیں ہے سمجھا تو آئیندہ اگر تو نے اس کی طرف دیکھا بھی سعد تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ وہ کہتا ہوا روکا نہیں باہر نکل گیا۔ اذان بھی اس کہ پیچھے چلا گیا

چھوڑوں گا تو میں نہیں تجھے تو نے مجھے اس لڑکی کی وجہ سے مارا ہے نا اس کا حساب تو تم دونوں کو ہی دینا ہو گا۔ سعد اپنی آستین سے اپنے ہونٹوں کا خون صاف کرتے ہوئے بولا

ضیغم گاڑی میں اکر بیٹھا اور ایک بوتل جو وہ ہمیشہ رکھتا تھا اپنے ساتھ اس نے نکالی اور ہونٹوں سے لگائی۔ اذان آکر اس کہ ساتھ گاڑی میں بیٹھا اور ضیغم کو دیکھنے لگا۔

کیوں کیا تو نے ایسا؟ وہ ہمارا بچپن کا دوست ہے ضیغم۔ تو نے اس پر اپنے دوست پر ہاتھ اٹھایا۔ اذاننے اس سے کہا

اسے ذلفاء کہ ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ ضیغم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

ضیغم کیا تو ذلفاء سے۔۔۔۔ وہ پتا نہیں کیا جاننا چاہتا تھا

نہیں یار کیا ہو گیا ہے تجھے میں بس ان کی عزت کرتا ہوں۔ تو جانتا ہے ضیغم نے کبھی کسی لڑکی کہ ساتھ زبردستی نہیں کی جو لڑکی بھی میری زندگی میں آئی اپنی مرضی سے آئی ہے۔

مگر ذلفاء ان لڑکیوں جیسی بلکل نہیں ہے اذان انھیں دیکھ کر ہی عزت کرنے کو دل کرتا ہے۔ ایسی لڑکی کہ ساتھ کچھ غلط ہو اور میں دیکھتا رہوں کچھ نہیں کہوں کیوں کیونکہ وہ میرا دوست ہے اس لیے۔ تو نہیں جانتا کیا۔۔ کہ وہ کیا کرتا اس کہ ساتھ ضیغم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

وہ ایک زندہ لاش بن جاتی، جیتے جی ہی مر جاتی اذان صرف اس کی ہوس پوری ہونے کہ چکر میں، بازار بھرے پڑے ہیں وہاں چلا جائے وہ ہی کیوں؟ نہیں اذان میں یہ برداشت نہیں کر سکتا بھاڑ میں گئی ایسی دوستی مجھے نہیں چاہیے ایسی دوستی۔ ضیغم نے کہہ کر بوتل دوبارہ منہ سے لگائی

تجھے کیا لگتا ہے تو یہ سب کر کہ وہ چوپ رہے گا، ضیغم تو نے ذلفاء کہ لیے اور مصیبت کر دی ہے کیا تو نہیں جانتا سعد کو کہ وہ کیا چیز ہے؟ سعد نے اسے کہا تو ضیغم نے غصہ بھری نظروں سے اسے دیکھا اور بولا

اگر اس نے کچھ بھی غلط کیا ذلفاء کہ ساتھ تو اپنے ہاتھ سے گولی مارو گا اسے۔ اس کہ کہنے پر اذان چپ ہو گیا

ذلفاء سارے راستے روتی رہی اور اپنے رب کا شکر کرتی رہی کہ اس نے ضیغم کو وہاں بھیج دیا تھا اگر وہ وہاں نہیں آتا تو۔۔۔۔ یہ سوچ آتے ہی وہ خوف سے کانپ گئی۔ گھر پہنچی تو اس کا ارادہ تو کمرے میں جانے کا تھا مگر اس کہ امی نے جب اس کا چہرا دیکھا جو کہ صاف بتا رہا تھا کہ وہ روئی ہے۔ تو انھوں نے سوالوں کی برسات کر دی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

مجھے بتاو تو صیح ہوا کیا؟ روئی کیوں ہو؟

امی وہ۔۔ وہ میری لڑائی ہو گئی ایک لڑکی سے۔ وہ اب کیا بتاتی، سب کو بتا کر پریشان بھی نہیں کر سکتی تھی

اس کی امی بولیں "تو اس میں رونے کی کیا بات ہے؟

بس ایسے ہی رونا آ گیا۔ وہ نظریں چراتے ہوئے بولی

تم کچھ چھپا تو نہیں رہیں نا مجھ سے، کوئی اور بات ہے تو بیٹا بتاو مجھے۔ اس کی پیار سے سمجھاتے ہوئے بولیں

نہیں امی کچھ نہیں بس یہ ہی بات تھی۔ اب میں جاوں سر میں درد ہو رہا ہے۔ وہ معصوم سے شکل بنا کر بولی

ٹھیک ہے جاو۔ ان کہ کہنے پر وہ اٹھ کر کمرے میں گئی، وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی۔

نماز پڑھ کر جب دعا کہ لیے ہاتھ اٹھائے آنکھوں میں آنسو لیے بولی

یا اللہ آپ کا لاکھ لاکھ شکر ہے آپ نے میری عزت کی حفاظت کی مولا میرے پاس وہ الفاظ ہی نہیں ہیں جن سے میں آپکا شکر ادا کر سکوں۔ میرے پروردگار ضیغم کو نیک ہدایت دے مولا اگر آج آپ اسے نہیں بھیجتے تو پتا نہیں کیا ہو جاتا۔ یا اللہ وہ بہت اچھا ہے اسے سیدھا راستہ دیکھا دیں۔ اس نے دعا میں ضیغم کہ لیے ہدایت مانگی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اس دن کہ بعد سے ضیغم اور ذلفاء کی کوئی ملاقات نہیں ہوئی۔ ان کہ پیپرز شروع ہو گئے تو اس کی ٹائمنگ الگ تھی۔ جب ضیغم کا پیپر ہوتا تو ذلفاء کی چھٹی ہوتی اور ذلفاء کا پیپر ہوتا تو ضیغم کی چھٹی۔ ضیغم کا لاسٹ سمیسٹر تھا تو پیپرز کہ بعد تو اس کا آنا ہی نہیں ہوا۔ ذلفاء بہت حد تک سمبھل چکی تھی اور اس حادثے کو بھول چکی تھی۔

پیپرز کہ بعد چھیٹیاں ہو گئی۔ سعد بھی اب بلکل ٹھیک ہو گیا تھا۔ ضیغم نے کچھ لوگ اس کہ پیچھے لگوائے تھے کہ دیکھیں وہ کیا کرتا ہے کہنیں وہ ذلفاء کہ ساتھ کچھ غلط نا کر دے مگر اتنے دن گزرنے کہ بعد ضیغم سمجھا سب ٹھیک ہو گیا ہے اور سعد سب بھول گیا ہے تو اس نے اپنے آدمیوں کو بھی منا کر دیا۔

یونیورسٹی تو ختم ہو چکی تھی تو ضیغم کا سارا دھان بزنس پر ہی تھا۔ آج کافی دنوں بعد وہ اپنے دوستوں سے مل رہا تھا۔ اذان نے سعد کو بھی بلا لیا تھا۔

وہ سب ایک کلب میں تھے جب ضیغم بھی وہاں پہنچا۔ اس کی نظر سعد پڑی تو وہ چوپ چاپ بیٹھ گیا۔ سعد اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ وہ اٹھا اور ضیغم کہ پاس آیا اور بولا

معاف نہیں کرے گا بھائی کو۔ کیا اتنی پرانی دوستی ایسے ہی ٹوٹ جائے گی؟ سعد کی بات پر ضیغم نے اسے دیکھا تو سعد اس کہ گلے لگ گیا۔ اس کہ گلے لگنے پر ضیغم نے بھی اسے زور سے بھیچا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

سالے بہت یاد کیا میں نے تجھے۔ ضیغم بولا

میں نے بھی۔ سعد بھی اسے دیکھتے ہوئے بولا

یہ ہوئی نا بات اب آئے گا مزا پارٹی کا اذان بولا اور سب چیرز کرتے ہوئے گلاس ٹکرائے، پوری رات انھوں نے شراب پی۔

وہ سب لڑکھڑاتے ہوئے کلب سے باہر آئے، وہ سب نشے میں دھوت تھے، قدم لڑکھڑا رہے تھے، آنکھیں بار بار بند ہو رہی تھیں۔

یار۔۔۔۔ آ۔۔ آج۔۔ بہ۔۔ بہت زیا۔۔ دہ۔۔۔۔۔ ہو گئی۔۔ ہے۔۔۔۔ اذان ضیغم کہ گلے میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولا

جب نہیں سمبھل سکتا تو پیتا کیوں ہے۔۔۔ ضیغم جو کہ اتنا پینے کہ بعد بھی ہوش میں تھا بولا، اسے عادت تھی اس سے بھی زیادہ نشے کی۔ نشہ تو وہ سب بھی کرتے تھے مگر ضیغم ایک مضبوط عصاب کا مالک تھا۔

وہ دیکھ سامنے۔ سعد کہ کہنے پر ان دونوں نے بھی سامنے دیکھا جہاں تین لڑکیاں ہاتھ میں بوتلیں لیے کھڑی تھیں۔۔۔۔ یقین وہ بھی نشے میں تھیں انھیں دیکھ کر مسکرائی اور ان کی طرف آ گئیں

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

صبح ضیغم کی آنکھ کھلی وہ جو اوندھے منہ سو رہا تھا، ویسے ہی لیٹے لیٹے اس نے سائیڈ ٹیبل سے اپنی گھڑی اٹھائی اور ٹائم دیکھا جو کہ صبح کہ نو بجا رہی تھی۔ وہ جھٹ اٹھا۔۔

شٹ یار لیٹ ہو گیا۔۔ وہ کہتے ہوئے اٹھا مگر برابر میں نظر گئی تو اس نے منہ بناتے ہوئے اس لڑکی کو اٹھایا۔۔۔۔

جو کہ رات ضیغم کہ ساتھ ہی اس کہ گھر آ گئی تھی۔

اٹھو۔۔۔کیانام ہے اس کا؟وہ خود سے بولا پھر اسے ہلایا۔۔اٹھو یار

اس کہ ہلانے پر وہ ہلکی سے آنکھیں کھولی اور اٹھ گئی

وہ بیڈ سے سے اٹھاڈریسنگ ٹیبل سے چیک بک نکال کر اس پر رقم لکھی، سائن کیے اور چیک پھاڑ کر بیڈ پر پھینکا۔

اب جاو یہاں سے۔اس کے انداز میں غرور صاف تھاوہ کہہ کر روکا نہیں تھاواش روم چلا گیا تھا۔

اس واقع کو گزرے تین مہینے ہو گئے تھے۔ذلفاء کی یونیورسٹی شروع چکی تھی۔

آج کلاس لے کر باہر نکلی اسے کینٹین جانا تھا کیونکہ اسے بھوک لگ رہی تھی۔وہ باہر نکلی تو اس کی نظر جیسے ہی سامنے گئی تو ساکت رہ گئی۔وہ اس واقع کو بڑی مشکل سے بھولی تھی تو اب وہ یہاں کیا کر رہا تھا۔

سعد جو کہ اسی کا انتیظار کر رہا تھا ذلفاء کو دیکھ کر اس کہ پاس چلا آیا۔ذلفاء نے جب اسے اپنے قریب آتے دیکھا تو جلدی سے اندر چلی گئی۔سعد تیزی ے اس کہ پاس آیا اور اسے آواز دی۔

ذلفاء۔۔ذلفاء۔۔یار میری بات تو سنو۔۔سعد نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔

مگر اس کا ہاتھ پکڑنے پر ذلفاء کو وہی سب یاد آیا گیا اس نے ایک زور دار تھپڑ اس کہ منہ مارا ،اس وقت بہت کم اسٹوڈینٹ تھے باقی اپنی کلاسیز میں تھے۔

سعد شوکٹ رہ گیا، وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اسے ذلفاء سے اس ردا عمل کی توقع نہیں تھی۔

دوبارہ اگر ہاتھ لگانے کا سوچا بھی تو جان سے مار دوں گی۔ وہ غصے میں غرائی اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔

غصہ تو اسے بہت آیا مگر ضبط کر گیا اور بولا۔

ایم سوری مگر پلیز میری ایک دفعہ بات سن لو۔۔۔ میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں اپنے کیے کی۔ اس دن میں نے بہت غلط کیا تمہارے ساتھ مجھے معاف کر دو۔

میں تین مہینوں سے بے چین ہوں مجھے ایک پل بھی سکون نہیں ملا، تمہارے سامنے آنے کی ہمت نہیں تھی، بہت ہمت پیدا کر کہ میں یہاں آیا ہوں تمہارے پاس۔۔۔۔ میں۔۔ میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔ وہ سب کچھ ایک دفعہ میں بول گیا۔۔

وہ شرمندگی سے بول رہا تھا اور ذلفاء اسے غصے سے گھور رہی تھی۔

بھاڑ میں جاو تم، آئیندہ میرے سامنے مت آنا۔۔۔ وہ غصے سے بول کر جانے کہ لیے پلٹی تو وہ بولا

میں جب تک تمہارا پیچھا نہیں چھوڑوں گا جب تک تم مجھے معاف نہیں کرو گی اور میری بات نہیں مانو گی۔۔۔۔ذلفاء نے رکھ کر اسے سنا مگر پلٹی نہیں اور بنا کچھ کہے باہر نکل گئی۔اور سعد اسے جاتا ہو دیکھتا رہا اور دل میں بہت سے عہد اپنے آپ سے کیے۔

ملاہم یار کہاہو؟۔ذلفاء اپنے بھائی کو آواز دیتے ہوئے اس کہ کمرے میں آئی جو کہ کتابوں میں سر دیے بیٹھا تھا۔

کیاہوا؟کیوں چیخ رہی ہو؟۔۔۔ملاہم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

کیا کر رہے ہو؟ذلفاء بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا

کھیل رہاہوں۔ملاہم اسے گھورتے ہوئے بولا

میں تو پوچھنے آئی تھی چائے پینی ہے؟وہ منہ بنا کر بولی

نیکی اور پوچھ پوچھ۔۔۔پلیز یار جلدی سے بنادو۔وہ معصوم سا چہرا بنا کر بولا

میں نے یہ کب کہا میں بناوں گی۔۔وہ ملاہم کو دیکھتے ہوئے بولی

تو؟؟؟وہ نا سمجھی سے بولا

تو کیا؟ تم بناو گے۔۔ ہر ویکینڈ تم ہی تو بناتے ہو اور میں نے مووی بھی سوچ لی ہے چلو جلدی۔۔۔۔ ذلفاء ملاہم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی

ہر ہفتے ان دنوں بہن بھائی مل کر مووی دیکھتے تھے کیونکہ دوسرے چھٹی جو ہوتی تھی اور چائے 'ملاہم بناتا تھا اپنی بہن کہ لیے۔۔۔

ذلفاء آج نہیں یار بہت بزی ہوں مجھے پیر کو رپورٹ بنا کر دینی ہے۔ وہ بولا

مجھے نہیں پتا چلو ایک ہی تو دن ملتا ہے۔ وہ منہ بنا کر بولی

اچھا ٹھیک ہے چلو بلیک میلر۔ وہ کتابیں بند کرتے ہوئے بولا اور اٹھ کر ذلفاء کہ ساتھ چلا گیا۔

ملاہم نے چائے بنائی وہ اپنی بہن سے بہت پیار کرتا تھا اس کی کوئی بات نہیں ٹالتا تھا ورنہ کوئی اور ملاہم سے یہ کام کوئی نہیں کروا سکتا تھا۔

ان دونوں نے مل کر رات گئے تک مووی دیکھی۔ کیونکہ سارا ہفتہ تو وہ بزی رہتے تھے اپنی پڑھائی میں اور جوب میں مگر یہاں بھی ان کی لڑائی نہیں ختم ہوئی ذلفاء خاموشی سے مووی دیکھنی پسند تھی اسی لیے ملاہم اسے تنگ کرنے کہ لیے بار بار بیچ میں بولے جا رہا تھا جس سے اسے چڑ تھی اور پھر کیا ان کی لڑائی شروع۔

وہ اپنی کلاس میں جہاں ایک ہنگامہ برپا تھا۔۔لڑکے اپنی مستیوں میں لگے ہوئے تھے جن میں لڑکیاں بھی کافی حد تک ان کا ساتھ دے رہی تھیں۔۔۔۔ذلفا کتاب میں جھکی اسے پڑھنے کی کوشیش کر رہی تھی مگر اس شور میں کوئی کیسے پڑھ سکتا ہے۔۔۔

تھوڑی دیر میں پرفیسر کلاس میں آئے مگر ان کہ آنے کا بھی کوئی اثر نہیں لیا ان لوگوں نے ۔۔سر نے حاضری لگانی شروع کی۔۔۔۔

شارق۔۔۔پروفیسر نے نام لیا۔۔۔

وہ نہیں آیا۔۔۔پیچھے ایک آواز آئی۔۔۔

کیوں نہیں آیا؟؟؟پروفیسر نے سوال کیا۔۔۔

آپ کو کیا ہے؟؟؟اپنا کریں۔۔اسی شاگرد نے کہا اور اس کا کہنا تھا کہ پوری کلاس ہنسنا شروع ہو گئی۔۔اور پرفیسر شرمندہ ہو گئے۔۔۔غصہ تو ذلفا کو اور اس کہ گروپ کہ لوگوں کو بہت آیا مگر وہ بولے کچھ نہیں۔۔

یاسر۔۔۔انھوں نے دوسرا نام لیا۔۔۔

سر وہ ڈیٹ پہ گیا ہوا ہے۔۔۔۔پھر کسی کی آواز آئی اور کلاس میں قہقہے گونجنے لگے۔۔

کیا بدتمیزی ہو رہی ہے۔۔پرفیسر غصے سے بولے۔۔

سر یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔ساجد بولا جو اسی کلاس کا تھا۔۔۔وہ کہہ کر ہنسنے لگا تو اگلا لڑکا بولا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

زیادہ ناہنس تیری ہی گرل فرینڈ کہ ساتھ گیا ہے وہ۔۔۔وہ کہہ کر ہنسنے لگے اور باقی سب بھی ہنسنے لگے۔۔جب میں پروفیسر خود بھی مسکرانے لگے اور ایسے کرتے کرتے پوری کلاس کا وقت برباد کر دیا۔۔ذلفا کو اس لوگوں کہ ساتھ ساتھ پروفیسر پر بھی غصہ آیا جو کوئی اکشن لینے کہ بجائے ان کہ ساتھ مسکرا کر انھیں بڑھاوا دے رہے تھے۔۔۔ایسے لوگ ناخود پڑھتے ہیں اور ناہی دوسروں کو پڑھنے دیتے ہیں۔۔۔آج کل کہ شاگردوں کی یہ سوچ ہو گئی ہے کہ ہماری فیسوں سے ان استادوں کو تنخواہ ملتی ہے تو ہم کیوں عزت کریں ان کی۔۔۔اور کچھ استاتذہ بھی صرف پیسوں کہ لیے ہی پڑھا رہے ہوتے ہیں۔۔۔ان کو شاگردوں کہ مستقبل سے کچھ لینا دینا نہیں ہوتا۔۔۔تو جب اساتذہ ہی اپنے شوبے سے وفادار نہیں ہوتے تو شاگرد بھی ان کی عزت نہیں کرتے۔۔۔مگر جو اپنے کام میں وفادار اور ایمان دار ہوتے ہیں تو شاگرد بھی ان کی عزت کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔۔۔

وہ غصے سے کلاس سے باہر نکلی تو سامنے سعد کو دیکھ کر اس کا دماغ اور خڑاب ہو گیا۔۔۔۔

سعد آج بھی یونیورسٹی میں موجود تھا وہ پچھلے ایک ہفتے سے وہاں آرہا تھا اور ذلفاء سے معافی مانگ رہا تھا۔ذلفاء نے جب آج بھی اسے وہاں دیکھا تو اس کہ پاس گئی اور بولی

تمہارا مسئلہ کیا ہے؟کیوں یہاں روز آکر اپنا وقت برباد کر رہے ہو۔وہ غصے سے بولی

معافی مانگ رہا ہوں تم سے۔معاف کر دوں پلیز۔۔سعد نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

پہلی بات تو وہ کوئی غلطی نہیں تھی ایک گناہ کیا تھا تم نے۔۔اگر اس وقت میرا رب میری مدد کہ لیے ضیغم کو نہیں بھیجتا تو تم تو۔۔۔وہ کہتے ہوئے رک گئی۔۔کیونکہ اس سے آگے وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

اگر میں معاف کر دوں تو تم وعدہ کرتے ہو کہ دوبارہ اپنی شکل نہیں دیکھاو گے ؟ذلفاء نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے غصے سے پوچھا

نہیں۔۔وہ صرف اتنا ہی بولا

کیا نہیں ؟۔۔۔وعدہ نہیں کرو گے یا شکل نہیں دیکھاو گے ؟اس نے تصدیق کرنی چاہی

یہ شکل تو تمہیں ہمیشہ دیکھنی ہے میں نے کہا تھا میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔سعد نے اسے نظروں کہ حصار میں لیتے ہوئے کہا

دماغ تو نہیں چل گیا تمہارا میں ایک شرابی اور ذانی سے شادی کروں گی۔۔۔ذلفاء نے حقارت سے کہا مگر وہ اس بات سے انجان کہ اس کہ رب کو اس کا کہا گیا یہ جملہ کتنا برا لگا ہے۔

کبھی کبھی ہم بغیر سوچے سمجھے ہوئے بہت کچھ ایسا بول جاتے ہیں جو ہمارے رب کو بہت ناگوار گزارتا۔ایسی لیے بولنے سے پہلے سوچنا چاہیے کہ ہم کیا بول رہے ہیں۔ایک بات کو بولنے کہ بہت سے طریقے ہوتے ہیں۔

سب کچھ چھوڑ دیا ہے تمہارے لیے چاہے تو پتا کروالو جس سے چاہے۔میں نے اپنی ساری بری عادتیں چھوڑ دی ہیں۔۔۔اس کہ بات کا بنا کوئی اثر لیے وہ بولا

مجھے نہیں کرنی کوئی شادی تم سے آئی سمجھ۔۔اب دوبارہ مجھے اپنی شکل مت دیکھانا۔۔۔ذلفاء غصے سے بولی اور وہاں سے چلی گئی

ذلفا میری بات تو سنو پلیز زز۔۔وہ پیچھے سے آوازیں دیتا رہ گیا مگر وہ انسنی کرتی چلی گئی۔۔۔

ہونا تو پڑے گا تمہیں میرا بی بی۔۔۔سعد اسے جاتا دیکھ کر بولا

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی پڑھ رہی تھی جب اسے سعد کی باتیں یاد آنے لگیں۔۔۔اس نے سر جھٹک دیا اور پڑھنے لگی۔جب اچانک کوئی اس کہ کمرے میں داخل ہوا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ شور مچاتی سعد نے اس کہ منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ذلفاء پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

آواز نہیں کرنا مجھے کچھ بات کرنی ہے تم بس پھر چلا جاوں گا۔سعد نے کہہ کر آہستہ سے اپنا ہاتھ اس کہ منہ ہٹایا۔وہ پہلی مرتبہ اس کا چہرا دیکھ رہا تھا۔جب ذلفاء نے جھٹ اپنا ڈوپٹہ اٹھا کر اڑھا اور نقاب کیا۔سعد اس کی ایک ایک حرکت دیکھ رہا تھا۔پھر مسکرایا اور بولا

میں اپنے پیرینٹس کو کب بھیجوں یہاں؟وہ پوچھ رہا تھا اور ذلفاء پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

تم نے کوئی جواب نہیں دیا؟

تم یہاں کر کیا رہے ہو نکلو میرے کمرے سے ورنہ ابھی اپنے بھائی کو بلاوں۔۔۔وہ اسے جانے کا بولنے لگی

پہلے میرے سوال کا جواب دو۔۔۔وہ ضدی انداز میں بولا

میرا جواب آج بھی وہی ہے جو پہلے تھا۔وہ غصے سے بولی

میں نے سب کچھ چھوڑ دیا ہے صرف تمہارے لیے اور ایسا کیا کرو جو تم راضی ہو جاو۔۔۔سعد نے کہا

میں نے نہیں کہا تم سے کچھ بھی چھوڑنے کو۔۔۔تو کیوں مجھ پر احسان جتا رہے ہو۔۔۔کس بات کا احسان کیا ہے تم نے مجھ پر۔۔۔اس کو تو تپ ہی چڑ گئی۔۔

میرے کمرے سے دفعہ ہو ابھی۔۔وہ غراتے ہوئے بولی

اچھا ٹھیک ہے تم غصہ نہیں کرو میں بس یہی کہنے آیا تھا کہ میں ماما، بابا کو بھیجنا چاہتا ہوں تمہیں اپنی عزت بنانا چاہتا ہوں۔۔۔اس کی آنکھوں میں التجا تھی۔

جو کچھ بھی مجھ سے ہوا اسے ایک دفعہ بھول نہیں سکتیں تم؟؟؟میں تم سے بہت محبت کرنے لگا ہوں۔۔۔نہیں رہ سکتا میں تمہارے بغیر۔۔۔وہ کہتے ہوئے تھوڑا قریب آیا۔۔

خبر دار جو میرے قریب آئے۔مجھے لگتا ہے وہ دو تھپڑ بھول گئے ہو۔۔۔۔ذلفانے ہاتھ اٹھاتے ہوئے غصے میں کہا۔۔۔

نکلو میرے کمرے سے ورنہ دو تھپڑ اور لگا دو گی تمہارے منہ پر۔۔۔اس کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے جا رہا ہوں مگر ایک بات یاد رکھنا شادی تمہاری مجھ سے ہی ہو گی یہ وعدہ ہے میرا خود سے اور میں اپنا وعدہ ہمیشہ پورا کرتا ہو اور ہر قیمت پر پورا کرتا ہو۔۔۔وہ ضدی انداز میں کہتا ہو اوہاں سے چلا گیا اور ذلفاء کتنی ہی دیر ایسے ہی کھڑی رہی۔۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے۔۔۔کیا وہ بتا دے ملاہم کو سب کچھ۔۔نہیں وہ غصے میں پتہ نہیں کیا کر دے۔۔۔

یار یہ سعد کہا ہے آج کل؟ ضیغم نے پوچھا اذان سے

پتا نہیں یار کافی دن ہو گئے کوئی بات نہیں ہوئی۔اذان نے کہا

اچھا چل چلتے ہیں اس کہ پاس۔۔ ضیغم کہتا ہوا کھڑا ہوا تو اذان بھی اس کہ ساتھ ہو لیا

وہ دونوں سعد کہ گھر پر پہنچے،تو انھیں پتا چلا کہ وہ سو رہا ہے۔ ضیغم نے اذان کو اشارہ کیا اور دونوں اس کہ کمرے میں پہنچے جو کہ اکیلا ہر گز نہیں سو رہا تھا۔

ضیغم اور اذان کمرے میں بنا نوک کیے اندر گئے تو اذان نے سیٹی بجائی۔ ضیغم نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا پانی کا جگ اٹھایا اور سعد کہ اوپر ڈال دیا وہ ہڑبڑا کر اٹھا۔اذان اور ضیغم دونوں کو اس کی حالت دیکھ کر ہنس رہے تھے اور وہ غصے سے ان دونوں کو گھور رہا تھا۔

تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو میرے کمرے میں؟ سعد نے چڑھتے ہوئے پوچھا

تجھے لینے آئیں ہیں۔ چل اٹھ جلدی اور اپنی اس چھمک چھلو کو بھی اٹھالے بھائی۔ اذان نے اس کہ برابر میں لیٹی لڑکی کی طرف اشارہ کیا

تم لوگ چلو میں آتا ہوں۔ ابھی بھی وہ نشے میں ہی لگ رہا تھا۔۔

ملاہم لائیبری میں بیٹھا پڑھ رہا تھا جب وہ اس کہ پاس آئی اور بولی

السلام علیکم ملاہم کیسے ہو؟

ملاہم نے اسے دیکھا اور اس کا منہ بگڑ گیا۔ اس نے ایک غصیلی نگاہ اس پر ڈالی مگر بولا کچھ نہیں

۔

امل کا دل بجھ گیا۔ وہ اس وقت بیلو جینس پر بلیک ٹوپ پہنے، گورا رنگ، کھولے براون بال جو اس کہ کندھوں تک آتے تھے۔ اس پر اس کی بڑی بڑی کالی آنکھیں۔ وہ بلاشبہ بہت حسین تھی۔

ملاہم میں نے کچھ پوچھا ہے۔۔ اس نے کچھ نہیں بولا تو امل دوبارہ بولی

وعلیکم السلام۔۔ وہ بس اتنا ہی بولا مگر دیکھا نہیں اسے

تم مجھ سے بات کیوں نہیں کرتے ملاہم؟ امل نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

میری کلاس ہے آئی ہیوٹو گو۔۔ ملاہم کہہ کر چلا گیا اور وہ اسے جاتا دیکھتی رہی

امل کیوں اپنے آپ کو اس کہ لیے برباد کر رہی ہو۔۔۔ اس کی دوست نے کہا

برباد تو نہیں کر رہی محبت کر رہی ہو۔۔ امل کی نظریں اب بھی اسی راستے پر تھیں جہاں سے وہ ابھی گیا تھا

یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے۔۔۔ اس کہ کہنے پر امل کی آنکھیں نم ہو گئیں

وہ مجھ سے محبت کیوں نہیں کرتا کیا میں اتنی بری ہوں؟ امل کی آنکھ سے آنسو نکلنے لگے

نہیں امل تم بہت اچھی ہو مگر محبت کسی کو کروائی نہیں جاتی بس ہو جاتی ہے۔۔۔ اس کی بات امل خاموش ہو گئی پھر بولی

میں جانتی ہوں۔۔ مگر وہ ایک ساحر ہے۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

کیا ساحر؟؟؟ وہ کیسے؟؟؟۔۔۔ اس کی دوست نا سمجھی سے بولی

اسکے باتیں۔۔۔ اسکا انداز۔۔۔ اسکا لہجہ اور اس لہجے میں نرمی نے مجھے اس کے سحر میں مبتلا کر دیا ہے اور تمہیں پتہ ہے وہ کسی کو بھی اپنا دیوانہ بنا سکتا ہے اور یہ بات وہ خوُد بھی جانتا ہے اسی لیے تو اتنا سفاک ہے۔۔۔ اتنا سفاک کہ میرے دل کو۔۔۔ جزبات کو روند دیتا ہے بنا کسی بات کا اثر لیے۔۔۔ اس کا دکھ اور تکلیف کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا سوائے اس کی اللہ کہ۔۔

تیسرے دن سعد نے اپنے ماں باپ کو ذلفاء کہ گھر بھیج دیا۔ ملاہم اور اس کہ ماں باپ جب سعد سے ملے۔ سعد بہت اچھی طرح ان سے ملا۔ اس نے مکمل طور سے انھیں مطمین کر دیا۔

تھوڑی جانچ کرنے کہ بعد ان لوگوں نے سعد کا رشتہ قبول کر لیا۔ شادی بہت سادگی سے ہو گی یہ کہنا تھا سعد کا۔۔'مجھے فضول رسمیں نہیں پسند اور ہمارا دین بھی اس کی اجازت نہیں دیتا۔

ذلفاء عجیب کشما کش کی شکار تھی۔ جب اسے پتا چلا کہ اس کا رشتہ سعد سے طے کر دیا ہے۔ اسے سعد کا وہ روپ آج بھی یاد تھا جب وہ اسے لے جا رہا تھا کھنچتے ہوئے نشے میں دھوت۔

ملاہم مجھے کچھ بات کرنی ہے تم سے۔۔ذلفاء ملاہم کہ کمرے میں آئی

ہاں بولو کیا ہوا اتنی سنجیدہ کیوں ہو؟ ملاہم اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا

مجھے سعد کہ بارے میں بات کرنی ہے۔

ہاں کہو کیا کہنا ہے۔

کیا تم لوگو نے صیح سے پتا کروالیا ہے اسس کہ بارے میں؟

ہاں بابا خود گئے تھے اس کہ آفس، اس کہ گھر، اس کہ دوستوں سے بھی ملے، سب کچھ پتا کروانے کہ بعد ہم نے رشتہ قبول کیا ہے۔ کیوں کیا ہوا کوئی بات ہوئی ہے؟ ملاہم نے اسے بتایا

AESTHETICNOVELS.ONLINE -Explore, Dream and Read

کیا اسے بتاوں سعد کہ بارے میں۔۔۔ نہیں۔۔ ہو سکتا ہے وہ بدل گیا ہو اور واقع اس نے سب کچھ چھوڑ دیا ہو۔ ذلفاء سوچنے لگی جب ملاہم نے اس کہ آگے چٹکی بجائی۔ کہا کہو گئیں؟

نہیں کہیں نہیں بس اسے ہی۔ ذلفاء نے بس اتنا ہی بولی

ویسے پتا ہے جب سے تمہاری شادی طے ہوئی ہے نا میں تو بہت خوش ہوں۔ نا کوئی چک چک ہو گئی نا ہی لڑائی۔ کتنا سکون ہو گا گھر میں ہے نا۔۔ ملاہم جو کہ اسے چڑانے کہ لیے کہہ رہا تھا۔ اس کہ کہنے پر ذلفاء کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

ارے ارے میں تو مزاق کر رہا تھا یار۔۔۔

اتنا تنگ ہو مجھ سے۔۔ وہ روتے ہوئے بولی

ارے نہیں یار۔۔ وہ ذلفاء کو گلے لگاتے ہوئے بولا تم میں تو جان بستی ہے میری، سچی بتاوں جب سے بات شروع ہوئی ہے میری تو نیند اڑ گئی ہے کہ میری بہن مجھے چھوڑ کر چلی جائے گی۔

ابھی تو کچھ بول رہے اتھے۔۔۔۔ ذلفاء اسے گھورتے ہوئے بولی

'اب بندہ سچ بھی نا بولے۔۔ وہ بول کر بھگا

ملاہہہم اس کہ کہنے پر ذلفاء اس کہ پیچھے بھاگی اور اس طرح ملاہم نے اپنی بہن کی اداسی دور کرنے میں کامیاب ہو گیا

آج اس کا نکاح تھا۔ نکاح چونکہ مسجد میں تھا تو تھوڑے ہی لوگ تھے۔ سعد کی طرف سے اس کہ ماں باپ اور دو تین اس کہ آفس کہ بندے تھے بس۔ ذلفاء کہ یونیورسٹی کہ دوست بھی تھے، عائشہ، سیف، اور باقی بس، ان سب میں عائشہ بہت خوش تھی کہ ذلفاء کی شادی ضیغم کہ ساتھ نہیں ہوئی، ورنہ وہ تو یہ ہی سمجھ رہی تھی۔

ذلفاء اندر کمرے تیار بیٹھی تھی دل تھا کہ عجیب طریقے سے دل ڈھڑک رہا تھا۔ وہ سرخ جوڑا پہنے میک اپ کیے جیولری پہنے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ اس کہ معصوم سے چہرے پر نور تھا جو اسے اور بھی حسین بنا رہا تھا۔

کیا ہو رہا ہے یہ سب میرے ساتھ۔۔ یا اللہ کیا وہ واقع بدل گیا ہے۔۔ وہ بھی صرف میرے لیے۔۔۔ کیا میں کسی کی زندگی میں اتنی اہم ہو سکتی ہوں۔۔۔ ذلفا کو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ اتنی خوش قسمت ہو سکتی ہے۔۔۔

آخر سب کچھ اتنا جلدی ہو رہا تھا۔ ابھی تو اس کی پڑھائی بھی مکمل نہیں ہوئی تھی۔ مگر سعد نے کہا تھا کہ وہ شادی کہ بعد جتنا چاہے پڑھ سکتی ہے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

کیا وہ مجھ سے محبت کرنے لگا ہے۔۔۔ مگر کیسے۔۔۔

کیونکہ محبت پر اختیار نہیں ہوتا اور اگر اسے تم سے محبت نہیں ہوتی تو تم سے نکاح جیسا پاک رشتہ کیوں بناتا۔ وہ خود سے ہی سوال کر رہی تھی اور خود سے ہی جواب دے رہی تھی۔

دماغ تو نہیں چل گیا تمہارا میں ایک شرابی اور زانی سے شادی کروں گی۔۔۔ اس نے اپنا کہا جملہ کانوں میں گونجا

تھپڑ کی آواز اس کہ کان میں گونجی جو اس نے دو دو فعہ اس کہ منہ پر مارے تھے۔

کہنی وہ مجھ سے اس سب کا بدلہ تو نہیں لے گا۔۔ نہیں نہیں۔۔ میں اس سے معافی مانگ لوں گی۔

وہ اسی سوچ میں تھی جب مولوی صاحب اندر آئے

اس نے گھونگھٹ کیا ہوا تھا۔۔۔ مولوی صاحب کے الفاظ اس کہ کانوں میں گونجے۔۔۔ ذلفا عمر اپکا نکاح۔۔ سعد احمد سے پانچ لاکھ روپے حق محر طے پایا ہے کیا آپکو قبول ہے؟؟؟

دماغ خراب ہے میں تم جیسے شرابی۔۔ جواری سے شادی کروں گی۔۔۔ ذلفا کہ کانوں میں اپنے کہے گئے الفاظ گونجے۔۔ قبول ہے۔۔۔

ذلفا عمر اپکا نکاح۔۔ سعد احمد سے پانچ لاکھ روپے حق محر طے پایا ہے کیا آپکو قبول ہے؟؟؟

نکلو میرے کمرے سے ورنہ دو تھپڑ اور لگا دو گی تمہارے منہ پر۔۔۔۔ قبول ہے۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ذلفا عمر اپکا نکاح۔۔ سعد احمد سے پانچ لاکھ روپے حق محر طے پایا ہے کیا آپکو قبول ہے؟؟؟

بس کچھ لمحات چاہیے مجھے تمہارے اس کہ بعد چلی جانا۔۔۔ سعد کہ کہے گئے الفاظ کانوں میں گونجے تو سارے منظر بھی آنکھوں کہ سامنے آ گئے۔۔۔ اس نے آنکھیں بند کیں اور بولی۔۔ قبول ہے۔۔۔

مولوی صاحب نے نکاح کہ کلمات کہنے ڈھڑکتے دل کہ ساتھ اس نے نکاح نامے پر سائن کیے اور آنسو جو اس نے کب سے روکے ہوئے تھے آخر بہہ گئے۔

ارے نہیں میرا بچہ روتے نہیں۔۔ عمر صاحب اسے سمجھا رہے تھے مگر آنسو تو ان کہ بھی نکل رہے تھے۔ ملاہم بھی اپنے آنسو ضبط کیے کھڑا تھا۔

اب باری سعد کی تھی۔ مولوی صاحب نے کلمات کہے سعد احمد آپکا نکاح ذلفا عمر سے پانچ لاکھ حق محر طے پایا ہے آپکو قبول ہے؟؟؟؟

چٹاخ۔۔۔ ذلفاء نے رکھ کر تھپڑ اس کہ منہ پر مارا۔۔۔ ذلفا کا مارا گیا تھپڑ یاد آیا تو سعد نے مٹھیاں بھیچ لیں۔۔۔۔ قبول ہے۔۔۔

سعد احمد آپکا نکاح ذلفا عمر سے پانچ لاکھ حق محر طے پایا ہے آپکو قبول ہے؟؟؟؟

خبر دار جو میرے قریب آئے۔ مجھے لگتا ہے وہ دو تھپڑ بھول گئے ہو۔۔۔۔ ذلفا کہ کہے گئے الفاظ گونجے۔۔ قبول ہے۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

سعد احمد آپکا نکاح ذلفا عمر سے پانچ لاکھ حق محر طے پایا ہے آپکو قبول ہے؟؟؟؟

کیا بکواس کر رہا ہے۔ خبر دار اگر ان کہ بارے میں اس طرح کی بات کی تو جان سے مار دوں گا میں۔ ضیغم کہ کہے گئے الفاظ اور اس کا گریبان پکڑنا یاد آیا تو وہ منظر پوری فلم کی طرح سامنے چلنے لگا۔۔۔ قبول ہے۔۔۔۔

تین دفعہ کہہ کر ذلفاء کو اپنے نام کر لیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ذلفاء کی رخصتی ہوئی وہ اپنے بابا، ماما اور ملاہم سے مل کر بہت بری طرح روئی تھی اور سعد کھڑا یہ سب دیکھ رہا تھا بس۔ اسے چڑ ہو رہی تھی یہ سب دیکھ کر مگر فلحال وہ کچھ کر نہیں سکتا تھا۔

پانچ سال بعد۔۔۔

وہ کھڑکی کہ پاس کھڑی تھی۔۔۔ اور نگاہیں ایک نقطے پر لگیں تھیں اور سوچ کا مرکز آج بھی وہی تھا، جیسے وہ ہر لمحہ ہر پل سوچتی تھی۔۔۔ محسوس کرتی تھی۔۔ وہ آج بھی اس کہ انتظار میں کھڑی تھی۔۔۔ مگر اس کا یہ انتظار صرف انتیظار ہی رہ جائے گا کون جانتا تھا۔۔ انتیظار اس کی یاد کا۔۔ انیتظار اس کی ایک آواز کا۔۔۔ جو آج بھی اس کہ کانوں میں گونجتی ہے۔۔۔ وہ چہرا جو آج بھی اس کہ سامنے آجاتا ہے۔۔۔ ایک سحر تھا اس کی شخصیت میں۔۔ جو آج بھی اس کو گھیرے ہوئے تھا۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

امل تم کب سے یہاں کھڑی ہو۔ یار سردی ہو رہی ہے چلو اندر۔۔۔ اس کی دوست نے جب اسے موڑا تو اس کا چہرا آنسوؤں سے تر تھا۔۔۔

امل تم پھر اسے یاد کر رہی ہو یار، کیوں نہیں بھول جاتیں تم اسے۔۔۔ یار وہ نہیں کرتا تم سے محبت، پھر بھی چھ سال سے اس کی محبت کو دل سے لگائے بیٹھی ہو۔۔ وہ غصے سے بولی

میں اسے یاد نہیں کرتی حفصہ۔۔ میں اسے بھولتی ہی کب ہوں جو اسے یاد کرنا پڑے۔۔۔

تم پاگل ہو بلکل پاگل۔۔۔وہ سر نفی میں ہلا کر بولی اور چلی گئی کمرے سے باہر۔۔وہ دونوں ایک ہی ہوسٹل میں رہتی تھیں حفسہ کا کمرا اس کہ برابر میں ہی تھی۔۔۔امل اور حفصہ بہت اچھی دوست بن گئیں تھی۔۔امل پہلے سے ہی ہوسٹیل میں تھی مگر حفصہ فسٹ ائیر میں یہاں آئی تھی۔۔امل اپنا کمرا کسی کہ ساتھ شیئر نہیں کرتی تھی۔۔حفسہ ہی تو اس کی راز دار تھی

امل نے وضو کی اور نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی۔۔۔جب اس نے دعا کہ لیے ہاتھ اٹھائے اور اپنے رب سے باتیں کرنے لگیں۔۔اپنے رب کہ آگے اپنے دل کا حال بتانے لگی جو اس کہ کہنے سے پہلے جانتا ہے۔۔۔

یااللہ آپ تو سب جانتے ہیں نا۔۔۔میں تو بس اسے دیکھتی تھی۔۔۔اسے سنتی تھی۔۔۔یہ ہی بہت تھا میرے لیے۔۔مگر کب اس سے محبت ہو گئی پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔کیوں میرا دل بے اختیار ہو گیا میں نہیں جانتی۔۔کیوں میرا دل اس کی چاہ کرنے لگا میں نہیں جانتی۔۔وہ روتے ہوئے بولی، آنسو اس کہ چہرے پر رواں تھے۔۔۔

مجھے اس سے نہیں پوچھنا چاہیے تھا اس کی محبت کہ بارے میں۔۔۔۔جب انجان تھی تو سکون میں تھی۔۔۔مگر اب جب یہ جانتی ہوں تو یہ تکلیف مجھے اندر ہی اندر ختم کر رہی ہے۔۔۔اب اس کہ رونے میں شدت آگئی تھی

میں کیسے سمبھالو خود کو۔۔۔میں سمبھال بھی لوں مگر یہ دل نہیں مانتا۔۔اللہ۔۔۔اس نے اوپر دیکھتے ہوئے اپنے رب کو پکارا یااللہ یہ تکلیف کم کر دے۔۔۔تو دیکھ رہا ہے۔۔تو تو سب جانتا ہے۔۔۔میں بے بس ہوں۔۔اسکی محبت میں وہ روتے ہوئے اپنے رب سے مخاطب تھی۔جب اسے یہ پتا چلا وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے۔۔۔وہ کہہ رہا تھا اور امل کہ اندر کچھ ٹوٹا

تھااور وہ کچھ اس کا دل تھا۔اس کا دل لرزنے لگا۔امل کی آنکھوں میں ایک خوف امنڈ آیا ۔۔اسے کھو دینے کا خوف مگر اس نے پایاہی کب تھا اسے جو کھو دیتی۔۔۔وہ کیسے روک سکتی تھی اسے جب وہ ملا ہی نہیں اور یہ جاننے کہ بعد کہ وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے تو وہ تڑپ رہی تھی۔۔سسک رہی تھی۔۔اندر ہی اندر ٹوٹ رہی تھی۔۔دل رو رہا تھا۔۔کاش ایسا نہ ہوتا۔۔۔آج تک اس نے جو چاہا اسے ملا۔۔کاش وہ بھی اسے مل جاتا۔۔۔جس چیز کی خواہش اس نے کی وہ کہنے سے پہلے اسے ملی۔۔۔مگر آج جس کے لیے وہ تڑپ رہی تھی وہ اس کا نہیں تھا۔۔۔وہ جو پہلی ملاقات میں ہی جیسے دیکھ کر دل ہار بیٹھی تھی۔۔۔تب صرف ایسے دیکھنا چاہتی تھی۔۔اس کی خاموشی سننا چاہتی تھی مگر اب دل اس کی چاہ کر رہا تھا۔۔۔اس کو پانے کی تمنا کر رہا تھا۔۔۔اس کہ لیے دعا کر رہی تھی۔۔۔

ذلفاء آج جلدی گھر آجانا۔۔۔اس کی امی نے کہا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

کیوں امی؟ ذلفاء نے ناشتہ کرتے ہوئے کہا

کچھ لوگ آرہے تمہیں دیکھنے۔۔۔ان کہ بتانے پر ذلفاء نے انھیں دیکھا پھر بولی

کیا ضرورت تھی انھیں بلانے کی آپکو پتا ہے سب پھر بھی۔انھوں نے آکر وہی بات کہنی ہے جو باقی لوگ کہہ کر گئے۔۔آپ تھک نہیں گئیں ان سب سے۔۔وہ چڑ گئی تھی ایک ہی بات بار بار سن کر

کیسے تھک جاوں جب تک تم اپنے گھر کی نہیں ہو جاتیں تب تک چین نہیں آئے گا ہمیں۔۔۔

تو کیا یہ میرا گھر نہیں ہے؟

ہے مگر ساری زندگی تو تمہیں گھر میں نہیں رکھ سکتے نا۔۔۔

میری شادی نہیں ہو گی کبھی بھی تو اس ٹوپک کو نہیں چھیڑا کریں۔۔۔

اللہ نا کرے کسی باتیں صبح صبح منہ سے نکال رہی ہو۔۔وہ اسے ڈانٹے ہوئے بولیں

آپ ملاہم کی شادی کا سوچیں ماشاءاللہ سے ڈاکٹر بن گیا ہے وہ اس کی شادی کرواہیں اور میرا پیچھا چھوڑ دیں۔۔۔

اس کا بھی یہ ہی کہنا ہے پہلے تمہاری شادی ہو گی پھر کرے گا وہ۔۔۔

اسے میں سمجھادوں گی۔ آپ ایمان کہ گھر رشتہ لے کر جانے کا سوچیں۔۔

کون ایمان؟؟ ذلفاء کہ کہنے پر وہ ٹھٹکیں

ملاہم پسند کرتا ہے اسے۔۔۔وہ بھی ڈاکٹر ہے۔اسی کہ ساتھ پڑھتی تھی۔۔۔ذلفاء نے سب بتا دیا

کب سے پسند کرتا ہے؟

یونیورسٹی کہ پہلے سال سے یعنی پچھلے چھ سال سے۔۔۔

کیا؟؟؟اور تم مجھے اب بتا رہی ہو۔۔انھیں نے ذلفاء کو گھورتے ہوئے کہا

اب بتاتو دیانا۔۔۔اب جلدی سے کروادیں ملاہم کی شادی امی۔۔وہ کچھ کہتا نہیں ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میری وجہ سے اس کی شادی نا کراوہیں۔۔۔پلیز امی۔۔۔پلیز۔۔

میں تمہارے بابا سے بات کرتی ہوں۔۔۔

تھینکیو تھینکو۔۔۔ان نے کہنے پر ذلفاء اس کہ گلے لگ گئی۔

کیاہورہاہے؟؟؟حریم اس کہ پاس اکر بولی۔۔وہ جو اپنے کام میں مگن تھی اس کی آواز پر دیکھا اور بولی۔

کام اور کیا۔۔اور کیاہو سکتاہے یہاں۔۔۔ذلفاء مسکراتے ہوئے بولی۔

ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتاہے اگر تم چاہو تو۔۔۔حریم نے معنی خیزی سے بولا۔

تم یہاں یہ بکواس کرنے آئی ہو۔۔۔

ارے نہیں میں تمہیں کچھ بتانے آئی ہوں۔۔۔

کیا؟؟

میری امی اور بابا تمہارے گھر آنے کا کہہ رہے تھے۔

کس خوشی میں؟

ذلفاءنا سمجھی سے بولی۔

آرے امی جو ہیں وہ میرے بھائی کہ لیے لڑکیاں دیکھ رہی ہیں تو میں نے انھیں تمہارے بارے میں بتایا تو اب تم سے ملنا چاہتی ہیں۔۔۔ حریم نے تفصیل بتادی۔

تم نے مجھ سے پوچھا تھا یہ سب کرنے سے پہلے۔۔ ذلفاء چڑتے ہوئے بولی۔۔۔ تم چاہتی ہو میں وہ سب دوبارہ سنو جو اتنے سالوں میں سنتی آئی ہوں سب سے اپنے بارے میں۔۔۔ ذلفاء کو اب غصہ آرہا تھا۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا ذلفاء میں نے امی کو سب بتادیا ہے یار تم فکر نہیں کرو۔۔

حریم مجھے نہیں کرنی کوئی شادی یار پلیز سمجھو۔۔

تو کیا کرنا ہے تم نے اپنی زندگی کہ ساتھ۔۔ حریم اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔

جو مرضی کرو ابھی میری جان چھوڑو۔۔ ذلفاء دوبارہ اپنے کام میں لگ گئی۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

دوسرے دن حریم کی امی، بابا، بھائی اور بھابی ذلفاء کہ گھر پہنچ گئے۔ انھیں ذلفاء بہت پسند آئی۔

اللہ کا شکر ہے انھیں ذلفاء پسند آگئی اور انھوں نے کوئی غلط بات بھی نہیں کی۔۔ ذلفاء کی امی بولیں۔

میری بہن میں کس چیز کی کمی ہے جو پسند نہیں آتی۔۔ ملاہم اپنی امی سے بولا۔

جو داغ اس پر لگا ہے نا اور جتنی باتیں ہم سن چکے ہیں وہ تم بھول گئے ہو کیا۔۔ان کہ کہنے پر ملاہم نے انھیں دیکھا اور بولا۔

میری بہن نے کچھ غلط نہیں کیا وہ بلکل پاک اور صاف ہے اس کی پاکیزگی کی گواہی میں دیتا ہوں۔میری بہن اتنی پاک ہے کہ اس کی ڈوپٹے پر نماز پڑھ لوں اور آپ اس کہ بارے میں ایسا کہہ رہی ہیں۔۔وہ کب اپنی بہن کہ بارے میں غلط سن سکتا تھا۔۔

دنیا یہ نہیں سمجھتی ملاہم۔

تو نا سمجھے میری بہن مجھ پر بوجھ نہیں ہے۔۔جان ہے وہ میری۔۔۔وہ کہہ کر رکا نہیں چلا گیا۔مگر ذلفاء جو کہ کمرے میں ہی آرہی تھی ان کی باتیں سن کر قدم اٹھا نہیں سکی۔اور الٹے قدم واپس اپنے کمرے میں چلی گئی۔وہ یہ سن سن کر ہمیشہ اس کا دل چھلنی ہو جاتا تھا مگر اسے عادت ہو گئی تھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ذلفاء عشاء کی نماز پڑھ کر لیپ ٹوپ کھول بیٹھی اپنا کام کر رہی تھی جب اس کہ موبائل پر اوٹس اپ مسیج آیا۔۔

ذلفاء نے اگنور کیا اور اپنے کام میں لگی رہی پھر ایک اور مسیج آیا۔۔

کیا موصیبت ہے۔۔وہ بڑبڑاتے ہوئے بولی اور موبائل کھولا اور مسیج دیکھا تو ایک انجان نمبر سے مسیج تھا۔۔

ہائے۔۔میں حریم کا بھائی ہوں۔۔

مجھے آپ سے کچھ باتیں کرنی ہیں۔۔دونوں مسیج پڑھ کر سب سے زیادہ غصہ اسے حریم پر آیا اسی نے نمبر دیا ہو گا۔۔

آپ نے جواب نہیں دیا کوئی۔۔وہ اسی سوچ میں تھی جب دوبارہ مسیج آیا کیونکہ مسیج سین ہو گیا تھا۔

کیا بات کرنی ہے؟؟ذلفاء نے لکھ کر بھیجا۔

جو بات مجھے کرنی ہے وہ ایسے نہیں ہو سکتی۔۔میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔۔آپ کی تصویر دیکھی ہے مگر آپکو اپنی آنکھوں کہ سامنے دیکھنا چاہتا ہوں کہ واقع آپ اتنی خوبصورت ہیں یا صرف تصویر میں لگ رہی ہیں اور ہاں پلیز آپ عبایا یا نقاب کر کہ نہیں آنا مجھے سخت نفرت ہے اس چیز سے پلیز اسے میری ریکویسٹ سمجھ لیں۔۔۔

ذلفاء نے جب مسیج پڑھا تو اس نے غصے سے اپنی مٹھایاں بھینچ لیں۔۔تھوڑی دیر سوچا۔۔پھر لمبا سانس لے کر اس نے مسیج ٹائپ کرنا شروع کیا۔۔

ٹھیک ہے آجاتی ہوں مگر ایک وعدہ کرنا ہو گا تمہیں کہ تم اپنی بہن حریم کو بھی ساتھ لے کر و گے اور میں اپنے بھائی کو۔۔کیونکہ تمہاری نظر میں تمہاری بہن دنیا کی سب سے شریف اور باکردار لڑکی ہے اور میرے بھائی کی نظر میں میں۔۔تو دونوں ہی کی غلط فہمی دور ہو جائے گی۔پھر کوئی بھائی اپنی بہن کو شریف اور باکردار نہیں سمجھے گا۔پھر کوئی بھائی اپنی بہن کو اس

طرح کسی غیر مرد کہ ساتھ اکیلے جانے سے نہیں روکے گا۔ پھر غیرت کا مطلب بھی سب کو سمجھ آجائے گا کہ اپنی بہن کی طرف کسی غیر کی نگاہ اٹھنے دینا غیرت نہیں۔

ذلفاء نے لکھ کر بھیجا۔۔ اور جب اس نے پڑھا تو اس کا چہرا سرخ ہو گیا۔۔ پھر اگلا میج آیا۔۔

۔اور ہاں یہ بھی بتادو کہ کس قسم کہ کپڑے پہن کر آوں میں بلکل ویسے ہی کپڑے پہن کر آجاوں گی مگر بلکل اسی طرح کہ کپڑے اپنی بہن کو بھی پہنا کر لانا تا کہ جب تمہاری نظریں مجھے دیکھ کر ٹھنڈک محسوس کر رہی ہوں تو میرا بھائی بھی تمہاری بہن کہ ظاہری حسن سے لبریز ہو سکے کیونکہ ایسا موقع تو دنیا کا ہر مرد ہی چاہتا ہے۔۔۔ خدا کی قسم میرے بھائی کا کردار بہت پکا ہے مگر اس کا بھی تو حق بنتا ہے کہ وہ عیش کہ کچھ لمحے گزار سکے۔۔ وہ بھی تو جانے کہ کسی غیر لڑکی کو انگلش جملے بول کر ایسی امیدیں دیں جس پر عورت بھی خود سے شرما جائے اور اس مرد کو پیدا کرنے والی اپنی کوکھ پر لعنت بھیجے کہ اس نے ایسے انسان کو جنم دیا۔۔۔

اس کا میسج پڑھ کر اس کی دماغ کی رگیں ابھر گئیں۔۔ اس نے اپنی مٹھیاں بینچ لیں۔۔ وہ ابھی بھی ٹائپ کر رہی تھی۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اپنی سوچ کو پانی کہ قطروں کی طرح پاک رکھو۔۔ جس طرح پانی کہ قطروں سے دریا بنتا ہے اسی طرح سوچ سے ایمان بنتا ہے۔۔۔ جیسا کروگے ویسا بھروگے۔ اس کا مطلب یہ ہی ہے کہ اس انجام کہ لیے تیار ہو کہ تمہاری بہن کو بھی کوئی اسی طرح ملنے بلائے۔۔ اگر یہ ہی میسج تمہاری بہن کو اس وقت میرا بھائی کرے تو کیسا لگے گا۔ یقینِ اچھا نہیں لگے گا۔۔۔

ابھی پڑھ ہی رہا تھا جب دوسرا میسج آیا۔۔

سے پیار کرتی ہوں اگر جس چیز کی دعوت تم مجھے دے رہے ﷺ میں اللہ اور اس کہ رسول کی سیرت میں ملتی تو میں ضرور عمل کرتی اور ایسا عمل یا کوئی مثال اماں ﷺ ہو یہ میرے نبی فاطمہؑ کی زندگی میں ملتی تو میں اس پر عمل کرتی اور اگر ان کی زندگی میں نہیں اور دنیا میں ایک نہیں ہزاروں مثالیں تم دو تب بھی مجھے ان میں سے نہیں پاو گے۔۔۔اللہ تمہاری بہن اور میری عزت کی حفاظت فرمائے۔۔

یہ دنیا ایک بازار ہے اس میں اچھا برا سب ملتا ہے اب یہ تمہاری مرضی ہے برائی کہ بدلے برائی لے لو یا نیکی کہ بدلے نیکی۔۔کیونکہ جیسا سکہ ویسا سودا۔۔۔

ذلفاء نے کہہ کر موبائل سائیڈ پر رکھا اور لمبی سانس لے کر اٹھی اور کچن میں چلی گئی۔۔

جب اس نے ذلفاء کا بھیجا ہوا آخری میسج دیکھا تو غصے سے اس کی رگیں تن گئی۔۔

میں چھوڑو گا نہیں تمہیں۔۔۔اچھا نہیں کیا تم نے میری بے عزتی کر کہ۔۔۔وہ بولتے ہوئے کمرے میں پھرنے لگا۔۔پھر کمرے سے نکلا اور اپنے امی کہ پاس گیا۔۔

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

امی۔۔امی

کیا ہو گیا ہے؟

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے ذلفاء کہ بارے میں۔۔

ہاں بولو کیا ہوا۔۔۔

مجھے یہ شادی نہیں کرنی۔۔۔

مگر کیوں؟اتنی اچھی لڑکی تو ہے وہ۔۔

آپ بہت بھولی ہیں امی۔۔ آپکو کچھ نہیں پتا بس میں نے کہہ دیا نہیں کرنی شادی اس سے تو نہیں کرنی۔۔وہ کہہ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔۔

دوسرے دن حریم کی امی نے ذلفاء کہ گھر فون کر کہ منا کر دیا۔۔

ماما کیوں رو رہی ہیں آپ۔۔جو ہوتا ہے اچھے کہ لیے ہی ہوتا ہے۔۔ہو سکتا ہے وہ ہماری ذلفاء کہ لیے اچھا نہ ہو۔۔ آگے جا کر ہمیں یہ پتا چلتا پھر۔۔۔ آپ پریشان نہیں ہوں۔۔ملاہم انھیں سمجھا رہا تھا جنہیوں نے رو کر برا حال کر لیا تھا۔۔

پتا نہیں اس کہ نصیب میں کیا لکھا ہے ملاہم۔۔کیوں ہر دفعہ میری بچی کہ ساتھ ایسا ہوتا۔۔۔میری بچی نے تو کبھی کسی کا برا نہیں کیا پھر کیوں اس کہ ساتھ ایسا ہو رہا ہے۔۔وہ روتے ہوئے بول رہی تھیں۔۔

ماما۔۔ذلفاء جو کب سے کھڑی ان کی باتیں سن رہی تھی اب بول اور جا کر اپنی ماں کہ گلے لگ گئی۔۔

ماما پلیز مجھے معاف کر دیں ہر دفعہ آپکی تکلیف کا سبب بن جاتی ہوں۔۔

نہیں بچے کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔اس کی امی نے اس کا آنسوں سے بھرا چہرا ہاتھوں میں لیا اور بولیں۔

نہیں یہ سب بھی میری وجہ سے ہی ہوا ہے۔۔

نہیں تمہاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا ذلفاء۔۔۔ملاہم بولا

نہیں ملاہم اس نے میری وجہ سے ہی منا کیا ہے۔۔اس نے کہہ کر ساری بات بتادی جو اس نے رات کو حیریم کہ بھائی کو کہنی تھی۔۔

کیا ضرورت تھی یہ سب کہنے کی؟فاطمہ غصے سے بولیں

ماما مجھے جو صیح لگا میں نے کہہ دیا۔۔اس نے نظریں جھکا کر کہا۔۔

کیا چلا جاتا اگر تم چلی جاتیں اس سے ملنے تو۔۔۔

جی؟؟؟ذلفاء نے بے یقینی سے کہا۔۔کیا کوئی ماں اپنی بیٹی کو ایسا کرنے کا کہہ سکتی ہے۔۔

ماما۔۔ملاہم غصے سے بولا۔۔

اچھا ٹھیک جاتی نہیں مگر اتنا سب کہنے کی کیا ضرورت تھی۔۔مجھے بتاتیں میں اس کی ماں سے بات کر لیتی۔۔۔خود اماں بننے کی ضرروت کیا تھی۔اتنی مشکلوں سے ایک رشتہ طے ہوا تھا مگر تمہاری بے وقوفی کی وجہ سے اتنا اچھا رشتہ نہیں ہوا۔۔

ماما وہ اچھا کیسے ہو سکتا تھا۔۔جو شخص اپنی ہونی والی عزت کو اس طرح بے پردہ دیکھنا چاہتا ہو۔۔جس کی نظر میں پردہ کرنا ایک دقیانوسی چیز ہو۔۔جس کی اسٹیٹس پر میرے پردہ کرنے سے فرق پڑتا ہو وہ اچھا کیسے ہو سکتا ہے۔۔اگر میں آپ کہ لیے بوجھ ہی ہو گئی ہوں تو میں

یہاں سے چلی جاتی ہوں مگر ایسے شخص کہ ساتھ کبھی شادی نہیں کروں گی جو بے غیرت ہو۔۔۔ذلفاء کو اپنی ماں کا ایسا رویہ دیکھ کر بہت دکھ ہو رہا تھا۔وہ کہہ کر روکی نہیں اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔۔

ماما آپ ایسا کہہ سکتی ہیں مجھے یقین نہیں آرہا۔۔جو کیا اس نے بلکل ٹھیک کیا۔۔کوئی ہو یا نہ ہو اس کا بھائی ہمیشہ اس کی ساتھ ہے اور رہے گا۔۔آئیندہ آپ کچھ نہیں بولیں گی ذلفاء سے ۔۔ماہم غصے سے کہتا چلا گیا۔۔

دونوں بہن بھائی پاگل ہو گئے ہیں۔۔فاطمہ بولیں۔۔

ذلفاء تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بھائی کو اتنا سب کہنے کی۔۔۔حریم غصے سے بولی۔۔وہ اسوقت آفس میں تھیں۔ذلفاء کام کر رہی تھی جب حیریم غصے میں اس کہ پاس آئی اور بولی۔۔

شروعات تمہارے بھائی نے کی تھی۔۔وہ اپنی نظریں کمپیوٹر اسکرین پر ہی رکھتے ہوئے سکون سے بولی۔۔

تم سمجھتی کیا ہو خود کو۔۔ہاں۔۔ہو کیا تم۔۔حریم کہ کہنے پر اس نے حریم کو دیکھا۔

کیا دیکھ رہی ہو صیح کہہ رہی ہوں میں۔اس پر دے کہ پیچے تم کیا کرتی ہو سب پتا ہے مجھے۔۔

اچھا کیا کرتی ہوں میں ؟۔ذلفاء نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

یہ جو تم پردہ کرتی ہو۔۔اور اس کہ باوجود یہاں مردوں کہ بیچ بیٹھی بھی ہو۔۔سب ایک ڈھونگ ہے تاکہ لوگ تمہیں پارسا سمجھیں۔۔اگر تم اتنی ہی اچھی ہوتیں نہ تو آج اس حالت میں نہیں ہوتیں۔۔کچھ تو کیا ہو گا تم نے جو تمہارے شوہر نے تمہیں چھوڑ دیا۔۔۔کچھ تو دیکھا ہو گا اس نے۔۔اچھا ہوا میر ابھائی بچ گیا ورنہ میں کتنی بری زیادتی کر دیتی اس کہ ساتھ تم جیسی لڑکی سے اس کی شادی کر کہ۔اللہ کا شکر ہے کہ ہم بچ گئے۔۔میرے بھائی کو لڑکیوں کی کمی نہیں ایک سے بڑھ کر ایک لڑکی میرے بھائی پر مرتی ہے۔۔

میں نے سوچا تھا کہ چلو دوست ہونے کہ ناطے تمہارا کچھ اچھا کر دوں۔۔ورنہ میرے بھائی کہ لیے تو ایک سے بڑھ کر حسین۔۔۔اسٹائلش۔۔۔امیر اور غیر شادی شدہ لڑکی پاگل ہیں اس سے شادی کہ لیے۔۔۔

جب میں نے بھائی کو یہ بتایا تھا کہ تم ایک شادی شدہ ہو تو اس نے تو صاف منا کر دیا تھا مگر میں نے ہی ضد کی تب بھائی مانے تھے۔۔انھوں نے کہا صرف ہمدردی میں یہ شادی کر رہا ہوں ورنہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے تمہاری دوست میں۔۔۔میری ہی مت ماری گئی تھی جو اپنے بھائی کہ لیے تمہیں چنا۔۔

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

اپنے دل کی بھڑاس نکال کر وہ چپ ہوئی۔۔۔

تمہارا بہت بہت شکریہ میرے بارے میں اتنا سوچنے کا۔۔۔اب میں کام کر لوں بہت زیادہ ہے۔۔۔ذلفاء مسکرا کر بولی جیسا کہ وہ ہمیشہ حریم سے کہتی تھی۔اس نے کہہ کر اپنا رخ کمپیوٹر اسکرین کی طرف کر لیا۔۔حریم اٹھی اور چلی گئی۔۔اس کہ جاتے ہی ذلفاء نے اپنی آنکھیں بند کیں اور کیسے آنسو اپنے اندر اتارے۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کی دوست اس کہ لیے

ایسا سوچ سکتی ہے۔۔ مگر یہ دنیا ہے یہاں کچھ بھی کبھی بھی اور کیسا بھی ہو سکتا ہے۔وہ اس وقت آفس میں تھی اس لیے اس نے اپنے آنسوں پر بند باندھا ہوا تھا ورنہ جتی ضرب حریم نے اس کہ دل پر لگائی ہیں۔وہ نا قابل بیان تھیں۔۔۔

گھر آکر اس نے نماز پڑھی۔۔وہ نماز پڑھ رہی تھی اور آنسو اس کی آنکھوں سے رواں تھے۔۔وہ کھڑی تلاوت کر رہی تھی اور آنسو اس کی آنکھوں سے ٹپک کر جائے نماز پر گر رہے تھے۔۔۔جب اس نے دعا کہ لیے ہاتھ اٹھائے تو اس کا چہرا آنسوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔اس کا دل پھٹ رہا تھا۔۔۔جو کچھ ہو رہا تھا اس کی برداشت جواب دے رہی تھی۔۔اتنا سب کچھ سن کر۔۔

اللہ۔۔اس نے روتے ہوئے اپنے رب کو پکارا۔۔

اللہ میں کیا کروں۔۔میں کچھ نہ کر کہ بھی اس اذیت میں مبطلع ہوں۔۔۔میری وجہ سے میرے والدین، میرا بھائی بہت پریشان ہیں۔۔میں کیا کرو میرے اللہ میں ان کہ لیے آپکو ناراض نہیں کر سکتی۔۔مجھے نہیں چاہیے ایسے دوست جو مجھے تیرے راستے پر چلنے سے روکیں ۔۔۔تو میرے لیے کافی ہے۔۔مجھے اور کسی کی ضرورت نہیں ہے بس میرے اللہ تو مجھ سے راضی ہو جا۔۔

وہ روتے ہوئے اپنے رب سے دعا کر رہی تھی۔۔۔

ترستا ہے دل آپکی آواز کہ لیے۔۔۔

آپکے پیار بھرے چند الفاظ کے لیے۔۔۔

آرزو ہے آپکی ادا پر فنا ہو جاہیں۔۔۔

---بیتاب ہے دل ایک ملاقات کے لیے

وہ بیڈ پر سر ٹیکائے بیٹھی تھی۔۔۔جب اس کی دوست اندر آئی۔۔امل تم ابھی تک تیار نہیں ہوئیں؟

مجھے نہیں جانا کہیں۔۔وہ اکتائے ہوئے لہجے میں بولی

کیا مطلب نہیں جانا۔۔ہمارا کب سے پلین بنا ہوا ہے۔۔۔اور تم ہمیشہ کی طرح ایسے بھی کینسل کر دو۔۔حفصہ غصے سے بولی

اچھا اچھا چل رہی ہو۔۔غصہ کیوں کر رہی ہو۔۔امل اپنی دوست ناراض دیکھ کر بولی اور اٹھ کر چینج کرنے چلی گئی

وہ لوگ اس وقت مول میں تھیں۔۔۔جب ایک جانی پہچانی سی آواز اس کہ کانوں میں پڑی۔امل نے مڑ کر دیکھا تو ملاہم کسی لڑکی کہ ساتھ تھا۔۔۔وہ لڑکی عبایا پہنے ہوئے، نقاب کیے ہوئے تھی۔۔امل اس کی شکل نہیں دیکھ سکی۔۔۔وہ دونوں اب ایک شوپ پر چلے گئے۔۔اور اسے جاتا دیکھتی رہی۔۔بہت ہمت کر کہ ان کہ پیچھے گئی۔۔جہاں وہ لڑکی ملاہم سے کچھ کہہ رہی تھی۔

ملاہم یہ بہت اچھی ہے۔یہ ٹرائے کرو۔۔۔ذلفاء نے نیوی بیلو کلر کی شرٹ ملاہم کی طرف بڑھائی۔

ہمم۔۔۔ملاہم نے وہ شرٹ لی اور جنیچ کرنے چلا گیا۔

ایکسکیوز می۔۔لڑکی کی آواز پر ذلفاء نے مڑ کر دیکھا تو سامنے ایک لڑکی کو اپنے پاس کھڑا پایا۔۔۔جو بہت خوبصورت تھی، لمبے بال جو کہ کھلے ہوئے تھے۔۔بیلو جینس پر بلیک ٹوپ پہنے جس کی آستیں نیٹ کی تھیں۔وہ اسٹالیش سی لڑکی بہت پیاری لگ رہی تھی۔

جی۔۔ذلفاء نے اسے دیکھ اور بولی

آپ ملاہم کی کون ہیں؟امل نے پوچھا

آپ ملاہم کو کیسے جانتی ہیں؟ذلفاء اس کہ سوال پر سوال کیا

جی۔۔میں وہ۔۔ان کی دوست ہوں۔۔امل اس کہ سوال پر ہچکچاتے ہوئے بولی

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اووا چھا۔۔میں ان کی۔۔

تم۔۔۔یہاں کیا کر رہی ہو؟اس سے پہلے کہ ذلفاء اسے بتاتی کہ وہ کون سے ملاہم غصے سے بولا

ملاہم میں تو بس۔۔

میں تو بس کیا ہاں؟کیا میں تو بس۔۔۔پیچھا کیوں نہیں چھوڑ دیتی ہو تم میرا۔۔وہ غصے سے بولا

ملاہم کیاہو گیاہے۔۔ذلفاءنے اسے ٹوکا، کیونکہ وہ امل کی آنکھوں میں آنسو دیکھ رہی تھی۔

تمہیں کچھ نہیں پتا۔۔ملاہم نے ذلفاء کو چپ کروایا

تمہیں شرم نہیں آتی۔۔کتنی بے شرم ہو تم۔۔۔وہ سب غصے میں بولا جارہا تھا یہ سوچے بغیر کہ سامنے کھڑی امل پر کیا گزر رہی تھی۔۔اس کا دل کر رہا تھا کہ زمین پھٹے اور میں اس میں سماجاوں۔۔

تمہیں شرم نہیں آتی۔۔محبت کسی اور سے کرتے ہو اور لے کر کسی اور کو گھوم رہے ہو۔۔اگر یہ بے شرم ہے تو اپنے بارے میں کیا خیال ہے آپ کا ڈاکٹر ملاہم۔۔اپنی دوست کہ اتنی بے عزتی پر حفصہ بولی

یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ کتنی محبت کرتی ہے ہے آپ سے۔۔کیا سے کیا ہو گئی ہے آپ کہ لیے۔۔اپنی زندگی برباد کر رہی ہے آپ کہ لیے۔۔مگر آپ ایک پتھر دل انسان ہیں جس پر اتنے سالوں میں کوئی اثر نہیں ہوا۔۔بہت افسوس ہے مجھے آپ پر کہ اتنی محبت کرنے والی لڑکی کو ٹھکرا رہے ہیں۔۔وہ بھی غصے میں بولے جارہی تھی اور ذلفاء حیرانگی سے کبھی ملاہم کو اور کبھی امل کو دیکھتی

کبھی۔۔کبھی خوش نہیں رہے گے آپ۔۔

حفصہ بس کرو چلو یہاں سے۔۔حفصہ کہ جو دل میں آیا بولتی جارہی تھی۔۔امل نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے بولنے سے روکا۔

ایک منٹ۔۔وہ جانے لگے جب ملاہم بولا

آپ کی دوست کو میں نے کوئی دلاسہ نہیں دیا اور نا ہی میں اسے انتظار کرنے کو کہا۔۔نا ہی میں نے اسے مجبور کیا ہے کہ یہ اپنی زندگی برباد کرے میرے لیے۔۔۔تو کس بنیاد پر آپ مجھے اتنی باتیں سنا رہی ہیں؟؟پوچھیں اپنی دوست سے کیا میں نے اسے ایسا کرنے کو کہا ہے۔۔۔ میں مر کر بھی اسے نہیں اپناوں گا۔۔ملاہم کا غصے سے برا حال تھا اپنے لیے ایسے الفاظ سن کر۔

امل نے جب اس کہ آخری الفاظ سنے تو اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔

ملاہم اسٹوپ اٹ۔۔ذلفاء نے اسے گھورتے ہوئے کہا اور امل کی طرف بڑھی مگر ملاہم نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے وہاں سے لے گیا۔۔اور امل اتنی بے عزتی پر بس آنسو بہا کر رہ گئی۔

سنا تم نے اس نے کیا کہا۔۔۔مگر تمہیں کہا عقل ہے اب چلو یہاں سے بہت تماشہ بنوالیا۔۔ حفصہ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور کھینچتی ہوئی اسے لے گئی۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ملاہم یہ سب کیا تھا۔۔کون تھی وہ لڑکی۔۔؟؟؟ذلفاء نے سوالوں کی بوچھاڑ کر دی اس پر۔

ذلفاء بس کر دوں گھر جا کر بھی ہو سکتی ہے یہ باتیں۔۔وہ چڑتے ہوئے بولا

نہیں مجھے ابھی بتاو کیا ہے یہ سب۔۔وہ کہاں ماننے والی تھی۔وہ دونوں اس وقت گاڑی میں بیٹھے تھے۔۔

وہ امل ہے۔۔

کون امل؟

بتاتو رہا ہوں۔۔تم چپ ہو گی تو بتاوں گا نا۔۔۔وہ چڑتے ہوئے بولا

اچھا اچھا سوری۔۔ذلفاء نے فورا معافی مانگی

امل میرے ساتھ یونیورسٹی میں تھی۔۔۔میری جونیر تھی۔۔۔جب سے وہ مجھے پسند کرتی ہے۔۔۔اور اب تک کرتی ہے۔

تو پرو بلم کیا ہے؟

پرو بلم یہ ہے کہ میں ایمان سے محبت کرتا ہوں امل سے نہیں یار تم جانتی تو ہو۔۔

تم ایمان سے محبت کرتے ہو اسس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم اس کی اتنی بے عزتی کرو کس نے یہ حق دیا ہے تمہیں کہ تم اسے اتنا سب سنا دو۔۔یار وہ محبت کرتی ہے تم سے۔۔آرے آج کہ زمانے میں محبت کرتا ہی کون ہے۔۔

میں کرتا ہوں ایمان سے۔۔اور بہت جلد امی کو ایمان کہ گھر بھیج دوں گا رشتے کہ لیے تمہاری شادی تو پتا نہیں کب ہو گی۔۔ہو گی بھی یا نہیں لیکن میں نہیں رہ سکتا اب ایمان کہ بغیر۔۔۔وہ اپنی دھن میں کہتا گیا یہ سوچے بغیر کہ ذلفاء پر اس کہ الفاظ کس قدر اس کا دل چیر گئے تھے۔

ذلفاء نے کچھ نہیں کہا چپ ہو گئی بس بلکل چپ۔۔ ملاہم نے گاری اسٹارٹ کی اور آگے بڑھا دی۔۔ گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔۔ وہ دونوں گھر پہنچے تو ذلفاء سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

آج تمہارے دل کی بات بھی تمہارے منہ پر آ ہی گئی ملاہم۔۔ تم ایسا سوچتے ہو میں یہ تو کبھی مر کر نہیں سوچ سکتی۔ وہ بیڈ پر بیٹھی تھی بیڈ شیٹ اس کی مٹھیوں میں تھی۔ آنسو اس کہ گالوں پر گرنے لگے۔ آج اپنے بھائی کہ منہ سے ایسی بات سن کر کا دل پھٹنے والا تھا۔۔

یا اللہ میرا کیا قصور تھا۔۔ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا یہ سب تو آپ نے میری قسمت میں لکھا تھا نا۔۔ پھر کیوں وہ مجھے کہہ رہا ہے۔۔ اللہ میری وجہ سے میرے گھر والے پریشان ہیں۔۔ میری وجہ سے میرے بھائی کی شادی نہیں ہو رہی۔۔ میری وجہ سے کتنے آنے والے میرے ماں باپ کو باتیں سنا کر چلتے جاتے ہیں۔۔ یا اللہ مجھے موت دے دے۔۔۔ میں مرنا پسند کروں گی اس تو اچھا ہی ہے کہ میرے گھر والے میری وجہ سے پریشان ہوں۔۔ وہ اپنے اللہ کو اپنے دل کا حال بتا رہی تھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ملاہم اپنے کمرے میں آیا اور بیڈ پر گرنے کہ انداز میں لیٹ گیا۔ آج جو کچھ بھی ہوا سب کچھ اس کی آنکھوں کہ آگے فلم کی طرح چلنے لگا۔۔۔ اس نے جوامل سے کہا اور جو کچھ ذلفاء سے کہا۔۔۔

اور بہت جلد امی کو ایمان کہ گھر بھیج دوں گا رشتے کہ لیے تمہاری شادی تو پتا نہیں کب ہو گی ۔۔ہو گی بھی یا نہیں لیکن میں نہیں رہ سکتا اب ایمان کہ بغیر۔جب اس کہ کہے گئے جملے اس کہ کانوں میں گونجے تو وہ فورا اٹھ بیٹھا۔۔

یہ۔۔یہ کیا کہہ دیا میں نے ذلفاء سے۔۔۔وہ فورا نیچے بھاگا اس کہ کمرے کی طرف ۔کمرے میں جیسے ہی داخل ہوا۔۔ذلفاء کی پیٹھ اس کی طرف تھی۔ملاہم ذلفاء کی طرف گیا اور جب اسے روتا دیکھا تو تڑپ گیا۔۔

ذلفاء۔۔۔میری جان مجھے معاف کر دو میں پتا نہیں کیا کیا کہہ گیا یار پلیز معاف کر دو۔۔ملاہم اسے کبھی بھی روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا

تم نے کچھ غلط نہیں کہا ملاہم۔۔تم نے وہی کہا جو سچ تھا۔۔کون کرے گا اب مجھ سے شادی ۔۔پتا نہیں ہو گی بھی کہ نہیں مگر تم کیوں اس کی سزا بھگتو گے۔کبھی نہیں۔۔

نہیں ایسا بلکل نہیں ہے۔۔انجانے میں میرے منہ سے نکل گیا وہ سب مجھے معاف کر دو یا۔۔ ملاہم نے اس کہ آگے اپنے ہاتھ جوڑ دیے۔

نہیں ایسا نہیں کرو۔۔ذلفاء نے اس کہ ہاتھ پکڑ لیے۔۔تو ملاہم نے اس کو اپنے گلے لگا لیا اور ذلفاء اور رونے لگی۔

میرے اللہ نے بہت بہترین سوچ رکھا ہے میری بہن کہ لیے۔۔اس کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا وہ اپنے بندے سے جب کچھ چھنتا ہے تو اسے بہترین سے نوازتا ہے۔۔۔ملاہم اس کا چہرا ہاتھوں میں لیے بولا۔۔اس کی بات پر ذلفاء نے ہاں میں سر ہلایا۔

بس اللہ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اور میرے گھر والوں کو اپنے چند لوگوں میں شامل کرے۔۔۔

ملاہم ایک بات پوچھوں؟ ذلفالفانے اس سے پوچھا۔۔

تم کب سے اجازت لینے لگیں۔۔ ملاہم مسکراتے ہوئے بولا

ملاہم میں نے تمہیں اکثر سنا ہے کہ تم یہ ہی دعا کرتے ہو کہ اللہ تمہیں چند لوگوں میں شامل کرے کیوں؟؟؟

ذلفاء کہ سوال پر وہ مسکرایہ پھر بولا۔

ذلفاء تم نے قران میں پڑھا ہو گا کہ اکثر لوگ نہیں جانتے۔۔۔

اکثر لوگ ایمان نہیں لائے۔۔۔

اکثر لوگ نافرمان ہیں۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔۔۔

اکثر لوگ راہ راست سے ہٹ جانے والے ہیں۔۔۔

زیادہ تر لوگ جاہل ہیں۔۔۔

زیادہ تر لوگ سوچتے نہیں۔۔۔

اکثر لوگ نہیں جانتے۔۔۔

اکثر لوگ سنتے نہیں۔۔۔

اللہ فرماتا ہے کہ میرے بہت تھوڑے بندے ہیں شکر گزار ہیں۔۔۔

اور کوئی ایمان نہیں لایا سوائے میرے چند لوگوں کہ۔۔۔

مزے کہ باغات میں پچھلوں میں زیادہ ہیں اور بعد والوں میں تھورے۔۔۔

تو اللہ سے دعا کیا کرو کہ اللہ ان چند لوگوں میں ہمیں شامل کرے جن میں اس کا انعام ہوا۔۔۔۔

آمین۔۔ذلفاء نے کہا۔۔

اب مسکرا دو کیونکہ تمہارا بھائی اپنی بہن کی انکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا یار بہت تکلیف ہوتی ہے مجھے۔۔ملاہم بولا تو وہ ہلکا سا مسکرا دی پھر بولی

امل کو بھی بہت دیکھ ہو رہا ہو گا ملاہم۔۔۔اس کہ کہنے پر ملاہم کا چہرے ہر ایک سایہ سا آیا اور چلا گیا

آرام کرو صبح ملتے ہیں۔۔۔ملاہم بس اتنا ہی بولا اور چلا گیا جب کہ ذلفاء ابھی بھی امل کہ بارے میں سوچ رہی تھی۔

امل اپنے کمرے میں لیٹی چھت کو گھور رہی تھی۔۔ ملاہم کی کہی ایک ایک بات اس کہ کانوں سیسا انڈیل رہی تھیں۔۔ آنسو اس کی انکھوں سے نکل کر تکیے میں جزب ہو رہے تھے۔ جب اس کا فون بجا۔۔ اس نے جب نمبر دیکھا تو اسے اور رونا آیا مگر اس نے اپنے آنسو صاف کیے اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔

ہیلو۔۔۔

تم آئی کیوں نہیں آج؟ میں سارا دن تمہارا انتظار کرتا رہا۔۔ مگر تم نہیں آہیں کیوں۔ طبیعت ٹھیک تمہاری؟ سامنے شخص نے تو سوالوں کو بھر مار ہی کر دی

جی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ اسی لیے نہیں آئی سوری۔۔۔

اسے امل کی آواز سے ہی اندازہ ہو گیا کہ وہ روئی ہے 'کیا ہوا ہے امل۔۔ تم روئی ہو؟۔۔

نہیں وہ۔۔ وہ میں۔۔

چپ بلکل چپ میں آرہا ہوں۔۔ اور تم میرے ساتھ ڈاکٹر کہ پاس چلو گی۔۔

مگر۔۔ وہ کچھ کہتی اس سے پہلے ہی کال کٹ گئی

ہیلو مائی فرینڈ۔۔ اذان بولتا ہوا ضیغم کہ آفس میں داخل ہوا۔

اذان۔۔ تو کب آیا؟ ضیغم اسے دیکھتے ہوئے کھڑا ہوا اپنی سیٹ سے۔

بس کل رات کو ہی پہنچا ہوں پاکستان۔

تو بتا کیسا رہا، مجھے مس تو نہیں کیا نا زیادہ؟ ہاہاہا

بہت اچھا رہا سب اور تجھے ایک پل بھی مس نہیں کیا میں نے سچی۔ ضیغم صوفے پر بیٹھے ہوئے بولا

مجھے پتا تھا۔ تجھے میری یاد نہیں آئے گی ٹائم ہی کہاں ہے تیرے پاس دستوں کو یاد کرنے کا۔ وہ منہ بناتا ہوا بولا۔

بس کر دے لڑکیوں کی طرح منہ بنانا، زہر لگتا ہے مجھے یہ سب۔۔ ضیغم اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

اور بتا کیسا رہا یورپ کا ٹرپ؟؟

بہت شاندار۔۔ اس نے کہہ کر آنکھ ماری۔۔۔۔ تو اس کی ذو معنی بات پر ضیغم کا قہقہ گونجا

تو نہیں سدھرے گا۔۔۔

اچھا سب چھوڑ یہ بتا وہ شیزہ کا کیا ہوا؟ اذان نے اچانک یاد آنے پر پوچھا

کون شیزہ؟ ضیغم نا سمجھی سے بولا

آ ہے وہ ہی جو اس دن اتنا بھاشن دے رہی تھی کیفے میں۔۔ اذان نے اسے یاد کروایا۔

اچھا وہ۔۔ دوسرے دن اس کا فون آ گیا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

کیا؟بن تو وہ ایسے رہی تھی جیسے بہت پارسہ ہے۔

ایسی ہی ہوتی ہیں سب۔اٹینشن سیکر۔۔کہ ہم ان کہ بارے میں سوچیں اور ان کہ پیچھے جاہیں ۔۔تھوڑا سنا کر کہ خود ہی مان بھی جاتی ہیں۔۔۔اسے دیکھتے ہی میں سمجھ گیا تھا کہ خود چل کر ضیغم فخریہ انداز میں بولا۔۔۔سب ایک جیسی ہی ہوتی'آئے گی اور دیکھ لے خود آئی تھی۔ ہیں۔۔ ضیغم نے بول کر سر جھٹکا

ضیغم ایک بات کہوں؟اذان کچھ سوچتے ہوئے بولا

ہمممم

کیا ہماری بیویاں بھی ایسی ہی ہونگی؟اس کہ کہنے پر ضیغم نے چونک کر اسے دیکھا۔

یار دیکھ نا آج تک کوئی لڑکی ایسی نہیں دیکھی مجھے جو ہم سے ناپٹ سکی ہو۔۔ہر لڑکی کو ہماری گاڑی۔۔پیسہ۔۔۔یہ ہی چاہیے تھا اور ملا بھی انھیں۔۔مگر کیا کوئی ایسی بھی ہو گی جیسے ہم چاہیے ہوں؟اذان آج بہت زیادہ سیریس تھا

پتا نہیں یار۔۔میں کیا بولو۔۔میری تو اپنی ماں مخلص نہیں تھی کسی اور کا نہیں پتا مجھے۔۔۔ ضیغم کھویا ہوا بولا

میں خود ہمیشہ ماں کہ پیار کہ لیے ترسہ ہوں مگر انھیں اپنی پارٹیس سے ہی فرصت نہیں تھی ۔۔جب جب مجھے ان کی ضرورت تھی وہ وہاں نہیں تھیں۔ان کہ لیے ان کی دوست،اسٹیٹس یہ سب ہی اہم رہا ہے میں نہیں۔۔اذان آج اپنے دل کا بوجھ ضیغم کہ سامنے ہلکا کر رہا تھا مگر

ضیغم چاہ کر بھی یہ نہیں کر سکتا تھا کیا بتاتا وہ اسے۔جو آگ وہ اپنے دل میں لیے بیٹھا تھا برسوں سے وہ کبھی کسی کہ سامنے نہیں کھول سکتا تھا۔ کبھی نہیں۔

چھوڑ یار اب تو جو ہو گیا سو ہو گیا۔اب بیتی باتوں کو یاد کر کہ کیا فائدہ۔۔ ضیغم نے اسے سمجھایا۔

میں اپنی اولاد کو کبھی ایسی زندگی نہیں گزارنے نہیں دوں گا جیسی میں نے گزاری ہے۔اذان کہ کہنے پر ضیغم نے اسے دیکھا اور بولا

کیسی زندگی؟

یہ ہی جانوروں کی طرح۔۔ کبھی بھی کہیں بھی منہ مار لیا۔کسی کو بھی استعمال کر کہ پھینک دیا۔نہیں ایسا نہیں ہو گا۔۔اذان کی باتیں ضیغم کو پریشان کر رہی تھیں۔اس نے کبھی اس بارے میں ایسے نہیں سوچا تھا۔

تو یورپ ہی گیا تھا یا کہیں اور؟ ضیغم نے اس کا دھیان بٹانے کو کہا

بس یار دل میں آیا تو تجھے کہہ دیا۔تجھے تو پتا ہے نا میں اپنے دل کی بات سوائے تیرے کسی سے نہیں کرتا۔اذان ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا

جانتا ہوں۔چل ریلیکس ہو جا۔۔مل جائے گی تجھے ایک اچھی اور نیک لڑکی۔۔

نیک کیسے مل سکتی ہے ہمیں یار۔۔۔اذان نے ضیغم کو دیکھتے ہوئے کہا

پتا ہے نہیں مل سکتی۔۔۔اسی لیے آپ کہ بھائی نے کبھی شادی نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔۔

کیا؟؟؟ ضیغم کہ کہنے پر اس نے چیختے ہوئے کہا۔

ہاں میں کبھی بھی برداشت نہیں کر سکوں گا کہ وہ میرے نکاح میں ہو اور کسی اور کہ ساتھ بھی اس کہ تعلقات ہوں۔۔ ضیغم نے سنجیدگی سے کہا۔

اذان کچھ اور کہتا اس سے پہلے ضیغم کی سیکٹری نوک کر کہ اندر آئی تو وہ دونوں خاموش ہو گئے۔

جیسے چاہا جائے اسے پایا جائے۔۔ یہ ضروری تو نہیں

ہر زخم کسی کو دیکھایا یہ ضروری تو نہیں

امل کمرے میں بیٹھی اپنی ڈائیری لکھ رہی تھی۔۔ ملا ہم کہ کہئے گئے الفاظ اس کہ کانوں میں گونج رہے تھے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

جو نظروں کو بھاتا ہے۔۔۔ وہ منفرد نظر آتا ہے

اسے دل میں بسایا جائے یہ ضروری تو نہیں

آنکھیں بند کرنے سے جس کا دیدار ہو جائے

اسے پاس بلایا جائے یہ ضروری تو نہیں

اپنے دل کو سمجھا رہی تھی شاید کہ وہ اس کا نہیں ہو سکتا۔۔ مگر دل یہ دل نہیں مانتا ایسے تو بس وہ چاہیے ہوتا ہے۔

حفصہ کمرے میں آئی تو وہ ٹیبل پر بیٹھی۔۔ہاتھوں میں قلم لیے سامنے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔وہ بہت گہری سوچ میں مبطلع تھی۔۔۔اسے ملاہم سے ملے ایک ہفتہ گزر گیا تھا۔

امل کیا کر رہی ہو۔۔ حفصہ کہ پوچھنے پر اس نے مڑ کہ دیکھا۔۔ حصہ چلتی ہوئی اس کہ پاس آئی اور اس کی ڈائیری لے کر پڑھنے لگی جس پر اس نے ابھی ابھی اپنے دل کی بات لکھی تھی۔۔۔

کیوں خوُد کو تکلیف دے رہی ہو۔۔ تم دیکھنا اس سے بہت اچھا جیون ساتھی تمہیں ملے گا۔۔بس یہ سوچ لو کہ وہ تمہارا تھا ہی نہیں حصہ کہ کہنے پر اس نے اسے دیکھا اور بولی

اگر وہ میرا نہیں تھا تو پھر اللہ نے میرے دل میں اس کہ لیے محبت کیوں ڈالی؟۔۔اگر وہ مجھے نہیں ملنا تھا تو کیوں اللہ نے اسے مجھ سے ملایا؟۔۔۔اگر وہ میرے حق میں بہتر نہیں تھا تو کیوں میرا دل اس کہ لیے دیوانہ ہو گیا ہے جو صرف اس کی چاہ کرتا ہے؟ کیوں حفصہ کیوں؟؟؟

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

کیوں وہ میری سوچوں کہ سفر سے لے کر میں میرے خواب بن گیا؟؟؟میرے لمحوں سے گزرتا میری چاہ بن گیا؟؟؟صرف اسی کا خیال رہتا ہے مجھے۔۔وہ انجان شخص اب آشنا بن گیا ہے کیوں؟؟؟میرے قدم خود ہی اس کی طرف چل پڑے تھے اور وہ کب میری منزل کا راستہ بن گیا مجھے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔اب بس اس کی آرزو میں یہ دل آرکا ہے۔۔وہ میرا عشق کی داستاں بن گیا ہے۔۔وہ چپ ہوئی تو حفصہ اس دیوانی کو دیکھتی رہ گئی۔وہ ملاہم کہ عشق میں کس حد تک آگے بڑھ گئی تھی۔

تمہیں کچھ بتانا ہے مجھے۔۔اسے بتاتے ہوئے دکھ تو ہو ہا تھا مگر اسے بتانا بھی ضرروی تھا اس نے جھجکتے ہوئے کہا

کیا؟؟؟امل نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

ملاہم کی۔۔شادی طے ہو گئی ہے۔۔ایمان سے۔۔حفصہ کہ بتانے پر کچھ بہت بری طرح سے ٹوٹا تھا اندر ایک۔۔ایک جو آس تھی کہ شاید وہ اس کا ہو جائے مگر اب وہ بھی ختم ہو گئی تھی۔۔۔دل تھا کہ اس حقیقت کو تسلیم نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔اس سے سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔آنسو ٹوٹ کر اس کہ گالوں پر بکھر گئے۔۔

حفصہ نے اس کہ کندھوں پر ہاتھ رکھا۔۔۔امل کمرے سے باہر نکل گئی۔۔وہ ہوسٹل کہ بیک پر آ گئی جو کہ ایک لون تھا چھوٹا سا۔ٹھنڈی ہوا میں آ کر لمبی لمبی سانیں لینے لگی۔۔اسے لگ رہا تھا کہ ابھی اس کی سانس رک جائے گی۔۔۔

کیا مجھے کبھی آپ کچھ نہیں دیں گے ؟؟؟وہ اوپر آسمان کو دیکھ کر شکوہ کرنے لگی۔

-Explore, Dream and Read

ناماں کا پیار ملا۔۔ناباپ کا۔۔۔اور اب ملاہم کو بھی مجھ سے چھین لیا آپ نے۔۔کیوں میرے ساتھ ہی کیوں کیا ایسا؟۔۔نہیں سہی جا رہی مجھ سے یہ جدائی میں مر جاوں گی۔۔میں بے انتہاء اس سے محبت کی ہے اللہ۔۔۔آپ جانتے ہیں سب کچھ پھر کیوں نہیں دیا اسے مجھے۔۔۔

اللہ مجھے صبر دے دے۔۔اس کو بھولنے کی ہی طاقت دے دے اگر وہ مجھے نہیں مل سکتا ۔۔۔اپنی رضا میں ہی راضی کر دے مجھے امل گھانس پر ہی بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔روتے روتے وہ بے ہوش ہو گئی۔

ذلفاء صبح صادق کہ وقت اٹھی جو اس کا معمول تھا۔اذان کی آواز اس کہ کانوں میں پڑی تو اذان کا جواب دینے لگی پھر وضو کی اور نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی۔۔نماز پڑھنے کہ بعد ہمیشہ کی طرح اس نے قرآن کھولا اور اس کی تلاوت کرنے لگی۔۔ذلفاء کو بچپن سے ہی قرآن پاک کو ترجمہ سے پڑھنے کا شوق تھا جب بڑی ہوئی تو تفسیر بھی پڑھنے لگی۔۔

وہ نماز کہ بعد ایسے قرآن کی تلاوت کرتی جس کہ آدھے صفحے پر آیات اور ان کا ترجمہ ہوتا اور آدھے پر ان تفسیر ہوتی۔۔وہ گھنٹوں اس میں کھوئی رہتی اسی لیے آفس جاتے میں ناشتہ نہیں کرتی تھی کیونکہ ٹائم ہی نہیں بچتا تھا۔۔وہ سب اس کہ لیے بہت دلچسپ تھا۔۔اور یہ بات فطری تھی کیونکہ یہ کتاب اتاری ہی اس لیے گئی ہے کہ ایسے پڑھا جائے،، سمجھا جائے۔۔یہ پڑھنے والے کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔۔۔ذلفاء اس کہ سحر میں گرفتار ہو گئی تھی۔۔۔ایسے امتوں کہ حال پڑھنے کا بہت شوق تھا۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

قرآن پڑھتے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اللہ ہم سے ہم کلام ہو رہا ہے۔۔اور یہ ہی سچ ہے۔یہ کتاب اتاری ہی ہم سے کلام کرنے کہ لیے ہے۔۔ہماری ہدایت کہ لیے ہے۔۔

جب اللہ سے بات کرنے کا دل کرے تو نماز پڑھا کریں اور اللہ کی سنسنے کا دل کر تو قرآن پڑھا کریں۔۔۔جو پڑھنے والے کہ لیے آخرت میں سفارش کرے گی۔۔

ذلفاء قرآن پڑھ رہی تھی جب ملاہم اس کہ کمرے میں آیا۔۔وہ سیدھا نماز پڑھ کر ذلفاء کہ کمرے میں آتا تھا یہ اس کی عادت تھی اور وہ اسے جب قرآن پڑھتے دیکھتا تو اسی کہ پاس بیٹھ جاتا اور ذلفاء اپنی آواز بلند کر لیتی کہ اس کا بھائی بھی آسانی سے سن سکے۔۔

آج بھی ملاہم اس کہ پاس آکر بیٹھا تو ذلفاء نے اپنی آواز بلند کر لی۔۔

وہ اس وقت سورہ النساء کی تلاوت کر رہی تھی۔۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَیَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَ مَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیۡدًا

ترجمہ

اسے اللہ تعالٰی قطعًا نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جائے،ہاں شرک کے علاوہ گناہ جس کے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

حضرت علی فرمایا کرتے تھے قرآن کی کوئی آیت مجھے اس آیت سے زیادہ محبوب نہیں ترمذی مشرکین سے دنیا اور آخرت کی بھلائی دور ہو جاتی ہے اور وہ راہ حق سے دور ہو جاتے ہیں وہ اپنے آپ کو اور اپنے دونوں جہانوں کو برباد کر لیتے ہیں،یہ مشرکین عورتوں کے پرستار ہیں، حضرت کعب فرماتے ہیں ہر صنم کے ساتھ ایک جنبیہ عورت ہے،حضرت عائشہ فرماتی ہیں اِنَاثًا سے مراد بت ہیں،یہ قول اور بھی مفسرین کا ہے،ضحاک کا قول ہے کہ مشرک فرشتوں کو پوجتے تھے اور انہیں اللہ کی لڑکیاں مانتے تھے اور کہتے تھے کہ ان کی عبادت ہے ہماری اصل

غرض اللہ عزوجل کی نزدیکی حاصل کرنا ہے اور ان کی تصویریں عورتوں کی شکل پر بناتے تھے پھر حکم کرتے تھے اور تقلید کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ صورتیں فرشتوں کی ہیں جو اللہ کی کے مضمون سے خوب ملتی ہے 24:۔ النجم 53 لڑکیاں ہیں۔ یہ تفسیر اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى جہاں ان کے بتوں کے نام لے کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ خوب انصاف ہے کہ لڑکے تو تمہارے اور لڑکیاں میری؟ اور آیت میں ہے وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ان لوگوں نے اللہ 19:۔ الزخرف 43 اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ تعالیٰ اور جنات میں نسب نکالے ہیں، ابن عباس فرماتے ہیں مراد مردے ہیں، حسن فرماتے ہیں ہر بے روح چیز اناث ہے خواہ خشک لکڑی ہو خواہ پتھر ہو، لیکن یہ قول غریب ہے۔ پھر ارشاد ہے کہ دراصل یہ شیطانی پوجا کے پھندے میں تھے، شیطان کو رب نے اپنی رحمت سے کر دیا اور اپنی بارگاہ سے نکال باہر کیا ہے، اس نے بھی بیڑا اٹھا رکھا ہے کہ اللہ کے بندوں کو معقول تعداد میں بہکائے، قتادہ فرماتے ہیں یعنی ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے کو جہنم میں اپنے ساتھ لے جائے گا، ایک بچ رہے گا جو جنت کا مستحق ہو گا، شیطان نے کہا ہے کہ میں انہیں حق سے بہکاؤں گا اور انہیں امید دلاتا رہوں گا یہ توبہ ترک کر بیٹھیں گے، خواہشوں کے پیچھے پڑ جائیں گے موت کو بھول بیٹھیں گے نفس پروری اور آخرت سے غافل ہو جائیں گے، جانوروں کے کان کاٹ کر یا سوراخ دار کر کے اللہ کے سوا دوسروں کے نام کرنے کی انہیں تلقین یعنی اپنا چہرہ 30:۔ الروم 30 کروں گا، اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ قائم رکھ کر اللہ کے یکطرفہ دین کا رخ اختیار کرنا یہ اللہ کی وہ فطرت ہے جس پر تمام انسانوں کو اس نے پیدا کیا ہے اللہ کی خلق میں کوئی تبدیلی نہیں، اس سے پچھلے آخری جملے کو اگر امر کے معنی میں لیا جائے تو یہ تفسیر ٹھیک ہو جاتی ہے یعنی اللہ کی فطرف کو نہ بدلو لوگوں کو میں نے جس فطرف پر پیدا کیا ہے اسی پر رہنے دو، بخاری و مسلم میں ہے ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے

لیکن اس کے ماں باپ پھر اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جیسے بکری کا صحیح سالم بچہ بے عیب ہوتا ہے لیکن پھر لوگ اس کے کان وغیرہ کاٹ دیتے ہیں اور اسے عیب دار کر دیتے ہیں، صحیح مسلم میں ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے میں نے اپنے بندوں کو یکسوئی والے دین پر پیدا کیا لیکن شیطان نے آکر انہیں بہکا دیا پھر میں نے اپنے حلال کو ان پر حرام کر دیا۔ شیطان کو دوست بنانے والا اپنا نقصان کرنے والا ہے جس نقصان کی کبھی تلافی نہ ہو سکے۔ کیونکہ شیطان انہیں سبز باغ دکھاتا رہتا ہے غلط راہوں میں ان کی فلاح و بہبود کا یقین دلاتا ہے دراصل وہ بڑا فریب اور صاف دھوکا ہوتا ہے، چنانچہ شیطان قیامت کے دن صاف کہے گا اللہ کے وعدے سچے تھے اور میں تو وعدہ خلاف ہوں ہی میرا کوئی زور تم پر تھا ہی نہیں میری پکار کو سنتے ہی کیوں تم مست و بے عقل بن گئے؟ اب مجھے کیوں کوستے ہو؟ اپنے آپ کو برا کہو۔ شیطانی وعدوں کو صحیح جاننے والے اس کی دلائی ہوئی اُمیدوں کو پوری ہونے والی سمجھنے والے آخرش جہنم واصل ہونگے جہاں سے چھٹکارا محال ہو گا۔ ان بدبختوں کے ذکر کے بعد اب نیک لوگوں کا حال بیان ہو رہا ہے کہ جو دل سے میرے ماننے والے ہیں اور جسم سے میری تابعداری کرنے والے ہیں میرے احکام پر عمل کرتے ہیں میری منع کردہ چیزوں سے باز رہتے ہیں میں انہیں اپنی نعمتیں دوں گا انہیں جنتوں میں لے جاؤں گا جن کی نہریں جہاں یہ چاہیں خود بخود بہنے لگیں جن میں زوال، کمی یا نقصان بھی نہیں ہے، اللہ کا یہ وعدہ اصل اور بالکل سچا ہے اور یقیناً ہونے والا ہے اللہ سے زیادہ سچی بات اور کس کی ہو گی؟ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں نہ ہی کوئی اس کے سوا مربی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبے میں فرمایا کرتے تھے سب سے زیادہ سچی بات اللہ کا کلام ہے اور سب سے بہتر ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدات ہے اور تمام کاموں میں سب سے برا کام دین میں نئی بات نکالنا ہے اور ہر ایسی نئی بات کا نام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی جہنم میں ہے۔

ذلفاء چپ ہوئی تو اس نے نے ملاہم کی طرف دیکھا جو کہ نیچے سر کیے بیٹھا تھا۔

ملاہم۔۔ذلفاء نے اس کہ کاندھے پر ہاتھ رکھ کر بولی۔تو ملاہم نے اس کی طرف دیکھا اور بولا

بعض اوقات بہت ڈر جاتا ہوں میں۔۔۔

شادی کی تیاریاں بہت زور وشور سے جاری تھیں۔۔بازاروں کہ چکر۔۔گھر کہ کام اور بہت کچھ۔۔ذلفاء اور اس کی امی یہ سارے کام کر رہی تھیں،بس نکاح اور ولیمے کا ہی پروگرام ہونے تھے۔باقی کوئی فضول رسمیں نہیں ہونگی ایسا ملاہم نے ہی کہا تھا۔

آج نکاح کا دن تھا۔۔پورا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔نکاح اور رخصتی آج ہی ہونی تھی تو نکاح حال میں رکھا گیا تھا۔

ملاہم جلدی کرو یار اور کتنی دیر کرو گے ابھی تیار بھی ہونا۔۔ملاہم اپنا کمرا سجا رہا تھا اپنے کزنز کہ ساتھ مل کر جب ذلفاء اندر کمرے میں آئی مگر کمرے کی حالت دیکھ کر اس کہ الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔کیونکہ کمرا بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔گلاب کہ پھولوں کی لڑلیاں بیڈ کہ اطراف میں لگائی گئی تھیں۔جگہ جگہ موم بتیاں رکھیں تھیں اور زمین پر پھولوں کی پتیوں سے راستہ بایا تھا جس کہ کونوں پر بھی موم بتیاں لگائی گئی تھیں۔پھلوں کی مہک سے وہ کمرا بھرا ہوا تھا۔

کیسا لگ رہا ہے؟؟؟

ملاہم نے اس سے پوچھا۔وہ آج بہت خوش تھا اس کی محبت جو اسے ملنے والی تھی اتنے سالوں بعد۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کیا نا کر دے ایمان کہ لیے۔۔

ماشاءاللہ۔۔بہت خوبصورت لگ رہا ہے۔۔اللہ ہمیشہ میرے بھائی کو خوش رکھے۔۔

ذلفاء نے اسے دل سے دعا دی تو ملاہم نے ایک ہاتھ اس کہ کندھے پر رکھ کر اپنے قریب کیا اور بولا۔

اللہ تمہیں بھی ہمیشہ خوش رکھے اور تمہارا نصیب اچھا کرے۔آمین۔۔

اچھا امی کہہ رہی ہیں کہ جلدی سے تیار ہو جاو۔۔ورنہ ہم تمہیں چھوڑ کر چلے جاہیں گے۔۔

ذلفاء نے کہا تو اس نے ایک چپت اس کہ سر پر لگائی اور بولا۔

میرے بغیر نکاح کیسے ہو گا پاگل۔۔۔اس نے جیسے ذلفاء کی عقل پر ماتم کیا۔

ہاں تو جلدی تیار ہونا۔۔وہ چڑتے ہوئے بولی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

امل۔۔امل۔۔حفصہ دروازہ پیٹ رہی تھی مگر امل تھی کہ دروازہ ہی نہیں کھول رہی تھی ۔۔اب اسے فکر ہونے لگی تو اس نے ہوسٹیل کی میجمنٹ سے کہا انھوں نے دروازہ کھولا اور سامنے کا منظر دیکھ کر حفصہ کی چیخ نکل گئی۔۔

امل۔۔۔وہ چیختی ہوئی امل کہ پاس آئی۔۔

امل یہ کیا کر لیا تم۔۔پلیز کوئی ڈاکٹر کو بلاو۔۔حفصہ حلق کہ بل چیخی۔۔

امل کو ہوسپیٹل پہنچایا گیا۔۔حفصہ نے امل کہ موبائل سے کال کی۔۔۔

وہ روتے ہوئے بے ہوش ہو گئی تھی۔کافی دیر کہ بعد اسے ہوس آیا تو وہ اندر اپنے کمرے میں گئی اور دروازہ بند کر دیا۔۔۔

ضیغم میٹنگ میں تھا۔یہ ڈیل اس کہ لیے بہت امپورٹینٹ تھی۔۔جب اس کے موبائل کی لائٹ جلی کیونکہ موبائل سایلنڈ تھا۔۔ ضیغم کی نظر جب اسکرین پر پڑی اس نے نام دیکھ کر ہی کال ریسیو کی اور میٹنگ روم سے باہر چلا گیا۔

ہیلو۔۔۔اس نے اپنی گھمبیر آواز میں کہا۔۔

ضیغم بھائی۔۔وہ۔۔وہ۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

کون بات کر رہا ہے۔۔یہ نمبر آپکے پاس کیا کر رہا ہے؟؟ ضیغم نے سنجیدگی سے کہا۔۔

وہ امل۔۔امل نے۔۔

امل نے کیا۔۔آپ میری بات کرواہیں اس سے۔۔

امل نے خودکشی کرنے کی کوشیش کی ہے۔۔حفصہ کہ کہنے پر اس کہ پیروں سے جان نکل گئی۔۔

کہاہے امل۔۔ ضیغم سے بہت مشکل سے بولا جارہا تھا۔۔۔

ضیغم کہ پوچھنے پر اس نے ہوسپیٹل کا نام بتایا۔۔۔

ضیغم کی سمجھ سے باہر تھا کہ وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے۔۔۔اس سے ڈرائیو کرنا مشکل ہو گیا تھا۔۔دو دفعہ اس کا اکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا۔۔وہ ہوسپیٹل پہنچا اس نے دوبارہ امل کہ نمبر پر کال کی تو حفصہ نے پک کی۔۔

ہیلو کس طرف ہیں آپ۔۔اس نے پہچا تو حفصہ نے اسے بتایا۔۔وہ پہنچا تو حفصہ نے کمرے کی طرف اشارہ کر دیا۔۔

وہ بھاگتا ہوا اندر آیا اور دروازہ کھولا تو وہ سامنے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔جس میں اس کی جان بستی تھی۔۔۔ایک ہاتھ میں ڈریپ لگی ہوئی تھی جب کہ دوسرے ہاتھ میں پٹی بندھی ہوئی تھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

گڑیا یہ۔۔یہ کیا کیا تم نے؟وہ فکر مندی سے بولا

بھیا۔۔بھیا۔۔میں۔۔میں اس سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔وہ ہچکیوں سے رونے لگی میں نہیں رہ سکتی اس کہ بغیر۔مجھے زندہ نہیں رہنا بھیا۔۔

نہیں بیٹا۔۔میری جان۔۔۔ایسے نہیں کہتے۔اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو میں بھی زندہ نہیں رہ سکوں گا۔وہ اسے گلے لگاتے ہوئے بولا

وہ۔۔وہ شادی کر رہا ہے۔ آج اس کی شادی ہے بھیا۔وہ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے۔جب کہ اسے معلوم ہے کہ میں اس سے کتنی محبت کرتی ہوں۔میں اس کہ بغیر نہیں رہ سکتی وہ جانتا ہے پھر بھی وہ شادی کر رہا ہے بھیا۔۔۔وہ اپنے بھائی کا ہاتھ تھامے ہوئے بولی۔ آنسو تھے کہ روکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

اس نے سوسایٹ کرنے کی کوشیش کی تھی۔اپنی نس کاٹ لی تھی۔ مگر وہ بچ گئی تھی۔

کون ہے وہ؟اب کی اس نے سنجیدگی سے پوچھا،اس کہ پوچھنے پر اس نے سب کچھ اپنے بھائی کو بتادی۔۔

تم مجھے یہ سب پہلے نہیں بتا سکتی تھیں۔۔۔خیر اب بھی کچھ نہیں بگڑا تمہارا بھائی ہے ناسب ٹھیک کر دے گا۔رلیکس اس نے کہہ کر اپنی بہن کو گلے لگایا، جس میں اس کی جان بستی تھی اور آگے کیا کرنا ہے سوچنے لگا۔۔

وہ کمرے سے باہر نکلا اور اپنے بندے کو کال کی۔۔

AESTHETICNOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

ہیلو۔۔اسد مجھے ڈاکٹر ملاہم کہ بارے میں ساری معلومات چاہیے آدھے گھنٹے کہ اندر اندر سمجھے اس سے ایک منٹ بھی زیادہ ہوا تو بوڈی سے جان نکال لوں گا۔۔۔ ضیغم نے کہہ کر کال کاٹی اور اندر امل کہ پاس چلا گیا۔۔

وہ امل کے ساتھ بید پر بیٹھا تھا ایک ہاتھ اس کہ بازو پر تھا۔۔گڑیا یہ سب کرتے ہوئے ایک بار بھی بھائی کہ بارے میں نہیں سوچا تھا کہ بھائی کا کیا ہوتا۔۔کون ہے میرا اس دنیا تمہارے

سوا۔۔ ضیغم کی بات پر اس نے نظریں جھکا دیں۔۔وہ صیح تو کہہ رہا تھا۔۔اپنی بے وقوفی میں اس نے اپنے بھائی کو کتنی عزیت دی۔۔امل کی آنکھ سے آنسو ٹپکا اور ضیغم کہ ہاتھ پر گرا۔۔

امل۔۔میری گڑیا۔۔رونے کو کس نے کہا ہے یار۔۔ ضیغم اس کی آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔

ایم سوری بھائی۔۔امل اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔اس کہ بولنے پر ضیغم نے اسے گلے سے لگا لیا۔۔

تھوڑی دیر میں اس کا فون بجا۔۔ ضیغم نے کال ریسو کی تو اس کہ آدمی نے ملاہم کی ساری انفورمیشن اسے دے دی۔۔ ضیغم نے اذان کو فون کر کہ بلایا پھر امل سے بولا۔

چلو۔۔

کہاں بھائی۔۔۔امل کہ پوچھنے پر اس نے امل کا ہاتھ نرمی سے پکڑا اور اسے بیڈ اسے اتارا پھر اسے لے کر گاڑی میں بیٹھا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

سب حال میں موجود تھے۔۔ایمان اندر ڈریسنگ روم میں تھی۔۔ملاہم باہر اپنے دوستوں کہ ساتھ اسٹیج پر بیٹھا تھا بہت خوش لگ رہا تھا۔۔۔

ذلفاء نے مکسی پہنے ہوئی تھی مگر اس نے ہمیشہ کی طرح نقاب کیا ہوا تھا۔۔اپنے بھائی کو خوش دیکھ کر وہ بھی بہت خوش تھی۔۔وہ اپنی کزنز کہ ساتھ مل کر سارے کام دیکھ رہی تھی۔۔مستی

مزاق بس چل رہا تھا۔۔ نکاح کا وقت بھی آ گیا مولوی صاحب کو اندر ایمان کہ پاس لے جانے لگے کہ اچانک گولی کہ آواز پر رکنا پڑا۔۔ سب مہمان سہم گئے۔۔ پورے حال میں خاموشی چھا گئی۔۔۔ ملاہم اسٹیج پر تھا۔۔ ذلفاء دور ایک ٹیبل کہ پاس کھڑی تھی جب اس نے گولی چلانے والے کو دیکھا وہ کوئی اور نہیں ضیغم تھا۔۔

ضیغم۔۔۔ آج اتنے سالوں بعد اس کو دیکھ رہی تھی وہ جس کی ہدایت اور بھلائی کہ لیے وہ دعائیں مانگتی رہی ہے۔۔۔ مگر یہ یہاں کیوں؟؟ ذلفاء کہ ذہن میں کیے سوال اٹھ رہے تھے۔۔

یہ نکاح نہیں ہو سکتا۔۔۔ ضیغم اس وقت ایک خونخار شیر لگ رہا تھا۔۔ رف ساحلیا۔۔۔ بکھرے بال۔۔ سرخ آنکھیں۔۔ سرخ چہرا جو غصے کی وجہ سے ہو رہا تھا۔۔ ہاتھ میں گن لیے کھڑا تھا۔۔

کون ہو تم؟؟ کیوں نہیں ہو سکتا یہ نکاح؟؟؟۔۔ عمر صاحب بولے۔

کیونکہ آپکے بیٹے نے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔۔ ضیغم نے انھیں دیکھتے ہوئے کہا۔

ملاہم نیچے آیا اور ضیغم کہ سامنے کھڑا۔۔ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولا۔

کون سا گناہ؟؟ ہو کون تم؟؟؟

میری بہن کی زندگی برباد کر کہ۔۔۔

اس کہ ارمانوں کا خون کر کہ۔۔۔

اسے موت کہ منہ میں بھیج کر۔۔۔

اس کا دل توڑ کر۔۔۔

اس سے جینے کی وجہ چھین کر۔۔تجھے لگتا ہے کہ تو شادی کر لے گا میں ہونے دوں گا یہ سب۔۔ ضیغم ایک ایک لفظ چبا کر بول رہا تھا۔۔

ذلفاء اور اس کہ ماں باپ شوکڈ میں تھے ضیغم کی بات پر۔۔

میں نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے میں نے جس سے محبت کی ہے اسی سے شادی کر رہا ہو۔۔مجھے لگتا ہے تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔اب جاو یہاں سے۔۔ملاہم اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے بولا

میری بہن کی محبت کا کیا۔۔ہاں۔۔

اس کا خوشیوں پر کوئی حق نہیں ہے؟؟؟وہ غصے سے چیخا پھر اذان کو آواز دی۔۔تو وہ امل کو لے کر اندر آیا۔۔

امل کو دیکھ کر ملاہم نے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔اس کی دماغ کی نسیں ابھر گئیں۔۔ذلفاء نے جب اس لڑکی کو دیکھا۔۔یہ تو وہ ہی مول والی لڑکی ہے۔۔امل کہ ایک ہاتھ پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔آنکھوں کہ نیچے حلقے۔۔ٹی شرٹ پہنے۔۔نڈھال سی امل چلتی ہوئی ضیغم کہ پاس آکر ملاہم کہ سامنے کھڑی ہو گئی مگر ملاہم کو غصے میں دیکھ کر وہ ڈر گئی جو غصے سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔امل نے ضیغم کا بازو زور سے پکڑ لیا۔۔

ادھر دیکھ۔۔ملاہم کا چہرا اپنی طرف کرتے ہوئے بولا جو کہ اس کی بہن کو گھور رہا تھا۔۔۔پھر بولا

خودکشی کی کوشیش کی ہے اس نے تیری وجہ سے۔۔۔کیا وہ لڑکی جان دے سکتی ہے تیرے لیے اپنی؟؟؟ ضیغم بول رہا تھا جب ایک آدمی نے ضیغم کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھنچا اور بولے

اے لڑکے نکل یہاں سے۔۔اگر تیری بہن کہ لیے کوئی لڑکا نہیں مل رہا تو گلہ گھونٹ دے اس کا یا دریا میں پھنک دے۔۔مگر میری بیٹی کی شادی خراب کرنے کی کوشیش۔۔۔اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کرتے ضیغم نے ایک زوردار تھپڑ اسکہ منہ مارا تو وہ زمین پر منہ کہ بل گر گیا۔۔

ایک لفظ میری بہن کہ بارے میں کہا تو جان سے مار دوں گا۔۔۔ ضیغم نے اس کا گریبان پکر کر اسے کھنچا اور وہ جنونی انداز میں بولا۔۔ملاہم نے پکڑ کر اسے کھنچا اور بولا۔

میں نے کبھی تمہاری بہن سے یہ نہیں کہا کہ میں اس سے پیار کرتا ہوں۔۔میں تو اسے دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا کس بنا پر مجھ پر اتنا برا الزام لگا رہے ہو۔۔۔

بھائی چلیں یہاں سے۔۔امل اس سب سے بہت خوزدہ ہو گئی تھی۔۔اسے تو پتا بھی نہیں تھا کہ ضیغم یہ سب کرنے کہ لیے اسے لے کر جا رہا ہے۔۔امل روتے ہوئے اپنے بھائی سے بولی۔۔۔

نکاح تو تیرا ہو گا آج ابھی اور اسی وقت مگر۔۔۔وہ کہتا ہوا چل رہا تھا اور چلتے چلتے وہ ذلفاء کہ سامنے آکر کھڑا ہوا۔۔۔اس نے ذلفاء کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا۔۔پھر مڑ کر ملاہم کو دیکھا اور بولا

ایمان سے نہیں امل سے ورنہ۔۔۔اس نے کہہ کر ذلفاء کا ہاتھ پکڑ کر کھنچا اور اس کی کنپٹی پر گن رکھی اور دوسرا ہاتھ سے اس کو پکڑا۔۔۔

ذلفاء۔۔۔ملاہم۔۔اس کی امی اور بابا چیخے۔۔ملاہم دوڑ کر اس کہ پاس آنے لگا مگر ضیغم نے اسے وہیں روکنے کا کہا۔پھر بولا۔۔

اس کو مارنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاوں گا۔۔۔

خبر دار میری بہن کو ہاتھ بھی لگایا چھوڑا سے۔۔ملاہم غرایا۔

بھائی یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔امل بھی شوکڈ تھی کہ وہ کیا کرنے جا رہا ہے۔۔

ذلفاء آنکھوں میں آنسو لیے کبھی ملاہم کو دیکھتی تو کبھی اپنے ماں باپ کو۔۔

جو تو چاہتا ہے وہ کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔ملاہم کو ذلفاء کی فکر تھی۔مگر وہ جو کرنے کا کہہ رہا تھا وہ بھی ناممکن تھا۔۔

ضیغم چھوڑ۔۔یہ غلط ہے۔۔۔اذان کی نظر جب ایمان پر پڑی جو کہ باہر آچکی تھی تو ضیغم کہ پاس آیا اسے سمجھایا۔۔۔اذان کہ کہنے پر ضیغم نے اذان کو گھورا تو وہ چپ ہو گیا۔

نہیں ایسا نہیں کرو چھوڑ دو میری بیٹی کو۔۔ عمر صاحب اس کہ آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولے۔۔

چھوڑ دو میرے بچو کا پیچھا۔۔ فاطمہ بیگم بھی روتے ہوئے بولیں۔۔ مگر اس پر کسی چیز کا اثر نہیں ہو رہا تھا۔

ملاہم جو کہہ رہا ہو وہ کرو۔۔ ضیغم نے کہا

ہر گز نہیں۔۔ ملاہم کا لہجہ مضبوط تھا۔

نہیں ضیغم پلیز ایسا نہیں کرو۔۔ پلیز۔۔ ذلفاء روتے ہوئے بولی۔۔ مگر گولی کی آواز نے وہاں سناٹا ڈال دیا۔۔

اگلی گولی ہوا میں نہیں سیدھا سر میں جائے گی۔۔۔ ضیغم نے ملاہم کو گھورتے ہوئے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا

میں۔۔ میں راضی اسے کچھ مت کرنا۔۔ ملاہم نے یہ کس دل سے کہا تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔۔ اس کہ کہنے پر ایمان سے اسے بے یقینی سے دیکھا۔۔ اس میں اس کا کیا قصور تھا۔۔ اسے کس بات کی سزا دے رہا ہے وہ۔۔۔

نہیں ملاہم ایسا نہیں کرو۔۔ یہ کچھ نہیں کر سکتا۔۔ چھوڑو مجھے۔۔ ذلفاء حلق کہ بل چیخی۔

چپ ایک دم چپ۔۔ ضیغم نے اس کا ہاتھ اتنی زور سے پکڑا کہ اسے لگا ضیغم کی انگلیاں اس گوشت میں پیوست ہو جائیں گی۔۔

مولوی صاحب نکاح پڑواہیں۔۔ ضیغم نے مولوی صاحب کو کہا

زبردستی نکاح نہیں ہو سکتا۔۔ مولوی صاحب نے کہا۔

گھر صیح سلامت جانا ہے یا چار کندھوں پر۔۔ ضیغم کہ بولنے پر وہ چپ ہو گئے۔۔

تم اپنے اس کیے پر بہت پچھتاو گے۔۔ ملاہم اسے دیکھتے ہوئے بولا وہ ہار گیا تھا اپنی بہن کہ لیے اس کی جان بجانے کہ لیے وہ راضی ہو گیا تھا۔۔ اسے اپنی بہن سے بے پناہ محبت تھی وہ کچھ بھی کر سکتا تھا اس کہ لیے۔۔

امل جا کر بیٹھو وہاں۔۔ وہ اب امل سے مخاطب تھا۔۔

نہیں بھائی۔۔ پلیز ایسا نہیں کریں چلیں یہاں سے۔۔ وہ ایسا تو نہیں چاہتی تھی۔۔۔

شٹ اپ۔۔ جو کہا ہے وہ کرو۔۔ وہ زندگی میں پہلی بار اس پر چیخا تھا۔۔ پھر اس نے اذان کو اشارہ کیا تو اذان اسے لے کر اسٹیج پر گیا اور ایک لڑکی سے ڈوپٹہ لے کر اسے دیا۔۔

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

ملاہم نے پہلے ضیغم کو گھورا۔۔ پھر اسٹیج کی طرف مڑا تو اس کی نظر ایمان پر گئی جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اور آنسو اس کہ چہرے کو بھیگو رہے تھے۔۔ ملاہم نے اپنی نظریں پھیر لیں۔۔۔ وہ جا کر اسٹیج پر بیٹھ گیا۔۔

ضیغم ذلفاء کو لے کر اسٹیج پر گیا۔ عمر صاحب اور فاطمہ بیگم بھی اسٹیج پر آ گئیں۔۔

مولوی صاحب نے نکاح پڑھوایا۔۔ان سب کی آنکھیں نم تھیں۔۔کیا سے کیا ہو گیا تھا۔۔ایک پل میں۔۔ایک پل میں زندگی بدل گئی تھی۔۔ایک پل میں وہ امل کا محرم بن گیا تھا۔۔

نکاح کہ بعد ملاہم فورا ذلفاء کہ پاس آیا اور ذلفاء کا ہاتھ پکڑ کر لیجانے لگا مگر ضیغم نے ذلفاء کا دوسرا ہاتھ پکڑ کر روک لیا۔۔ذلفاء نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

ہاتھ چھوڑ۔۔ملاہم اسے گھورتے ہوئے بولا۔

ابھی نہیں۔۔وہ مسکراتا ہوا بولا۔مولوی صاحب اٹھ کر جانے لگے تو وہ بولا

ایک منٹ مولوی صاحب بیٹھیں ابھی۔۔وہ سب ضیغم کو دیکھ رہے تھے کہ وہ اب کیا کرنا چاہ رہا ہے۔

بیٹھیں۔۔اس نے ذلفاء کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ذلفاء نے اسے ناسمجھی سے دیکھا۔وہیں امل۔۔ملاہم۔۔اذان۔۔سب اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔ضیغم نے اس کا ہاتھ چھوڑا اور بولا۔

نکاح ہو گا ابھی ہمارا۔۔اس کہ کہنے پر ملاہم نے اس کا گریبان پکڑ لیا۔۔

کیا بکواس کی تو نے۔۔تجھے کیا لگتا ہے جیسا تو کہے گا ویسا ہی ہو گا۔۔میری زندگی برباد کر کہ بھی سکون نہیں ملا جو اب میری بہن کہ پیچھے پڑ گیا لیکن ایک بات یاد رکھ یہ نہیں ہونے دوں گا میں۔۔ضیغم نے اس کہ ہاتھ پکڑے اور اپنے گریبان سے ہٹائے۔۔پھر ذلفاء دیکھ کر بولا۔

اپنا وعدہ پورا کریں ذلفاء۔۔ ضیغم کہ کہنے پر ذلفاء نے اسے دیکھا جو اسے اس ہی کیا ہوا وعدہ یاد دلا رہا تھا۔۔۔

ضیغم کہ منہ سے اس کا نام سن کر ملاہم۔۔ عمر صاحب اور فاطمہ نے حیرت سے ذلفاء کو دیکھا کہ وہ اسے کیسے جانتی ہے۔۔

ضیغم کہ کہنے پر ذلفاء کہ کانوں میں اپنے الفاظ گونجے۔۔

ملاہم۔۔ عمر صاحب، فاطمہ، امل اور اذان سب ہی ذلفاء کو اور ملاہم کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

ذلفاء یہ کس وعدے کی بات کر رہا ہے۔۔ ملاہم نے ذلفاء سے پوچھا۔۔ جو کسی کشمکش میں لگ رہی تھی۔۔

آپکو منظور ہے؟؟؟ ضیغم نے ذلفاء کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ذلفاء نے ملاہم کو دیکھا پھر اپنے بابا کو۔۔۔ مگر بولی کچھ نہیں۔۔

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

اس کو کشمکش میں دیکھ کر ضیغم عمر صاحب کی طرف بڑھا اور بولا۔۔

آپ بھی سب کی طرح وعدہ خلاف نکلیں مگر ضیغم جو چاہتا ہے وہ کر کہ رہتا ہے اگر ایسے نہیں تو ایسے ہی صحیح۔۔ اس نے کہنے کہ ساتھ عمر صاحب کہ سر پر گن رکھ دی۔۔

نہیں ضیغم بابا کو چھوڑ دو۔۔۔ ذلفاء روتے ہوئے بولی۔۔

تو ہاں بول دو۔۔ وہ ضدی انداز میں بولا

پہلے بابا کو چھوڑو۔۔

پہلے ہاں بولو۔۔وہ بھی اسی کہ انداز میں بولا

ذلفاء نے اس ضدی انسان کو دیکھا جو اس کہ باپ پر گن تانے کھڑا تھا۔

اگر ابھی اسی وقت میرے بابا کو نہیں چھوڑا تو میں ایک لمحہ نہیں لگاوں گا تمہاری بہن کو طلاق دینے میں۔۔ملاہم کا غصے سے برا حال تھا۔

میں بھی ایک لمحہ نہیں لگاو گا ان کو شوٹ کرنے میں۔۔یہ کہہ کر اس نے گن لوڈ کی اور دوبارہ ان کی کنپٹی پر رکھی۔۔

ضیغم بابا کو چھوڑو۔۔مجھے میرا وعدہ یاد ہے۔۔میں اپنا وعدہ پورا کرتی ہو۔۔مجھے منظور ہے۔۔آخر بات اس نے سر جھکاتے ہوئے کہی۔۔

ذلفاء کہ کہنے پر ان سب نے ذلفاء کو دیکھا حیرانگی سے۔۔۔ملاہم ذلفاء کہ پاس آیا اس کا ہاتھ پکڑ کر چھنجوڑتے ہوئے بولا۔۔

دماغ صیح ہے تمہارا کیا بکواس کر رہی ہو اور کس وعدے کی بات کر رہا ہے؟؟؟ملاہم کا غصے سے برا حال تھا کہ کیسے ذلفاء مان گئی۔۔

وہ بابا کو کچھ نہیں کرے گا ذلفاء۔اس ڈر سے ہاں کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میں ہو یہاں تم۔۔تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ابھی منا کرو۔۔ملاہم اور باقی سب یہ ہی سمجھ رہے تھے کہ اس نے عمر صاحب کی وجہ سے ہاں کی ہے۔۔۔

میں جانتی وہ بابا کو کچھ نہیں کرے گا ملاہم مگر۔۔۔ مگر میں اپنا کیا ہوا وعدہ پورا کر رہی ہو۔۔ پلیز ۔۔ذلفاء نے منت بھری نظروں سے اسے دیکھا۔۔

ضیغم نے عمر صاحب کو چھوڑا اور چلتا ہوا اس پاس آیا اور ذلفاء کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔ذلفاء نے اپنے ماں باپ اور ملاہم کو دیکھا۔ پھر آنکھیں زور سے بند کر کہ بیٹھ گئ۔۔

نکاح ہوا۔۔ ملاہم کی آنکھیں نم ہو گئیں اپنی جان سے پیاری بہن کہ ساتھ اتنا سب ہو گیا اور وہ کچھ نہیں کر سکا۔۔ ضیغم اٹھا اور امل کہ پاس آیا اور اسے اپنے گلے لگا لیا۔۔ امل اس سے لپٹ کر بہت روئی۔۔ جب کہ ذلفاء ابھی بھی شوکڈ میں ہی بیٹھی تھی کہ اس کہ ساتھ کیا ہو گیا۔

جس کی ہدایت کہ لیے اس نے دعاہیں مانگی تھیں۔۔

جس کی خوشیوں کی اس نے دعا مانگی تھی۔۔

اسی نے آج سب کی خوشیاں تباہ کر دیں۔۔ ملاہم اس کہ پاس آیا تو ذلفاء نے اسے دیکھا پھر اس کہ آگے اپنے ہاتھ جوڑ کر بولی۔۔

مجھے معاف کر دو ملاہم۔۔ میری وجہ سے تمہیں اس سے شادی کرنی پڑی۔۔ روتے روتے اس کی ہچکیاں بن گئیں۔۔

تمہارا کوئی قصور نہیں ہے جس کا قصور ہے اس کو سزا ضرور ملے گی۔۔ ملاہم نے امل کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ضیغم ملاہم کہ پاس آیا اور بولا۔۔

اگر میری بہن کی آنکھ میں ایک آنسو بھی آیا تو یہ یاد رکھنا تمہاری بہن بھی پاس ہے میں کیا کر سکتا ہو اس کا اندازہ تو تمہیں ہو ہی گیا ہو گا۔۔یہ صرف ٹریلر تھا کوشیش کرنا کہ پوری فلم نہ دیکھانی پڑے مجھے۔۔ سمجھدار انسان لگتے ہو سمجھ تو گئے ہو گے۔۔اس نے کہہ کر ذلفاء کا ہاتھ پکڑا اور اسے لیتا ہوا آگے بڑا۔۔امل کہ پاس رکھ کر اس نے امل کہ سر پر ہاتھ رکھا اور بولا

خوش رہو۔۔پھر اس کہ گال تھپتھپاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔

ذلفاء میری بچی۔۔فاطمہ بیگم اس کہ جانے پر بری طرح رونے لگیں۔۔ملاہم نے اور عمر صاحب نے انھین سمبھالا۔نہیں میری بچی چاہیے اس درندے کہ پاس سے۔۔عمر پلیز میری بچی لادیں مجھے۔۔وہ رو رو کر ہلکان ہو رہی تھیں۔۔ملاہم نے انھیں سمجھایا۔۔۔

ضیغم۔۔ذلفاء کو لے کر گھر آیا۔ذلفاء اسی شوکڈ میں تھی وہ جیسا کہہ رہا تھا وہ کرتی جا رہی تھی۔ ضیغم نے اسے ایک کمرے میں جانے کو کہا اور پھر خود اپنے کمرے میں چلا گیا۔

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

ذلفاء بیڈ کہ ساتھ ہی لگی زمین پر بیٹھ گئی۔جو کچھ اس کہ ساتھ ہوا سب اس کی نظر کہ آگے چلنے لگا۔وہ ایسا تو نہیں تھا جو کچھ اس نے ذلفاء کہ لیے کیا تھا اس کہ لیے تو وہ زندگی بھر اس کی احسان مند رہتی مگر یہ سب جو ہوا وہ۔۔۔

پانچ سال پہلے۔۔۔

سعد اور ذلفاء ایک گاڑی میں تھے اور باقی سب دوسری گاڑیوں میں تھے۔سعد خود ڈرائیو کر رہا تھا اور ذلفاء اس کہ ساتھ آگے بیٹھی تھی۔پہلے تو وہ روتی رہی۔۔اپنے گھر والوں سے بیچھڑنے کا دکھ جو تھا۔۔مگر جب کافی دیر گزرنے کہ بعد بھی گھر نہیں آیا تو اس نے سعد سے پوچھ ہی لیا۔۔

ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔ذلفاء کہ پوچھنے پر سعد نے اسے دیکھا اوپر سے نیچے تک پھر مسکرا کر بولا۔۔

فارم ہاوس۔۔

فارم ہاوس اس وقت؟؟؟مگر کیوں۔۔؟؟؟ذلفاء کی سمجھ میں نہیں آیا وہ فارم ہاوس کیوں لے کر جا رہا ہے۔۔

اپنی گولڈن نایٹ خراب نہیں کرنا چاہتا اور گھر میں بہت سارے مہمان ہیں اس لیے۔۔سعد نے اسے نرمی سے سمجھایا۔۔اس کہنے پر ذلفاء کا چہرا لال ہو گیا شرم سے۔وہ نظریں جھکائے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں ملنے لگی۔

مجھے ایک بات سمجھ نہیں آ رہی کہ سعد نے ہمیں فارم ہاوس پر کیوں بلایا ہے۔۔اذان نے ضیغم سے پوچھا۔۔

مجھے بھی نہیں پتا اس بارے میں۔یہ تو وہاں جا کر ہی پتا چلے گا۔

اور کون کون آرہا ہے؟ ضیغم نے اذان سے پوچھا

پتا نہیں اس نے یہ نہیں بتایا۔۔

ہمم۔۔۔

دو گھنٹے کہ بعد وہ لوگ فارم ہاوس پہنچے۔۔ سعد ذلفاء کو لے کر ایک کمرے میں آیا۔۔

تم آرام کرو میں آتا ہو تھوری دیر میں۔۔۔ سعد کہہ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

ذلفاء نے کمرے کا جائزہ لیا۔۔ کافی خوبصورت کمرا تھا جیسے پھولوں سے سجایا گیا تھا اور پورا کمرا پھولوں کی مہک سے بھرا ہوا تھا۔۔

ذلفاء بیڈ پر بیٹھ گئی اور سعد کا انتظار کرنے لگی۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

سعد کمرے سے باہر آیا تو اسے ہورن کی آواز آئی اور اس کے دوست اندر آتے دیکھائی دیئے۔۔۔ سعد مسکراتے ہوئے ان کہ پاس گیا اور گلے ملا۔۔۔ وہ چھ لڑکے تھے ابھی اذان اور ضیغم نہیں آئے تھے۔۔ سعد ان سب کو لے کر ڈرانگ روم آیا۔۔

تھوڑی دیر کہ بعد اذان اور ضیغم بھی آگئے۔۔ وہ سب مل کر خوب شراب پی رہے تھے۔۔ جب اذان بولا۔

یار سعد آج یہاں کیوں بولایا ہے۔۔

آج ت تتت۔۔ تیرے بھائی نے۔۔۔۔شادی جو کی ہے۔۔وہ نشے کی حالت میں بولا۔۔۔

تو نے شادی کر لی اور ہمیں بلایا بھی نہیں۔۔اس کہ ایک دوست نے شکوہ کیا۔۔

اسی لیے تو یہاں بلایا ہے۔۔پارٹی دینے کہ لیے۔۔

تو تجھے تو اس وقت ان کہ ساتھ نہیں ہونا چاہیے تھا؟؟؟ ضیغم کہ پوچھنے پر سعد نے اسے دیکھا اور شیطانی مسکرائٹ لیے اس کہ پاس آیا اور ضیغم کہ گلے ایک ہاتھ ڈال کر بولا۔۔

تم سب کہ لیے میں نے نشے کہ ساتھ ساتھ شباب کا بھی انتیظام کیا ہے۔۔

واقع؟؟؟ یار کیا بات ہے مزا ہی آجائے گا آج تو۔۔۔ان میں سے ایک بولا۔۔

ہاں ہاں آج تو بہت مزا آئے گا۔۔وہ۔۔وہ۔۔وہاں ہے۔۔سعد نے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔۔جس پر سب نے مڑ کر بند دروازے کو دیکھا۔

میں جاتا ہو۔۔ان میں سے ایک لڑکا اٹھتے ہوئے بولا۔۔

نہیں۔۔سب جائیں گے۔۔سب جائیں گے ایک ایک کر کے سب اپنا شوق پورا کر لینا۔۔۔

مگر سب سے پہلے میرا دوست۔۔میرا بھائی ضیغم جائے گا۔۔۔اس نے ضیغم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔وہ سب اس وقت اس قدر نشے میں تھے کہ کسی چیز کا ہوش نہیں تھا انھیں۔۔سعد نے جس نشے کا انیتظام کیا تھا وہ بہت ہارڈ تھا جس کو لینے کہ بعد ہوش میں ہونا بہت مشکل تھا۔۔

ضیغم خود اس وقت نشے میں دھوت تھا اس کی آنکھیں نشے کی وجہ سے بند ہو رہی تھیں۔۔۔

سعد کی بات پر وہ مسکرایا اور جو بوتل اس کہ ہاتھ میں وہ لے کر کمرے کی طرف بڑھا۔۔

اسے جاتا دیکھ سعد کو اپنا مقصد پورا ہوتا دیکھائی دیا۔۔۔

اب پتہ چلے گا تمہیں ذلفاء مجھ سے پنگا لینے کا نتیجہ کتنا برا ہو گا۔۔۔ تمہارے محسن کہ ہاتھوں ہی برباد کرو گا۔۔ اس نے دل میں سوچا اور مسکراتے ہوئے بوتل اپنے منہ سے لگائی۔۔

دروازہ کھولنے کی آواز پر ذلفاء نے گھونگھٹ گرا لیا۔۔

ضیغم اندر آیا تو اپنے سامنے دلہن بنی لڑکی دیکھ کر اس کی آنکھیں کھول گئیں۔۔ سامنے لڑکی گھونگھٹ ڈالے بیٹھی تھی۔۔ پہلے تو اس نے اپنا سر کھجایا۔۔ پھر لڑکھڑاتا ہوا آگے بڑھا مگر سائیڈ پر رکھے واس سے ٹکرا گیا۔۔ واز کہ ٹوٹنے پر ذلفاء نے گھونگھٹ اٹھا کر دیکھا تو سامنے ضیغم کو دیکھ کر وہ شوکڈ رہ گئی۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟ ذلفاء کی آواز پر وہ مڑا جو کہ واس اٹھانے میں لگ گیا تھا۔

ضیغم نے جب ذلفاء کو دیکھا تو اس کا نشہ ایک دم ہی اتر گیا۔۔ آپ یہاں؟؟؟ ضیغم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔ کیونکہ اس نے ذلفاء کو ایک دفعہ دیکھا تھا یونیورسٹی میں۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔ سعد کہا ہے۔۔ اسے بلاو۔۔۔ ذلفاء اسے یہاں دیکھ کر بہت ڈر گئی تھی ۔۔

سعد کو کیوں؟؟ وہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ سعد کو کیوں بلا رہی ہے۔۔۔

کیوں کہ شوہر ہے وہ میرا نکاح ہوا ہے اس سے آج۔۔ ذلفاء نے اسے بتایا اور وہ جیسے جیسے بتا رہی تھی ضیغم بے یقینی کی کیفیت میں جاتا جا رہا تھا۔۔

اس کہ لیے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔

کیا سعد اس حد تک جا سکتا ہے۔۔

کیا ذلفاء اتنی بے وقوف ہو سکتی ہے۔۔

جاو۔۔ ذلفاء چیخی۔۔ اور وہ ہوش میں آیا۔۔

آپ نے سعد سے شادی کر لی۔۔ مگر کیسے کر سکتی ہیں آپ؟؟؟

کیا آپ نہیں جانتی کہ وہ کیسا ہے؟؟ ضیغم غصے سے بولا۔

وہ بدل گیا ہے۔۔ اس نے مجھ سے معافی مانگی ہے اپنے کیے کی۔۔ ذلفاء نے ایک بے بنیاد جواز دیا۔۔ جیسے سن کر وہ طنزیہ مسکرایہ پھر بولا۔

بدل گیا ہے۔۔ آپکو پتا بھی ہے کہ مجھے یہاں بھیجا کس نے ہے؟؟

اس کہ پوچھنے پر ذلفاء نے نفی میں سر ہلایا۔۔

سعد نے اور میں اکیلا نہیں ہو باہر اور بھی بھوکے کتے بیٹھے ہیں تمہیں۔۔۔وہ بولتے بولتے رکا۔

آپکے گھر والوں نے بھی اس کہ بارے میں پتا نہیں کیا تھا۔۔کیا آپ ان کہ لیے بوجھ تھیں جو اس سے شادی کر دی۔۔۔ ضیغم کو اس وقت ذلفاء پر سخت غصہ آرہا تھا۔

میں کیسے یقین کرو کہ تم صیح کہہ رہے ہو۔۔ذلفاء نے اس سے پوچھا

تو جائیں باہر اور دیکھ لیں۔۔وہ طنزیہ بولا مگر ذلفاء آگے بڑھی۔۔ ضیغم نے اسے ایسے دیکھا جیسے اسے اس کی دماغی حالت پر شک ہو۔۔

ذلفاء آپ باہر جائیں گیں اسے۔۔ ضیغم نے کہا تو اس نے لوک کہ چھوٹے سے سراخ سے باہر دیکھا جہاں سعد لبوں سے بوتل لگائے بیٹھا تھا اور اس کہ اور بھی لڑکہ تھے جو نشے میں تھے۔۔

ذلفاء یہ دیکھ کر ایک دم پیچھے ہوئی اور منہ پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے ضیغم کو دیکھنے لگی اس کی آنکھیں آنسوں سے بھری ہوئی تھیں۔۔اتنا بڑا دھوکا۔۔۔

اتنی بڑی سازش۔۔اس قدر گھٹیا پن۔۔ذلفاء سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔

اب سر پکڑنے سے کیا فائدہ پہلے سوچنا تھا یہ سب۔۔ ضیغم اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔

ضیغم پلیز مجھے بچالو میں ہاتھ جوڑتی ہو تمہارے آگے۔۔ذلفاء نے باقائدہ ہاتھ جوڑ دیئے اس کہ آگے۔۔

اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔ آپ نہ کہتی تب بھی آپکو یہاں نہیں چھوڑتا۔۔ ضیغم نے اس کہ جوڑے ہوئے ہاتھ دیکھتے ہوئے کہا اور بیڈ کی طرف چلتا ہوا گیا۔۔

ذلفاء جو چادر اڑھ کر آئی تھی اس نے سائیڈ پر طے کر کہ رکھ دی تھی۔۔ ضیغم نے اٹھائی اور چلتا ہوا ذلفاء کہ پاس آیا اور چادر اس کہ آگے کی اور بولا۔

اسے پہن لیں۔۔ ذلفاء نے پہلے ضیغم کو دیکھا جو نیچے نظر کیے کھڑا تھا۔۔ پھر اس نے ضیغم کہ ہاتھ سے چادر لی اور اوڑھ کر نقاب کیا۔۔

ذلفاء کہ چادر پہنتے ہی وہ بولا

آئیں میرے ساتھ۔۔ ضیغم کہہ کر دروازے کی طرف بڑھا اور دروازہ کھول کر باہر نکلا۔۔

ارے اتنی جلدی آگیا۔۔ سعد اسے دیکھ کر کھڑا ہوا اور اس کہ پاس آیا۔۔ اس کہ پاس آتے ہی ضیغم نے ایک زوردار مکہ اس کہ منہ پر مارا۔ سعد جو اس کہ لیے تیار نہیں تھا منہ کہ بل زمین پر گر گیا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ضیغم کیا کر رہا ہے۔۔ اذان اس کہ پاس آیا۔۔

چھوڑ مجھے آج اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔ ضیغم خود کو چھوڑواتے ہوئے سعد کہ پاس آیا اور اس پر مکوں اور لاتوں کی برسات کر دی۔۔ وہاں موجود سب لوگوں نے اسے سعد سے الگ کرنا چاہا مگر وہ اس وقت اس قدر غصے میں تھا کہ ان سب کو لگ رہا تھا کہ وہ آج اسے جان سے مار دے گا۔۔ ذلفاء دیوار سے لگی ڈری۔۔ سہمی یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔

میدان جنگ بنا ہوا تھا وہاں۔۔سعد بھی اسے مار رہا تھا مگر ضیغم نے جتنا اسے مارا۔۔اس کی نانی یاد آ گئی تھی سعد کو۔۔

تیری ہمت کیسے ہوئی اتنی گھٹیا حرکت کرنے کی۔۔تجھے منا کیا تھا نا کہ اس کہ قریب بھی نہیں جانا پھر کیوں۔۔۔کیوں کیا تو نے ایسا۔۔ ضیغم غصے سے ڈھاڑا۔۔

تجھے اتنی فکر کیوں ہوتی ہے اس کی۔۔بتا مجھے۔۔کیا لگتی ہے تیری۔۔یا پھر یہ راتیں تیرے ساتھ گزارتی ہے۔۔سعد کہ اتنے گھٹیا الزام پر ضیغم نے دوبارہ اسے مارا شروع کر دیا۔۔اس بار اسے کسی نے نہیں روکا تھا۔۔اذان نے جب چادر میں لپٹی لڑکی کو دیکھا تو ایک نظر میں ہی پہچان گیا تھا کہ وہ ذلفاء ہے۔۔

سعد کی حرکت پر وہ بھی غصہ تھا۔۔

ضیغم نے اس کا کالر پکڑا اور بولا۔۔

ابھی اور اسی وقت طلاق دے ذلفاء کو۔۔

نہیں دوں گا کیا کر لے گا۔۔۔سعد نے ڈھیٹائی سے کہا۔۔ ضیغم نے اسے دوبارہ مارنا شروع کر دیا۔۔

سعد طلاق دے ورنہ میں تجھے جان سے مار دوں گا۔۔ ضیغم نے دوبارہ اسے کہا۔۔

ٹھیک ہے مجھے جو بدلا لینا تھا وہ اسے بھی لے سکتا ہو۔۔ایک رات کی دلہن۔۔وہ شیطانی ہنسی ہنستا ہو بولا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

جاو اور دنیا میں اپنی پاکدامنی کا ثبوت دیتی رہو ذلفاء۔۔میں سعد حیدر اپنے پورے ہوش و ہواس میں ذلفاء عمر کو طلاق دیتا ہو۔۔طلاق دیتا ہو۔۔طلاق دیتا ہو۔۔

ذلفاء نے دیوار کا سہارا لیا ورنہ وہ اسی وقت گر جاتی۔۔یہ سب کیا ہو گیا اس کہ ساتھ دیکھتے دیکھتے۔سعد نے اس کہ پیروں کہ نیچے سے زمین کھینچ لی تھی۔۔۔اسے اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔۔

ضیغم نے سعد کو دھکا دے کر چھوڑا اور ذلفاء کو دیکھا جو شوکڈ کی حالت میں کھڑی تھی۔۔ضیغم اس کہ پاس آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھا۔۔دو قدم پر چل کہ وہ رو کی اور مڑ کر سعد کو دیکھنے لگی۔۔اس کہ رو کنے پر ضیغم نے اسے دیکھا۔۔

سعد میری دعا ہے اللہ تمہیں لمبی عمر دے اور تمہارا رزق تنگ کر دے۔۔وہ کہہ کر مڑی اور آگے بڑھ گئی۔۔

ضیغم اسے لے کر گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔۔ذلفاء چپ چاپ آنسو بھائے جا رہی تھی۔۔اپنے نصیب پر۔۔

ذلفاء چپ ہو جائیں کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہے۔۔ضیغم اس کی ہچکیاں سن چکا تھا۔۔

کچھ نہیں ہوا۔۔میری زندگی تباہ ہو گئی۔۔کچھ نہیں ہوا؟؟

ایک ہی رات میں طلاق کا داغ لگ گیا۔۔کچھ نہیں ہوا؟؟

بہت کچھ غلط ہونے سے بچ گئیں۔۔۔ آپ اللہ کا شکر کریں۔۔ ضیغم کہ بولنے پر وہ چپ ہو گئی ۔۔وہ صیح تو کہہ رہا تھا۔

اپنے گھر کا ایڈریس بتائیں۔۔ گاڑی مین روڈ پر لانے کہ بعد وہ ذلفاء سے بولا۔

میں۔۔ میں گھر نہیں جاوں گی۔۔ میں کیسے جا سکتی ہوں گھر؟؟؟ وہ بڑبڑا رہی تھی۔۔ مگر اس کی بڑبڑاہٹ وہ سن چکا تھا۔۔

تو پھر کہاں جائیں گی آپ۔۔ دیکھیں ذلفاء جو ہوتا ہے اچھے کہ لیے ہی ہوتا ہے۔۔۔ آپ خود سوچیں اگر آج یہ سب نہیں ہوا ہوتا اور بعد میں سب پتا چلتا تو کیا کرتیں یا سعد بعد میں آپکو کسی کو۔۔۔ وہ بولتے بولتے روکا۔ جو کہ بولنا چاہتا تھا کہ بعد میں اگر سعد اسے کوٹھے پر پہنچا دیتا تو کیا کرتی وہ۔۔ مگر وہ بولا نہیں پایا۔

ذلفاء نے اسے ایڈریس بتایا۔۔ پھر چپ ہو گئی۔

پورے راستے ان کہ درمیان کوئی بات نہیں ہوئی۔ ضیغم نے گاڑی اس کہ گھر کہ آگے روکی۔۔ ذلفاء سر نیچے کیے ہوئے رونے میں مگن تھی گاڑی روکنے پر اس نے سر اٹھا کر ضیغم کو دیکھا۔ جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں سوج گئیں تھی رو رو کر۔۔۔

نہیں میں اندر نہیں جا سکتی۔۔ وہ روتے روتے نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔ التجائی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

ذلفاء ہمت کریں۔۔ورنہ کہاجائیں گی آپ؟وہ گاڑی سے اتر کر اس کہ سائیڈ پر آیااور گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔

باہر آئیں شاباش۔۔اس نے ذلفاء کو باہر آنے کا کہا۔۔ذلفاء نے اسے دیکھاجو آنکھوں میں نرمی لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ذلفاء اپنا بھاری شرارا اٹھاتی ہوئی باہر نکلی اور اپنے گھر کو دیکھنے لگی جہاں لاٹیں جل رہی تھیں جو اس کی شادی کی خوشی میں لگائی گئی تھیں گھر کو سجانے کہ لیے۔۔ذلفاء کو یہ سب دیکھ کر اور رونا آیا۔۔کیا کیا ناسوچا تھا اس کہ ماں باپ نے اس کہ لیے۔۔۔اس کی خوشیوں کہ لیے۔۔۔مگر ہوا کیا۔۔۔

ضیغم کو اسے ایسے دیکھ کر دکھ ہوا اور اسے سعد پر اور غصہ آرہا تھا۔۔مگر اسے ایسے کھڑا دیکھ وہ بولا۔۔

اگر آپ اجازت دیں تو میں اندر آپکے ساتھ چلتا ہوں۔۔میں سب کو بتاو گا کیا سچ ہے۔۔۔اس کہ کہنے پر ذلفاء نے سر نفی میں ہلایا۔۔

مجھے اکیلے ہی یہ جنگ لڑنی ہو گی تو ابھی کیوں نہیں۔۔۔اپنی پاک دامنی کو میں نے ہی ثابت کرنا ہے۔۔۔وہ میرے ماں باپ ہیں جانتے ہیں مجھے وہ ضرور میری بات کا یقین کریں گے۔۔اور اگر انھیں مجھ پر بھروسہ نہیں ہوا تو میں مر بھی جاو تو یقین نہیں آئے گا۔۔۔اب دیکھنا ہے کہ میرا یقین اور ان کا پیار کتنا سچا ہے۔۔

اس کہ کہنے پر ضیغم نے دل میں تسلیم کیا کہ واقع وہ ایک بہادر لڑکی ہے۔۔

وہ کہہ کر جانے لگی پھر رک کر ضیغم کی طرف پلٹی۔وہ ذلفاء ہی کو دیکھ رہا تھا۔۔

ضیغم آپکا بہت بہت شکریہ۔۔۔میں مر کر بھی آپکا یہ احسان نہیں چکا سکتی۔۔۔زندگی میں کبھی بھی میری ضرورت محسوس ہو یا لگے کہ میں آپ کہ کچھ کام آسکتی ہو تو مجھے ضرور بتایئے گا ۔۔۔وعدہ کرتی ہوں چاہے جیتنا بھی مشکل کام ہو کروں گی ضرور آپکے لیے۔۔۔یہ ذلفاء عمر کا وعدہ ہے آپ سے۔۔۔

وہ کہہ کر اندر جانے لگی اس کہ لیے قدم اٹھانا مشکل ہو گیا تھا۔۔وہ کس قدر شکستہ حال تھی ضیغم سمجھ سکتا تھا۔۔ ضیغم اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔وہ چاہتا تھا کہ اس کہ ساتھ اندر جائے پتا نہیں وہ لوگ کیا سلوک کریں گے اس کہ ساتھ،، ضیغم نے دل میں سوچا۔۔پھر آسمان کی طرف دیکھا اور بولا۔۔اللہ اس کا بھروسہ قائم رکھنا۔۔۔وہ کہہ کر گاڑی میں بیٹھا پھر اس راستے کو دیکھا جہاں وہ ابھی کھڑے تھے۔اب وہاں کوئی نہیں تھا۔۔ ضیغم نے اپنی آنکھیں بند کیں ۔۔لمبی سانس لی اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔

ذلفاء نے گیٹ نوک کیا۔۔سب سو رہے تھے۔۔۔کافی دیر دروازہ بجانے کہ بعد ملاہم نے دروازہ کھولا اور سامنے ذلفاء کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔۔ذلفاء نے ملاہم کو دیکھا اور اس کہ گلے لگ گئی۔۔اور اس سے لپٹ کر وہ بہت روی۔۔ذلفاء کیا ہوا ہے۔۔ذلفاء۔۔۔ملاہم اس کو اس حالت میں دیکھ کر بہت پریشان ہو رہا تھا۔۔۔ذلفاء روتے روتے بے ہوش ہو گئی۔۔

ذلفاء۔۔۔ذلفاء۔۔۔ملاہم اسے سمبھالتے ہوئے بولا۔۔۔ذلفاء نیچے گرنے لگی۔۔ملاہم اسے سبھالتے ہوئے نیچے بیٹھا۔۔۔ملاہم نے اس کا نقاب ہٹایا اور اس کی گال تھپتھپانے لگا۔۔۔ذلفاء۔۔آنکھیں کھولو۔۔۔ذلفاءءءء۔۔۔۔۔امی۔۔بابا۔۔۔۔وہ حلق کہ بل چیخا۔۔

ذلفاءءء۔۔عمر صاحب باہر نکلے اور جب نیچے ملاہم کو ذلفاء کو پکڑے دیکھا تو دوڑتے ہوئے اس کہ پاس آئے۔

یااللہ میری بچی۔۔۔ذلفاء۔۔فاطمہ بیگم بھی بھاگتی ہوئ اس کہ پاس آئیں۔۔

کیاہوا اسے۔۔عمر صاحب بولے۔۔

پتہ نہیں بابا۔۔میں گیٹ کھولا تو یہ تھی میرے گلے لگ کر رونے لگی پھر بے ہوش ہو گئ۔۔ملاہم نے انھیں بتایا۔۔

اسے اندر لے کر چلو۔۔فاطمہ بیگم بولیں۔۔۔ان کہ کہنے پر ملاہم نے اسے اٹھایا اور اندر لے کر صوفے پر لیٹا دیا۔۔فاطمہ پانی لے کر آئیں اس کہ منہ پر چھیٹے مارے۔۔

کچھ دیر بعد اسے ہوش آگیا۔۔۔

ذلفاء میری بچی کیاہوا ہے۔۔سب ٹھیک تو ہے نا۔۔۔میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔مجھے بتاو کیا ہوا ہے۔۔۔فاطمہ بیگم بولیں۔۔

ذلفاء اٹھ کر بیٹھ گئ۔۔اس نے تینوں کو دیکھا جو جاننا چاہتے تھے کہ وہ یہاں کیا کر رہی ہے اس وقت۔۔۔ذلفاء نے انھیں ساررری بات بتادی۔۔

کس طرح سعد نے اس کو دھوکا دیا۔۔کس طرح ضیغم نے اسے بچایا۔۔اس نے بتایا اگر وہ نہیں آتا وہاں تو کیا ہو جاتا۔۔

کس طرح ضیغم نے اسے یہاں پہچایا۔۔اور یہ بھی کہ کس طرح ضیغم نے اس سے طلاق دلوائی۔۔۔

ذلفاء چپ ہوئی تو ملاہم کا چہرا سرخ ہو رہا تھا۔۔اس نے اپنی مٹھیاں بیچ لیں۔۔وہ غصے سے اٹھا اور باہر جانے لگا مگر عمر حاصب نے اسے پکڑ لیا۔۔

بابا چھوڑیں مجھے میں اس خبیث انسان چھوڑوں گا نہیں۔۔۔اس کی اتنی ہمت کہ میری بہن کہ ساتھ وہ ایسا کرے گا۔۔۔میں اسے جان سے مار دوں گا۔۔فاطمہ اور ذلفاء نے بھی اسے پکڑ لیا مگر وہ کسی طور قابو نہیں ہو رہا تھا۔۔اس کا غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔۔اپنی جان سے پیاری بہن کہ ساتھ ایسا کر اس نے۔۔۔

ملاہم رک جاو۔۔ملاہم۔۔ماہم تمہیں اللہ کی قسم پلزر ک جاو۔۔۔ذلفاء کہ قسم دینے پر ملاہم نرم پڑا۔۔۔پھر اس کی طرف مڑا اور بولا۔۔

کیا چاہتی ہو۔۔چھوڑ دوں اس کمینے کو۔۔اتنا بے غیرت ہوں میں کہ میری بہن کہ ساتھ اتنا برا کر جائے اور میں گھر میں بیٹھا رہو۔۔

ایک کام کریں چوڑیاں دے دیں مجھے وہ پہن لیتا ہوں میں۔۔۔ملاہم نے ان تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

تو کیا اسے جان سے مارو گے اور خود سولی پر چڑھو گے۔۔۔فاطمہ غصے سے بولیں۔۔

ملاہم میں نے اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا وہ بہترین بدلہ لینے والا ہے۔۔تم کیا بدلہ لوگے جو وہ لیے گا۔۔صبر کرو اور سب اللہ پر چھوڑ دو۔۔۔ذلفاء نے اسے کندھوں سے پکڑا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔۔وہ کبھی نہیں چاہتی تھی کہ اس کے بھائی کو کسی بھی قسم کا نقصان پہنچے۔۔۔

میرے لیے یہ ہی بہت ہے کہ میرے گھر والے میرے ساتھ ہیں۔۔جو میرا یقین کرتے ہیں۔۔۔ذلفاء کہ کہنے پر اس سب نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا اور ان تینوں نے اسے ایک ساتھ گلے لگایا۔۔۔

مگر جو غم۔۔۔جو داغ۔۔اسے لگا تھا۔۔وہ کسی بھی ماں باپ کہ لیے کس قدر تکلیف دہ ہوتا ہے ۔۔۔یہ اس وقت ذلفاء نے باخوبی سمجھا۔۔

ہم ہر قدم پر تمہارے ساتھ ہیں میری بہادر بچی۔۔عمر صاحب بولے۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اس دن کہ بعد سے وہ سنجیدہ دہ ہو گئی تھی۔۔۔وہ مستیاں،ہنسنا ہنسانہ بہت کم کر دیا تھا ذلفاء نے۔۔۔اس کہ بہت سے رشتے آئے مگر جب انھیں یہ پتہ چلتا کہ اسے ایک ہی رات میں طلاق ہو گئی تھی وہ منا کر دیتے۔۔۔اس وجہ سے سب سے زیادہ اس کی امی فکر مند تھی اوپر سے ذلفاء کا سنجیدہ ہو جانا انھیں اور پریشان کر دیتا۔۔۔ذلفاء انھیں پریشان نہیں دیکھ سکتی تھی ایسی لیے اس نے اپنے آپ کو پہلے جیسا کرنے کو شیش کی۔۔۔جس سے کای اثر ہوا۔۔مگر وہ اس کی شادی نہ ہونے کی وجہ سے بہت پریشان تھیں۔۔یہ ہمارے معاشرے کی ایک الگ تلخ

حقیقت ہے کہ کچھ بھی ہو جائے اس کا قصوروار عورت کو ہی ٹھرایا جاتا ہے۔۔ایک ہی بات سننے کو ملتی ہے کہ ضرور تم نے کچھ کیا ہو گا جب ہی تو ایسا ہوا۔۔ایسا نہیں کہ عورت کچھ نہیں کرتی مگر ہر بار ایک ہی الزام سب پر لگانا صیح نہیں۔۔۔۔

فجر کی اذان کی آواز پر وہ حال میں واپس آئی۔۔ذلفاء نے اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا۔۔وہ اٹھی اور وضو کرنے واش روم میں گئی۔۔وضو کر کے اس نے نماز پڑھی۔۔نماز پڑھ کر اس نے اللہ کا ذکر کیا۔۔اس کی تعریف بیان کی۔۔۔۔پھر درود شریف پڑھا۔۔۔

نے تعلیم دی ہے۔ ﷺ یہ دعا کرنے کے آداب میں شامل ہے۔۔اللہ کے رسول

ہم نماز میں یہ کہا کرتے تھے کے اللہ پر سلام ہو، فلاں پر سلام ہو۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک دن فرمایا کے اللہ خود سلام ہے اس لیے جب تم نماز میں بیٹھو تو یہ پڑھا تک اس لیے کے جب تم یہ کہو گے تو آسمان و . الصالحین » ارشاد « التحیات للہ » کرو أشھد أن لا إلہ » پہنچے گا۔ (یہ سلام)زمین میں موجود اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہر صالح بندہ کو (صیح بخاری)اس کے بعد ثنا پھر جو دعا چاہو پڑھو۔ . وأشھد أن محمد اعبدہ ورسولہ إلا اللہ،

اللہ میں نے تجھ پر بھروسہ کیا۔۔اپنا ہر معاملہ تجھ پر چھوڑا۔۔۔سعد نے جو کچھ میرے ساتھ کیا میں اس کا بدلہ بھی تجھ پر چھوڑا۔۔جو کچھ دنیا نے مجھے کہا میں نے صبر کیا۔۔میرا بھروسہ ہے کے میں نے جو تجھ سے مانگا ہے جس طرح آج تک تو نے بہترین سے مجھے نوازہ ہے آگے بھی نوازے گا۔۔۔میرا یقین ہے کے تو ہی ہے جو میری دعا کو قبول کرے گا۔۔اور جو نہیں ہوئی قبول اس میں میرے لیے بہتری ہی ہو گی۔۔۔اور جو تو نے مجھ کو نوازہ وہ بہترین ہے۔۔۔جو کچھ کل ہوا میرے ساتھ۔۔اللہ میں نے اپنا وعدہ نبھایا جو میں نے اس سے کیا تھا تو

جانتا ہے یہ۔۔۔میں یہ بھی جانتی ہو کے اس نے یہ سب اپنی بہن کی سیفٹی کے لیے کیا ہے۔۔۔ مگر میں نے ایسا کبھی نہیں سوچا تھا اپنے لیے۔۔ہر بار میرے ہی ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے۔۔۔پہلے سعد۔۔جو کے ایک شرابی۔۔۔ذانی اور اب ضیغم جو اس سے کسی طور کم نہیں ہے۔۔۔یہ اس سے زیادہ ہی ہے۔۔۔تو نے تو وعدہ کیا تھا کے اچھی عورتوں کے لیے اچھے مرد۔۔بری عورتوں کے لیے برے مرد۔۔۔تیری کہی ہوئی ہر بات پر میرا ایمان ہے۔۔۔اسکا مطلب یہ ہے کے میں اچھی نہیں ہوں۔۔دونوں دفعہ تو نے مجھے ایسے ہی مردوں سے ملایا۔۔۔

پہلے اس نے مجھ سے شادی کی اپنا بدلا لینے کے لیے۔۔۔ضیغم نے مجھ سے شادی کی اپنی بہن کی سیفٹی کے لیے۔۔۔کیا میں میرے نصیب میں محبت نہیں ہے؟؟؟کیا کبھی کوئی مجھ سے پیار نہیں کرے گا؟؟؟کیوں ہر کوئی آکر مجھے اپنے لیے استعمال کرتا ہے؟؟؟اللہ تو جانتا ہے میرے دل کا حال کے مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے میرے سینے میں بھی دل ہے۔۔میں نے ہمیشہ اپنے آپ کو کسی کی امانت سمجھا ہے۔۔۔میں نے اس امانت میں خیانت نہیں کی۔۔۔پہلے سعد میری زندگی میں تو نے بھیجا اسے تیرا حکم سمجھ کر میں نے قبول کیا۔۔اور اب ضیغم کو بھیج دیا ہے یہ بھی تیرا ہی حکم ہے میرے اللہ۔۔۔تیرے ہر حکم پر میرا سر جھکا ملے گا تجھے۔۔۔۔مگر چاہے جانے کی کیا خوشی ہوتی ہے۔۔۔شوہر کی محبت کیا ہوتی ہے۔۔کیا مجھے ہمیشہ اس کے بغیر ہی رہنا ہو گا؟؟؟کیونکے میں جانتی ہو ضیغم مجھ سے ہمدردی تو کر سکتا ہے مگر محبت کبھی نہیں۔۔۔اگر تیری یہ ہی رضا ہے کے میں اس خوشی کے بغیر رہو تو جیسی تیری رضا میرے رب۔۔۔مجھے معاف کر دے میرے اللہ مجھے ہدایت دے۔۔مجھے سیدھے رستے پر چلا۔۔۔۔

یقین۔۔یقین اور صرف یقین۔۔۔یہ یقین ہونا چاہیے کے آپ کی دعا قبول ہو گی۔۔۔

یقین ہونا چاہیے کے جو مانگا ہے وہ ملے گا اور اگر نہیں ملا تو جو ملے گا وہ بہترین ہو گا۔۔کیونکے جو ہم مانگ رہے ہوتے ہیں۔۔ہمیں پتا نہیں ہوتا کے وہ ہمارے لیے اچھا ہے یا نہیں۔۔مگر ہمارا اللہ ہمیں بہترین دینا چاہتا ہے اور ہم بہتر مانگ رہے ہوتے ہیں۔۔۔کبھی اللہ پر سب کچھ چھوڑ کر تو دیکھیں۔۔۔اس پر چھوڑ کر دیکھیں کے زندگی کتنی آسان ہو جائے گی۔۔۔جب آپ یہ قبول کر لیتے ہیں کے میرا اللہ میرے لیے یہ ہی چاہتا ہے تو یقین کریں بہت سے غم خوشی میں بدل جاتے ہیں۔۔بہت سے پریشانیاں آسانیوں میں بدل جاتی ہیں۔۔۔کیونکے جہاں ایمان ہوتا ہے وہاں یقین ہوتا ہے۔۔۔اور جہاں یقین ہوتا ہے۔۔۔وہاں معجزے ہوتے ہیں۔۔۔۔ذلفاء نے بھی ایسے اللہ کی رضا سمجھ کر اس کے آگے اپنا سر جھکا دیا ہے۔۔جب آپ اللہ کی رضا پر راضی ہو جاتے ہیں تو اللہ آپکو وہ بھی عطا کر دیتا ہے جو آپکی رضا ہوتی ہے۔۔۔بس ضرورت ہوتی ہے تو یقین کی۔۔۔صرف یقین کی۔۔۔۔

ذلفاء نماز پڑھ کر اٹھی اور بیڈ سے ٹھیک لگا کر نیچے کالین پر بیٹھ گئی۔۔۔اور سر اس نے بیڈ پر ٹیکا کر چھت کو گھورتی رہی۔۔۔۔آنسو بہہ رہے تھے اس کی آنکھوں سے تھے اسے اپنے گھر والوں کی یاد آرہی تھی۔۔بیٹھے بیٹھے وہ کب آنکھ لگ گئی پتا ہی نہیں چلا۔۔

ملا ہم سب کو لے کر گھر پہنچا۔۔فاطمہ بیگم کا رو رو کر برا حال تھا۔۔امل ڈری سہمی کونے میں کھڑی تھی۔۔۔اسے یہ سب دیکھ کر بہت دکھ ہو رہا تھا۔۔۔۔

اس کی وجہ سے ہوا ہے یہ سب۔۔اس کی وجہ سے۔۔۔وہ امل کو دیکھتی ہوئی اٹھیں اور اس کے پاس آئیں۔۔۔وہ بیچاری پہلے ہی ڈری ہوئی تھی فاطمہ کو آتا دیکھ اور ڈر کر دیوار سے جا لگی۔۔۔

اس کی وجہ سے میرے گھر کی خوشیاں برباد ہو گئیں۔۔۔انھوں نے کہنے کے ساتھ اسے مارنا بھی شروع کر دیا۔۔۔

ماما۔۔۔ملاہم ان کے پاس آیا اور امل سے انھیں دور کیا۔۔۔کیا کر رہی ہیں آپ۔۔۔

چھوڑو ملاہم مجھے میں اسے مار دو گی۔۔۔وہ کسی طور قابو میں نہیں آ رہی تھیں۔۔۔۔

تم جاو یہاں سے۔۔۔ملاہم امل کو دیکھتا ہوا غصے سے بولا تو امل وہاں سے چلی گئی۔۔۔مگر جاتی کہاں اسے تو اس گھر کا کچھ نہیں پتا تھا۔

امل نے سامنے ایک کمرا دیکھا اور اس میں چلی گئی۔۔وہ درمیانے سائیز کا کمرہ تھا۔۔زیادہ کچ نہیں تھا اس میں ایک بیڈ۔۔۔واڈروب اور ڈریسنگ ٹیبل۔۔۔۔ڈریسنگ ٹیبل کی اشیاء دیکھ کر اسے اندازہ ہوا کے یہ کمرا ذلفاء کا ہے۔۔

مجھے معاف کر دو ذلفاء۔۔میں تمہاری اور باقی سب کی گناہگار ہوں۔۔۔۔ صیح کہہ رہی ہیں انٹی میری وجہ سے ہی یہ سب ہو رہا ہے۔۔۔بھائی یہ کیا کر دیا آپ نے۔۔۔وہ رو رہی تھی ۔۔سسک رہی تھی۔۔۔۔اپنی محبت کو پانے کے بعد بھی وہ خوش نہیں تھی۔۔۔کیونکے اس کی وجہ سے دوسرے خوش نہیں تھے تو وہ کیسے خوش ہو سکتی تھی۔۔۔

ملاہم نے فاطمہ بیگم کو دوا دے کر سلا دیا اور عمر صاحب کو بھی تسلی دے کر وہ ان کے کمرے سے نکلا۔۔۔اس نے امل کو ذلفاء کے کمرے میں جاتے دیکھ لیا تھا۔۔۔اب اس کا ارادہ امل کی طبیعت صاف کرنے کا تھا۔۔۔وہ غصے سے کمرے کی طرف بڑھا اور ایک جھٹکے سے دروزہ کھولا۔۔۔وہ بیڈ کرون سے ٹیک لگا کر بیٹھی چھت گھور رہی تھی۔۔۔اچانک اتنی زور سے دروازہ کھولنے پر اچھل گئی۔۔۔۔جب سامنے دیکھا تو وہ دشمن جان کھڑا اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں۔۔۔غصے سے چہرا لال ہو رہا تھا۔۔۔امل کو اسے اس حالت میں دیکھ کر خوف آنے لگا۔۔۔وہ آگے بڑھا اور اس کا بازو پکڑ کر اسے کھینچ کر اپنے سامنے کھڑا کیا۔۔۔۔۔

کیا ملا تمہیں۔۔ہاں کیا ملا۔۔۔میری خوشیاں چھین کر بولا۔۔۔۔ملاہم اسے چھنجوڑتے ہوئے بولا۔۔۔میری محبت۔۔میری زندگی۔۔مجھ سے چھین کر بتاو کیا ملا۔۔۔ملاہم کی آنکھوں آنسو بہنے لگے۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

میری جان سے پیاری بہن کو مجھ سے الگ کر دیا۔۔۔کیا ملا۔۔بولو نا۔۔۔

ملاہم مجھے معاف کر دیں۔۔۔مجھے کچھ نہیں پتا تھا۔۔۔۔مجھے نہیں پتا تھا کے بھائی ایسا کریں گے۔۔۔مجھے معا۔۔۔وہ الفاظ پورے کرتی کے ملاہم نے اس کے منہ پر زور دار تھپڑ مارا اور وہ بولا۔

تم چاہتیں تو روک سکتی تھی اپنے بھائی کو مگر نہیں تمہیں تو مجھ سے شادی کرنی تھی۔۔ہے ناں۔۔۔وہ چیخا تو امل اور ڈر گئی۔۔وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی کے ملاہم ایسا بھی کر سکتا ہے اس کے ساتھ۔۔۔ملاہم کی انگلیوں کے نشان اس کے گالوں پر اپنے نشان چھوڑ گئے۔۔

ایک بات میری یاد رکھنا امل۔۔۔تمہارے بھائی نے زبردستی تو تمہیں میری زندگی میں شامل کر دیا ہے مگر کبھی بھی تم میرے دل تک رسائی حاصل نہیں کر سکتیں۔۔۔۔کبھی بھی نہیں۔۔اس دل صرف ایک لڑکی ہی رہے گی ہمیشہ اور ایمان ہے۔۔اس کے سوا کوئی نہیں۔۔۔کوئی بھی نہیں۔۔۔میں مر کر بھی کبھی تمہیں اپنی بیوی نہیں مانوں گا۔۔۔نفرت ہے مجھے تم سے نفرت۔۔۔اپنے بھائی کو بتا دینا یہ بھی۔۔۔کیونکے وہ چاہ کر بھی کبھی میرے دل میں تمہاری محبت نہیں ڈال سکتا۔۔۔۔آئی ہیٹ یو امل۔۔آئی ہیٹ یو۔۔۔۔وہ بول کر رکا نہیں۔۔وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔اور امل کو سسکتا ہوا چھوڑ گیا۔۔۔

میں جانتی ہو کے تم کسی اور سے محبت کرتے ہو۔۔اور آگے بھی اسی کے خیال میں گم رہو گے۔۔تم محبت میں ہو پر کیسی اور کی۔۔۔وہ روتے ہوئے خود سے ہی مخاطب تھی۔۔کون تھا یہاں جو اس کی سنتا۔۔۔

لیکن میں بھی تو محبت میں ہو تمہاری طرح۔۔اگر تم اسے نہیں بھول سکتے تو میں تمہیں نہیں بھول سکتی ملاہم۔۔میں نے محبت کرتے وقت یہ کب سوچا تھا کے تم کسی اور کے بھی ہو سکتے ہو۔۔۔پر یہ کون سوچتا ہے اس وقت۔۔۔محبت میں یہ سوچ لازمی نہیں ہوتی۔۔۔کیا محبت کرنے سے پہلے میں تم سے جدائی کا سوچ سکتی تھی؟؟؟تم سے جدائی کا تو میں اب بھی نہیں سوچ سکتی۔۔۔

اس کا کہا ایک ایک لفظ امل کے لیے کس قدر جان لیوا تھا یہ ملاہم کبھی نہیں جان سکتا تھا۔۔۔ کبھی جو اسے ہر شخص میں اس کا گمان ہوتا تھا۔۔۔ اس کی باتیں۔۔ اس کے الفاظ جو اسے سنائی دیتے تھے۔۔ کبھی محفل میں۔۔۔ تو کبھی تنہائی میں۔۔ اس کی آواز پر جو اس کے قدم رک جاتے تھے۔۔۔ پھر جو ہر قدم کو بڑھانا محال ہوتا تھا۔۔۔ جیسے وہ ہر لمحے سوچتی رہتی تھی۔۔۔ جس پل وہ اسے یاد نہیں کرتی تو وہ کس قدر اس کی لیے گراں ہوتا تھا۔۔۔ شاید وہ وقت بیت گیا تھا۔۔۔ مگر اس کی حالت اب بھی ویسی تھی۔۔۔ وقت بدل گیا مگر وہ نہیں بدلی۔۔۔۔

ملاہم گھر سے گاڑی لے کر نکل گیا اور سڑکوں پر گاڑی دوڑاتا ہوا۔۔ ایمان کا چہرا اس کی آنکھوں کے سامنے تھا۔۔۔ اس کے ساتھ بیتایا ہوا ہر پل اس یاد آرہا تھا۔۔۔ وہ کس قدر قرب میں تھا کوئی اس سے پوچھتا اس وقت۔۔۔ ملاہم نے ایک جھٹکے سے بریک لگایا۔۔۔۔ آآآآآآ ۔۔۔۔ وہ درد و تکلیف سے حلق کے بل چیخا۔۔۔۔ میں کیسے رہو گا تمہارے بغیر ایمان ۔۔۔ میں جینا نہیں چاہتا تمہارے بغیر۔۔۔ وہ اپنا سر اسٹیرنگ پر گر کر بول رہا تھا اور آنسو گر رہے تھے۔۔۔

اتنی زندگیاں تباہ کر کے وہ کیسے خوش رہ سکتا تھا۔۔۔ جس کی خوشی کے لیے یہ سب کیا اس نے خوش تو وہ بھی تھی۔۔۔ یہ بات ضیغم جانتا تھا۔۔۔ کے اتنی جلدی ملاہم امل کو قبول نہیں کرے گا۔۔۔ اور ذلفاء کے ساتھ جو کیا کیا وہ صحیح ہے۔۔۔ نہیں۔۔ ہرگز نہیں۔۔۔ ضیغم رات

شراب پیتا رہا۔۔۔اس کا ضمیر اسے ملامت کر رہا تھا۔۔۔اپنی بہن کی فکر بھی تھی کے وہ کیسی ہو گی۔۔۔کہیں دل میں اس کے یہ بات تھی کے اس نے صیح نہیں کیا۔۔۔جوش میں وہ سب تو کر گیا اب وہ سوچ میں پڑ گیا تھا کے کیسے امل کو خوش رہے گی وہاں ایسا کیا کرے۔۔۔۔

اتنا سب اس کے ذہین میں چل رہا تھا کے اس کا دماغ معاوف ہو گیا۔۔۔کبھی اس کا ضمیر اس کے سامنے ہوتا۔۔۔کبھی امل۔۔۔تو کبھی ذلفاء اسے برا بھالا کہتی۔۔۔کبھی ملاہم۔۔۔۔۔وہ قرب سے چیخا اور بوتل اٹھا کر دیوار پر دے ماری۔۔۔۔۔چپ ہو جاو۔۔۔وہ ڈھاڑا۔۔میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔میری بہن کی خوشیوں کے لیے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے تو میں کرو گروں گا اپنی بہن کے لیے۔۔۔۔وہ خود کو تسلی دے رہا تھا۔۔۔وہ سب اس پر ہنس رہے تھے۔۔۔۔ضیغم بیڈ پر انتھے منہ لیٹ گیا اور تکیہ اپنے سر کے اوپر رکھ کر کانوں کو اس سے چھپا لیا تا کے اسے کسی کی آواز نہیں آئے۔۔۔مگر کب تک بچ سکتا تھا وہ ان سے۔۔۔

صبح ضیغم کی آنکھ کھلی۔۔اس نے سر اٹھا کر گھڑی میں ٹائم دیکھا تو دس بج رہے۔۔۔۔اس کا سر بھاری ہو رہا تھا رات کو پی بھی اتنی لی تھی اس نے۔۔۔رات کا سارا منظر اس کی انکھوں کے سامنے آ گیا۔۔۔ضیغم نے سر پر ہاتھ پھیرا اور اٹھ کر واش روم چلا گیا۔۔۔

تھوڑی دیر میں وہ باہر نکال بلیک ٹراوزر میں ڈھیلی سی لیمن کلر کی ٹی شرٹ پہنے وہ بالوں پر ہاتھ پھیر کر کمرے سے نکلا۔۔۔وہ رف سے حلیے میں بھی قیامت ڈھاتا تھا۔۔۔۔

وہ نیچے آیا اور ملازمہ کو آواز دی۔۔۔اس کی آواز پر ملازمہ جلدی سے باہر آئی۔۔۔

جی سر۔۔۔

میڈم کو ناشتہ کروادیں اور کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتایئے گا۔۔۔اسے حکم دیتا وہ موبائل نکال کر کسی کو کال کرنے لگا۔۔

اس کا حکم ملتے ہی ملازمہ کمرے کی طرف گئی جہاں ذلفاء تھی۔۔۔ملازمہ نے دروازہ بجایا مگر کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔اس نے لوک کھولنے کی کوشیش کی مگر دروازہ لوک تھا۔۔اس نے تین، چار دفعہ دروازہ بجایا مگر اس نے دروازہ نہیں کھولا۔۔۔ ضیغم نے مڑ کر دیکھا جہاں ملازمہ دروازہ بجا رہی تھی۔۔۔ ضیغم وہاں آیا۔۔

کیا ہوا؟؟ ضیغم نے پوچھا۔

سر وہ دروازہ لوک ہے۔۔۔ ضیغم کے پوچھنے پر اس نے بتایا۔

اچھا آپ جائیں۔۔۔ ضیغم نے اس بھیجا اور کمرے میں گیا اور چابیاں لے کر نیچے آیا اور چابی سے لوک کھولا۔۔۔دروازہ کھول کر وہ اندر آیا جہاں ذلفاء بیڈ سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھی تھی۔۔۔ ضیغم کی طرف اسکی پیٹھ تھی وہ اس کا چہرا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔ ضیغم آکر بیڈ کے کونے پر بیٹھ گیا۔۔۔

ذلفاء دروازہ بجانے کی آواز سے ہی اٹھی گئی تھی۔۔۔ مگر ہلی نہیں۔۔نہ ہی اس نے گیٹ کھولا اور جب دروازہ کھولا تو وہ سمجھ گئی تھی کے کون ہو سکتا ہے۔۔۔۔

ضیغم اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔۔اس کی نظریں دیوار پر تھیں۔۔۔وہ جانتا تھا کے وہ اٹھی ہوئی ہے۔۔

ذلفاء جو کچھ بھی ہوا میں جانتا ہو اس سے آپ کو بہت تکلیف ہوئی ہے مگر۔۔۔وہ روکا الفاظ اکٹھا کر رہا تھا۔ تھوڑا روک کر پھر بولا۔۔۔

میں اپنی بہن سے بہت محبت کرتا ہو اپنی جان سے زیادہ۔۔۔اس کی خوشی کے لیے مجھے یہ کرنا پڑا۔۔۔

تمہیں لگتا ہے وہ خوش رہے گی؟؟؟اس کے خاموش ہونے پر ذلفاء بولی۔۔۔

ضیغم نے اسے دیکھا جو غصے میں اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔اس کے چہرے پر نقاب نہیں تھا۔۔۔اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں رونے کی وجہ سے۔۔اسے دیکھتے ہوئے وہ اٹھا اور بولا بلکل۔۔اسے کوئی شرمندگی یا ندامت نہیں تھی اپنے کیے پر۔۔

تم نہیں جانتے کے تم نے اسے کتنی بڑی آزمائش میں مبطلع کر دیا ہے۔۔۔اس کے ناشر مندہ ہونے پر وہ جھٹکے سے اٹھی اسے غصے سے بولی۔۔ایک لڑکا جو کسی اور سے پیار کرتا ہے اس کو اپنی زندگی سمجھتا ہے اس سے اپنی بہن کی شادی کروا کر تمہیں لگتا ہے وہ اپنی بیوی کا مقام دے گا۔۔۔اسے ساری زندگی ملاہم کی نفرت سہنا پڑے گی۔۔

انفففف۔۔۔ایک لفظ اور نہیں بلیں گی آپ میری بہن کے بارے میں۔۔۔اپنی بہن کے بارے میں ایسا سن کر اسے غصہ آگیا وہ غصے سے ڈھاڑا۔۔ مگر ذلفاء پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔۔۔

کیوں سچ سن کر کڑوا لگا۔۔ذلفاء اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔۔

تو آپ کو یہاں کس لیے لایا ہوں۔۔۔ایک بات یاد رکھیں میری ذلفاء آپ کو یہاں کوئی تکلیف نہیں ہو گی آپ جیسے چاہیں یہاں رہیں مگر تب تک جب تک میری بہن وہاں خوش رہے گی ورنہ ابھی آپ مجھے جانتی نہیں ہیں کے ضیغم برہان کیا چیز ہے۔۔۔آپ کی زندگی کو جہنم بنادوں گا۔۔۔انگلی اٹھا کر ذلفاء کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے غصے سے بولا اور کمرے سے باہر چلا گیا مگر جاتے جاتے دروازہ اتنی زور سے بند کیا کے پورے گھر میں اس کی آواز گونجی۔۔۔ذلفاء نے زور سے اپنی آنکھیں بند کریں۔۔

ضیغم غصے سے باہر لون میں نکل آیا اور اپنے اسیسٹنٹ کو کال کی۔۔۔

ہیلو۔۔فواد تمہیں جو کام کہا تھا کیا ہوا اس کا؟؟

سر میں اسی کام کے لیے نکلا ہوں

فواد کسی قسم کی کمی نہیں ہونی چاہیے۔۔۔ہر چیز کا خاص خیال رہے۔۔

جی سر ایسے ہی ہو گا آپ بے فکر رہیں۔۔

ٹھیک ہے۔۔بائے۔۔ ضیغم اسے حکم دیا اور کال کاٹ دی۔۔

ذلفاء کی کہی ہوئی باتیں ابھی بھی اس کے کانوں میں کونج رہی تھی۔۔۔ ضیغم نے سر جھٹکا اور اندر آیا۔۔وہ اندر آرہا تھا جب ذلفاء اپنے کمرے سے باہر نکلتی ہوئی نظر آئی۔۔۔اس نے ذلفاء کو سوالیاں نظروں سے اسے دیکھا تو وہ نظریں پھیرتے ہوئے بولی۔

مجھے اپنے گھر جانا ہے۔۔ذلفاء کے کہنے پر اس نے ذلفاء کو دیکھا اور بولا

ٹھیک ہے جائیں۔۔۔وہ کہہ کر جانے لگا مگر آگے جا کر روکا اور بولا۔۔ آپ ڈرائیور کے ساتھ جائیں گی اور جیتنی دیر وہاں رہیں گے آپ رہیں مگر آئیں گی اسی کے ساتھ۔۔ذلفاء نے اسے دیکھا اور بنا کچھ کہے نقاب کرتی ہوئی باہر نکلی۔۔۔

وہ رکشے میں بیٹھی گہری سوچ میں مبطلع تھی جب رکشہ روکا۔۔وہ رکشے کے روکنے پر ہوش میں آئی۔۔ ضیغم کے کہنے کے باوجود وہ رکشے میں آئی تھی۔۔۔ذلفاء اتری اور چوکیدار کو پیسے دینے کو کہہ کر اندر چلی گئی۔۔۔

وہ اندر آئی تو لاونج میں فاطمہ بیٹھی آنسو بہا رہیں تھی اور عمر صاحب بھی وہیں تھے جو انھیں خاموش کروا رہے تھے۔۔۔ذلفاء کو دیکھ کر وہ ڈرتی ہوئی اس کے پاس آئیں تو ذلفاء بھی ان سے لپٹ گئی۔۔پھر ان الگ ہو کر وہ عمر صاحب کے پاس گئی جو اسے ہی دیکھ رہے تھے آنسو تو ان کی آنکھوں میں بھی تھے۔۔۔

بابا۔۔۔ذلفاء کہتی ہوئی ان کے گلے لگ گئی۔۔۔

ذلفاء میری بچی مجھے معاف کر دو میں تمہیں اس سے نہیں بچا سکا۔۔ عمر صاحب روتے ہوئے بولے

نہیں بابا۔۔۔ایسا نہیں کہیں۔۔انھیں روتا دیکھ ذلفاء بھی رونے لگی۔۔۔

نہیں ایسا ہی ہے بیٹا میں کچھ نہیں کر سکا اپنے بچو کے لیے۔۔۔

بابا ایسا نہیں بولیں جو ہونا تھا ہو گیا۔۔اللہ نے یہ لکھا تھا ہمارے نصیب میں۔۔اور یہ سب ایسے ہی ہونا تھا اس میں آپ یا کوئی بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔کیونکے یہ اللہ کا فیصلہ تھا۔۔اگر اللہ نہیں چاہتا تو وہ ایسا چاہ کر بھی نہیں کر سکتا تھا بابا۔۔۔ذلفاء انھیں سمجھانے لگی۔۔۔

ملاہم کہاں ہے؟؟ذلفاء نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

رات سے میرا بچہ نہیں ہے گھر پر۔۔فاطمہ بیگم روتے ہوئے بولیں

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

کیا؟؟؟کہا گیا وہ؟؟؟آپ نے کال کی اسے؟؟؟اس نے اپنے بابا سے پوچھا۔۔

بیٹا میں نے کال کیں ہیں بہت مگر اس کا فون بند آرہا ہے۔۔۔ان کے بتانے پر ذلفاء نے لمبی سانس لی پھر بولی۔۔

امل کہا ہے؟؟؟

نام نالو اس منحوس کا۔۔جب سے قدم رکھا ہے میرے گھر کی خوشیاں ختم ہو گئیں ہیں۔۔۔امل کا نام سنتے ہی فاطمہ بیگم غصے سے بولیں۔

ماما ایسا نہیں بولیں پلیز اس نے کیا کیا ہے۔۔ذلفاء نے انھیں سمجھایا۔

اسی نے تو سب کیا ہے۔۔اور تم۔۔وہ اپنی بات پوری کرتیں کے ملاہم جو اندر آرہا تھا ذلفاء کو دیکھ کر فورا اندر آیا اور ذلفاء کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچ کر صوفے سے اٹھایا۔۔تو وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی اس کی حالت بکھری ہوئی تھی۔۔۔آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں بال بکھرے ہوئے تھے۔۔وہ ملاہم کو کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا۔

ملاہم۔۔۔وہ صرف اتنا ہی بول سکی اپنے بھائی کو دیکھ کر۔

کون ہے وہ؟؟تم کیسے جانتی ہو اسے؟؟؟کس وعدے کی بات کر رہا تھا وہ؟؟؟ملاہم غراتے ہوئے بولا۔

ملاہم میری بات سنو آرام سے۔۔۔ذلفاء نے اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔۔

اگر تم ہاں نہیں کہتیں تو تمہاری مرضی کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا تھا یار۔۔وہ ذلفاء کا ہاتھ جھٹکتا ہوا بولا۔۔

ضیغم وہ شخص ہے جس نے مجھے اس رات سعد اور اس کی دوستوں سے بچایا تھا۔۔ذ ضیغم وہ مسیحا ہے جس نے اس رات میری عزت کی حفاظت کی تھی۔۔ضیغم وہ شخص ہے جس نے اس

رات اپنی جان کی پرواکیے بغیر مجھے ان بھیڑیوں سے بچایاورنہ آج میں کہاہوتی یہ تم بھی جانتے ہو۔۔

ذلفاء کے حقیقت بتانے پر وہ حیران بھی ہوااور نرم بھی پڑا۔۔اس رات کامنظر ان سب کی آنکھوں کے سامنے لہرایاجب ذلفاءشادی کی رات گھر آئی تھی۔۔اس کے سب کچھ بتانے پر کتنی دعاہیں ضیغم کو دیں تھیں۔۔

اس رات میں نے ضیغم سے کہاتھاکے اسے زندگی جب بھی میری ضرورت پڑے تومیرا وعدہ ہے میں تمہیں کبھی منانہیں کروں گی۔۔اس وعدے کو پورا کیاہے میں نے جو اس رات ضیغم سے کیاتھا۔مجھے نہیں پتاتھاکے وہ اس طرح کرے گا۔۔میں ڈفینڈ نہیں کررہی۔۔ناہی میں یہ کہہ رہی ہواس نے جو کیاوہ صیح ہے مگر غلط میں بھی نہیں ہوں ملاہم۔۔اب آپ لوگ ہی بتا ہیں کیامیں نے غلط کیاہے اپناوعدہ پورا کر کہ۔۔ذلفاءنے ان تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ان تینوں کے پاس کوئی جواب نہیں تھااس وقت۔

اس نے جو کیااپنی بہن کی محبت میں کیا۔۔تم نے جو کیاوہ بھی اپنی بہن کی محبت میں کیا،،اگر تم غلط نہیں ہو تو ہووہ بھی غلط نہیں ہے۔۔۔امل نے محبت کی ہے اور تم نے بھئ محبت کی ہے اگر غلط نہیں ہو تووہ بھی غلط نہیں ہے ملاہم۔۔اس بیچاری کو کیوں سب قصوروار ٹھرارہے ہیں۔۔۔یااسے محبت کرنے کی سزادے رہے ہیں تاکے کوئی کبھی کسی سے محبت ناکر سکے۔۔

تم ایک رات میں اتنا بدل جاو گی میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔ تم اپنوں کو چھوڑ کر ان غیر لوگو کا ساتھ دے رہی ہو ان کی طرفداری کر رہی ہو۔۔۔ ملاہم کو اپنی بہن کے رویے پر حیرت ہو رہی تھی۔۔

آپ لوگوں پر تو میری جان بھی قربان ہے۔۔۔ مگر میں غلط بات کسی کی برداشت نہیں کر سکتی یہ تم جانتے ہو ملاہم پھر چاہے وہ میرے اپنے ہی کیوں نا ہوں۔۔ مجھے اس ضیغم سے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔۔ ہاں مگر وہ لڑکی اس وقت تمہارے گھر میں۔۔ تمہارے نکاح میں ہے اس کے ساتھ کچھ غلط ہوتے نہیں دیکھ سکتی میں۔۔ کیونکے میں بھی ایک لڑکی ہو۔ جو تکلیف اور لوگو کی باتیں میں نے سنی ہیں میں نہیں چاہتی کے تم اسے چھوڑ دو اور وہ سب اس کے ساتھ ہو۔۔ کسی اور کے کیسے کی سزا اسے مت دو ملاہم۔۔ وہ تم سے بہت محبت کرتی ہے اور بات تم بہت اچھی طرح جانتے ہو اور محبت نا ملنے کا دکھ کیا ہوتا ہے یہ تم سے بہتر کون جان سکتا ہے۔۔۔ ذلفاء اسے منت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

کبھی نہیں۔۔ کبھی بھی وہ میرے دل میں اپنی جگہ نہیں بنا سکتی۔۔ سمجھی تم۔۔ وہ کہہ کر رکا نہیں اپنے کمرے میں چلا گیا اور ذلفاء اسے جاتا دیکھتی رہی۔

اللہ تمہیں صیح راستہ دیکھائے۔۔ اس نے دل میں دل کی اپنے بھائی کے لیے۔۔

ماما۔۔ بابا آپ لوگ بھی غصہ نا کریں اس پر۔۔ وہ بن ماں باپ کی بچی ہے۔۔ ملاہم نے مجھے بتایا تھا کے اس کوئی بھی ہے اس کے بھائے ئ کے سوا۔۔۔ آپ لوگ اسے پیار دے کر تو دیکھیں ۔۔ وہ پیار کا جواب بہت محبت سے دے گی۔۔ شاید ایمان سے زیادہ اچھی ثابت ہو وہ ہمارے

گھر کے لیے۔۔۔ملاہم کے لیے آپ ایک موقع دے کر تو دیکھیں۔۔وہ آپ کی ذلفاء ہی بن کر رہے گی۔۔۔

تم ایک ہی پیس ہو دنیا میں۔۔فاطمہ بیگم نے اس کے سر پر چپت لگائی تو وہ مسکرا دی۔۔

ابھی تم اس لڑکی سے ملی بھی نہیں ہو اور اس کی اتنی طرفداری کر رہی ہو اور اگر وہ ایسی نا ہوئی جیسا تم کہہ رہی ہو پھر کیا کرو گی؟؟؟فاطمہ بیگم نے اس سے پوچھا۔۔

ان کی بات پر وہ مسکرائی اور ان کا ہاتھ کا ہاتھ پکڑ کر نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر بولی۔۔

آپ ہی تو کہتی ہیں اللہ اپنے بندے کی ساتھ وہ ہی کرتا ہے جو اس کے لیے اچھا ہوتا ہے۔۔اور جو لوگ ہماری زندگی میں آتے ہیں یا تو وہ ہمیں محبت سکھا دیتے ہیں یا پھر سبق۔۔اس نے فاطمہ بیگم کے ہی کہے ہوئے الفاظ دوہرائے تو وہ انھوں نے عمر صاحب کی طرف دیکھا اور دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے پھر عمر صاحب اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ہماری بیٹھی اتنی سمجھدار ہے یہ مجھے آج پتا چلا ہے۔۔یہاں لوگ دوسروں کا حق نہیں دیتے اور آپ دوسروں کے حق کے لیے اپنوں سے لڑ رہی ہو۔۔

میں لڑھ تو نہیں رہی۔۔ذلفاء نے منہ بنا کر کہا۔۔

ایک ہی بات ہے تمہارا سمجھانا بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔۔فاطمہ بیگم کے بولنے پر وہ ہنس دی۔۔

بس بابا ملاہم کو سمجھائیں کے اللہ کی رضا میں راضی ہو جائے زندگی سکون میں آجائے گی ورنہ یہ غم بہت درد دے گا۔۔ذلفاء نے سنجیدگی سے کہا۔۔س

میں بات کروں گا اس سے تم فکر نہیں کرو۔۔اس کی باتوں سے کافی حد تک وہ مطمین ہو گئے تھے اور ذلفاء کو انھیں مطمین دیکھ کر ایک سکون ملا مگر اب فکر اسے اپنے بھائی کی تھی اس کو سمبھالنا تھا اسے۔۔

امل کہاہے؟؟اس نے فاطمہ بیگم سے پوچھا۔

تمہارے کمرے میں۔۔

میرے کمرے میں۔۔۔ماما اسے ملاہم کے کمرے میں بھیجیں پلیز۔۔

ملاہم اسے باہر بھیک دے گا کیا جانتی نہیں ہو تم اسے۔۔فاطمہ بیگم بولیں۔

جانتی ہو اسی لیے کہہ رہی ہو مہ اسے ملاہم کے کمرے یں بھیجیں۔۔میں مل کر آتی ہو اس سے۔۔وہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

ملاہم اپنے کمرے میں آیا اور دروازہ کھولتے ہی گلاب کی خوشبو اس کے نتھنوں میں گئی۔۔اس نے کتنے پیار سے یہ کمرا سجایا تھا اپنی ایمان کے لیے۔۔۔

کتنا خوش تھا وہ کے جب وہ اس کمرے میں آئے گا تو ایمان اس کا انتظار کر رہی ہو گی۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔ اسے پھیر سے امل پر غصہ آنے لگا، اس کا دل کیا کے امل کا گلہ دبا دے۔۔ یا وقت کو پیچھے لے جائے اور سب ٹھیک کر دے مگر وہ ان دونوں میں سے کوئی کام نہیں کر سکتا تھا۔۔

ملاہم آگے بڑھا اور ایک ایک پھولوں کی لڑیوں کو کھینچ کھینچ کر اس نے زمین پر بھیکا پورا کمرے اس نے نقشہ بدل دیا۔ ڈریسنگ ٹیبل کی ساری چیزیں اس نے ایک ہاتھ سے زمین پر پھینک دیں اس کا دل کر رہا تھا سب کچھ تباہ کر دے۔۔ وہ بیڈ پر بیٹھا اپنا سر اس نے اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔۔ ایک آنسو اس کی انکھ سے ٹپکا۔۔ وہ اس وقت سرد کی انتہا پر تھا۔۔ پھر وہ اچانک اٹھا ۔واڈروب سے شلوار قمیض نکالی اور واش روم میں چلا گیا۔۔

تھوڑی دیر بعد باہر آیا اور گاڑی کی چابی لے کر مسجد چلا گیا۔ اسے اس وقت سکون چاہیے تھا اور سکون صرف اللہ کے ذکر میں ہے۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ذلفاء کمرے میں آئی تو وہ اپنا سر گھٹنوں میں دیے ایک کونے میں بیٹھی تھی۔۔۔

یہ تم نے کیا کر دیا ضیغم۔۔ کسی کے ساتھ بھی اچھا نہیں کیا تم نے۔۔۔ اس نے امل کو دیکھتے ہوئے سوچا پھر چلتی ہوئی اس کے پاس آئی۔۔ اسے اپنا ضیغم کے گھر گزارا ہوا وقت یاد آرہا تھا۔۔۔ وہ ذلفاء کے پاس آئی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

اس کے ہاتھ رکھنے پر امل نے سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے ذلفاء تھی۔۔۔وہ ذلفاء کا چہرا پہلی مرتبہ دیکھ رہی تھی۔۔

ذلفاء اسے دیکھ کر ہلکی سی مسکرائی۔۔۔اور اسے کندھوں سے تھام کر اٹھایا اور بیڈ پر بیٹھایا۔۔۔

السلام علیکم کیسی ہو امل ؟؟میں ذلفاء ملاہم کی بہن۔۔ذلفاء نے اس کے آگے اپنا ہاتھ کیا تو وہ حیرانی سے ذلفاء کو دیکھ رہی تھی۔۔۔کے سب گھر والے اسے برا بھلا کہہ رہے تھے اور یہ لڑکی اس سے ایسے مل رہی تھی۔۔۔اس نے ذلفاء سے ہاتھ ملایا۔۔۔

میں جانتی ہو آپ اس وقت کس قرب میں ہو۔۔۔ذلفاء اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

مجھے معاف کر دیں ذلفاء۔۔۔وہ روتے ہوئے ذلفاء سے بولی۔۔بھائی نے جو بھی آپکے ساتھ کیا وہ ٹھیک نہیں تھا۔۔۔

کتنی محبت کرتی ہو ملاہم سے ؟؟ذلفاء نے اس کی بات کے جواب میں یہ سوال کیا وہ یہ ہی سوچ رہی تھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

جی؟؟؟امل نے اس سے پوچھا۔۔

تم جانتی ہو وہ ایمان سے محبت کرتا ہے؟؟؟اس کے سوال پر ایک اور سوال۔۔

برداشت کر لو گی؟؟

صبر کر لوں گی۔۔۔اس نے دھرے سے کہا۔

کیا اتنا آسان ہے؟ ذلفاء نے سوال کیا تو اس نے ذلفاء کو دیکھا۔۔

بہت مشکل ہوتا ہے کسی دل میں جگہ بنانا۔۔ اس وقت جب کوئی اور وہاں ہو۔۔ ذلفاء کے کہنے پر اس کے چہرے پر ایک سایہ لہرایہ۔۔

جیسے ہر وقت سوچا ہو۔۔ جو ہر وقت سوچوں میں رہا ہو اسے دل سے نکالنا۔۔۔ جو ہر دعا میں شامل رہا ہو۔۔ آسان نہیں ہو سکتا۔۔

میں جانتی ہو ذلفاء مگر جس طرح ایمان سے وہ محبت کرتے ہیں۔۔ اس سے کیے گناہ زیادہ میں ملاہم کو چاہتی ہوں۔۔ ہر دعا میں مانگا ہے میں نے ملاہم میرے اللہ نے میری سن لی اور اسے میرا بنادیا ذلفاء۔۔۔ میں اس سے اتنی محبت کرتی ہو کے وہ مجھے اپنا سمجھے یا نا سمجھے۔۔۔ اسکی بے رخی بھی سہہ لوں گی مگر میں اس سے دور نہیں رہ سکتی۔۔۔

آپکو پتہ ہے ذلفاء جب مجھے پتا چلا تھا کے وہ کسی اور سے محبت کرتے ہیں تو میں نے سوچ لیا تھا اگر وہ ایمان کے ساتھ خوش ہیں تو میں انھیں بھول جاوں گی جب کے انھیں بھلانے کی سوچ ہی دل کو چیر رہی تھی۔۔۔ اتنا آسان نہیں تھا اسے خاص سے عام کرنا۔۔ مگر میرے اللہ نے میرا ساتھ دیا ذلفاء میرے اللہ نے اسے میرا بنادیا۔۔ وہ بول کر رکی۔۔

زبردستی۔۔۔ ذلفاء بولی

جیسے بھی ہوا۔۔۔ اگر میرا اللہ نہیں چاہتا تو یہ نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔ ذلفاء نے اسے دیکھا۔۔ وہ اسی کہے ہوئے الفاظ بول رہی تھی جو کچھ دیر پہلے اس نے باہر بولے تھے۔۔

میں اللہ کی رحمت سے معایوس نہیں ہو ذلفاء۔۔جب اس نے مجھے اس حلال رشتے میں باندھ دیا ملاہم کے ساتھ تو آگے آسانیاں بھی وہ ہی پیدا کرے گا۔۔۔امل کی آنکھوں میں یقین تھا۔۔اپنے اللہ پر یقین۔۔۔اس کی رحمت پر یقین۔۔۔ایسا یقین جو دعاوں سے قسمت بدل دے۔۔اتنا ہی یقین تھا اسے اپنے اللہ پر۔۔

امل کی بات پر وہ مسکرائی اور بولی۔۔۔ماشاءاللہ میر ابھائی بہت خوش نصیب ہے کے اسے ایسا چاہنے والا ہمسفر ملا۔۔اللہ تم دونوں کو خوش رکھے ایک ساتھ۔۔۔ذلفاء نے دل سے دعا دی۔۔

اتناسب ہونے کے باوجود آپ مجھے دعادے رہی ہیں؟؟امل نے اس سے پوچھا تو مسکرائی۔۔

ابھی تو تم نے کہا یہ سب ایسے ہی ہونا تھا۔۔خیر میں چلتی ہوں۔۔اپنا خیال رکھنا۔۔وہ کہہ کر آگے بڑھی پھر رک کر مڑی اور بولی۔

اور ہاں تمہیں کیسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ تمہارا اپنا ہی گھر ہے بلکے ایک کام کرو۔۔وہ کہہ کر واڈروب کی طرف بڑھی اور ایک نیا جوڑا نکال کر اسے دیا اور بولی۔۔

ایسے پہن کر جلدی سے باہر آجاو میں انتیظار کر رہی ہوں۔۔اس نے امل کو واش روم میں بھیجا۔۔اس کے جانے کے بعد ذلفاء نے ایک بیگ نکالا اور چار سوٹ اپنے عبائے اور کچھ اور چیزیں اس نے بیگ میں رکھے اور کمرے سے باہر نکلی۔۔

ملا ہم مسجد پہنچا وضو کی اور نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا۔۔اس نے نماز پڑھی۔وہ نماز بہت آہستہ اور آرام سے پڑھتا تھا۔۔ایک سکون تھا اس کی نماز میں میں اور جیسے جیسے وہ نماز پڑھ رہا تھا ایک سکون اس کے اندر بھی اتر رہا تھا۔۔نماز پڑھ کر اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اسے سمجھ ہی نہیں آیا کے کیا کہے مگر اس اللہ اس کے دل کے حال سے واقف تھا وہ جانتا تھا کے کیا چاہتا ہے۔۔اس کا علم تو شہہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔

میں نے تجھ سے کبھی ایمان کو نہیں مانگا کیونکے وہ میرے لیے ایک نامحرم تھی۔ہمیشہ اس کی خوشی مانگی۔۔بس ہمیشہ تجھ سے یہ ہی دعا کی کے میرے حق میں بہتر فیصلہ کر۔۔اور تو اسے مجھ سے دور کر دیا تو کیا وہ میرے حق میں بہتر نہیں تھی؟؟کیا وہ میرے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی تھی؟؟؟ایسی لیے تو نے اسے مجھ سے دور کر دیا۔۔

اگر اسے مجھ سے دور کر دیا ہے تو میرے دل سے بھی اسے نکال دے میں بہت تکلیف میں ہو۔۔میرے اللہ میرا ساتھ دے مجھے تنہا نہیں چھوڑنا۔۔تو مجھے اپنے قریب کر لے مجھے صبر دے دے۔۔مجھے میں اتنی ہمت دے دے کے میں اسے دل سے نکال سکوں جو کے سب سے مشکل ہے میرے لیے مگر تو چاہے تو کوئی کام مشکل نہیں ہے۔۔میری دعا ہے ہمیشہ ایمان کو خوش رکھنا۔۔۔میرے لیے اس کی خوشی سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہے۔۔وہ اپنے اللہ سے اپنی محبت کی۔۔اس کی خوشیوں کی دعا مانگ رہا تھا۔۔

ذلفاء باہر آ کر اپنی ماما کے کمرے میں گئی اور واشروم چلی گئی۔ فریش ہو کر باہر نکلی کچن میں فاطمہ بیگم ملازمہ کے ساتھ مل کر ناشتہ بنوا رہی تھیں۔۔ میں کچھ مدد کرو۔۔ ذلفاء نے ان سے پوچھا۔۔

یہ آج تک تو تم نے کبھی یہ آفر نہیں کی اج کیا ہو گیا ہے؟؟ فاطمہ بیگم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ کیا ہے نا پہلے میں یہاں تھی تو احساس نہیں ہوا آپ سے دور جا کر احساس ہو رہا ہے اس لیے۔۔ ذلفاء نے پھیکی سی مسکراہٹ سے کہا۔

فاطمہ بیگم نے اپنی بیٹی کو دیکھا جو ابھی اتنی بڑی بڑی باتیں کر رہی تھی اور اب ایسا کہہ رہی تھی۔۔ ذلفاء نے جب انھیں کچھ سوچتے ہوئے دیکھا تو بولی۔۔

آپ کہا کھو گئیں ہیں میں ٹھیک ہو ماما اور ویسے بھی میں ذلفاء عمر ہوں کوئی آپکی بیٹی کوئی کام زبردستی نہیں کروا سکتا۔۔۔ جیسے آپ کا جینا حرام کیا ہوا تھا اب ضیغم کی باری ہے۔۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا تو فاطمہ بیگم ہلکے سے مسکرائیں۔۔ ذلفاء صرف انھیں ریلیکس کرنا چاہتی تھی۔۔

آپ ناشتہ بنوائیں میں امل اور ملاہم کو لے کر آتی ہوں۔۔

ملاہم باہر گیا ہے۔۔

پھر چلا گیا؟؟ آنے دیں اس کی پھر سے کلاس لیتی ہوں۔۔ وہ کہتی ہوئی کچن سے باہر نکل گئی۔۔

وہ کمرے میں آئی تو امل اپنے بالوں بنا رہی تھی۔۔

ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔وہ امل کو دیکھتے ہوئے بولی

ذلفاء کہنے پر وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔

چلو آجاو باہر۔۔ذلفاء نے اس سے کہا مگر وہ کنفیوز سی کھڑی تھی۔۔۔وہ ڈر رہی تھی باہر جانے میں۔۔ذلفاء نے اسے ڈرتے ہوئے دیکھا تو اس کے پاس آئی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر لیجانے لگی۔

ذلفاء پلیز نہیں۔۔امل التیجائی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

امل کیا ساری زندگی اسی کمرے میں رہو گی۔۔اور ویسے بھی یہ جگہ تمہاری نہیں ہے۔تمہاری جگہ ملاہم کے کمرے میں ہے۔۔

نہیں۔۔وہ ڈرتے ہوئے سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے بولی

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

کیا نہیں؟؟ذلفاء ناسمجھی سے بولی

میں کیسے ان کے کمرے میں۔۔۔وہ اتنا ہی بول سکی۔۔

یار کیا ہو گیا ہے۔۔اچھا ابھی باہر چلو یہ پھر ہم بعد میں سوچیں گے۔۔ذلفاء اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے گئی۔۔

وہ دونوں باہر آئیں تو فاطمہ بیگم ملازمہ کے ساتھ مل کر ناشتہ لگوا رہیں تھی عمر صاحب کرسی پر بیٹھے تھے۔۔ان کے انے پر ان دونوں نے انھیں دیکھا تو امل ذلفاء کے پیچھے ہو گئی ڈرتے ہوئے۔۔

آو۔۔ذلفاء نے اسے بیٹھنے کو کہا تو امل نے ڈرتے ڈرتے انھیں سلام کیا۔۔

وعلیکم السلام عمر صاحب بولے۔۔فاطمہ بیگم ابھی بھی خاموش تھیں۔۔

ماما امل سلام کر رہی ہے۔۔ذلفاء نے ان سے کہا۔

وعلیکم اسلام۔۔وہ ہلکے سے بولیں۔وہ دل کی بری نہیں تھیں نا ہی کسی کے ساتھ زیادتی کرنے کا سوچ سکتیں تھیں۔۔انھیں امل سے کوئی شکایت بھی نہیں تھی مگر جو کچھ ہوا تو ان کا اس طرح کا ریکشن تو ہونا ہی تھا مگر ذلفاء کے سمجھانے پر وہ نرم پڑ گئیں تھی اور اب جب انھوں نے امل کو غور سے دیکھا جو کے ذلفاء کے کپڑے پہنے۔۔سر پر ڈوپٹہ لیے۔۔سفید رنگت اس پر اس کی بڑی بڑی آنکھیں جن میں ایک خوف تھا۔۔ڈری ہوئی سہمی ہوئی۔۔یہ پیاری سی لڑکی اپنے ملاہم کے لیے بہت پسند آئی۔۔انھوں نے دل میں ہی اس کی نظر اتاری۔۔وہ سب بیٹھے ہی تھے کے ملاہم اندر آیا اور ڈائینگ ٹیبل پر سب کے ساتھ امل کو دیکھ کر اس نے اپنی مٹھیاں بینچ لیں۔۔

ملاہم آجاو بیٹا ناشتہ کرو۔۔فاطمہ بیگم بولیں۔۔امل نے اسے دیکھا جو غصے سے اسے ہی گھور رہا تھا۔۔امل نے فورا نظریں جھکا دیں۔۔

نہیں مجھے ہوسپیٹل جانا ہے۔۔وہ کہہ کر اوپر چلا گیا۔۔ تھوڑی دیر میں وہ کپڑے بدل کر نیچے آیا تو سب اسی کا انتیظار کر رہے تھے۔۔

ملاہم ایسے خالی پیٹ نہیں جاو تھوڑا سا کھالو بیٹا۔۔ عمر صاحب بولے نہیں بابا وہ۔۔ ملاہم اپنی بات پوری کرتا کے ذلفاء بولی

جانے دیں بابا اس کی فیورٹ نرس اس کا ویٹ کر رہی ہو گی۔۔وہ ملاہم کو شرارتی نظروں سے اسے دیکھتی ہوئی بولی۔

تمہیں کس بات کی خوشی ہو رہی ہے؟؟ ملاہم غصے سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

اپنے بھائی کی شادی کی۔۔ ذلفاء اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

بکواس بند کرو۔۔ تمہیں اتنا خوش دیکھ کر تو مجھے کچھ اور ہی لگ رہا ہے۔۔اس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

یہی نا کے میرا اور ضیغم کا پہلے سے کوئی چکر تو نہیں چل رہا۔۔یا میری کوئی پورانی خواہش تو پوری نہیں ہو گئی اس سے شادی ہو کر۔۔یا میں نے ضیغم نے مل کر تو یہ پلین نہیں بنایا۔۔ہے نا یہی سوچ رہے ہو نا۔۔ ذلفاء اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

ہو بھی سکتا ہے۔۔ اتنا سب کچھ ہو گیا اور تمہارے چہرے پر غم کی ایک جھلک بھی نہیں ہے۔۔

لو اب اتنا سب ہو گیا تو کیا غم کی مورت بن کر بیٹھ جاوں؟؟؟ اب جو ہونا تھا ہو گیا باقی کی زندگی میں ایسے نہیں گزار سکتی۔۔ اور ویسے بھی اس ضیغم کو بھی تو سبق سکھانا ہے۔۔۔ اسے ابھی یہ

بتاناہے کے اس نے کتنی بڑی مصیبت اپنے سر لے لی ہے۔۔اس کی نگاہوں میں ایک چلینج تھا ۔۔وہ شرارت بھری نظریں ملاہم کو بہت کچھ باور کروارہیں تھی۔۔

امل ذلفاء کی باتیں سن کر حیران تھی یہ وہ لڑکی تو نہیں تھی کو ابھی اندر تھی۔۔اس کا یہ روپ بھی ہے۔۔اور وہ کیا کرنے کا سوچ رہی ہے اس کے بھائی کے ساتھ۔۔

نہیں کچھ کرنے ضرورت نہیں ہے۔۔کیونکے تم اب وہاں نہیں جاو گی۔۔فاطمہ بیگم کچھ سوچتے ہوئے بولیں۔۔ذلفاء،ملاہم،امل اور عمر صاحب نے انھیں دیکھا۔۔

وہ یہ ہی چاہتاہے ناکے اس کی بہن یہاں خوش رہے۔۔امل کو کوئی تکلیف نہ ہو تو میں اس سے بات کروں گی۔۔اس سے وعدہ کروں گی کے امل کو یہاں کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔۔مگر تم اس کے ساتھ نہیں جاو گی۔۔میں اس سے منت کروں گی کے وہ تمہیں چھوردے۔۔فاطمہ بیگم کی آنکھیں ایک بار پھر نم ہو گئیں۔۔

وہ سب فاطمہ بیگم دیکھ رہے تھے۔۔ذلفاء نے بولنے کے منہ کھلا تھا کے دروازے کی آواز پر وہ خاموش ہو گئی۔۔ملاہم نے جاکر دروازہ کھولا تو سامنے کا منظر دیکھ کر ہی دماغ گھوم گیا۔۔

یہ سب کیا ہے؟؟؟ملاہم نے فواد سے پوچھا۔۔۔

یہ سب ضیغم سر نے بھیجاہے امل میڈم کے لیے۔۔۔فواد نے پیچے کھڑے چار بڑے بڑے ٹرک کی طرف اشارہ کیا جس میں فرنیچر اور جہیز کی ہر چیز تھی۔۔

دماغ ٹھیک ہے اس کا۔۔لے کر جاو یہ سب۔۔۔وہ غصے سے ڈھاڑا۔۔

ملاہم کے چلانے کی آواز سن کر سب لوگ باہر آ گئے۔۔امل نے جب یہ سب دیکھا تو اسے اب اپنی شامت آتی نظر آئی۔۔۔

بھائی یہ کیا کر دیا۔۔امل نے دل میں سوچا۔۔

آپ سمجھیں میں یہ سر کی پرمیشن کے بغیر نہیں لے جا سکتا۔۔فواد نے اسے سمجھانا چاہا۔۔

بھاڑ میں جاو تم اور تمہارا وہ سر نکلو یہاں سے۔۔ملاہم نے اسے دھکے دیتے ہوئے کہا۔۔

فواد نے ضیغم کو کال ملائی۔۔سر وہ تو مجھے دھکے دے کر نکال رہے ہیں۔۔میں کیا کرو؟؟فواد نے اسے سب بتا دیا۔

میں آرہا ہو۔۔ضیغم نے کہہ کر کال کاٹی

سر آرہے ہیں۔۔فواد نے ملاہم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

آنے دو اسے بھی۔۔بتاتا ہوں۔۔ملاہم کا خون کھول رہا ضیغم کا نام سن کر۔

ملاہم اندر چلو میں دیکھ لو گا۔۔عمر صاحب نے اسے غصے میں دیکھتے ہوئے کہا

نہیں بابا۔۔اس نے میری بے عزتی کی ہے یہ بھیج کر وہ کیا سمجھتا ہے میں اتنا گرا پڑا ہو۔

امل کے ہاتھ پاوں پھول رہے تھے اسے اتنا غصے میں دیکھ کر۔۔ایک طرف جان سے پیارا بھائی تھا تو دوسری طرف اس کی محبت۔۔کہاں پھس گئی میں۔۔امل نے دل میں سوچا۔۔

ملاہم وہیں کھڑا رہا اور سب بھی ملاہم کی وجہ سے۔۔۔ آدھے گھنٹے بعد ضیغم وہاں پہنچا۔۔

اپنی پوری شان سے وہ اپنی مرسیڈیس سے اترا اگلا سس اتارتا ہوا وہ ملاہم کے پاس آیا۔۔ ضیغم نے امل کو دیکھا جو ڈری ہوئی کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔ ضیغم نے ملاہم کو دیکھا تو ملاہم اس کا گریبان پکڑ لیا اور بولا۔

تیری ہمت کیسے ہوئی ایسی گھٹیا کام کرنے کی ہاں۔۔ ملاہم غصے میں بولا

ضیغم نے ملاہم کے ہاتھ دیکھے جو اس کے گریبان پر تھے۔۔ پھر ملاہم کو دیکھا اور بولا

ہاتھ ہٹا۔۔ وہ ملاہم کی انکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا

یہ سب کیا ہے؟ ملاہم نے بنا ہاتھ ہٹائے بولا۔۔

ہاتھ ہٹا۔۔ ضیغم نے اس کے ہاتھ پکڑ کر اسے دور کیا وہ یہ کیسے برداشت کر لیتا کے کوئی اس کے گریبان تک پہنچ جائے۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

جو کیا ہے اپنی بہن کے لیے کیا ہے۔۔۔ یہ اس کا حق۔۔ ضیغم نے ملاہم کو دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔

اگر میں اتنا ہی بے کار انسان تھا تو کیوں کی اپنی بہن کی شادی مجھ سے ہاں۔۔ ملاہم اسے دھکا دیتے ہوئے بولا۔۔

ملاہم میری بات سنو۔۔ ضیغم تھوڑا نرم پڑا کیونکے اس نے امل کی آنکھوں میں آنسو دیکھ لیے تھے۔۔ ہر لڑکی کے گھر والے جہیز دیتے ہیں میں نے بھی اپنی بہن کو دیا تو کیا غلط کیا۔۔

بھائی مجھے یہ سب نہیں چاہیے۔۔ امل ضیغم کے پاس آئی اور بولی۔

مگر گڑیا۔۔ ضیغم اپنی بات پوری کرتا کے ملاہم بولا۔۔

اگر ایسے یہاں رہنا ہے تو ویسے ہی رہنا ہو گا جیسے میں رہتا ہوں۔ یہ سب ایسے مجھ سے پیار کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا کے میں کتنے پیسے والا ہوں اور اسے وہ عیش دے بھی سکتا ہو یا نہیں۔۔ اب یہ اس پر ڈیپنڈ کرتا ہے کے اسے یہ سب چاہیے یا میں۔۔۔ ملاہم سینے پر ہاتھ باندھ کر دو قدم پیچھے ہو کر کھڑا ہو گیا اور امل کو دیکھنے لگا کے وہ کیا فیصلہ کرے گی۔۔

بھائی مجھے آپکی دعاوں کی ضرورت ہے ان سب چیزوں کی نہیں۔۔ پلیز بھائی میرے لیے اور مشکلیں نا کھڑی کریں۔۔ امل آنکھوں میں آنسو لیے التجائی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

امل کی بات کا اس پر کیا اثر ہوا۔۔ اسے کتنی تکلیف ہوئی یہ امل نے نہیں جانا۔۔ ضیغم نے خود کو سمبھالا اور بولا۔

میرے ہر دعا تمہارے ساتھ ہے۔ کبھی بھی اپنے آپ کو اکیلا نہیں سمجھنا۔۔ جب تک میں زندہ ہو کوئی تمہارے ساتھ غلط نہیں کر سکتا۔۔ ضیغم نے امل کو گلے سے لگایا۔۔

امل اندر جاو۔۔ملاہم نے غصے سے کہا۔۔ ضیغم نے اسے دیکھا جو اس کی بہن سے اس طرح مخاطب تھا۔۔

امل ضیغم سے الگ ہوئی اور اسے دیکھنے لگی۔۔۔تو ملاہم دوبارہ بولا۔۔

تم نے سنا نہیں میں کیا کہہ رہا ہو اندر جاو۔۔۔ملاہم تمیز بات کرو۔۔ ضیغم کی برداشت سے باہر ہو رہا تھا ملاہم کا رویہ مگر وہ صرف امل کی وجہ سے برداشت کر رہا تھا۔۔

میری بیوی۔۔میں جیسے چاہو اس سے بات کروں تمہیں بیچ میں بولنے کی اجازت نہیں۔۔ ملاہم کو اسے اسطرح بے بس دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی تھی۔۔

امل نے ضیغم کا ہاتھ پکڑ کر اسے چپ رہنے کا کہا اور پھر اندر چلی گئی۔۔اور وہ اپنی بہن کو اندر جاتا ہوا دیکھتا رہا پھر اس کی نظر ذلفاء پر پڑی جو ایک ہاتھ سے دوپٹہ کے کونے سے چہرا چھوپائے کھڑی تھی۔۔۔

ذلفاء چلیں۔۔اس نے ذلفاء کو چلنے کا کہا تو فاطمہ بیگم بولیں۔

نہیں ذلفاء کو نہ لے جاو میں ہاتھ جوڑتی ہو تمہارے آگے۔۔امل کو یہاں کوئی تکلیف نہیں ہو گی میں وعدہ کرتی ہو تم۔۔وہ میری بیٹی بن کر رہے گی مگر ذلفاء کو چھوڑ دو تم۔۔۔

ضیغم نے ملاہم کو دیکھا جیسے کہہ رہا ہو اب کیا کرو گے۔۔وہ آگے بڑھا اور ذلفاء کا ہاتھ پکڑ کر کسی بنا کوئی جواب دیے وہ اپنی گاڑی تک آیا اور گیٹ کا دروازہ کھول کر ذلفاء کو اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔ذلفاء نے اسے دیکھا جو چہرے پر ایک چٹان جیسی سختی لیے ہوئے تھا۔۔ذلفاء اندر بیٹھ

گئی۔۔اس نے دروزہ ور سے بند کیا۔۔اندر بیٹھی ذلفاء اچھل گئی ڈر سے۔۔۔پھر وہ اپنے گاڑی میں بیٹھا گاڑی اسٹارٹ کر کے آگے بڑھادی۔۔

ملاہم نے مٹھیاں بینچ لیں۔۔اور اندر گیا۔۔امل جو کے لاونج میں ہی بیٹھی تھی اس کو آتا دیکھ کھڑی ہو گئی۔۔ملاہم اس کے پاس آیا اور اسے بازو سے پکڑ کر قریب کیا اور اس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑ کر بولا۔۔

اگر اس نے میری بہن کے ساتھ کچھ غلط کیا تو امل میں اسے زندہ نہیں چھوڑو گا۔۔اس نے اتنی زور سے اسے پکڑا ہوا تھا کے امل کے آنسو نکل گئے۔۔

ملاہم۔۔عمر صاحب اندر آئے اور اسے امل کو ڈانٹے ہوئے دیکھا تو بولا۔۔یہ کیا کر رہے ہو تم اس بچی کو کیوں ڈانٹ رہے ہو۔۔۔یہ مت بھولو کے یہ ہماری عزت ہے اور تم کب سے ایسے ہو گئے ہو میں آیئندہ نا دیکھو کے تم نے امل کے ساتھ کوئی بد تمیزی کی ہے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔عمر صاحب غصے سے بولے تو ملاہم خاموش ہو گیا وہ اپنے بابا کے آگے کچھ نہیں بول سکتا تھا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اور آج سے امل تمہارے کمرے میں ہی رہے گی۔۔ملاہم نے بولنے کے لیے لب کھولے کے وہ بولے۔۔

بس یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔۔وہ کہہ کر اندر چلے گئے۔۔ملاہم نے امل کو گھورا اور باہر نکل گیا۔۔

ان دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی مکمل خاموشی تھی ان کے درمیان۔۔گھر پہنچ کر ضیغم نے گاڑی روکی تو ذلفاء خاموشی سے گاڑی سے اتری اور ضیغم نے گاڑی آگے بڑھادی ۔۔ذلفاء اسے دور جاتا دیکھتی رہی پھر لمبی سانس لے کر اندر چلی گئی۔۔جس کمرے میں وہ رکی تھی کل رات وہیں چلی گئی۔۔بھوک تو ویسے ہی اڑ گئی تھی اتنا بس ہونے کی وجہ سے۔۔وہ بیڈ پر بیٹھ کر آگے کا سوچنے لگی۔

ملاہم کے جانے کے بعد امل وہی بیٹھ کر رونے لگی تو فاطمہ بیگم اس کے پاس بیٹھیں اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے چپ کروانے لگیں۔۔

بس بیٹا چپ ہو جاو ملاہم ٹھیک ہو جائے گا اسے کچھ وقت دینا ہو گا تمہیں۔۔امل نے آنسوں سے بھری آنکھوں سے انھیں دیکھا تو فاطمہ نے اس کے آنسو صاف کیے اور اسے اپنے گلے لگایا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔عمر صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

بیٹا آپ پریشان نہ ہو ہمیں اپنے ماں باپ آپ کے ساتھ ہیں۔۔عمر صاحب کے بولنے پر اس نے ان دونوں کو دیکھا۔

سچ۔۔۔میں نے کبھی بھی اپنے ماں باپ کو نہیں دیکھا۔۔میں ہمیشہ ان کے پیار کے لیے ترسی ہوں۔۔میرے بھائی نے ہی مجھے ماں اور باپ کا پیار دیا ہے۔۔مگر ان کی کمی ہمیشہ رہی ہے میری زندگی میں۔۔امل نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

آج کے بعد کبھی نہیں کہنا کے تمہارے ماں باپ نہیں ہیں ہم ہیں نا۔۔فاطمہ بیگم کے کہنے پر اس نے حیرت سے انھیں دیکھا جو کل رات کو اسے مارنے پر تلی ہوئی تھیں اور اب اسے کہہ رہی ہیں۔

کیا دیکھ رہی ہو یہی کے کل تو میں اتنا غصہ کر رہی تھی اور آج یہ کہہ رہی ہوں۔۔فاطمہ بیگم سمجھ گئیں تھیں اس کے دیکھنے پر۔۔امل نے نظریں جھکا دیں۔بیٹا مجھے معاف کر دو میں کل کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی۔مگر میری جگہ اگر تم ہوتیں تو کیا کرتیں بتاو۔۔

نہیں آنٹی آپ پلیز معافی نہیں مانگے آپ کی جگہ کوئی بھی ہوتا تو وہ یہی کرتا۔۔مجھے معاف کر دیں میری وجہ سے آپ سب کو تکلیف ہوئی۔۔۔امل کے کہنے پر انھوں نے نفی میں سر ہلایا پھر بولیں۔۔

نہیں بیٹا تمہیں معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے اور کبھی بھی تم مجھے آنٹی نہیں کہو گی جو ملاہم ہمیں کہتا ہے وہ ہی کہو گی۔۔ماما اور بابا ٹھیک ہے۔۔وہ مکراتے ہوئے بولیں تو امل نے اپنے آنسو صاف کئے اور ہلکا سا مسکرائی۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اور اب رونا نہیں ہے ٹھیک ہے ملاہم کو میں خود سمبھالوں گا۔۔عمر صاحب مسکرا کر بولے۔۔

اللہ کب کیسے دلوں کو پھیر دے پتا ہی نہیں چلتا۔۔۔بے شک وہ دلوں کو پھیرنے پر قادر ہے۔۔امل کے لیے اللہ نے ملاہم کے ماں باپ کا دل بدل دیا تھا۔۔

ذلفاء بیڈ پر بیٹھے بیٹھے کب سو گئی اسے پتہ ہی نہیں چلا وہ عجیب سے انداز میں بیڈ پر لیٹی تھی جب اس کی آنکھ شور سے کھولی۔۔ ذلفاء نے پہلے اپنے آپ کو دیکھا پھر سامنے گھڑی میں ٹائم دیکھا رات کے بارہ بج رہے تھے وہ فورا اٹھی۔۔

میں اتنی دیر کیسے سو گئی۔۔ اسے خود حیرت ہو رہی تھی۔۔ پھیر سے کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی تو وہ ڈوپٹہ لے کر کمرے سے باہر نکلی مگر سامنے ضیغم کو دیکھ کر وہ شوکڈ رہ گئی جو سامنے نشے میں دھوت لڑکھڑا رہا تھا اور ڈرائنگ روم کی چیزیں اٹھا اٹھا کر پھینک رہا تھا۔۔

سب کے سب ایک جیسے ہیں۔۔ وہ چیخا اور سامنے ذلفاء کو دیکھا جو حیرت سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

سب خود غرض ہیں سب کے سب تم بھی۔۔ تم بھی ان جیسی ہی ہو۔۔ ضیغم نے پاس رکھا شیشے کا واز اٹھایا اور ذلفاء کی طرف زمین پر پھینکا جس کا کانچ ایک تکڑا ذلفاء کے پیر میں گھوس گیا۔۔

آہ ہ۔۔ وہ درد سے کر راہی۔۔ مگر ضیغم اس قدر نشے میں تھا کے اسے نہیں پتہ کے سامنے کون ہے۔۔ وہ کیا کہہ رہا ہے۔۔ اور اس نے کیا کر دیا ہے۔۔

وہ ذلفاء کی طرف بڑھا۔۔ ذلفاء نے اسے آتے دیکھا تو وہ جو پہلے ہی کمرے سے تھوڑا آگے تھے ۔۔ اپنے درد کو پسے پشت ڈالتے ہوئے کمرے میں چلی گئی اور دروازہ لوک کر دیا۔۔ ضیغم زور زور سے دروازہ پیٹ رہا تھا۔۔ ذلفاء وہیں دروازے سے کمر لگائے زمین پر بیٹھ گئی اور منہ پر ہاتھ رکھ کر رونے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔ پیر کا درد اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔ کانچ ابھی بھی اس کے پیر میں گھوسہ ہوا تھا۔۔

ذلفاء نے بہت ہمت کر کے وہ کانچ نکالا۔۔ جس سے اس کی چیخ نکل گئی مگر اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی چیک کو روکا۔۔ آنسو اس کے رواں تھے۔۔ کانچ کو نکالتے ہی خون بہنے لگا۔ کانچ اندر تک گھوس چکا تھا جس سے زخم گہرا ہو گیا تھا۔۔۔ خون بہت زیادہ نکل رہا تھا اسے سمجھ نہیں آیا کیا کرے اس نے اپنا ڈوپٹہ پیر پر لپیٹ لیا خون روکنے کے لیے۔۔۔

مگر اس سے زیادہ تکلیف اسے ضیغم کو اس حال میں دیکھ کر ہو رہی تھی۔ یا اللہ میں کیا کروں مجھے سمجھ نہیں آرہا کیا کروں۔۔ آنسو اس کی آنکھوں سے نکل رہے تھے۔۔

تو نے مجھے یہاں تک پہنچایا ہے تو کوئی ارادہ تو ہو گا۔۔ کوئی نا کوئی بہتری ہو گی مگر میں نہیں سمجھ پا رہی ہوں اللہ مجھے ہمت دے اور اپنے فیصلے پر راضی .

رکھنا۔۔ وہ روتے ہوئے اپنے اللہ سے مخاطب تھی۔۔ تو ہر چیز کا مالک ہے جیسا چاہتا ہے ویسا کرنے پر قادر ہے۔۔ تو نا ہونے سے ہونے کا سبب بنانے پر قادر ہے۔۔ تیری مرضی کے بغیر پتہ نہیں ہل سکتا تو وہ کیسے میری زندگی میں شامل ہو سکتا ہے۔۔ ذلفاء اپنے پیر کو دیکھتے ہوئے بولی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ضیغم برہان کے لیے مجھے چنا ہے تو اسے بھی ہدایت دے دے۔۔ اسے سیدھا راستہ دیکھا میرے رب۔۔۔ ذلفاء نے کہہ کر اوپر اپنی آنسو بھری نگاہیں اٹھا کر دیکھا۔ پھر اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔۔

یااللہ بہت درد ہو رہا ہے۔۔ ضیغم کے بچے کو بتانا پڑے گا اب کے ذلفاء ہے کیا۔۔۔ اپنا پیر دیکھتے ہوئے بولی۔۔ اس میں اٹھنے کی بھی ہمت نہیں تھی اتنا درد تھا وہ وہی دیوار کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔

پورا کمرا بکھرا ہوا تھا۔۔ کانچ کہ ٹکڑے بھکرے ہوئے تھے۔۔ وہ بیڈ پر اندھے منہ سو رہا تھا۔۔ رات کو نا جانے وہ کب سویا تھا۔۔۔ اس کی آنکھ کھلی تو سر ابھی بھی بھاری ہو رہا تھا۔۔ کتنی دیر تو وہ سیدھا ہو کر لیٹا رہا۔۔ جو کچھ کل ہوا۔۔ جو کچھ امل نے اس سے کہا اور ملاہم نے جو اس کی بے عزتی کی۔۔ اسے سب یاد آ رہا تھا۔۔ وہ رات بھر شراب پیتا رہا تھا پھر گھر میں آ کر توڑ پھوڑ۔۔ سب یاد آ رہا تھا۔۔ وہ اچانک اسے یاد آیا کہ ذلفاء نے اسے رات کو اس حالت میں دیکھا تھا۔۔۔ پھر اس نے جو کچھ اس سے کہا اور اس کا گلدان اٹھا کر زمین پر پھینکنا اور کانچ کا ذلفاء کہ پیر میں لگنا۔۔ یہ جب اسے یاد آیا تو وہ اٹھ بیٹھا۔۔

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

یہ کیا کر دیا۔۔ شیٹ یار۔۔ اس نے بیڈ پر ہاتھ مارا۔۔ پھر بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا سوچ رہا تھا کہ اب کیا کرنا ہے۔۔ وہ ذلفاء کو یہاں لے تو آیا تھا امل کی وجہ سے مگر اسے تکلیف نا تو دے سکتا تھا نا ہی اسے تکلیف میں دیکھ سکتا تھا۔۔ ایسا کیوں تھا وہ نہیں جانتا تھا۔۔ نا ہی جب وہ اس کہ ساتھ یونیورسٹی میں تھی اور نا ہی اب۔۔

وہ اٹھا اور اپنے کپڑے لے کر باتھ روم میں چلا گیا۔۔ تھوڑی دیر میں فریش ہو کر اوف وایٹ شلوار قمیض پہن کر شیشے کہ اگے کھڑا اپنے بال بنا رہا تھا۔۔ دیکھ وہ شیشے میں رہا تھا اور سوچ ذلفاء کا رہا تھا کہ اس سے کیا کہے گا۔۔۔

اسے کوئی فرق نہیں پڑھنا چاہیے۔۔ میں کیا کرتا ہو کیا نہیں۔۔۔ ضیغم اپنے عکس کو دیکھتے ہوئے بولا جب اس کہ موبائل پر اذان کی کال آئی۔۔

کیسا ہے۔۔ ضیغم نے کال ریسو کرتے ہوئے کہا۔۔

آج فری ہے؟؟ اذان کہ سوال پر وہ بولا۔۔

ہاں آج فری ہوں کیوں؟ کیا ہوا؟

تجھ سے ملنا ہے مجھے میں آرہا ہوں گھر۔۔۔

ٹھیک ہے آجا۔۔ ضیغم نے کہتے کال کاٹی۔ اپنی شال لی۔۔ وہ چھٹی والے دن قمیض شلوار پہنتا تھا اور اس پر شال ضرور لیتا تھا۔۔۔ وہ موبائل لیا اور چابیاں لے کر کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

نیچے آیا اور اپنی ملازمہ کو آواز دی۔۔۔ ضیغم کی آواز پر وہ جلدی سے اس کہ پاس آئی۔۔

جی سر۔۔

میرا کمرا صاف کر دیں۔۔ اس کہ کہتے ہی ملازمہ ضیغم کہ کمرے کی طرف بڑھ گئی اور ضیغم ذلفاء کہ کمرے کی طرف بڑھا اس نے نوک کیا مگر دروازہ نہیں کھولا۔۔ اس نے جیب سے

چابی نکالی اور دروازہ کھولا۔۔۔وہ جانتا تھا دروازہ لوک ہو گا جبھی وہ چابیاں لے کر آیا تھا۔۔۔دروازہ کھول کر اس کی نظر بیڈ پر پڑھی مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔۔اس نے کمرے میں نظر دوڑائی تو ذلفاء نیچے زمین پر پڑی ہوئی تھی۔۔وہ بیٹھے بیٹھے ہی گر گئی تھی۔۔۔

ذلفاء۔۔وہ فورا اس کہ پاس آیا۔۔۔ ضیغم نے اس کا ہاتھ ہلایا مگر وہ بے ہوش تھی۔۔اس کہ پیر پر اس کا اڈوپٹہ لپٹا ہوا تھا۔ قالین پر خون کہ نشان تھے جو اب سوکھ چکے تھے۔۔۔وہ بغیر ڈوپٹے کہ اسے اس حالت میں پہلی بار دیکھ رہا تھا ضیغم سے اس کو اسے دیکھا نہیں جا رہا تھا۔۔اسے اپنے کیے پر شرمندگی ہو رہی اور اپنے اوپر غصہ بھی آ رہا تھا۔۔

ذلفاء اٹھیں۔۔اس نے دوبارہ آواز دی مگر بے قار تھی۔۔وہ آگے بڑھا اور ذلفاء کو اٹھا کر بیڈ پر لیٹایا اور کمفرٹر اس کہ اوپر ڈالا۔۔پھر موبائل نکالا اور ڈاکٹر کو کال کی۔۔

ہیلو ڈاکٹر امتیاز بات کر رہے ہیں۔۔

جی۔۔

سر۔۔ ضیغم بات کر رہا ہو۔۔کیا آپ ایک لیڈی ڈاکٹر کو میرے گھر بھیج سکتے ہیں اٹس ارجنٹ۔۔پلیز۔۔

ٹھیک ہے میں بھیجتا ہو بیٹا۔۔وہ ضیغم کو جانتے تھے اسی لیے اس کی بات مان گئے۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ضیغم جانتا تھا کہ ذلفاء کیسی کہ سامنے بے پردہ نہیں جاتی اسی لیے اس نے لیڈی ڈاکٹر کو بلایا۔۔کال کاٹ کر ذلفاء کی طرف مڑا جو ابھی بھی بے ہوش تھی۔۔اسے دیکھتے ہی اسے اور زیادہ شرمندگی ہونے لگی۔۔

تھوڑی دیر میں ایک ملازم ڈاکٹر کو لے کر اندر آیا اور ضیغم کو ان کہ آنے کی خبر دی۔۔ضیغم انھیں لینے گیا تو وہ ایک خوبصورت سی لڑکی تھی۔۔مگر جب ڈاکٹر نے ضیغم کو دیکھا تو دیکھتی ہی رہ گئی۔۔وہ لگ ہی اتنا پیارا رہا تھا۔۔

میری وائف کہ ٹیر ٹمنٹ کہ لیے آپکو بلایا ہے۔۔اپنے آپ کو اسے دیکھتا پا کر وہ بولا۔

آپ شادی شدہ ہیں؟؟وہ حیرت اور دکھ کہ ملے جھلے لہجے میں بولی۔۔اسے یہ جان کر دکھ ہوا کہ ضیغم شادی شدہ ہے اور ضیغم نے اسے ایسا کیوں کہا وہ خود حیران تھا۔

ضیغم اسے لے کر اندر کمرے میں آیا۔۔

ڈاکٹر نے ذلفاء کو دیکھا اور پھر ضیغم دیکھ کر آگے بڑھی اور اس کا زخم دیکھنے لگی۔

ڈاکٹر نے جب ڈوپٹہ کھولا تو خون جم چکا تھا۔۔اور زخم گہرا تھا۔۔

زخم تو گہرا ہے کیسے لگی لگا یہ انھیں؟؟اور آپ اب بلا رہے ہیں مجھے؟؟ڈاکٹر نے ضیغم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔یہ بخار میں تپ رہی ہیں۔بہت ہی کوئی فضول انسان ہیں آپ۔۔ڈاکٹر نے اسے اچھی خاصی سنا دی۔۔پہلے ہی اسے چڑ ہو گئی تھی اب وہ ضیغم پر غصہ اتارنا شروع کرے۔

آپ کو جس کام کہ لیے بلایا ہے وہ کریں بلاوجہ لیکچر دینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ضیغم نے ایک ایک لفظ چبا کر بولا اور اسے گھورنے لگا تو ڈاکٹر نے پچ چاپ ذلفاء کا زخم دیکھنے لگی۔۔ ضیغم وہیں کھڑا رہا "پھر اس نے ذلفاء کا زخم صاف کیا اور پٹی کی پھر ایک پرچے پر دوا لکھ کر ضیغم کو یہ دوا منگوانے کو کہا۔۔۔

انھیں ہوش کب تک آئے گا؟؟؟ ضیغم نے اس سے پوچھا۔۔

میں نے انجکشن لگا دیا ہے ایک گھنٹے میں انھیں ہوش آجائے گا۔۔ میں کل آکر دوبارہ دیکھ لو گی اور بینڈیج بھی کر دوں گی۔۔ اس نے ضیغم کو دیکھتے ہوئے کہا اس کا ضیغم کہ چہرے سے نگاہیں ہٹانے کا دل ہی نہیں چاہ رہا تھا۔۔

نہیں آپکو آنے کی ضرورت نہیں ہے اگر ضرورت ہوئی تو میں ڈاکٹر امتیاز سے خود بات کر لوں گا۔۔ ضیغم کا لہجہ روکھا تھا۔۔ وہ سنجیدہ تھا۔

ڈاکٹر چپ چاپ چلی گئی۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ڈاکٹر باہر نکل رہی تھی جب اذان اندر آیا اور ڈاکٹر کو دیکھ کر تھوڑا پریشان ہوا پھر جلدی سے اندر آیا۔۔ ضیغم کمرے سے باہر ہی نکل رہا تھا۔۔ ضیغم نے اذان کو دیکھا تو کمرے کا دروازہ بند کر کہ اس کہ پاس آیا۔۔ اور ملازمہ کو ذلفاء کہ پاس رکنے کا کہا۔

سب خیرت تو ہے ڈاکٹر کیوں آئی تھی؟؟ کیا رات اس کہ ساتھ؟؟؟ اذان پہلے تو پریشان تھا مگر جب ضیغم کو صیح دیکھا تو کچھ اور ہی سمجھا۔۔

جب بولنا بے کار ہی بولنا تو۔۔ ضیغم نے اس کی کمر ایک دھپ لگائی۔۔

تو بتانا یہ سب کیا ہے؟؟ اذان نے کمر سہلاتے ہوئے کہا۔

اس کہ پوچھنے پر ضیغم نے اسے بتایا کہ کیسے اسے زخم لگا اس کی وجہ سے۔۔ تیرا دماغ ٹھیک ہے۔۔ یہ کیا کیا تو نے۔۔ ضیغم کہ چوپ ہونے پر وہ بولا۔

جانتا ہو غلطی ہو گئی اسی لیے ڈاکٹر بلوائی تھی مگر۔۔

مگر کیا؟؟؟ اس کہ بات ادھورا چھوڑنے پر وہ بولا

وہ فری ہونے کی کوشیش کر رہی تھی۔۔۔ سب کی سب ایک جیسی ہوتی ہیں۔۔ ضیغم صوفے پر گرتے ہوئے بولا۔

ہمم پھیر تو نے کیا؟؟

کرنا کیا تھا بھیج دیا۔۔ وہ چھوڑ یہ بتا تو نے کیا بات کرنی تھی؟؟

کرنی تو تھی مگر اب نہیں بعد میں۔ ابھی تو ذلفاء کو دیکھ اور یہ جو میس کیا ہے اسے ٹھیک کر۔۔ اذان کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔۔

مگر تو جا کہاں رہا ہے ابھی؟؟ ضیغم نے اسے جاتے دیکھا تو بولا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

گھر۔اذان اس سے ملا پھیر چلا گیا۔۔۔اذان کہ جانے کہ بعد ضیغم نے صوفے پر سر ٹھیکا دیا اور موبائل استعمال کرنے لگا۔۔ تھوڑی دیر میں ملازمہ نے آکر بتایا کہ ذلفاء کو ہوش آگیا ہے ۔۔ ضیغم نے لمبی سانس لی اور صوفے سے اوٹھا۔۔

ذلفاء کی آنکھ کھلی تو اس نے اٹھنا چاہا مگر جیسے ہی اس نے پیر ہلایا تو درد کی ایک لہر اس کہ اندر دوڑ گئی۔۔۔اس نے درد سے اپنی آنکھیں بیچ لیں۔۔پھر اسے یاد آیا کہ ضیغم کی وجہ سے اس کو یہ چوٹ لگی تھی۔۔ذلفاء نے کمفرٹر ہٹایا تو پیر پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔اسے حیرت ہوئی یہ سب دیکھ کر پھر اسے یاد آیا کہ وہ تو نچے تھی پھر یہاں اسے کون لایا کیا ضیغم ؟؟؟وہ یہی سوچ رہی تھی جب ضیغم دروازہ نوک کرتا ہوا اندر آیا ذلفاء نے اسے دیکھا اور کمفرٹر اپنے اوپر لے لیا وہ ڈوپٹے کہ بغیر تھی اس لیے۔۔پھر بولی۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو جاو یہاں سے۔۔ ضیغم کو دیکھ کر اسے غصہ آیا اور ڈر بھی لگ رہا تھا کیونکہ جس حالت میں اس نے کل ضیغم کو دیکھا تھا اسے اب خوف محسوس ہو رہا تھا مگر اس نے ایسا ظاہر نہیں ہونے دیا کہ وہ اس سے ڈر رہی ہے مگر سامنے بھی ضیغم تھا۔۔

ذلفاء میری بات تو سنیں۔۔ ضیغم سمجھ گیا تھا کہ وہ ڈر رہی ہے۔

میں نے کہا جاو یہاں سے اور۔۔اور۔۔مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے میرے گھر جانا ہے میں نہیں رہ سکتی یہاں تمہارے ساتھ۔۔ذلفاء اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

ایم سوری فور دی لاسٹ نائٹ۔۔مجھے اندازہ ہے آپ کس تکلیف میں ہیں۔۔ ضیغم نے اسے سمجھانا چاہا

نہیں۔۔میں کس تکلیف میں ہوں یہ تم کبھی نہیں سمجھ سکتے۔۔مجھے میرے گھر جانا ہے بس۔۔میں نے اپنا وعدہ پورا کیا تم سے شادی کرنے کا اب مجھے جانے دو۔۔ذلفاء کہتے ہوئے جانے کہ لیے اٹھی مگر درد اس قدر تھا کہ وہ سہہ نہیں پائی اور بیڈ پر گرنے کہ انداز میں بیٹھ گئی۔۔اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔

اس کو گرتا دیکھ ضیغم آگے بڑھا مگر ذلفاء نے اسے ہاتھ کہ اشارے سے روک دیا اور آنکھوں میں شدد غصہ لیے وہ بولی۔

خبردار۔۔۔خبردار جو میرے قریب بھی آئے یا مجھے ہاتھ لگانے کی بھی کوشیش کی تم نے جان سے ماردوں گی تمہیں میں۔۔۔اس کا چہرا غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔

میں جانتا ہوں۔۔مجھ سے کل رات غلطی ہوئی اسی وجہ سے چپ ہو ورنہ۔۔ ضیغم کو اس کی باتوں اور لہجے سے غصہ آ گیا۔اس نے بولتے ہوئے آگے بڑھا مگر رک کر اس نے اپنی مٹھیاں بند کر لیں ضبط سے۔

ورنہ۔۔ورنہ کیا کرو گے۔۔۔۔جو کل رات نہیں کر سکے وہ کرو گے۔۔تم سے اور امید بھی کیا کی جا سکتی ہے ضیغم برہان۔۔اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

ذلفاء۔۔وہ غصے سے چیخا۔۔میں کچھ کہہ نہیں رہا اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ جو آپ کہ منہ میں آئے وہ بولتی جائیں۔۔ آپکو اندازہ بھی ہے کیا بول رہی ہیں۔۔ ضیغم کو اس کی آخری بات پر شدید غصہ آگیا کہ اسے کیسے اس کہ لیے یہ بات کہہ سکتی ہے۔۔

اگر اتنا ہی گھٹیا ہوتا نا میں تو اس رات جو چاہتا کر سکتا تھا میں، کوئی روک نہیں سکتا تھا مجھے اور آج کہاں ہوتیں اور کیا مقام ہوتا آپکا مجھے نہیں لگتا کہ مجھے آپکو بتانے کی ضرورت ہے۔۔ ضیغم نے ایک ایک لفظ چبا کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔۔غصے سے اس کی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھیں۔۔

اور ایک بات۔۔ ضیغم نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا۔۔یہاں سے جانے کا سوچنا بھی نہیں کیونکہ مجھ سے چھٹکارہ تو اب مرنے کہ بعد ہی ملے گا آپکو۔۔وہ کہہ کر اس نے اپنی شال کھینچ کر اتاری اور بیڈ پر پھینکی اور کمرے سے نکلا اور کمرے کا دروازہ زور سے بند کرتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔

اس کہ جانے کہ بعد ذلفاء نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو اس کہ چہرے پر نمی محسوس ہوئی اس کو اندازہ ہی نہیں ہوا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔۔کیوں؟؟؟شاید وہ صیح کہہ رہا تھا۔۔ذلفاء نے دل میں سوچا۔

صیح کہہ رہا ہے پر اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں تمہیں اس طرح قبول کر لوں۔۔ پیچھا تو تم سے چھڑوا کر ہی رہوں گی میں ضیغم برہان۔۔ذلفاء منہ ہی منہ کیں بڑبڑائی۔۔

رات گئے وہ گھر آیا تو سیدھا اپنے کمرے میں گیا مگر کمرے میں جاتے ہی اسے حیرت کا جھٹکا لگا کیونکہ امل سامنے اس کی واڈروب کھولے کھڑی تھی۔۔ دروازہ کھولتے ہی امل نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں ملاہم غصے میں اسے ہی گھور رہا تھا۔۔

وہ ماما نے کہا تھا کہ میں۔۔ امل اسے غصے میں دیکھتے ہوئے بولی مگر وہ اپنی بات پوری کرتی کہ ملاہم دو ہی قدم میں اس کہ پاس پہنچا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھنچا اور غراتے ہوئے بولا۔۔

میرے ماں، باپ اور بہن کو اپنی چالاکی سے پاگل بنا سکتی ہو مگر مجھے نہیں۔۔ بابا کا حکم ہے اسی لیے یہاں کھڑی ہو ابھی ورنہ دل تو چاہ رہا ہے گھر سے اٹھا کر باہر پھینک دوں تمہیں۔۔۔ ملاہم نے اس کا ہاتھ جھٹکا اور واش روم میں چلا گیا۔۔ امل آنکھوں میں آنسو لیے وہیں کھڑی رہی اس کہ الفاظ امل کو تکلیف دیتے تھے۔۔ ملاہم باہر نکلا تو امل ابھی بھی وہیں کھڑی تھی جہاں وہ اسے چھوڑ کر گیا تھا۔۔ ملاہم نے واڈروب سے اپنی جائے نماز نکالی اور عشاء کی نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا۔۔ امل اسے نماز پڑھتا دیکھ رہی تھی۔۔ کسی کا دل دکھا کر تم رب کو راضی کیسے کر سکتے ہو ۔۔ تم اتنے سفاک ہو یہ تو میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔۔ کیا تمہیں میری آنکھوں میں اپنے لیے محبت نظر نہیں آتی۔۔ مگر ایک دن آئے گا ملاہم جب آپکو میری آنکھوں محبت نظر آئے گی مجھے اپنے اللہ پر پورا بھروسہ ہے۔ وہ کبھی میری دعا رہیگا نہیں جانے دے گا۔۔ امل ملاہم کو ہی دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی پھر کمرے سے باہر چلی گئی۔۔

ملاہم نماز پڑھ کر بیڈ پر بیٹھا اپنا موبائل استعمال کر رہا تھا جب امل کھانے کی ٹرے لے اندر آئی۔۔ ملاہم نے اسے دیکھا۔

تم سے یہ کس نے کرنے کو کہا ہے؟؟ ملاہم کڑے تیور لیے بولا

میرے دل نے۔۔ امل نے کھانے کی ٹرے اس کہ آگے رکھتے ہوئے بولی۔۔

کوئی بہت ہی بے غیرت ہو تم۔۔ تمہیں کسی بات کا فرق نہیں پڑھتا۔۔ ملاہم کی بات پر اس نے ملاہم کو دیکھا۔۔ دل تو بہت دکھا تھا اس کا اس بات سے مگر خوُد کو کمپوز کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

محبت میں عزت نفس کو پس پشت ڈالنا پڑھتا ہے۔۔ آپکو تو پتا ہی ہو گا محبت تو آپ نے بھی کی ہے۔۔ امل کہہ کر باہر نکل گئی اور ملاہم اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔ پھر سر جھٹک کر ٹرے آگے کی کھانا کھانے لگی بھوک جو بہت لگی تھی اسے۔

وہ کھانا سے ابھی فارغ ہوا تھا جب امل اس کہ لیے کافی بنا کر لے آئی اور چپ چاپ لا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔۔

تمہیں میرے کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے میری امی ابھی زندہ ہے۔۔ ملاہم ایل ای ڈی کھلتے ہوئے بولا۔۔

انھوں نے ہی کہا ہے۔۔ امل کہ کہنے پر اس نے امل کو دیکھا اور لب بیچ لیے۔۔

کافی پی لیں ٹھنڈی ہو رہی ہے مجھے دیکھنے کہ لیے زندگی پڑی ہے۔۔ امل نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہو کہا۔

ملاہم نے اسے گھورا پھر مووی دیکھنے لگا پھر کافی کا کپ اٹھایا اور پینے لگا تو امل کی ہلکا سا مسکرائی۔۔

ذلفاء پر غصہ کرنے کہ بعد وہ گھر سے باہر نکل گیا تھا،،رات کو گھر آیا تو ملازمہ نے آکر پوچھا۔۔

سر کھانا لگا دوں آپ کہ لیے۔۔وہ گھر میں کھانا بہت کم کھاتا تھا مگر ملازمہ لازمی پوچھتے تھے کیونکہ یہ ان کی ڈیوٹی تھی۔۔

نہیں۔۔وہ کہہ کر اپنے کمرے میں جانے لگا پھر رک کر پلٹہ اور ملازمہ سے بولا۔۔

میڈم کو کھانا کھلا دیا تھا؟؟؟اس نے ذلفاء کا پوچھا۔۔اب غصہ تھوڑا کم بھی ہو گیا تھا اس کا۔۔

سر وہ۔۔وہ ملازمہ تھوڑا ہچکچاتے ہوئے بولی۔

وہ کیا؟؟وہ جھلاتے ہوئے بولا

میں ناشتہ لے کر گئی تھی ان کہ پاس مگر انھوں نے منا کر دیا اور غصہ کرنے لگیں۔۔وہ سر جھکا کر بولی۔۔

تو دوبارہ نہیں گئیں تم۔۔تمہیں زبردستی کہلانا تھا۔۔ضیغم غصے سے بولا۔۔

سر میں کیسے زبردستی کر سکتی تھی ان کہ ساتھ۔۔وہ ڈرتے ہوئے بولی۔۔ہنہ وہ کیا بچی ہے جیسے میں زبردستی کھلا دیتی۔۔ملازمہ نے دل میں سوچا۔۔

بکواس نہیں کرو میرے سامنے۔۔ تمہیں پتا ہے انھیں مڈیسن کھانی تھیں۔۔۔ جاو جا کر کھانا گرم کرو۔۔ اس نے ڈانٹ کر ملازمہ کو بھیج دیا۔۔ پھر ذلفاء کہ کمرے میں گیا جہاں وہ سو رہی تھی کمفرٹر اوڑھے۔۔

ذلفاء۔۔ اس نے آواز دی مگر وہ نہیں اٹھی۔۔ ذلفاء اٹھیں۔۔ اس نے دوبارہ آواز دی۔

اس نے ذلفاء کا ماتھا چھو کر اس کا ٹمپریچر چیک کیا تو وہ بخار میں تپ رہی تھی۔ صبح سے زیادہ تیز بخار اسے ہو رہا تھا اس کا چہرا بخار کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔۔

ملازمہ کھانا لے کر اندر آئی تو وہ اسے دیکھ کر بولنے لگا۔۔

دیکھا کتنا تیز بخار ہو گیا اب یہ رکھو اور ٹھنڈا پانی اور پٹی لے کر آو۔۔۔ ضیغم غصے میں کہا تو وہ فورن باہر نکلی اور جو اس نے منگایا تھا وہ لے کر آئی۔۔۔

ضیغم نے پٹی پانی میں نچوڑی اور اس کہ سر پر رکھی۔۔ ملازمہ اسے ہی دیکھ رہی تھی کیونکہ اس نے ضیغم کو پہلے اسے کسی کہ لیے کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

اب یہاں کیا کر رہی ہو جاو یہاں سے۔۔ ملازمہ کو کھڑا دیکھ وہ غصے سے بولا تو وہ چلی گئی اور وہ ذلفاء کہ سر پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھنے لگا کہ اس کا بخار اتر جائے کیونکہ یہ ہوا بھی تو اس کی ہی وجہ سے ہے۔۔۔ تھوڑی دیر وہ یہ ہی عمل کرتا رہا جب ذلفاء کو ہوش آیا وہ ابھی بھی غوندگی میں ہی تھی جب بولی۔۔

بابا۔۔ماما۔۔مجھے ماما کہ پاس جانا ہے۔۔وہ کو ایسا بولتے ہوئے اسے دیکھ ہوا کہ اسی کی وجہ سے تو یہاں اپنے گھر والوں سے دور تھی۔

ذلفاء اٹھیں شاباش۔۔ ضیغم نے اسے کہا تو بخار کی وجہ سے اسقدر کمزور ہو گئی تھی کہ مشکل سے اٹھ کر بیٹھی ضیغم نے سوپ اسے دیا جو ملازمہ رکھ کر گئی تھی ذلفاء نے چپ چاپ اس کہ ہاتھ سے سوپ لیا اور چمچے سے پینے لگی۔۔ ضیغم اسے ہی دیکھ رہا تھا پھر اس نے اپنی نظرین پھیر لیں۔۔سوپ پینے کہ بعد اس نے ذلفاء کو دوا اسے دینے کہ لیے اپنا ہاتھ آگے کیا تو ذلفاء نے اسے دیکھا پھر چپ چاپ دوا لی اور کھالی ضیغم نے پانی کا گلاس اس کہ آگے تو ذلفاء نے پانی پیا ۔۔جب اس نے دوا کھالی تو کمرے سے بنا کچھ کہے چلا گیا اور ذلفاء اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔

کیا ہو تم ضیغم۔۔میری سمجھ سے باہر ہو تم۔۔تمہارا ہر روپ مجھے تمہارا احسان مند کر دیتا ہے۔۔میری سمجھ سے باہر ہو تم۔۔وہ خود سے بول رہی تھی۔۔ ضیغم کا اس کہ ساتھ رویہ اس کہ احسان اور اب کی اپنے لیے فکر کرنا ذلفاء کو الجھا رہا تھا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

رات کہ آخری پہر اس کی آنکھ کھلی اس کی نظر سامنے پڑی تو اس نے تکیہ سے سر اٹھا کر دیکھا جہاں امل جائے نماز بچھائے تہجد پڑھ رہی تھی۔۔امل کا سائیڈ سے چہرا دیکھ رہا تھا وہ دعا کہ لیے ہاتھ اٹھائے اپنے رب کہ حضور دعا گو تھی آنسو اس کی آنکھوں سے رواں تھے۔۔اس کا چہرا آنسو سے تر تھا۔۔یہ وہ لمحہ تھا جب ملاہم نے اسے نظر بھر کر دیکھا لیکن یہ بس ایک لمحے کہ لیے تھا پھر ملاہم کروٹ بدل کر سو گیا۔

صبح وہ اٹھا اور کپڑے بدل کر یکسر سئیز کرنے لگا۔۔اس کہ گھر کہ بیک پر ہی اسکا جیم تھا جہاں وہ روز ایکسر سئیز کرتا تھا یہ اس کا زور کا معمول تھا۔۔۔ایکسر سئیز کرنے کہ بعد وہ کچن میں آیا اور فریج کھول کر جوس نکالا اور پینے لگا اور پھر ملازمہ کو ناشتہ بنانے کا حکم دیتا وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔آفس کہ لیے تیار ہو کر نیچے آیا گرے کوٹ پیٹ پر بلیک شرٹ پہنے، سلیقے سے بال بنائے، ایک ہاتھ میں برینڈیڈ گھڑی پہنے ایک ہاتھ میں بیگ لیے آیا پھر بیگ کرسی پر رکھ کر وہ ذلفاء کہ کمرے کی طرف گیا۔۔دروازہ نوک کیا اور ندر گیا جہان وہ بیڈ پر بیٹھی کچھ سوچنے میں مگن تھی۔۔

ضیغم کہ اندر آنے پر ذلفاء نے اسے دیکھا۔۔جو نظر لگ جانے کی حد تک ہنڈسم لگ رہا تھا مگر ذلفاء پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔۔۔ضیغم چلتا ہوا بیڈ سے تھوڑی دور کھڑا ہو گیا۔۔پھر اس سے بولا۔

AESTHETICNOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

طبیعت کیسی ہے آپکی؟؟اس نے کچھ نہیں کہا۔۔

تبھی ملازمہ ناشتہ لے کر اس کہ کمرے میں آئی۔۔

ناشتہ کریں اس کہ بعد میڈیسن لیں اپنی۔۔سنجیدگی سے بول رہا تھا ذلفاء سے پھر وہ ملازمہ کی طرف مڑا اور بولا۔۔

ناشتے کہ بعد ان کہ پیر کی ڈریسنگ کرنا۔۔چاہے کوئی کتنا ہی منا کیوں نا کرے،،اس کا اشارہ ذلفاء کی طرف ہی تھا۔۔۔اگر تم نے اپنا کام نہیں کیا تو تم جانتی ہوں مجھے۔۔ ضیغم کا لہجہ سرد تھا ۔۔وہ کہہ کر رکا نہیں کمرے سے جانے لگا تبھی ذلفاء بولی۔

مجھے میرا سامان چاہیے۔۔ذلفاء کی آواز پر وہ رکا پھر اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

کون سا سامان؟؟اسے سمجھ نہیں آیا وہ کس سامان کی بات کر رہی ہے۔۔

اب کیا ساری زندگی یہی کپڑے پہنے رہو گی۔۔میرے گھر سے میرے کپڑے۔۔میرا موبائل۔۔میرے ڈیبٹ کارڈس وغیرہ وغیرہ۔۔سب چاہیے مجھے۔۔

آجائے گا شام تک۔۔وہ کہہ کر رکا نہیں باہر چلا گیا۔۔

ہنہ آجائے گا۔۔ذلفاء منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔

میم ناشتہ کر لیں۔۔ملازمہ جو کب سے خاموش کھڑی تھی بولی۔۔

رکھ دیں کر لوں گی۔۔

نہیں میم میں جب تک نہیں جا سکتی جب تک آپ ناشتہ کا مکمل کر لیں اور دوا نا کھا لیں۔ورنہ سر مجھ پر غصہ ہونگے۔۔اس بچاری کو اپنی نوکری کی پڑی تھی۔۔

اب کیا گندے منہ سے کھالوں۔۔وہ چڑتے ہوئے بولی پھر اٹھنا چاہا اور پیر جیسے ہی زمین پر رکھا مگر درد اتنا تھا کہ وہ دوبارہ بیٹھ گئی۔۔ملازمہ اس کہ پاس آئی اور اس نے ذلفاء کو پکڑ کر اٹھایا اور

پھر وہ اس کہ سہارے سے واش روم گئی پھر تھوری دیر میں فریش ہو کر باہر نکلی۔۔ناشتہ کیا پھر دوا کھائی۔۔

میم میں ڈریسنگ کر دوں؟؟ ملازمہ نے پوچھا۔۔

کر دیں آپ کو کون منا کر سکتا ہے۔۔ذلفاء کہ کہنے پر وہ مسکرائی تو ذلفاء بھی مسکرا دی۔۔۔

مگر جس طرح ڈریسنگ کر رہی تھی۔۔ذلفاء نے اسے منا کر دیا۔۔

آپ رہنے دیں میں خود ہی کر لوں گی۔۔جس طرح وہ پٹی کر رہی تھی ذلفاء کو اسے روکنا ہی پڑا۔۔

جی۔۔کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتا دیجئے گا۔۔وہ کہہ کر باہر نکل گئی۔۔اس کہ جانے کہ بعد ذلفاء نے خود ٹیوب لگایا مگر اس میں جلن اور درد ہو رہا تھا کہ ذلفاء نے اسے ایسے ہی رہنے دیا پٹی نہیں کی۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ملاہم فجر کی نماز کہ لیے اٹھا تو امل پہلے سے ہی اٹھی ہوئی تھی۔۔ملاہم نے اسے ایک نظر دیکھا پھر اپنے کپڑے لیے اور واشروم میں چلا گیا۔۔۔

امل نماز پڑھ ہی رہی تھی جب وہ وضو کر کہ باہر نکلا اور مسجد چلا گیا۔۔

وہ صبح ساتھ بجے واپس آیا کیونکہ وہ نماز کہ بعد جوگنگ پر جاتا تھا۔۔وہ واپس آیا تو کچن میں سے آوازیں آرہی تھیں۔۔وہ کچن میں گیا تو فاطمہ بیگم اور امل ناشتہ بنارہیں تھی اور امل کی کسی بات پر فاطمہ ہنس رہیں تھیں جب وہ اندر آیا۔۔

السلام علیکم ماما۔۔ملاہم کی آواز پر وہ مڑی پھر اسے ایک نظر دیکھ کر واپس مڑ گئی۔۔ملاہم نے کہہ کر فاطمہ بیگم کو کندھوں سے تھام کر اپنے قریب کیا۔۔

وعلیکم السلام بیٹا۔۔امل بھی یہیں ہے۔۔فاطمہ کو صرف انھیں سلام کرنا اچھا نہیں لگا اس لیے بولیں۔۔

ناشتہ لگادیں مجھے دیر ہورہی ہے۔۔ان کی بات کو نظر انداز کرتا ایک نظر امل پر ڈالتا باہر نکل گیا۔۔

فاطمہ نے امل کو دیکھا اور افسوس سے نفی میں سر ہلایا اپنے بیٹے کی حرکت پر۔۔

امل اور فاطمہ بیگم نے مل کر ناشتہ لگایا۔۔عمر صاحب آئے تو انھوں نے مسکرا کر امل کہ سر پر ہاتھ رکھا اور اسے دعا دیں۔۔۔

وہ تینوں بیٹھے تھے جب ملاہم تیار ہو کر نیچے آیا۔۔ایک ہاتھ میں لیب کوٹ اور بیگ لیے۔۔بلیک پینٹ پر۔۔نیوی بلو کلر کی شرٹ پہنے جس کی آستین فولڈ کی ہوئی تھیں۔۔۔امل اسے ہی دیکھ رہی تھی وہ سیدھا اس کہ دل میں اتر رہا تھا۔۔اس کہ دل کی دھڑکنیں دھم گئیں۔۔ملاہم نیچے اتر رہا تھا جب اس کی نظر امل پر پڑی تو اس نے گھبرا کر نظریں نچی کر لیں اور ملاہم نے اپنے دانت بیچ لیے اس کی اس حرکت پر۔۔۔

ملاہم آکر بیٹھا اور سب ناشتہ کر رہے تھے جب فاطمہ بیگم بولیں۔۔

ذلفاء بھی آج ہوتی تو کتنا اچھا لگتا۔۔وہ ملاہم کی برابر والی کرسی کی طرف دیکھتی ہوئی بولیں۔۔

اس نے خود اپنے لیے یہ راستے کا انتیخاب کیا ہے ماما۔۔۔ملاہم سنجیدگی سے بولا۔۔۔اسے کیا ضرروت تھی یہ سب کرنے کی۔۔

ملاہم میری بیٹی نے کچھ غلط نہیں کیا ہے اور آج کہ بعد میں نا سنو ایسی بات اپنی بیٹی کہ لیے۔۔عمر صاحب نے اسے ڈانٹا تو وہ چپ ہو گیا۔۔

پتا نہیں میری بیٹی کیسی ہو گی وہاں۔۔۔وہ شخص کیسا سلوک کرتا ہو گا میری بیٹی کہ ساتھ۔۔فاطمہ بیگم کی آنکھیں پھر نم ہو گئیں۔۔

ماما بھائی ایسے بلکل نہیں ہیں۔۔آپ بے فکر رہے بھائی کبھی بھی ذلفاء پر کوئی ظلم نہیں کریں گے۔۔۔امل نے فاطمہ بیگم کو سمجھایا۔۔

اگر اتنا ہی اچھا ہوتا تمہارا بھائی تو ایسا نہ کرتا۔۔۔ملاہم نے غصے سے اسے دیکھا۔۔

بھائی ایسے نہیں ہیں ملاہم۔۔امل نے اسے دیکھتے ہوئے اپنے بھائی کا دفعہ کیا۔۔۔

میرے سامنے اس کا دفعہ نا ہی کرو تو بہتر ہو گا امل بی بی۔۔۔ملاہم گلاس زمین پر مارتے ہوئے بولا۔۔

ملاہم۔۔عمر صاحب بولے تو وہ غصے میں اٹھا اور اپنا بیگ لیا اور باہر نکل گیا اور امل سب اسے جاتا دیکھتی ہی رہی۔۔

میم آپکو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے؟؟؟ ملازمہ نے آکر اس سے پوچھا۔۔

نہیں۔۔

تو میں جاوں اپنے کوارٹر میں؟؟ وہ میرے بیٹے کی طبعیت ٹھیک نہیں ہے۔۔

تو آپ جائیں۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔ذلفاء نے اسے کہا تو وہ شکریہ کہہ کر چلی گئی۔۔

ٹھیک ہے آپ کا کام ہو جائے گا مگر اس سے پہلے میرا کام کرنا ہو گا بتا دے نا اپنے مالک کو۔۔ ضیغم نے چیر پر سر ٹیکا کر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

سر آپکا شپمنٹ بنا کسی روکاوٹ کہ پہنچ جائے گا یہ وعدہ ہے ہمارا۔۔۔

تو کام بھی جبھی ہو گا جب شپمنٹ پہنچے گا۔۔اب آپ جاسکتے ہیں۔۔ ضیغم نے کہہ کر فائل کھول لی جس کا مطلب تھا کہ اب وہ جاسکتا ہے۔۔

ٹھیک ہے بتا دوں گا سر کو۔۔وہ کہہ کر چلا گیا۔۔

سر۔۔اس کہ جانے کہ بعد ایک لڑکی اس کہ آفس میں آئی۔۔

ضیغم نے اسے دیکھا اوپر سے نیچے تک جو وائٹ جینس پر یلو ٹوپ پہنے خوبصورتی سے کیا ہوا میک اپ۔۔وہ چلتی ہوئی ضیغم کہ پاس آئی۔۔

کیا کام ہے؟؟ ضیغم نے لیپ ٹوپ پر نظریں رکھتے ہوئے کہا۔۔

سر میری طرف دیکھیں تو آپ سے بہت امپورٹنٹ بات کرنی ہے۔۔اس نے ضیغم کا لیپ ٹوپ بند کرتے ہوئے کہا۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔ ضیغم غصے سے ڈھاڑا۔اسے یہ حرکت بلکل پسند نہیں آئی تھی اس کی۔۔

میں تو بس۔۔وہ ایک دم ڈر گئی تھی۔۔

میں تو کیا۔۔ہاں۔۔ نکلو یہاں۔۔ ضیغم کو ایک دم ہی غصہ آگیا اس پر۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

آپ ایسا کیسے بول سکتے ہیں؟؟؟ اچھا آپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔ہے نا۔۔میں بنا بتائے چلی گئی تھی۔۔ایم سوری۔۔وہ کہتی ہوئی ضیغم کہ بہت قریب آگئی۔۔

ضیغم نے اس کہ بال پکڑے اور اس کا چہرا انچا کیا اور بولا۔۔

آئیندہ میرے قریب آنے کی کوشیش بھی مت کرنا۔۔۔ ضیغم برہان کی مرضی کہ بغیر کوئی لڑکی آج تک اس کہ قریب نہیں آئی اور تم آو گی میرے قریب۔۔۔ ضیغم نے کہہ کر اسے دور پھینکا۔۔۔

وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔ مجھ سے شادی کرنے کہ خواب دیکھ رہی تھیں ہمم۔۔۔بے وقوف۔۔۔جو لڑکی اپنی عزت کی حفاظت خود نہیں کر سکتی۔۔جو کسی بھی مرد کا پیسہ دیکھ کر اس کہ پیچھے چلی جائے وہ ضیغم کی بیوی بنے گی۔۔ نکلتی ہوں یہاں سے یا گارڈس سے دھکے دے کر نکلواوں۔۔۔ ضیغم غصے سے بولا۔۔

اچھا نہیں کیا تم نے ضیغم۔۔اچھا نہیں کیا۔۔میری زندگی برباد کر کہ تمہیں لگتا ہے کہ تمہیں ایک اچھی اور نیک بیوی ملی گی۔۔ہاہاہا۔۔وہ کہہ کر ہنسنے لگی۔۔تم ترسو گے محبت کہ لیے۔۔جو آج تک کسی کا نہیں ہوا کوئی اس کا بھی نہیں ہو گا۔۔آج تک تم نے دوسروں کو استعمال کیا ہے نا کوئی تمہیں بھی استعمال کرے گا اور پھر ایسے ہی دھتکار کہ چلا جائے گا۔۔۔وہ نفرت اور حقارت سے کہہ کر رکی نہیں اس کہ افس سے چلی گئی۔۔۔

ضیغم نے غصے سے پیپر ویٹ اٹھایا سامنے دروازے پر دے مارا۔۔۔اس کی باتیں ضیغم کو غصہ دلا رہے تھے۔۔اس کی دماغ کی رگیں تن گئی پھر وہ بھی غصے سے باہر نکل گیا۔۔

ذلفاء کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔شام کہ ساتھ بج رہے تھے۔۔ملازمہ تو پہلے ہی جا چکی تھی اسے بتا کہ ذلفاء ہمت کر کہ اٹھی درد اب تھوڑا ہلکا پڑا تھا وہ آرام ارام سے چلتی ہوئی کمرے سے باہر آئی۔وہاں کوئی نہیں تھا ذلفاء تھوڑا آگے چل کر آئی تو لاونج میں ضیغم بیٹھا مووی دیکھ رہا تھا۔۔

ضیغم کو جب کسی کی آہٹ محسوس ہوئی تو اس نے گردن موڑ کر دیکھا تو ذلفاء بہت آرام سے چل رہی تھی۔۔وہ تھوڑا لنگڑا کر چل رہی تھی۔۔ ضیغم نے پہلے اسے حیرانی سے دیکھا جو اس کی شال اپنے گرد لپیٹے آرہی تھی۔۔۔پھر اٹھ کر اس کہ پاس آیا۔۔

ذلفاء آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔کچھ چاہیے تھا تو میڈ کو کہہ دیتیں۔۔۔وہ تھوڑا فکر مندی سے بولا اور ذلفاء نے اسے دیکھا پھر بولی۔

میڈ چلی گئی ہے اس کہ بیٹے کی طبعیت ٹھیک نہیں تھی۔۔

تو آپ یہاں کر کیا رہی ہیں۔۔آپ کا پیر ابھی ٹھیک نہیں ہوا ہے۔آپ اندر جائیں۔۔وہ اسے حکم دیتا ہوا بولا۔۔

اس کمرے کی دیواریں دیکھتے دیکھتے میرا دل گھبرانے لگا ہے اور سر درد سے پھٹ رہا ہے۔۔کچن کہاں ہے؟؟؟ذلفاء کہ سر میں پہلے ہی درد ہو رہا تھا اور اب وہ ایسے سوال کر رہا تھا تو اسے تپ ہی چڑ گئی۔۔

کچن میں کیا کرنا ہے آپ نے؟؟پھر ایک اور سوال۔۔

لوڈو کھلنا ہے۔۔وہ چڑ کر بولی اور آگے بڑھ گئی تو ضیغم نے اسے دیکھا پھر اس کہ پیچھے گیا۔

تھوڑا آگے چل کر کچن تھا وہ کچن میں گئی پھر اس کی طرف مڑی اور بولی۔۔

کیتلی کہاں ہے؟؟؟اس کہ پوچھنے پر ضیغم نے اسے کیبنٹ کیتلی نکال کر چولہے پر رکھی تو وہ اگے بڑی اور بولی۔۔

میں خود بنالوں گی۔۔مجھے کسی اور کہ ہاتھ کی چائے نہیں پسند۔۔اس کہ بولنے پر وہ پیچھے ہوا یعنی مطلب صاف تھالواب کرو۔۔

ذلفاء نے پانی ڈالا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا پھر اس کی نظر ذلفاء کہ پیر پر پڑی جس پر پٹی نہیں بندھی ہوئی تھی اور وہ بغیر چپل کہ یہاں کھڑی تھی۔

پٹی کیوں نہیں باندھی آپ نے؟؟ ضیغم کہ سوال پر اس نے مڑ کر اسے دیکھا پھر بولی

وہ میڈ باندھ رہی تھیں مگر وہ اچھی نہیں باندھ رہی تھیں تو میں نے منا کر دیا۔۔پھر میں نے خود باندھنے کی کوشیش کی مگر درد ہو رہا تھا تو میں چھوڑ دیا۔۔۔پھر اسے دیکھتے ہوئے بولی

دودھ۔۔ ضیغم نے پہلے اسے گھورا پھر فریج میں سے دودھ نکال کر اسے دیا۔۔۔لے کر بولی۔

چینی۔۔اس کہ بولنے پر وہ چڑتے ہوئے بولا۔

ایک دفعہ میں نہیں بول سکتیں۔۔

تم ایک دفعہ میں نہیں دے سکتے ساری چیزیں۔۔وہ بھی اسی کہ انداز میں بولی۔

اس نے چینی اور پتی اسے دی اور بولا۔۔میرے لیے بھی ایک کپ بنانا۔۔وہ کہہ کر باہر نکل گیا۔۔

ہنہ میرے لیے بھی بنانا۔۔وہ بڑبڑاتے ہوئے بولی۔

پھر دو کپوں میں لے کر کچن سے باہر آئی اسے چلنے میں تھوڑی پریشانی ہو رہی تھی۔۔ ضیغم نے جب اسے آتے دیکھا تو فورن اٹھ کر اس کہ پاس آیا اور اس کہ ہاتھ سے ٹرے لی اور بولا۔۔

میں بنا رہا تھا نا چائے مگر نہیں اپنی چلانی ہوتی ہے آپ کو تو۔۔ آرام سے چلیں۔۔ آخری بات نرمی سے بولا

ذلفاء وہیں آکر صوفے پر بیٹھ گئی ضیغم نے چائے کا کپ اسے دیا تو وہ بولی۔

جزاک اللہ۔۔اس کہ کہنے پر پہلے اس نے ذلفاء کو دیکھا پھر دوسرے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

ذلفاء مووی دیکھنے لگی جب ضیغم چائے کا گھونٹ لیا پھر فوران ہی تھوک دیا۔۔

کیا ہوا؟؟ذلفاء نے اسے حیرت سے دیکھا۔۔

آپ نے چائے میٹھی بنائی ہے؟؟؟اس نے الٹا سوال کیا۔۔

تو چائے میٹھی ہی ہوتی ہے۔۔۔ذلفاء نے اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے کہا۔

مگر میں پھیکی چائے پیتا ہوں۔۔

مجھے کیا پتا کہ تم پھیکی چائے پیتے ہو۔۔۔اور ویسے تم کتنے بدزوق انسان ہو۔۔۔وہ منہ بناتے ہوئی بولی۔۔۔ ضیغم اٹھا اور کچن میں چائے کا کپ رکھ کر فسٹ ایڈ

بوکس لے کر آیا اور ذلفاء کہ پاس بیٹھ گیا۔۔

یہ کیا کر رہے ہو؟؟؟ذلفاء پیچھے ہوتے ہوئے بولی۔۔

پٹی کر رہا ہوں ابھی ذخم صیح نہیں ہوا ہے جو اسے ایسے چھوڑا ہوا ہے آپ نے۔۔وہ ذلفاء کو دیکھتے ہوئے بولا اور اس کہ پیر پر مرہم لگایا۔۔۔اس کا لمس اپنے پیر پر جب محسوس ہوا تو اس نے اپنا پیر تھوڑا پیچھے کیا تو ضیغم نے اسے دیکھا تو اس نے پیر آگے کر دیا۔۔

ذلفاء دیکھ رہی تھی اور وہ نیچے بیٹھا اس کہ پیر پر اب بینڈج کرنے لگا۔۔۔

ہو گیا۔۔اتنا سا کام تھا بس۔۔وہ بینڈج کر کہ بولا۔۔

ایم سوری۔۔۔ذلفاء کہ بولنے پر اس نے سوالیاں نظروں سے اسے دیکھا تو وہ بولی۔

کل جو کچھ میں نے کہا اس کہ لیے۔۔میں کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی۔۔۔ذلفاء کو دیکھ رہا تھا اور اب جب وہ اس کی بیڈج بھی کر رہا تھا تو اسے اور افسوس ہوا اپنے کیے کا۔۔۔

تو اپ کو احساس ہو گیا۔۔۔ چلیں تو آپکی معافی قبول کرتا ہو۔۔۔ ضیغم ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

میں نے جو چیزیں کہیں تھی وہ نہیں منگوائیں تم نے۔۔اپنی جھجک مٹانے کہ لیے وہ بولی۔۔

اووو سوری میں تو بھول ہی گیا تھا۔۔اسے واقع یاد نہیں تھا۔۔ صبح سے وہ میٹنگ میں مصروف تھا۔اس بعد پھر وہ غصے میں گھر آ گیا تھا۔۔

کیا؟؟؟ذلفاء نے غصے میں اسے گھورا۔۔۔

سوری۔۔ معصوم سی شکل بنا کر بولا۔

تین دن سے میں نے یہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں اب مجھے الجھن ہو رہی ہے۔۔ ضیغم کہ سوری کہنے پر وہ چڑ کہ بولی۔۔

اچھا میں ابھی منگوا دیتا ہوں۔۔۔۔ ضیغم کہتا ہوا اٹھا اور موبائل اٹھا کر فون کرنے لگا۔جب وہ بولی۔۔۔

اب رہنے دو گھر والے پریشان ہو جائیں گے۔۔۔وہ منا کرتے ہوئے اٹھی اور اندر جانے لگی ۔اس کہ کہنے پر ضیغم نے کال کاٹ دی اور اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

بیٹا آپ ابھی تک جاگ رہی ہو۔۔ عمر صاحب نے امل کو کمرے کہ بجائے لاونج میں دیکھا بجے تو وہ بولے۔ 12 رات کہ

وہ بابا ملا ہم ابھی تک نہیں آئے اتنی رات ہو رہی ہے۔۔وہ پریشانی سے بولی۔۔

بیٹا اس کا فون آیا تھا وہ آج ہو سپیٹل میں ہی رہے گا کوئی ایمر جنسی ہو گئی ہے اس لیے۔ آپ پریشان نا ہو اپنے کمرے جا کر آرام کرو۔۔ انھوں نے بڑے پیار سے اسے سمجھایا۔۔

اوو اچھا۔۔ امل نے بجھے دل سے کہا۔۔ وہ کب سے اس کا انتیظار کر رہی تھی۔ اسے دیکھنے کہ لیے اس کی آنکھوں کہ دیے کب سے بے تاب تھے اور اب جب پتا چلا کہ وہ نہیں آ رہا تھا تو اس کا دل بجھ گیا۔۔

شب بخیر بابا۔۔ وہ عمر صاحب سے بولی تو انھوں نے اس کہ سر پر ہاتھ رکھا اور بولے۔۔

اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔۔ ان کی دعا پر ہلکا سا مسکرائی اور اوپر چلی گئی۔۔

کمرے میں آئی تو اس نے ملاہم کو کال ملائی یہ جانتے ہوئے کہ وہ نہیں اٹھائے گا اس کی کال مگر پھر بھی دل کہ ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے کال ملائی۔۔ بیل جاتی رہی مگر اس نے کال نہیں اٹھائی۔۔ امل کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔

میں جانتی ہوں ملاہم آپ میری وجہ سے گھر نہیں ہیں۔۔ کیوں کرتے ہیں مجھ سے اتنی نفرت ۔۔ کیوں نظر نہیں آتی ہے آپ کو میری محبت۔۔ وہ ملاہم کہ تصور سے مخاطب تھی۔۔ پھر بیڈ پر بیٹھی اور ملاہم کا تکیے کو اپنے سینے سے لگا کر رونے لگی۔ اس کہ آنسو تکیے میں جزب ہونے لگے۔۔

مجھے تمہارے بیٹے کی سمجھ نہیں آتی اتنی اچھی لڑکی ہے امل مگر وہ پھر بھی اس کہ ساتھ ایسا کرتا ہے۔۔عمر صاحب اپنے کمرے میں آکر فاطمہ بیگم سے بولے۔۔۔

کیا کر دیا ملاہم نے؟؟؟

امل باہر ابھی تک اس کا انتیظار کر رہی تھی۔۔ایک کال کر کہ نہیں بتا سکتا تھا اسے۔

آپ جانتے ہیں اس کہ ساتھ کیا ہوا ہے پھر بھی آپ چاہتے ہیں وہ اتنی جلدی نورمل ہو جائے ۔۔اسے تھوڑا وقت تو دیں۔۔فاطمہ بیگم کہ کہنے پر نرم پڑے۔۔

تم سمجھاو اسے پھر بھی۔۔وہ کہہ کر سونے کہ لیے لیٹ گئے۔۔

ملاہم اپنے کیبن میں کرسی پر سر ٹیکائے بیٹھا کسی گہیری سوچ میں گھم تھا اور سوچوں کا مرکز آج بھی ایمان ہی تھی۔۔وہ اس کہ بعد سے ہوسپیٹل نہیں آئی تھی۔۔وہ دونوں ایک ہی ہوسپیٹل میں تھے۔

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

ملاہم نے موبائل نکالا اور ایمان کو کال کی۔۔بیل جاتی رہی۔۔مگر کسی نے نہیں اٹھایا۔۔اس نے دوبارہ کال کی مگر پھر بھی نہیں کال اٹھائی۔۔مگر اس نے بھی سوچ لیا تھا آج اس سے بات کر کہ رہے گا اور وہ کالس پر کالس کرتا گیا۔۔آخر اس نے کال اٹھا ہی لی۔۔

ہیلو۔۔۔اور اس کی آواز سن کر ملاہم کو لگا جیسے اس میں نئی پھونک دی گئی ہو۔۔وہ اس کی آواز کو محسوس کرنے لگا۔۔

دوسری طرف وہ بھی ہیلو بول کر خاموش ہو گئی تھی۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ بولا۔۔

ایمان۔۔ایمان۔۔کچھ تو بولو یار۔۔وہ اس کی آواز دوبارہ سننا چاہتا تھا۔۔

اب بھی کچھ کہنے کو باقی رہ گیا ہے ملاہم عمر۔۔۔وہ طنزیہ لہجے میں بولی۔۔

ملاہم نے اپنی آنکھیں زور سے بند کیں کیونکہ جو درد ایمان محسوس کر رہی تھی ملاہم کو بھی اتنا ہی درد ہو رہا تھا۔۔۔

ایمان مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے۔۔میں تو تم سے معافی بھی نہیں مانگ سکتا اس کی جو میں نے کیا ہے تمہارے ساتھ۔۔

وہ غلطی نہیں تھی ملاہم وہ گناہ تھا جو تم نے کیا۔۔میری زندگی برباد کر دی تم نے اور اسے تم صرف ایک غلطی کہہ رہے ہو۔۔

ایمان۔۔وہ تو جیسے فیصلہ کر چکا تھا۔۔۔میں اپنی غلطی کو صیح کرنا چاہتا ہوں۔۔۔میں تمہارے ساتھ اپنی زندگی گزارنا چاہتا ہو

اور امل کیا ہو گا؟؟؟ایمان نے سوال کیا۔۔

میرا دین مجھے چار شادیوں کی اجازت دیتا ہے۔میں دوسری شادی کر لوں تو گناہ نہیں ہے۔۔۔

تم مردوں کو چار شادیوں میں دین یاد آجاتا ہے۔۔چار شادیاں جب کر سکتے ہیں جب سب کہ ساتھ انصاف کر سکے انسان ورنہ نہیں۔۔۔

میں کروں گا ناانصاف تمہیں کبھی کوئی شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔۔

اچھا اور پھر اس کہ بھائی نے تمہاری بہن پر گن رکھ دی اور کہا چھوڑ دو مجھے تو تم تو مجھے چھوڑ دو گے۔۔۔ایمان بھی آج سارے حساب کرنے پر تلی ہوئی تھی۔۔

ملاہم سیدھا ہو کر بیٹھا اور جھٹ بولا۔۔ نہیں ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔

جب تم مجھے شادی کہ دن اپنی دلہن بنا کر چھوڑ سکتے ہو تو تب بھی چھوڑ سکتے ہو اور تم بھول رہے ہو اس نے تمہاری بہن سے شادی ہی اس لیے کی ہے کہ تم اس کی بہن کہ ساتھ کچھ غلط نہیں کر سکو ورنہ تمہاری بہن میں ایسا کیا تھا جو اتنا امیر اور ہنڈسم بندہ ایک طلاق یافتہ سے شادی کرے۔۔۔ایمان کہ لہجے میں تلخی تھی۔۔

ایمان۔۔۔۔ملاہم غصے سے ڈھاڑا۔۔ایک لفظ میری بہن کہ بارے میں مت بولنا۔۔میں تم سے محبت کرتا ہو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم میری بہن کہ بارے میں بکو واس کرو اور میں چپ چاپ سن لوں۔۔۔ملاہم کو اس کا ذلفاء کہ بارے میں ایسی بات کرنا غصہ دلا گیا۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

کیوں نہیں سن سکتے۔۔جب کہ تم جانتے ہو یہ ہی سچ ہے۔۔ایمان بھی غصے سے بولی۔۔۔

میں آخری بار پوچھ رہا ہو۔۔تم مجھ سے شادی کرو گی یا نہیں۔۔۔وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتا اپنا غصہ کنٹرول کرتا ہو ا بولا۔۔

نہیں۔۔۔اس کا جواب فوران آیا۔۔۔میں ایک بزدل شخص سے کبھی شادی نہیں کروں گی ۔۔اس نے کہہ کر کال کاٹ دی۔۔ملاہم نے سامنے دیوار پر دے مارا۔۔۔اور اپنا سر دنوں ہاتھوں میں تھام لیا۔۔

میں جانتی ہو ملاہم کہ اگر ابھی میں ہاں کر دیتی تو تم مجھ سے کسی بھی طرح شادی کر لیتے مگر پھر اس بیچاری امل کا کیا ہوتا۔۔کال کاٹ کر ایمان خود سے مخاطب تھی۔۔۔۔تم نے کہہ دیا کہ ہم دونوں کہ ساتھ انصاف کروگے مگر میں جانتی کہ تم اس کہ بعد امل کو پوچھوگے بھی نہیں اور میں یہ گناہ نہیں کر سکتی۔۔۔ایمان نے اپنے آنسو صاف کرے۔۔اس نے ذلفاء کہ بارے میں بھی جان بوجھ کر کہا تھا تاکہ اسے غصہ آجائے اور کچھ حد تک اسے بھول جائے۔۔۔

صبح آنکھ کھلی تو اس نے صبح اٹھنے کہ بعد کی دعا پڑھی۔۔۔اس کہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔پیر کا زخم کافی حد تک ٹھیک ہو گیا تھا اور بخار بھی اتر گیا تھا۔۔پھر اٹھ کر فریش ہو کر کمرے سے باہر آئی تو باہر سناٹا تھا کوئی بھی نہیں تھا۔۔وہ شال کو لپیٹے جو کہ ضیغم کی ہی تھی باہر لون میں آئی۔۔لون بہت خوبصورت اور بڑا تھا جہاں تقریباہر قسم کہ پودے تھے۔۔ذلفاء تھوڑا آگے آئی تو اسے ضیغم دیکھائی دیا۔۔اس کی پیٹھ تھی ذلفاء کی طرف۔۔وہ بیٹھا ایک گملے میں ہینڈ فوگ کی مدد سے اس کی مٹی اوپر نیچے کر رہا تھا۔۔۔ذلفاء اس کہ پاس جا کر کھڑی ہو کر اسے دیکھنے لگی اس کہ ہاتھ بڑی مہارت سے چل رہے تھے۔۔۔جیسے وہ اس کام کو بہت اچھے سے جانتا ہو۔۔

ضیغم کو اپنے پیچھے جب کسی کا احساس ہوا تو اس نے مڑ کر دیکھا جہاں ذلفاء کھڑی پودوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

آپ یہاں؟؟؟ ضیغم نے اسے کھڑا دیکھا تو بولا۔۔وہ جو پودوں کو دیکھ رہی تھی ضیغم کی آواز پر اس نے اسے دیکھا۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔ذلفاء نے اسے دیکھ کر سلام کیا اس نے جواب دیا۔۔

آپ کو پودے پسند ہیں۔۔ ضیغم نے اس سے سوال کیا۔۔۔

نہیں۔۔۔ذلفاء نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

کیوں؟؟ ضیغم نے حیرانی سے پوچھا۔۔۔

بس نہیں پسند۔۔اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔

پھول بھی نہیں؟؟؟اس نے ایک اور سوال کیا۔۔

نہیں۔۔مجھے پھولوں سے الرجی ہے۔۔۔۔اب اس کی حیرانگی کی انتہاہ نہیں تھی۔

اور مجھے ان لوگوں سے الرجی ہے جنہیں پھولوں سے الرجی ہے۔۔ ضیغم بولا پھر اسے دیکھنے لگا۔ ضیغم کہ حیرانگی سے دیکھنے پر وہ بولی۔۔۔

کیا ہوا؟؟اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو؟؟اور کیا کہا تم نے؟؟؟ ضیغم کہ کہنے پر اسے غصہ آیا۔۔جو ضیغم سمجھ گیا تھا اس لیے بات لو سمبھالتا ہوا بولا۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کو پھول نہیں پسند۔۔لڑکیوں کو تو پھول بہت پسند ہوتے ہیں۔۔اور آپ کہہ رہی ہیں کہ الرجی ہے۔۔ ضیغم ہاتھ جھاڑتا ہوا کھڑا ہوا مسکرایہ اور بولا۔۔

جن لڑکیوں کو تم جانتے ہو انھیں ہونگے پسند مجھے نہیں ہیں۔۔۔ذلفاء نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو اس کہ کہنے پر اس کہ لبوں سے مسکراہٹ غائب ہوئی۔۔جیسے ذلفاء نے بھی نوٹ کیا۔۔

کیا مطلب ہے آپ کا؟؟ ضیغم کا لہجہ فورا بدلہ تھا۔۔۔اس کا بدلہ لہجہ دیکھ کر اسے احساس ہوا کہ کچھ زیادہ بول گئی۔۔۔

کچھ نہیں۔۔وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولی۔۔

اس کو گھورتا ہوا وہ دوبارہ بیٹھ گیا اور اپنا کام کرنے لگا۔۔اور ذلفاء پورے لان میں پھرنے لگی۔۔ ضیغم نے اسے دیکھا جو ننگے پیر گھاس پر گھوم رہی تھی۔۔۔اس کہ پیر میں پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔ ضیغم نے سر جھٹک کر اپنے کام مین لگ گیا جب وہ دوبارہ اس کہ پاس آئی اور بولی۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ضیغم۔۔۔اس کہ نام لینے پر جب اس نے کوئی ردے عمل نہیں دیا تو وہ زور سے بولی۔

ضیغم۔۔

کیا ہے سن رہا ہو۔۔بہرا نہیں ہوں۔۔۔اس کہ زور سے بولنے پر وہ چڑ کر بولا۔۔۔

تو جواب کیوں نہیں دے رہے؟؟

کیونکہ اپ نے ابھی تک کچھ پوچھا ہی نہیں۔۔۔ ضیغم کہ بولنے وہ بولی۔۔

اووہاں۔۔وہ میں کہہ رہی تھی کہ مجھے گھر جانا ہے ابھی۔۔

کس لیے؟؟؟ ضیغم اپنے ہاتھ چلاتا ہوا بولا۔۔۔

کیونکہ مجھے ماما، بابا، ملاہم اور امل سب کی یاد آرہی ہے۔۔اس کہ کہنے پر ضیغم نے مڑ کر اسے دیکھا پھر منہ موڑ کر بولا۔۔

اتنی صبح صبح کسی کہ گھر نہیں جاتے۔۔ ضیغم اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے پتا تھا اسے غصہ آئے گا۔۔

اووہیلو وہ کسی کا نہیں میرا گھر ہے۔۔ذلفاء نے کسی پر زور ڈالتے ہوئے کہا۔۔

اور ایک دن تو مجھے وہیں جانا ہے میں کون سا یہاں ساری زندگی رہنے والی ہوں۔۔۔ذلفاء کہ کہنے پر اس کا چلتا ہاتھ روکا اور اس نے مڑ کر اسے دیکھا۔۔

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

اس کہ دیکھنے پر وہ بولی۔۔ صیح تو کہہ رہی ہو۔۔ایک دن تو تم مجھے چھوڑ ہی دو گے کون سا ساری عمر اس توخ کو اپنے گلے میں لٹکاو گے۔۔ذلفاء بولتے ہوئے اس کہ سامنے بیٹھ گئی گھانس پر ۔۔۔ ضیغم چپ چاپ اسے دیکھ رہا تھا اور بول رہی تھی۔۔۔۔

تم نے ہی تو کہا تھا کہ میں یہاں امل کی وجہ سے ہوں اور جب انشاء اللہ ان کہ درمیان سب ٹھیک ہو جائے گا تو تم مجھے چھوڑ دو گے۔۔۔میں ایک حقیقت پسند لڑکی ہوں اس لیے اپنی اوقات جانتی ہوں۔۔۔

ضیغم نے اسے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے گھورا۔۔۔تو وہ بولی۔۔

صیح تو کہہ رہی لوک ایٹ یو۔۔تم میں اور مجھ زمین آسمان کا فرق ہے۔۔۔

اور وہ فرق کیا ہے؟؟؟ ضیغم اپنا کام چھوڑ کر اس سے بولا۔۔۔

بہت سارے ہیں۔۔۔۔پھر کبھی بتاوں گی۔۔۔وہ کہتے ہوئی کھڑی ہو گئی اور بولی۔۔۔ابھی بہت بھوک لگی ہے۔۔۔وہ معصوم سی شکل بنا کر بولی۔۔

تو کھڑا ہو گیا اور بولا۔۔۔

چلیں ناشتہ کرتے ہیں پھر چلی جانا آپ اپنے ماما بابا سے ملیں۔۔وہ بول کر آگے بڑھ گیا تو ذلفاء بھی اس کہ پیچھے چل دی۔۔

ملاہم فجر کی نماز مسجد سے پڑھ کر گھر آیا اور سیدھا اپنے کمرے میں آیا تو اپنے بیڈ پر امل کو سوتے دیکھا جو اس کا تکیے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑے ترچھی لیٹی سو رہی تھی۔۔

اس کو دیکھ کر ملاہم نے اپنی مٹھیاں زور سے بند کیں اور واش روم میں چلا گیا اور دروازہ زور سے بند کیا۔۔دروازے کی آواز سے امل اچھل گئی۔۔اس نے جب کمرے میں دیکھا تو کوئی نہیں تھا پھر واش روم سے پانی گرنے آواز سے وہ سمجھ گئی کہ ملاہم آگیا ہے۔۔وہ بیڈ سے اٹھی اور بیڈ کی چادر ٹھیک کی اور ملاہم کا تکیہ اس کی جگہ پر رکھا اور صوفے پر بیٹھ کر اس کا انتیظار کرنے لگی۔۔

تھوڑی دیر میں وہ فریش ہو کر۔۔شرٹ اور ٹروازر پہنے باہر آیا۔۔۔امل نے اسے دیکھا وہ بلکل سنجیدہ چہرا لیے بیڈ پر بیٹھا سونے کہ لیے۔۔۔اسے لیٹتا دیکھ وہ بولی

ملاہم پہلے ناشتہ کر لیں۔۔میں ابھی بنا کر لاتی ہوں۔۔۔

بھوک نہیں ہے۔۔وہ کہہ کر لیٹا اور جو تکیہ امل لے کر سو رہی تھی اس نے اٹھا کر نیچے پھنکا اور دوسرا تکیہ لے کر سونے لیٹ گیا اور امل اسے بس سیکھتی ہی رہ گئی۔۔۔پھر تکیہ اٹھایا اور صوفے پر رکھ کر واش روم چلی گئی۔۔۔

وہ دونوں اندر آئے تو ضیغم اپنے کمرے میں چلا گیا جب کہ ذلفاء لاونج میں بیٹھ کر ٹی وی دیکھنے لگی۔۔چلینل چینج کرتے کرتے اس کا ہاتھ ایک چلینل رکھ گیا جہاں ٹوم اینڈ جیری کارٹون آرہا تھا۔۔۔وہ پیر اوپر کر کہ بیٹھ گئی اور مزے سے کارٹون دیکھنے لگی۔۔۔تھوڑی دیر میں ضیغم کپڑے بدل کر نیچے ایا تو اوہ مزے سے کارٹون دیکھ رہی تھی اس کہ چہرے پر مسکراہٹ تھی اور ہر تھوڑی دیر میں وہ ہنس بھی رہی تھی۔۔اسے ہنستا دیکھ وہ مسکرایا اور اس کہ برابر والے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔ضیغم نے اپنا لیپ ٹوپ اٹھایا اور اسے چلانے لگا مگر جب اس کہ ہنسنے کی آواز آتی تو اسکرین کو دیکھتا پھر ذلفاء کو اور پھر اپنے کام میں لگ جاتا۔۔

آپ نے ثریہ بی بی کو ناشتے کا بول دیا تھا؟؟؟ ضیغم کی نظریں اسکرین پر ہی تھی جب اس نے پوچھا۔۔

میں کیوں انھیں اوڈر دوں گی؟؟؟ذلفاء نے الٹا اس سے سوال کیا۔۔۔

کیا مطلب؟؟ پھر کون بولے گا؟؟ ضیغم کو اس کی بات سمجھ میں نہیں آئی۔۔۔

تم بولو گے۔۔۔ میں کون ہوتی ہوں اوڈر دینے والی۔۔ ذلفاء کی بات پر اس نے اسکرین سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا پھر بولا۔۔

ذلفاء آپ کیوں صبح سے ایسی باتیں کر رہی ہیں۔۔ آپ یہاں کسی کو بھی اوڈر کر سکتی ہیں کوئی آپکو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔ آپ جب تک یہاں ہیں ایسے اپنا ہی گھر سمجھیں۔۔۔ سو پلیز آئیندہ ایسی کوئی بات نہیں کرنی۔۔ ضیغم نے بڑے آرام سے اسے سمجھایا۔۔ اب جائیں اور ثریہ کو ناشتے کا بولیں بھوک لگ رہی ہے مجھے۔۔ وہ کہہ کر دوبارہ اپنے کام میں لگ گیا۔۔ ذلفاء چپ چاپ اٹھی اور کچن کی طرف چل دی تو ضیغم نے اسے جاتا دیکھتا رہا پھر اپنا سر جھٹک دیا۔۔

ناشتے سے فارغ ہو کر وہ بولی۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اب میں جاوں؟؟

کہاں؟؟؟ ضیغم نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

اپنے گھر۔۔۔ وہ چڑتے ہوئے بولی۔۔۔

ڈرائیور تین دن چھٹی پر گیا ہے۔۔ ضیغم نے موبائل کی اسکرین دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تو اوبر کروا دو۔۔۔ ذلفاء نے کہا۔۔

خبر دار جو یہ اوبر یا کریم میں آپ گئیں تو۔۔۔ ضیغم اسے گھورتے ہوئے بولا۔۔وہ جانتا تھا کہ کیا کیا حادثے ہو چکے ہیں اکیلی لڑکیوں کہ ساتھ۔۔اس لیے اس نے جھٹ منا کیا۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔تو رکشا منگوا دو۔۔وہ بات سمجھتے ہوئے دوبارہ بولی۔۔

ہاں اذان بول کیا ہوا؟؟وہ کوئی جواب دیتا کہ اس سے پہلے اس کا فون بجا جس پر اذان کی کال تھی۔۔اس نے کال ریسیو کی اور اسے چپ رہنے کا کہا۔۔تو ذلفاء نے اسے گھورا۔۔

اچھا ٹھیک ہے آرہا ہوں میں تھوڑی دیر میں۔۔اس نے کہہ کر کال کاٹی اور ذلفاء سے بولا۔۔

چلیں میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔

وہ تو تم نے چھوڑنا ہی ہے ایک دن۔۔۔ذلفاء نے ذو معنی میں کہا مگر وہ سمجھ گیا تھا۔۔ذلفاء نے کہہ کر شال سر پر لی اور آگے بڑھی۔۔

ضیغم نے گاری کی چابی لی اور باہر آیا وہ گاڑی کہ پاس ہی کھڑی تھی ایک ہاتھ شال کہ کونے سے اپنے چہرے کا نقاب کیے۔۔ضیغم نے گاڑی کا لوک کھولا تو وہ اندر بیٹھی۔۔ضیغم نے گاڑی اسٹارٹ کی تو ذلفاء نے سفر کی دعا پڑھی مگر اس کی آواز اتنی تھی کہ ضیغم نے بھی سنی۔۔ضیغم نے اسے دیکھا تو وہ بولی۔۔

جب کسی سواری پر سوار ہوتے ہیں تو سفر کی دعا پڑھتے ہیں۔۔

جی دادی اماں۔۔ضیغم آگے دیکھتا ہوا بولا۔۔

تم نے پڑھی؟؟

کیا؟؟

سفر کی دعا۔۔۔

مجھے نہیں آتی۔۔۔

کوئی بات نہیں میں پڑھا دیتی ہوں چلو پڑھو۔۔وہ پر جوش انداز میں بولی۔۔

سُبْحَانَ الَّذِي۔۔۔۔۔اس نے بول کر اسے بولنے کو کہا تو وہ بولا۔۔۔

سُبْحَانَ الَّذِي

سَخَّرَ لَنَا۔۔۔وہ توڑ توڑ کر اسے پڑھا رہی تھی۔۔۔۔

سَخَّرَ لَنَا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ۔۔۔وہ بہت آرام آرام سے ایک ایک لفظ کہہ رہی تھی کہ اسے صاف سمجھ آجائے۔۔۔

هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ

مُقْرِنِينَ۔۔۔۔۔

مُقْرِنِينَ

وَاِنَّاۤاِلَیٰ۔۔۔۔

وَاِنَّاۤاِلَیٰ

رَبِّنَاۤلَمُنقَلِبُون۔۔۔۔

رَبِّنَاۤلَمُنقَلِبُونَ

ذلفاء نے اسے پوری دعا پڑھائی۔۔اور ضیغم نے بھی پڑھی لی وہ خوُد بھی حیران تھا کہ اس نے کیوں اس کی بات مان کر پڑھ لی دعا۔۔ ضیغم نے گاری باہر نکالی تو وہ بولی۔۔

تمہیں پتا ہے ضیغم اس دعا کا مطلب کیا ہے؟؟اس کہ پوچھنے پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔

دیکھوں جب بھی ہم کوئی یاد کرتے ہیں تو ہمیں پتا ہونا چاہیے کہ ہم اللہ سے مانگ کیا رہے ہیں جب تک یہی نہیں پتا ہو گا تو کوئی فائدہ ہی نہیں۔۔۔اس نے کہہ کر است ترجمہ بتایا۔۔وہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قابو میں کر دیا اور ہم میں طاقت نا تھی کہ اس کو قابو میں کر لیتے اور ہم کو اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔۔وہ کہہ کر چپ ہو تو وہ بولا۔۔

کیا ہوا چپ کیوں ہو گیئں آپ؟؟

کیونکہ ترجمہ اتنا ہی تھا۔۔اس کہ کہنے پر وہ ہلکا سا مسکرایہ۔۔

دیکھوں جب بھی ہم کوئی دعا یاد کرتے ہیں تو ہمیں پتا ہونا چاہیے کہ ہم اللہ سے مانگ کیا رہے ہیں جب تک یہی نہیں پتا ہو گا تو کوئی فائدہ ہی نہیں۔۔۔اس نے کہہ کر اس کا ترجمہ بتایا۔۔وہ پاک ہے جس نے اس کو سواری کو ہمارے قابو میں کر دیا اور ہم میں طاقت نا تھی کہ اس کو قابو میں کر لیتے اور ہم کو اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔۔وہ کہہ کر چپ ہوئی تو وہ بولا۔۔

کیا ہوا چپ کیوں ہو گیئں آپ؟؟

کیونکہ ترجمہ اتنا ہی تھا۔۔اس کہ کہنے پر وہ ہلکا سا مسکرایہ۔۔

ضیغم نے اس کہ گھر کہ اگے گاڑی روکی۔۔تو وہ مڑ کر بولی۔۔

جزک اللہ۔۔۔اس کہ کہنے پر ضیغم نے اسے دیکھا تو وہ بولی۔۔

میں آج یہیں رکوں گی تو مجھے لینے نہیں آنا۔۔ٹھیک ہے؟؟

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

ٹھیک ہے۔۔۔ ضیغم کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔

اللہ حافظ۔۔وہ کہہ کر اترنے لگی جب وہ بولا۔۔

اللہ حافظ۔۔مگر اس کی آواز بہت ہلکی تھی وہ سن نہیں سکی اور اتر کر گھر کہ اندر چلی گئی۔۔اس کہ جانے کہ بعد ضیغم نے گاڑی آگے بڑھا دی۔۔۔

وہ اندر آئی تو عمر صاحب صوفے پر بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے۔۔ذلفاء نے آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر ان کہ پاس گئی اور پیچھے سے انھیں ہگ کیا۔۔

اپنے دونوں ہاتھ ان کہ گلے میں ڈال کر وہ بولی۔۔

السلام علیکم بابا۔۔پہلے تو وہ چونکے اس کہ ایسا کرنے پر مگر پھر اس کی آواز سن کر وہ مسکرائے اور اس کہ ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے بولے۔۔۔

وعلیکم السلام میرا بیٹا۔۔انھوں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے آگے لائے تو ذلفاء اپنے بابا کہ گلے لگ گئی۔۔

کیسے ہیں آپ؟؟وہ ایسی پوزیشن میں بولی۔۔

میرا بیٹا اچھا ہے تو میں بھی ٹھیک ہوں۔۔وہ ذلفاء چہرا ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولے۔۔

میں بلکل ٹھیک ہوں اللہ کہ حکم سے۔۔ذلفاء مسکراتے ہوئے بولی تو وہ بھی مسکرا دیے۔۔

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

باقی سب کہاں ہیں؟؟

تمہاری ماما اور امل کچن میں اور ملاہم سو رہا ہے۔۔

میں مل کر آتی ہوں۔۔وہ کہہ کر کچن میں چلی گئی۔۔

السلام علیکم۔۔وہ کچن میں داخل ہوتے ہی زور سے بولی۔۔

ذلفاء میری بچی۔۔فاطمہ بیگم نے تو اسے فوران گلے سے لگالیا۔۔امل اسے دیکھ کر مسکرائی۔۔

کیسی ہیں آپ۔۔وہ اس سے الگ ہوتے ہوئے بولی۔۔

اب اچھی ہوں اپنی بیٹی کو جو دیکھ لیا۔۔ذلفاء دوبارہ ان کہ گلے لگ گئی۔۔۔پھر دور ہوتے ہوئے وہ امل کہ پاس گئی۔۔

کیسی ہیں بھابی جی۔۔وہ کہتے ہوئے امل کہ گلے لگی تو امل بھی خوشی خوشی اس سے ملی۔۔

میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں؟؟امل اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

مگر ذلفاء نے اس کی شکل دیکھی اور بہت کچھ سمجھ گئی تھی پھر مسکرا بولی۔۔

اللہ کا کرم ہے۔۔

اور بھائی کیسے ہیں؟؟؟امل نے اس سے پوچھا۔۔

تمہاری بات نہیں ہوتی ضیغم سے؟؟؟بلکہ مجھے یاد آیا تم گھر بھی نہیں آئیں۔کیوں؟؟؟ذلفاء نے اس سے پوچھا تو وہ خاموش ہو گئی۔۔

اسکو خاموش دیکھ وہ بولی۔۔ایک کام کرتے ہیں۔کل جب میں جاوں گی تو تم میرے ساتھ چلنا۔۔ٹھیک ہے۔۔اس نے کہہ کر اس کی رائے چاہی۔۔پھر اپنی امی کو دیکھا تو فاطمہ بولیں۔۔

ہاں ہاں ضرور۔۔۔

میں ملاہم سے مل کر آتی ہوں۔۔ذلفاء کہہ کر کچن سے نکلی اور ملاہم کہ کمرے میں آئی تو وہ بیڈ پر آرام سے سو رہا تھا۔۔ذلفاء کو اسے دیکھ کر شرارت ہو جھی اور وہ بیڈ س تک گئی اور پھر ملاہم کہ کان میں زور سے چیخی۔۔۔چیخ اتنی زور کی تھی کہ ملاہم ہڑبڑا کر اٹھ کیا۔۔

کیاہوا؟؟وہ گھبراتے ہوئے بولا تو ذلفاء اسے دیکھ ہنسنے لگی۔۔پہلے اس نے ذلفاء کو دیکھا پھر جب سمجھ آیا تو وہ کمفرٹر پھنکتا ہوا ذلفاء کہ پیچھے بھاگا۔۔۔

ابھی بتاتا ہوں تجھے تو۔۔

ماماااااااااابچاو۔۔۔وہ چیختی ہوئی کمرے سے نکلی۔۔۔ماما۔۔بچاو۔۔۔۔ذلفاء کی آواز پر امل گھبرا گئی۔۔

اللہ رحم کیاہو گیا۔۔۔امل نے فاطمہ بیگم سے کہا تو مسکرا دیں اور بولیں۔۔

یہ جو ابھی اوپر گئی تھی اسی نے کچھ کیاہو گا جو ملاہم اسے مارنے دوڑا ہے۔۔۔ان کہ کہنے پر وہ مسکرائی اور کچن سے وہ دونوں باہر آئیں۔۔تو ذلفاء بھاگتے ہوئے نیچے آرہی تھی اور ملاہم غصے میں اس کہ پیچھے تھا۔۔

تو ایک دفعہ ہاتھ لگ پھر بتاتا ہوں۔۔۔وہ بولتا ہوا بھاگ رہا تھا اس کہ پیچھے۔۔ذلفاء امل کہ پیچھے تھی ملاہم اسے پکڑنا چاہتا تھا مگر وہ امل کو آگے کر دیتی۔۔۔پھر وہ اس کہ پاس آیا تو اس نے امل کر پکڑ کر گھوما دیا۔۔پھر اچانک امل کو دھکا دیا اور بھاگی تو ملاہم نے امل کو پکڑا اور یہ وہ لمحہ تھا جب ان دونوں کی نظریں ملیں اور امل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔۔۔مگر اگلے ہی پل یہ سحر ٹوٹا کیونکہ ذلفاء کہ چیخنے کہ آواز آئی۔۔

وہ اپنے پیر کہ ذخم کو بھول ہی گئی تھی اور بڑے مزے سے بھاگ رہی تھی۔۔اس میں شدید درد ہونے لگا اور خون بھی نکلنا شروع ہو گیا جو کہ پٹی پر نظر آنے لگا۔۔

ذلفاء۔۔۔ملاہم امل کو چھوڑ تا فورا اس کہ پاس آیا۔۔وہ زمین پر اُپنا پیر پکڑے بیٹھی تھے۔

یہ کیا ہوا پیر میں ؟؟ ملاہم نے پریشانی سے پوچھا۔۔

لگ گئی تھی۔۔ذلفاء بولی۔۔

پہلے بتا نہیں سکتی تھیں کہ پیر میں لگی ہوئی ہے۔۔۔ملاہم بولا۔۔۔

بھاگنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔فاطمہ بھی بولیں۔۔

اچھا آپ ڈانٹیں تو نہیں یار۔۔ذلفاء ان دونوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

کیا ہوا؟؟؟ عمر صاحب بھی آ گئے تھے۔۔

کچھ نہیں بابا۔۔پیر میں لگی ہوئی ہے اس کہ اور بھاگ رہی تھی۔اب درد ہو رہا ہے۔۔۔ملاہم نے عمر صاحب کو پتایا

اچھا ہے پتہ چلے میری نیند خراب کی تھی نا۔۔ملاہم آہستہ سے اس کہ کان میں بولا اور اسے اٹھایا۔۔

بابا دیکھیں ڈانٹ رہا ہے مجھے۔۔ذلفاء نے عمر صاحب کو کہا

ملاہم۔۔۔عمر صاحب تھوڑا سختی سے بولے۔۔

بابا میں نے نہیں ڈانٹا۔۔جھوٹی۔۔۔ملاہم نے اسے آنکھیں دیکھائیں۔۔۔

پھر ملاہم اسے لے کر اسی کہ کمرے میں آیا اور پٹی کھول کر زخم دیکھنے لگا۔۔

کب لگا یہ اور کیسے ؟؟

وہ گلاس پیر پر گر گیا تھا۔۔

گلاس سے اتنا گہرا زخم لگتا ہے ؟؟ ملاہم نے اسے مشکوک نظر سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

وہ گلاس اوپر کیبینٹ میں تھا میرا ہاتھ مشکل سے پہنچ رہا تھا تو وہ اچانک گر گیا۔۔۔ذلفاء یہ کیا بول رہی ہے۔۔وہ دل میں بولی۔۔

ملاہم اٹھا کہ فسٹ ایڈ بوکس لائے مگر وہ اٹھا ہی تھا کہ امل بوکس لے کر اندر آئی۔۔ملاہم نے دیکھا تو اس نے بوکس ملاہم کی طرف بڑھایا۔۔ملاہم نے ایک نظر اسے دیکھا پھر اس کہ ہاتھ سے بوکس لے کر بیڈ پر بیٹھ گیا اور ذلفاء کہ پیر پر بینڈیج کرنے لگا۔۔

اوسوئیٹ امل۔۔۔جزاک اللہ۔۔ذلفاء نے امل کو دیکھتے ہوئے بولی تو وہ مسکرا دی اور بولی۔۔۔

زیادہ درد ہو رہا ہے ؟؟ امل کہ پوچھنے پر اسنے منہ بناتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔۔

انشاءاللہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔امل نے اس کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔ملاہم نے اسے دیکھا جو اب ذلفاء کہ برابر میں بیٹھی تھی۔۔۔

یہ بنڈیج کس نے کی تھی تمہیں تو نہیں آتی۔۔ ملاہم نے مرحم لگاتے ہوئے پوچھا۔۔

پہلے ڈاکٹر کر کہ گئیں تھیں۔۔ پھر کل ضیغم نے کی تھی۔۔ اس کہ بتانے پر امل نے ملاہم کو دیکھا جیسے کہہ رہی ہو کہ دیکھا میرا بھائی کتنا خیال رکتا ہے۔۔ اس کہ دیکھنے پر ملاہم نے اسے دیکھا پھر نظروں کا زوایہ بدل لیا۔۔۔

میں دودھ لاتی ہوں کتنی کمزور ہو گئی ہو۔۔ فاطمہ بیگم کہہ کر جانے لگیں تو امل بولی۔۔

ماما آپ بیٹھیں میں لے آتی ہوں۔۔ امل کہہ کر اٹھی اور جانے لگی تب فاطمہ بولیں۔

امل بیٹا دودھ میں مائلو ڈال دینا ورنہ اس نے نہیں پینا۔۔ ان کہ کہنے پر وہ جی بول کر باہر چلی گئی۔۔

آپ نے امل سے کام کروانا بھی شروع کر دیا؟؟ ذلفاء نے فاطمہ سے پوچھا۔۔

وہ خود ہی لگ گئی کہ میں بھی آپ کہ ساتھ کام کروں پھر میں نے سوچا اکیلے بیٹھے الٹا سیدھا ہی سوچے گی اس لیے۔۔ فاطمہ بیگم کہ بولیں۔۔

تھوڑی ہی دیر میں امل دودھ لے کر آئی اور ذلفاء کو دیا تو ذلفاء بولی

سوری یار تمہیں پریشان کر دیا میں نے۔۔ ذلفاء واقع شرمندہ ہو رہی تھی کہ اس کی وجہ سے اسے کام کرنا پڑا۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہو ذلفاء۔۔۔اگر تم نے دوبارہ ایسا کہا تو میں بات نہیں کروں گی بتا رہی ہوں میں۔۔امل کہنے پر اس نے اپنے کان پکڑے اور بولی

سوری اب نہیں کہوں گی۔۔وہ کہہ کر ہنسنے لگی تو اس کہ ساتھ امل بھی ہنس دی۔۔۔ملاہم نے اسے دیکھا کیونکہ کافی سالوں بعد وہ اسے ہنستے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔ایک پل کو تو اس کی نظر ہی اس کہ چہرے پر اٹک گئی۔۔پھر جب اسے احساس ہوا کہ سب ہی کمرے میں ہیں تو اس نے نظریں پھیر لیں۔۔

تھوڑا آرام کر لو۔۔میں جب تک کھانے کا انتیظام کرتی ہوں۔۔فاطمہ کہتی اٹھیں تو امل بھی اٹھ گئی۔۔عمر صاحب تو پہلے ہی چلے گئے تھے۔۔ملاہم بھی جانے لگا تو ذلفاء بولی۔۔

ملاہم رکو۔۔۔اس کہ سنجیدگی سے کہنے پر وہ روکا اور دروازہ بند کر کہ آکر اس کہ پاس بیٹھ گیا ۔۔

ہاں بولو۔۔درد زیادہ تو نہیں ہو رہا۔۔اسے لگا کہ ذلفاء کو درد ہو رہا ہے اور وہ بس کہ سامنے بولنا نہیں چاہتی تھی۔۔

نہیں۔۔مجھے کچھ اور بات کرنی ہے۔۔تمہارے اور امل کہ بارے میں۔۔

ذلفاء طبیعت ٹھیک نہیں ہے آرام کرو۔۔وہ بھی سنجیدگی سے بولا۔۔

میں ٹھیک ہوں مگر مجھے تم اور امل دونوں ٹھیک نہیں لگ رہے۔۔

اچھا کیا لگ رہا ہے تمہیں۔۔

یہی کہ تمہارا سلوک اس کہ ساتھ اچھا نہیں ہے۔۔

تم یہ کیسے کہہ سکتی ہوں؟؟

امل بیٹا دیکھنا کہیں پھر سے لڑنا تو شروع نہیں ہو گئے دونوں۔۔فاطمہ بیگم نے امل کو بھیجا ۔۔۔وہ کمرے میں ہی آ رہی تھی جب اپنے نام پر روک گئی۔۔

کیونکہ میں تمہاری بہن ہو جانتی ہوں تمہیں۔۔اور دیکھی ہے میں نے امل کی آنکھوں میں اداسی۔۔

ابھی تو ہنس رہی تھی۔۔۔ملاہم نے چڑتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں مگر اس کی آنکھیں نہیں ہنس رہی تھیں۔۔ایک بات میری یاد رکھنا ملاہم اسے نا تو تمہارے پیسوں کی ضرورت ہے اور نا ہی وہ دو وقت کی روٹی کہ لیے تمہاری محتاج ہے۔۔اللہ نے اس کہ بھائی تم سے کئی گناہ زیادہ دولت سے نوازہ ہے۔۔۔وہ یہاں ہے تو تمہاری محبت کی وجہ سے۔۔تم سے بے انتہا محبت کرتی ہے وہ۔۔۔ملاہم اسے سن رہا تھا۔۔امل کہ دل کی دھڑکنیں بڑھنے لگیں۔۔

وہ تمہاری ملازمہ ہے کہ جس کہ ساتھ جیسا سلوک چاہو کر لو۔۔وہ کوئی کھلونا نہیں ہے اللہ نے اسے حلال طریقے سے تمہاری زندگی میں شامل کیا ہے۔۔۔اس کہ الفاظ ملاہم کہ دل پر اثر کر رہے تھے۔۔۔امل کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔

کیا تم کبھی یہ دعا کر سکو گے کہ تمہاری بیٹی کو تمہارے جیسا شوہر ملے؟؟؟ ملاہم نے اسے حیرت سے دیکھا اور فورا دل میں کہا اللہ نا کرے۔۔۔ امل وہیں کھڑی کھڑی لاجواب ہو گئی کہ کیا وہ کبھی یہ دعا کر سکے گی؟؟؟

یا پھر اپنے بیٹے کہ لیے دعا کرو گے کہ اللہ اسے امل جیسی محبت کرنے والی بیوی۔۔ ملاہم نے اس سے نظریں چرا لیں مگر دل میں کہنیں بہت اندر اس نے اس بات کو تسلیم کر لیا تھا۔۔۔ امل نے اپنی آنکھیں بند کیں تو آنسو اس کہ گال پر گر گئے۔۔۔

تمہارے اس بد سلوکی کو وہ تب تک ہی برداشت کرے گی جب تک تم سے محبت کرتی ۔۔۔ کبھی اس پر ہاتھ نا اٹھانا ملاہم ورنہ اس کہ دل سے تمہاری عزت نکل جائے گی۔۔۔ اگر تمہیں لگتا ہے کہ تم اس کہ ساتھ کتنا ہی برا سلوک کر لو اور وہ کہنیں نہیں جا سکتی تو سوچ ہے تمہاری۔۔۔ وہ یہاں صرف اپنی دل کہ ہاتھوں مجبور ہو کر یہاں ہے۔۔۔ یہ اس کی محبت ہے جو اسے یہاں روکے ہوئے ہے۔۔ اور جس دن یہ محبت اس کہ دل سے نکل گئی نا تو تم اس کہ آگے اپنا دل کھول کر بھی رکھ لو وہ نہیں رکے گی۔۔۔ تمہاری نفرت اس کہ دل سے تمہارے لیے محبت کو قطرہ قطرہ کر کہ نکال رہی ہے پھر اتنی شدد سے تم اس سے نفرت نہیں کرتے ہو گے جتنی شدد سے وہ تمہیں اپنے دل سے نکال دے گی۔۔۔ ملاہم کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا بولے۔۔ کیسے وہ اپنے آپ کو ڈیفینڈ کرے۔۔ ذلفاء نے اس کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو ملاہم نے اسے دیکھا پھر بولا۔۔

یہ بہت مشکل ہے میرے لیے۔۔ ملاہم جب بولا تو اس کہ لہجے میں ایک قرب تھا۔۔ جیسے ذلفاء کہ ساتھ ساتھ باہر کھڑی امل نے بھی محسوس کیا تھا۔۔۔ مجھے ایک موقع تو دیں ملاہم میں آپ کہ سارے درد سمیٹ لوں گیا۔۔ امل نے دل میں کہا۔۔

اسے ایک موقع تو دو۔۔ تم نے اسے موقع ہی کب دیا ہے۔۔ ذلفاء نے امل کہ دل کی ہی بات بول دی۔۔۔ امل نے دل ہی میں اپنے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اللہ نے اس کہ بھائی کہ نصیب میں اتنی اچھی لڑکی دی جو دوسروں کہ لیے اپنوں سے لڑ جائے۔۔۔ تھوری دیر تک جب ان دونوں کی آواز نہیں آئی تو امل نے دروازہ نوک کیا۔۔ ان دونوں نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے امل اندر آئی۔۔ اور ملاہم سے بولی۔۔۔

ماما آپ کو بولا رہی ہیں۔۔ وہ کہہ کر رکی نہیں تھی فورا باہر چلی گئی۔۔۔ ذلفاء نے ملاہم کو دیکھا اور ملاہم نے ذلفاء کو۔۔

ذلفاء ایک دن کا کہہ کر دو دن اپنے گھر رو کی پھر ملاہم نے اسے صبح ہو سپیٹل جاتے ہوئے اسے ضیغم کہ گھر کہ باہر چھوڑا اور چلا گیا۔۔

ذلفاء اپنا بیگ لے کر اندر آئی گھر میں مکمل خاموشی تھی۔۔ وہ چلتی ہوئی اندر آئی جب ثریہ نے کچن سے نکلتے اسے دیکھا تو سلام کیا۔۔ ذلفاء نے اس کہ سلام کا جواب دیا اور (ملازمہ) اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

تھوڑی دیر بعد ثریہ دروازہ نوک کرتی اس کہ کمرے میں آئی اور بولی۔۔

میم آپ کہ لیے ناشتہ بنادوں؟؟

نہیں شکریہ میں ناشتہ کر کہ آئی ہوں۔۔ذلفاء کہ جواب پر وہ جانے لگی جب ذلفاء بولی۔۔

ثریہ ضیغم آفس چلے گئے؟؟؟اس نے ضیغم کو نہیں دیکھا تھا ورنہ وہ صبح اٹھا ہوا ہوتا تھا۔۔

میم آپکو نہیں پتا؟؟؟ ملازمہ نے حیرت سے پوچھا۔۔

کیا نہیں پتا؟؟؟

وہ سر تو ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔۔۔اس کہ بتانے پر وہ بولی۔۔

اووہاں میں تو بھول ہی گئی تھی۔مجھے یاد آگیا۔۔شکریہ۔۔۔ذلفاء نے بات کو گھوماتے ہوئے کہا۔۔اب وہ اسے کیا بتاتی کہ اس بتانا تک گوارا نہیں کیا۔۔

بدتمیز بتا کر نہیں جاسکتا تھا میں کچھ دن اور روک جاتی گھر۔۔ثریہ کہ جاتے ہوئے وہ منہ میں بڑ بڑائی۔۔اسے ضیغم پر غصہ آرہا تھا۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ضیغم کو گئے آج تیسرا دن تھا۔۔ذلفاء کو بلکل بھی اس کی یاد نہیں آرہی تھی ایک دو دفعہ یاد بھی آئی تو اس نے سر جھٹک دیا۔۔۔وہ روز صبح فجر میں اٹھتی اور انماز کہ بعد تلاوت کرتی۔۔۔پھر لان میں گھومتی رہتی۔۔پھر گھر پر بات کر لیتی۔۔ٹی وی دیکھ لیتی پھر سو جاتی۔۔بہت ہی کوئی بور روٹین ہو گئی تھی اس کی۔۔۔

ابھی بھی لاونج میں بیٹھی قرآن کی تلاوت کر رہی تھی۔۔اس کی عادت تھی وہ تلاوت تھوڑی اونچی آواز میں کرتی تھی ابھی بھی وہ سورۃ بقرۃ کی تلاوت کر رہی تھی ترجمہ اور تفسیر کہ ساتھ جب ثریہ آکر اس کہ پاس کھڑی ہو کر اسے سننے لگی۔۔تو ذلفاء نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ دوسرے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوۡمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَمَا خَلۡفَہُمۡ وَلَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَلَا یَـُٔوۡدُہٗ حِفۡظُہُمَا وَھُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ۔۔(255سورۃ البقرۃ۔۔آیت نمبر)

للہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا :ترجمہ ہے، جسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو اس کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی کی وُسعت نے زمین اور آسمان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا ہے اور نہ اُکتاتا ہے وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

عظیم تر آیت تعارف اللہ بزبان اللہ یہ آیت آیت الکرسی ہے، جو بڑی عظمت والی آیت ہے۔ حضرت ابی بن کعب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے ہیں کہ کتاب اللہ میں سب سے زیادہ عظمت والی آیت کون سی ہے؟ آپ جواب دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ہی کو اس کا سب سے زیادہ علم ہے۔ آپ پھر یہی سوال کرتے ہیں، بار بار کے سوال پر جواب

دیتے ہیں کہ آیت الکرسی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابو المنذر اللہ تعالیٰ تجھے تیرا علم مبارک کرے، اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کی زبان ہو گی اور ہونٹ ہوں گے اور یہ بادشاہ حقیقی کی تقدیس بیان کرے گی اور عرش کے پایہ سے لگی ہوئی ہو گی صحیح مسلم شریف میں بھی یہ حدیث ہے لیکن یہ پچھلا قسمیہ جملہ اس میں نہیں، (مسند احمد) حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں میرے ہاں ایک کھجور کی بوری تھی۔ میں نے دیکھا کہ اس میں سے کھجوریں روز بروز گھٹ رہی ہیں، ایک رات میں جاگتا رہا اس کی نگہبانی کرتا رہا، میں نے دیکھا ایک جانور مثل جوان لڑکے کے آیا، میں نے اسے سلام کیا اس نے میرے سلام کا جواب دیا، میں نے کہا تو انسان ہے یا جن؟ اس نے کہا میں جن ہوں، میں نے کہا ذرا اپنا ہاتھ دو۔ اس نے ہاتھ بڑھا دیا، میں نے اپنے ہاتھ میں لیا تو کتے جیسا ہاتھ تھا اور اس پر کتے جیسے ہی بال تھے، میں نے کہا کیا جنوں کی پیدائش ایسی ہی ہے؟ اس نے کہا تمام جنات میں سب سے زیادہ قوت طاقت والا میں ہی ہوں، میں نے کہا بھلا تو میری چیز چرانے پر کیسے دلیر ہو گیا؟ اس نے کہا مجھے معلوم ہے کہ تو صدقہ کو پسند کرتا ہے، ہم نے کہا پھر ہم کیوں محروم رہیں؟ میں نے کہا تمہارے شر سے بچانے والی کون سی چیز ہے؟ اس نے کہا آیت الکرسی۔ صبح کو جب میں سرکارِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا تو میں نے رات کا سارا واقعہ بیان کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبیث نے یہ بات تو بالکل سچ کہی۔۔۔

ایک بار مہاجرین کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم گئے تو ایک شخص نے کہا حضور (ابو یعلی) صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی آیت کون سی بڑی ہے، آپ نے یہی آیت الکرسی پڑھ کر سنائی (طبرانی)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ میں سے ایک سے پوچھا تم نے نکاح کر لیا؟ اس نے کہا حضرت میرے پاس مال نہیں، اس لئے نکاح نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل ھو اللہ یاد نہیں؟ اس نے کہا وہ تو یاد ہے، فرمایا چوتھائی قرآن تو یہ ہو گیا، کیا قل یا ایھا الکافرون یاد نہیں، کہا ہاں وہ بھی یاد ہے، فرمایا چوتھائی قرآن یہ ہوا، پھر پوچھا کیا اذا زلزلت بھی یاد ہے؟ کہا ہاں، فرمایا چوتھائی قرآن یہ ہوا، کیا اذا جاء نصر اللہ بھی یاد ہے؟ کہا ہاں، فرمایا (مسند احمد) چوتھائی یہ، کہا آیت الکرسی یاد ہے؟ کہا ہاں، فرمایا چوتھائی قرآن یہ ہوا

حضرت ابوذر فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے، میں آکر بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا اٹھو نماز ادا کر لو۔ میں نے نماز پڑھی پھر آ کر بیٹھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذر شیطان انسانوں اور جنوں سے پناہ مانگ، میں نے کہا حضور کیا انسانی شیطان بھی ہوتے ہیں؟ فرمایا ہاں، میں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی نسبت کیا ارشاد ہے؟ فرمایا وہ سراسر خیر ہے جو چاہے کم حصہ لے جو چاہے زیادہ، میں نے کہا حضور روزہ؟ فرمایا کفایت کرنے والا فرض ہے اور اللہ کے نزدیک زیادتی ہی، میں نے کہا صدقہ؟ فرمایا بہت زیادہ اور بڑھ چڑھ کر بدلہ دلوانے والا میں نے کہا سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ فرمایا کم مال والے کا ہمت کرنا یا پوشیدگی سے محتاج کی احتیاج پوری کرنا، میں نے سوال کیا سب سے پہلے نبی کون ہیں؟ فرمایا حضرت آدم، میں نے کہا وہ نبی تھے؟ فرمایا نبی اور اللہ سے ہمکلام ہونے والے، میں نے پوچھا رسولوں کی تعداد کیا ہے؟ فرمایا تین سو اور کچھ اوپر دس بہت بڑی جماعت، ایک روایت میں تین سو پندرہ کا لفظ ہے، میں نے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سب سے زیادہ بزرگی والی آیت کون سی اتری؟ فرمایا آیت الکرسی اللہ لا الہ حضرت ابو ایوب انصاری فرماتے ہیں کہ میرے خزانہ میں (مسند احمد) الا ھو الحی القیوم الخ،

AESTHETICNOVELS.ONLINE -Explore, Dream and Read

سے جنات چرا کر لے جایا کرتے تھے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اسے دیکھے تو کہنا بسم اللہ اجیبی رسول اللہ جب وہ آیا میں نے یہی کہا، پھر اسے چھوڑ دیا۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پھر بھی آئے گا، میں نے اسے اسی طرح دو تین بار پکڑا اور اقرار لے کر چھوڑا دیا، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دفعہ یہی فرمایا کہ وہ پھر بھی آئے گا، آخر مرتبہ میں نے کہا اب میں تجھے نہ چھوڑوں گا، اس نے کہا چھوڑ دے میں تجھے ایک ایسی چیز بتاؤں گا کہ کوئی جن اور شیطان تیرے پاس ہی نہ آسکے، میں نے کہا اچھا بتاؤ، کہا وہ آیت الکرسی ہے۔ میں نے آکر حضور صلی مسند)اللہ علیہ وسلم سے ذِکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا، گو وہ جھوٹا ہے صحیح بخاری شریف میں کتاب فضائل القرآنا ور کتاب الوکالہ اور صفۃ ابلیس کے بیان (احمد میں بھی یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے اس میں ہے کہ زکوٰۃ رمضان کے مال پر میں پہرہ دے رہا تھا جو یہ شیطان آیا اور سمیٹ سمیٹ کر اپنی چادر میں جمع کرنے لگا، تیسری مرتبہ اس نے بتایا کہ اگر تو رات بستر پر جا کر اس آیت کو پڑھ لے گا تو اللہ کی طرف سے تجھ پر دوسری روایت (بخاری)حافظ مقرر ہو گا اور صبح تک شیطان تیرے قریب بھی نہ آسکے گا میں ہے کہ یہ کھجوریں تھیں اور مٹھی بھر وہ لے گیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ اگر اسے پکڑنا چاہے تو جب وہ دروازے کھولے کہنا سبحان من سخرک محمد شیطان نے عذر یہ بتایا تھا کہ ایک پس یہ واقعہ تین صحابہ کا ہوا، (ابن مردویہ) فقیر جن کے بال بچوں کیلئے میں یہ لے جا رہا تھا حضرت ابی بن کعب کا، حضرت ابو ایوب انصاری کا اور حضرت ابو ہریرہ کا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ایک انسان کی ایک جن سے ملاقات ہوئی جن نے کہا مجھ سے کشتی کرے گا؟ اگر مجھے گرا دے گا تو میں تجھے ایک ایسی آیت سکھاؤں گا کہ جب تو اپنے گھر جائے

اور اسے پڑھ لے تو شیطان اس میں نہ آسکے، کشتی ہوئی اور اس آدمی نے جن کو گرادیا، اس شخص نے جن سے کہا تو تو نحیف اور ڈرپوک ہے اور تیرے ہاتھ مثل کتے کے ہیں، کیا جنات ایسے ہی ہوتے ہیں یا صرف تو ہی ایسا ہے؟ کہا میں تو ان سب میں سے قوی ہوں، پھر دوبارہ کشتی ہوئی اور دوسری مرتبہ بھی اس شخص نے گرادیا تو جن نے کہا جو آیت میں نے سکھانے کیلئے کہا تھا وہ آیت الکرسی ہے، جو شخص اپنے گھر میں جاتے ہوئے اسے پڑھ لے تو شیطان اس گھر سے گدھے کی طرح چیختا ہوا بھاگ جاتا ہے۔ جس شخص سے کشتی ہوئی تھی وہ شخص عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سورۃ بقرہ میں ایک آیت ہے (کتاب الغریب) تھے جو قرآن کریم کی تمام آیتوں کی سردار ہے جس گھر میں وہ پڑھی جائے وہاں سے شیطان بھاگ ترمذی میں ہے ہر چیز کی کوہان اور (مستدرک حاکم) جاتا ہے۔ وہ آیت آیت الکرسی ہے بندی ہے اور قرآن کی بلندی سورۃ بقرہ ہے اور اس میں بھی آیت الکرسی تمام آیتوں کی سردار ہے۔ حضرت عمر کے اس سوال پر کہ سارے قرآن میں سب سے زیادہ بزرگ آیت کون سی ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا مجھے خوب معلوم ہے، میں نے رسول اللہ حضور صلی اللہ علیہ (ابن مردویہ) صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ آیت آیت الکرسی ہے وسلم فرماتے ہیں ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے۔ ایک تو آیت الکرسی، اور حدیث میں ہے کہ وہ اسمِ اعظم (مسند احمد) دوسری آیت الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم جس نام کی برکت سے جو دعا اللہ تعالیٰ سے مانگی جائے وہ قبول فرماتا ہے۔ وہ تین سورتوں میں ہشام بن عمار خطیب دمشق (ابن مردویہ) ہے، سورۃ بقرہ، سورۃ آل عمران اور سورۃ طہ فرماتے ہیں سورۃ بقرہ کی آیت آیت الکرسی ہے اور آل عمران کی پہلی ہی آیت اور طہ کی آیت وعنت الوجوہ للحی القیوم ہے اور حدیث میں ہے جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی (ابن مردویہ) پڑھ لے اسے جنت میں جانے سے کوئی چیز نہیں روکے گی سوائے موت کے

اس حدیث کو امام نسائی نے بھی اپنی کتاب عمل الیوم واللیلہ میں وارد کیا ہے اور ابن حبان نے بھی اسے اپنی صحیح میں وارد کیا ہے اس حدیث کی سند شرط بخاری پر ہے لیکن ابو الفرج بن جوزی اسے موضوع کہتے ہیں واللہ اعلم، تفسیر ابن مردویہ میں بھی یہ حدیث ہے لیکن اس کی اسناد بھی ضعیف ہے۔ ابن مردویہ میں کی ایک اور حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمران کی طرف وحی کی کہ ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لیا کرو، جو شخص یہ کرے گا میں اسے شکر گزار دِل اور ذِکر کرنے والی زبان دوں گا۔ اور اسے نبیوں کا ثواب اور صدیقوں کا عمل دوں گا۔ جس عمل کی پابندی صرف انبیاء اور صدیقین سے ہی ہوتی ہے یا اس بندے سے جس کا دِل میں نے ایمان کیلئے آزمالیا ہو یا اسے اپنی راہ میں شہید کرنا طے کر لیا ہو، لیکن یہ حدیث بہت منکر ہے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے جو شخص سورۃ حم المومنین کو الیہ المصیر تک اور آیت الکرسی کو صبح کے وقت پڑھ لے گا وہ شام تک اللہ کی حفاظت میں رہے گا اور شام کو پڑھنے والے کی صبح تک حفاظت ہو گی لیکن یہ حدیث بھی غریب ہے۔ اس آیت کی فضیلت میں اور بھی بہت سی حدیثیں ہیں لیکن ایک تو اس لئے کہ ان کی سندیں ضعیف ہیں اور دوسرے اس لئے بھی کہ ہمیں اختصار مد نظر ہے، ہم نے انہیں وارد نہیں کیا۔ اس مبارک آیت میں دس مستقل جملے ملے جملے میں اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کا بیان ہے کہ کل مخلوق کا وہی ایک اللہ ہے۔ دوسرے جملے میں ہے کہ وہ خود زندہ ہے جس پر کبھی موت نہیں آئے گی، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے۔ قیوم کی دوسری نشانی قرأت قیام بھی ہے پس تمام موجودات اس کی محتاج ہے اور وہ سب سے بے نیاز ہے، کوئی بھی بغیر اس کی اجازت کے کسی چیز کا ۔ 30 (وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ) سنبھالنے والا نہیں، جیسے اور جگہ ہے یعنی اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ آسمان وزمین اسی کے حکم سے قائم (25:الروم ہیں، پھر فرمایا نہ تو اس پر کوئی نقصان آئے نہ کبھی وہ اپنی مخلوق سے غافل اور بے خبر ہو، بلکہ ہر

شخص کے اعمال پر وہ حاضر، ہر شخص کے احوال پر وہ ناظر، دِل کے ہر خطرے سے وہ واقف، مخلوق کا کوئی ذرہ بھی اس کی حفاظت اور علم سے کبھی باہر نہیں، یہی پوری قیومیت ہے۔ اونگھ، غفلت، نیند اور بے خبری سے اس کی ذات مکمل پاک ہے۔ صحیح حدیث۔ کرسی سے مراد حضرت عبداللہ بن عباس سے علم منقول ہے، دوسرے بزرگوں سے دونوں پاؤں رکھنے کی جگہ منقول ہے، ایک مرفوع حدیث میں بھی یہی مروی ہے، حضرت ابوہریرہ سے بھی مرفوعاً یہی مروی ہے لیکن رفع ثابت نہیں، ابومالک فرماتے ہیں کرسی عرش کے نیچے ہے، سدی کہتے ہیں آسمان وزمین کرسی کے جوف میں اور کرسی عرش کے سامنے، ابن عباس فرماتے ہیں ساتوں زمینیں اور ساتوں آسمان اگر پھیلا دیئے جائیں اور سب کو ملا کر بسیط کر دیا جائے تو بھی کرسی کے مقابلہ میں ایسے ہوں گے جیسے ایک حلقہ کسی چٹیل میدان میں، ابن جریر کی ایک مرفوع حدیث میں ہے کہ ساتوں آسمان کرسی میں ایسے ہی ہوں گے جیسے ایک حلقہ کسی چٹییل میدان میں، ابن جریر کی ایک مرفوع حدیث میں ہے کہ ساتوں آسمان کرسی میں ایسے ہی ہیں جیسے سات درہم ڈھال میں اور حدیث میں کرسی عرش کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے ایک لوہے کا حلقہ چٹیل میدان میں، ابوذر غفاری نے ایک مرتبہ کرسی کے بارے میں سوال کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر یہی فرمایا اور فرمایا کہ پھر عرش کی فضیلت کرسی پر بھی ایسی ہی ہے، ایک عورت نے آن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے جنت میں لے جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہعالیٰ کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی کرسی نے آسمان وزمین کو گھیر رکھا ہے مگر جس طرح نیا پالان چرچراتا ہے وہ کرسی عظمت پروردگار سے چرچرا رہی ہے، گو یہ حدیث بہت سی سندوں سے بہت سی کتابوں میں مروی ہے لیکن کسی سند میں کوئی راوی غیر مشہور ہے کسی میں ارسال ہے، کوئی موقوف ہے، کسی میں بہت کچھ غریب زیادتی ہے، کسی میں حذف ہے اور ان

سب سے زیادہ غریب حضرت جبیر والی حدیث ہے جو ابو داؤد میں مروی ہے۔ اور وہ روایات بھی ہیں جن میں قیامت کے روز کرسی کا فیصلوں کیلئے رکھا جانا مروی ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ اس آیت میں یہ ذِکر نہیں واللہ اعلم، مسلمانوں کے بے ہئیت دان متکلمین کہتے ہیں کہ کرسی آٹھواں آسمان ہے جسے فلک ثوابت کہتے ہیں اور جس پر نواں آسمان ہے اور جسے فلک اثیر کہتے ہیں اور اطلس بھی، لیکن دوسرے لوگوں نے اس کی تردید کی ہے، حسن بصری فرماتے ہیں کرسی ہی عرش ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ کرسی اور ہے اور عرش اور ہے، جو اس سے بڑا ہے جیسا کہ آثار احادیث میں وارد ہوا ہے، علامہ ابن جریر تو اس بارے میں حضرت عمر والی روایت پر اعتماد کئے ہوئے ہیں لیکن میرے نزدیک اس کی صحت میں کلام ہے واللہ اعلم، پھر فرمایا کہ اللہ پ ان کی حفاظت بوجھل اور گراں نہیں بلکہ سہل اور آسان ہے۔ وہ ساری مخلوق کے اعمال پر خبردار تمام چیزوں پر نگہبان کوئی چیز اس سے پوشیدہ اور انجان نہیں بلکہ سہل اور آسان ہے، تمام مخلوق اس کے سانے حقیر متواضح ذلیل پست محتاج اور فقیر، وہ غنی وہ حمید وہ جو کچھ چاہے کر گزرنے والا، کوئی اس پر حاکم نہیں باز پرس کرنے والا، ہر چیز پر وہ غالب، ہر چیز کا حافظ اور مالک، وہ علو، بلندی اور رفعت والا وہ عظمت بڑائی اور کبریائی والا، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، نہ اس کے سوا کوئی خبر گیری کرنے والا نہ پالنے پوسنے والا وہ کبریائی والا اور فخر والا ہے، اسی لئے فرمایا وھو العلی العظیم بلندی اور عظمت والا وہی ہے۔ یہ آیتیں اور ان جیسی اور آیتیں اور صحیح حدیثیں جتنی کچھ ذات وصات باری میں وارد ہوئی ہیں ان سب پر ایمان لانا بغیر کیفیت معلوم کئے اور بغیر تشبیہ دیئے جن الفاظ میں وہ وارد ہوئی ہیں ضروری ہے اور یہی طریقہ ہمارے سلف صالحین رضوان اللہ علیھم اجمعین کا تھا۔

اس نے تلاوت روک کر قرآن بند کر کہ رکھا اور ثریہ کی طرف دیکھ جو اسے بڑے غور سے سن رہی تھی۔۔ پھر بولی۔۔

میڈم آپ ماشاءاللہ سے بہت اچھا قرآن پڑھا۔۔میری خواہش ہے کہ میرے بچے بھی ایسا قرآن پڑھ سکیں۔۔

صرف بچے ہی کیوں تمہیں بھی آنا چاہیے۔۔

میں تو قرآن پڑھا ہی نہیں مگر آج آپ کو سن کر خواہش ہوئی کہ میرے بچے بھی ایسے پڑھ سکیں۔۔

انشاءاللہ ضرور پڑھنیں گے تم ایک کام کرنا کل سے تمہیں اور تمہارے بچوں کو صبح روز قرآن پڑھایا کروں گی۔۔۔ذلفاء نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

میں نہیں میڈم سر ڈانتے گے کہ کام چھوڑ کر میں یہاں لگی ہوئی ہوں۔۔۔ثریہ نے ضیغم سے ڈراتے ہوئے کہا۔۔

وہ کچھ نہیں کہیں گے جو کہا ہے وہ کرنا کل ٹھیک ہے۔۔۔اس نے کہہ کر تصدیق چاہی۔۔

جی ضرور۔۔ثریہ نے خوشی سے کہا۔۔

ذلفاء کو گئے آج تیسرا دن تھا۔۔اس کی کہی باتیں ملاہم کہ ذہین میں چل ہی تھیں۔۔ایمان بھی ہوسپیٹل واپس آگئی تھی۔۔اس کہ دماغ میں ایک جنگ چل رہی تھی امل اور ایمان کو لے۔۔

ایک عورت اس کہ گھر میں تھی اس کہ رشتے میں۔۔۔ایک اس کی محبت تھی۔۔۔

ایک اس کی محرم تھی۔۔۔تو ایک نا محرم۔۔۔

اس کا قرب کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا اسے ان دونوں میں سے ایک کو چنا تھا۔۔

ایک وہ تھی جس سے وہ محبت کرتا تھا۔۔۔

تو ایک وہ جو اس سے محبت کرتی تھی۔۔۔

ایک وہ تھی جس کہ ساتھ اس نے زندگی گزارنے کہ خواب دیکھے تھے۔۔۔

ایک وہ تھی جو اس کی زندگی میں شامل ہو گئ تھی۔۔۔

ایک وہ تھی جو بلکل ویسی تھی جیسا اس نے سوچا تھا۔۔۔

تو ایک وہ تھی جس نے اپنے آپ کو ویسا بنا لیا تھا جیسا وہ چاہتا تھا۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ایک وہ تھی جس کہ لیے وہ جیتا تھا۔۔۔

تو ایک وہ تھی جو اس کہ لیے جیتی تھی۔۔۔۔

ان دونوں میں سے ایک جو چننا ملاہم کہ لیے بہت دردناک تھا مگر اسے چننا تھا کسی ایک کو۔۔۔

میرے اللہ مجھے سیدھا راستہ دیکھا دے۔۔ ملاہم نے اوپر دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

بیٹا یہ چائے ملاہم کو دے دو۔۔ فاطمہ بیگم نے ملاہم کو چائے دینے کا کہا۔۔۔

ملاہم لاونج میں بیٹھا وی دیکھ رہا تھا جب اس نے امل چائے لے کر آئی۔۔ اسس نے چائے ٹیبل پر رکھی اور جانے لگی تو ملاہم بولا۔۔۔

ایک منٹ رکو، کچھ بات کرنی ہے۔۔ ملاہم کہ کہنے پر رک گئی اور صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

اگر میں تم سے کچھ مانگو تو دو گی؟؟؟ ملاہم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

آپکو پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے ملاہم آپ حکم کریں۔۔ امل نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر تمہیں اپنے بھائی اور مجھ میں سے کسی ایک کو چننا پڑے تو کیسے چنوں گی؟؟؟ ملاہم کہ سوال پر وہ اسے دیکھتی رہ گئی کہ وہ یہ کیا کہہ رہا ہے۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

جی۔۔۔ اس نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

مجھے جواب چاہیے۔۔

آپ کیا چاہتے ہیں؟؟

میں یہ چاہتا ہوں کہ تم اس سے کبھی نہیں ملو گی۔۔۔ اس کی شکل بھی نہیں دیکھو گی۔۔۔

ملاہم میرے بھائی کا میرے علاوہ کوئی نہیں ہے آپ کیوں ایسا چاہتے ہیں۔۔۔امل نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

مجھے جواب دو بس۔۔۔ملاہم اسے دیکھتے ہوئے سختی سے بولا۔۔

میں نا آپ کو چھوڑ سکتی ہوں اور نا بھائی کو۔اسلیے یہ ہی اچھا ہو گا کہ میں یہ دنیا ہی چھوڑ دوں۔۔امل کی آنکھوں میں آنسو آ گئے جیسے اس نے چھلکنے نہیں دیا۔۔

کمرے میں جاو۔۔مجھے میرا جواب مل گیا ہے۔۔ملاہم نے اپنا روخ ٹی وہ کی طرف کر لیا تو وہ اسے دیکھتی رہ گئی۔۔

پھر اٹھ کر جانے لگی تو وہ بولا۔۔کوئی الٹا کام کرنے کا سوچنا بھی نہیں۔۔اس کی آنکھوں میں وارنگ تھی اس کہ لیے۔۔وہ سر جھکا کر چلی گئی۔۔۔

مجھے میرا جواب مل گیا امل۔۔میں صرف یہ جاننا چاہتا تھا کہ تم کیا کہتی ہو۔۔اگر تم آج مجھے چونتی تو میں تمہیں کبھی نہیں چنتا کیونکہ جو لڑکی اپنے بھائی کی نہیں ہو سکی جس نے اس کہ لیے اتنا سب کچھ کیا تو وہ میری کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔ملاہم خوُد سے مخاطب تھا اور پھر مسکرا کر چائے کا کپ ہونٹوں سے لگایا۔۔

ملاہم آج جلدی گھر آ گیا تھا۔۔۔امل کمرے میں اس کہ لیے چائے لے کر آئی تو ملاہم نہا کر واش روم سے تولیہ سے بالوں کو رگڑتا ہوا باہر آیا تو ایک پل کو تو امل اسے دیکھ کر رک گئی۔۔اس کہ دل کی ڈھڑکیں پھر سے بڑھ گئیں۔۔

خود کو دیکھتا پا کر ملاہم نے اسے سوالیاں نظروں سے اسے دیکھا تو امل نے فورا نظریں جھکا دیں اور بولی۔۔

چائے۔۔اس نے چائے کا کپ سایڈ پر رکھا اور باہر جانے لگی تو وہ بولا۔۔

امل۔۔۔اس کہ منہ سے اپنا نام سن کر امل کو لگا کہ اس کا دل ڈھڑکنا بھول جائے گا۔۔۔اس نے نام ہی اتنی نرمی سے لیا تھا۔۔۔

جہ۔۔جی۔۔اس نے اپنی حیرت کو چھوپاتے ہوئے کہا۔۔

کچھ دیر تو ملاہم اسے دیکھتا رہا۔۔وہ جو پنک کلر کہ شلوار قمیض پہنے جو کہ ذلفاء کہ تھے۔۔گلے میں ڈوپٹہ ڈالے اور اپنے بالوں کی اونچی پونی ٹیل باندھے اس سامنے معصوم چہرا لیے کھڑی تھی۔۔ملاہم کی نظریں اس کہ چہرے پر رک گئیں مگر یہ صرف کچھ ہی دیر کہ لیے تھا۔۔ملاہم نے نظریں پھیر لیں اور شیشے میں خوٗد کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

کل تم اپنے گھر چلی جانا۔۔

اس کہ کہنے پر امل کہ پیروں سے زمین نکل گئی۔۔

یہ کیا کہہ رہا تھا وہ۔۔کیا ملاہم مجھے چھوڑ دے گا۔۔۔

کیا ہمارا ساتھ اتنا ہی تھا۔۔۔۔

کیا بس یہیں تک تھا ہمارا ساتھ۔۔۔۔

کیا میں آخری بار اسے دیکھ رہی ہوں۔۔۔

ایسے کئی سوال اس کہ دماغ میں چل رہے تھے۔۔ ملاہم نے جب آئینے میں اس کا عکس دیکھا تو اس کا چہرا پیلا پڑھ چکا تھا۔۔۔ کو چہرا کچھ دیر پہلے پھول کی طرح کھل گیا تھا اس کہ نام لینے سے ۔۔اب بلکل مرجھا گیا تھا۔۔

میرا مطلب ہے اپنے گھر والوں سے ملنے چلی جانا۔۔۔اس کی حالت وہ سمجھ گیا تھا اس نے پوری بات کہی۔۔امل کی سانس رک گئی تھی اس کہ کہنے پر آزاد ہوئی۔۔۔

میرا بھائی کہ سوا کوئی نہیں ہے اس دنیا میں۔۔امل نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔۔

اور وہ جو دن بھر ماما بابا کہ ساتھ رہتی ہو تم۔۔وہ کون ہیں؟؟؟

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ لڑکی جو میری بہن ہے مگر لڑتی وہ تمہارے لیے ہے وہ کون ہے؟؟؟ کیا یہ کوئی نہیں ہیں؟؟؟

ملاہم کو اس کا یہ کہنا کیوں ناگوار گزرا یہ وہ بھی نہیں جانتا تھا۔۔

امل نے نفی میں سر ہلایا اور بولی۔۔

نہیں۔۔

نہیں؟؟؟؟ ملاہم اس کو سوالوں میں الجھا چکا تھا۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا ملاہم۔۔ آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔۔ امل نے صفائی دینا چاہی۔۔

پھر کیا مطلب تھا؟؟ ملاہم کا انداز بہت الگ تھا وہ اسے تنگ کر رہا تھا اور اسے مزا آرہا تھا۔۔

میرا مطلب تھا کہ ماما، بابا، بھائی، ذلفاء اور آپ ہی تو ہیں میری زندگی میں جن کی وجہ سے میں آج سانسیں لے رہی ہو ورنہ۔۔ اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔۔۔

ورنہ کب کی حرام موت مر جاتیں۔۔ ہے نا؟؟ مگر ملاہم نے اس کی بات کو مکمل کر دیا۔۔ اس کہ کہنے پر امل نے نظریں جھکا دیں۔۔

کیوں کاٹی تھی نس؟؟؟ ملاہم نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔ اب تک بھی وہ سنجیدگی سے ہی پوچھ رہا تھا مگر آنکھوں میں شرارت تھی جو اب غائب ہو چکی تھی۔۔

وہ۔۔ وہ۔۔ اس سے نہیں بولا جا رہا تھا،، کب کی تھی اس نے امل سے اس طرح بات۔۔

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ کیا؟؟؟ ملاہم نے س سے پوچھا۔۔

آپ مجھے بھائی سے ملنے کیوں بھیج رہے ہیں جب کہ آپ تو انھیں پسند نہیں کرتے۔۔۔ امل نے اس کہ سوال کا جواب دئے بغیر دوسرا سوال کر دیا۔۔۔

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔۔۔ ملاہم کہ کہنے پر اس نے نظریں جھکا دیں اور بولی۔۔

ماما مجھے بلا رہی ہیں میں آتی ہوں۔۔وہ کہہ کر کمرے سے جانے لگی تو ملاہم اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا اور بولا۔۔

اللہ کا شکر ہے میرے کان بلکل ٹھیک ہیں۔۔ملاہم اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔

مطلب؟؟؟امل کو سمجھ نہیں آئی اس کی بات مگر امل کو اسے اپنے اتنا قریب دیکھ کر ہی دھڑکنیں تیز ہو گئیں تھیں۔۔۔

مطلب یہ کہ مجھے تو کوئی آواز نہیں آئی۔۔۔اس کا گھبرانا وہ باخوبی دیکھ رہا تھا اور اسے بڑا مزا آرہا تھا اسے اس طرح دیکھ کر۔۔

میرے سوال کا جواب دو پہلے۔۔۔ملاہم نے اسے ڈرانے کہ لیے اسے گھورا مگر دل میں اسے ہنسی آرہی تھی بہت۔۔

امل۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی فاطمہ بیگم کی آواز آئی۔۔

دیکھا میں کہہ رہی تھی ماما بولا رہی ہیں۔۔امل نے اس سے کہا اور اپنا ہاتھ چھڑوایا اور کمرے سے جلدی سے نکل گئی۔۔۔۔

پہلے مجھے کہتے ہیں کہ اس کو ٹائم نہیں دیتا اب دے رہا ہوں تو ظالم سماج بن گئے ہیں سارے۔۔۔وہ منہ بناتے ہوئے بولا۔۔۔

اللہ نے اس کا دل امل کہ لیے نرم کر دیا تھا۔۔وہ دلوں کو پھیرنے پر قادر ہے۔۔۔

امل کمرے سے باہر آئی اور شکر ادا کیا کہ فاطمہ نے اسے بلا لیا۔۔اس کی دھڑکنیں ابھی بھی تیز تھیں۔۔

یہ ملاہم کو آج کیا ہو گیا؟؟؟وہ حیران تھی ملاہم کہ اسس طرح بات کرنے پر۔۔۔

وہ اپنی حالت بھی نہیں سمجھ پا رہی تھی۔۔یہ ہی تو وہ چاہتی تھی کہ اس کا ساتھ۔۔۔

اس کی محبت۔۔

اس کا نرمی سے بات کرنا اور جب وہ آج کر رہا تھا تو یہ اس کی حالت ہی غیر ہو رہی تھی۔۔

ضیغم کو گئے دو ہفتے ہو گئے تھے اور اس کا کچھ پتا نہیں تھا کہ وہ کب آئے گا یا کہاں گیا ہے ذلفاء کو کچھ نہیں پتا تھا۔۔۔ان دو ہفتوں میں وہ اپنے لیے اس نے نئ جوب ڈھونڈی کیوں کہ اس کی پرانی جوب بغیر بتائے اتنے دن غائب رہنے کی وجہ سے اسے نکال دیا تھا اور اب وہ جوب ڈھونڈ رہی تھی۔۔

آج ذلفاء کا کوکنگ کرنے کا دل تھا تو وہ کچن میں کھڑی اپنے لیے بریانی بنا رہی تھی۔۔مگر وہ صرف اپنے لیے نہیں تھی اس کا ارادہ ثریہ اور باقی سب کو دینے کا تھا۔۔۔بریانی کو دم دے کر وہ عشاء کی نماز پڑھنے چلی گئی۔۔

ضیغم کی گاڑی پورچ میں رکی۔۔تو وہ اندر آیا اور ملازم اس کا سامان لے کر اندر آیا۔۔۔
پورے گھر کی لائیٹس کھولی ہوئیں تھی اور پورا گھر روشن ہو رہا تھا۔۔ ضیغم کو یہ دیکھ کر اچھا لگا کیونکہ گھر کی پوری لائیٹس نہیں کھولتا تھا یا کبھی خیال ہی نہیں رہا تھا اسے۔۔۔

اسی وقت ذلفاء نماز پڑھ کر کمرے سے نکلی تو وہ سامنے ہی کھڑا تھا۔۔بکھرے بال، گرے کلر کا لونگ کوٹ اس پر بلیک جینس پہنے، پیروں میں بوٹ پہنے وہ اس کہ سامنے کھڑا تھا۔۔

ضیغم نے اسے دیکھا جو بلیک کلر کی قمیض جو اس کہ گھٹنوں سے اوپر تھی اور اس پر بلیک پٹیالہ شلوار پہنے۔لال ڈوپٹہ پھیلا کر لیا ہوا تھا اس نے۔۔۔بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنائے وہ اس کہ سامنے کھڑی تھی۔۔بغیر میک اپ کہ سادگی میں بھی وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

آپ کون ہیں اور یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟؟ ذلفاء نے اس سے پوچھا تو ضیغم نے اسے دیکھا جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔۔

کیا؟؟؟ وہ بس اتنا ہی بولا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ایک دفعہ بتا نہیں سکتے تھے کہ کہاں گئے ہو۔۔۔ذلفاء نے ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔۔

میں آج تک کبھی بھی کسی کو بتا کر نہیں جاتا کہ میں کہاں اور کیوں جا رہا ہوں۔۔ ضیغم نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

ثریہ کو تو بتا کر گئے تھے۔۔۔ذلفاء کو اپنی حیثیت ایک ملازمہ سے بھی کم لگی۔۔۔

نہیں بتایا تو نہیں تھا انھوں نے خود ہی اندازلگالیا ہو گا کیونکہ میں اکثر جاتا رہتا ہوں۔۔وہ کہہ کر صوفے پر گرنے کہ انداز میں بولا۔۔

بھاڑ میں جاو مجھے کیا۔۔۔وہ منہ میں بڑبڑائی۔۔

طبیعت کیسی ہے آپ کی؟؟

بہت اچھی۔۔۔

آپ ویسے کیوں پوچھ رہی تھی میرے جانے کا؟؟؟ ضیغم نے صوفے پر سر ٹیکاتے ہوئے کہا۔۔

اگر بتا کر جاتے تو میں یہاں آتی ہی نہیں اپنے گھر رہ لیتی۔۔

تو دوبارہ چلی جاتیں۔۔وہ ذلفاء کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔

تمہارا مشورا نہیں مانگا ہے میں نے مجھے پتا ہے کیا کرنا ہے۔۔وہ کہہ کر اندر کمرے میں جانے لگی جب وہ بولا۔۔

ذلفاء ایک منٹ۔۔اس کہ کہنے پر وہ مڑی تو وہ سیدھا ہو کر بیٹھا اور بولا۔۔

ایک کام ہے آپ سے پلیز ادھر آئیں۔۔اس کہ کہنے پر پہلے ذلفاء نے اسے دیکھا پھر چل کر آگے آئی اور سامنے صوفے پر اس کہ سامنے بیٹھ گئی۔۔

کیا؟؟ ذلفاء اسے دیکھ کر بولی تو جو بیگس ملازم رکھ کر گیا تھا ان میں سے اس ضیغم نے اٹھایا جو ایک بڑا سا بیگ تھا اور بھاری بھی لگ رہا تھا۔ ضیغم نے اس کہ آگے کیا تو ذلفاء نے اسے دیکھا وہ سمجھی کہ یہ وہ اس کہ لیے لایا ہے۔۔

اس میں کچھ سامان ہے۔۔ ضیغم نے ابھی اتنا ہی بولا تھا کہ وہ بولی۔۔

مجھے نہیں چاہیے یہ سب۔۔ ذلفاء نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

یہ میں آپ کہ لیے نہیں اپنی بہن کہ لیے لایا ہوں۔۔ اس کہ کہنے پر ذلفاء کو لگا کہ زمین پھٹے اور وہ اس کہ اندر سما جائے اس قدر شرمندہ ہو گئی تھی وہ ضیغم کہ سامنے۔۔۔

کیا آپ یہ امل کو دے دیں گی۔۔ اسے شرمندہ دیکھ چکا تھا مگر کوئی اظہار نہیں کیا بلکہ بات آگے بڑھائی۔۔

اگر میں یہ وہاں بھیجوں گا تو ملا ہم واپس کر دے گا۔ اس لیے آپ کو کہہ رہا ہوں۔۔ اس میں امل کہ لیے کچھ چیزیں ہیں ضرورت کی۔۔ آپ دے دیں گی نا؟؟؟ ضیغم نے اس سے پوچھا۔۔

ٹھیک ہے دے دوں گی کل جا کر۔۔۔ ذلفاء نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے بولا۔۔

تھینک یو۔۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ میں فریش ہو کر آرہا ہوں کھانا لگوا دیں بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔ وہ کہہ کر اٹھا اور اپنے روم میں چلا گیا۔۔

ثریہ کھانا لگا دیں ضیغم آرہے ہیں۔۔ ذلفاء نے کہہ کر بیگ اٹھایا اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

یااللہ کس قدر بے وقوف ہوں میں۔۔کیا سوچے گا وہ کہ میں کس قدر لالچی ہوں۔۔اسے خود پر غصہ آرہا تھا۔۔کیا ضرورت تھی اتنا بولنے کی زرہ جو عقل ہو تمہیں خود سوچ کہ کون ہو تم اس کی ایسے کون سے اتنے اچھے تعلقات ہیں جو تم اسے یاد رہو۔۔۔وہ خود سے بول رہی تھی شیشے کہ سامنے کھڑے ہو کر۔۔۔

ہو کیا تم؟؟تم تنی اہم نہیں ہو کہ وہ تمہیں دنیا کی رونق میں یاد رکھے۔۔تم اگر کبھی کسی کو یاد رہ سکتی ہو تو وہ صرف تمہارے مان باپ اور بھائی ہیں بس اس کہ علاوہ اور کوئی نہیں ہے جو تمہیں یاد رکھے۔۔وہ اپنے ہی عکس سے باتیں کر رہی تھی اپنے ہی آپ کو ملامت کر رہی تھی۔۔۔ اسے اپنی بے وقوفی پر غصہ آرہا تھا۔۔

اس نے کمرے کی لائٹ بند کی اور کمفرٹ لے کر سونے لیٹ گئی۔۔اس نے کھانا بھی نہیں کھایا تھا۔۔اس وقت وہ ضیغم کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔اس لیے سونے لیٹ گئی۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ تھوڑی دیر بعد فریش ہو کر نیچے آیا اور ٹیبل پر بیٹھا تو ملازمہ نے بریانی لا کر اس کہ آگے رکھی۔۔

ارے واہ بریانی۔۔ ضیغم منہ میں ہی بڑبڑایا مگر ثریہ نے سن لیا تھا تو وہ بولی۔۔

میڈم نے بنائی ہے بریانی ان کا بہت دل چاہ رہا تھا بریانی کھانے کو۔۔

اچھاتو کہاہیں آپکی میڈم؟؟؟ ضیغم نے اس سے کہا۔۔ ضیغم کا موڈ آج کچھ زیادہ ہی خوشگوار لگ رہا تھا۔۔۔

اپنے کمرے میں۔۔

جائیں بلا کر لائیں انھیں۔۔ ضیغم کہ کہنے پر وہ ذلفا کہ کمرے میں گئی مگر وہ تو لائٹ بند کر کہ سو گئی تھی۔۔۔

سر وہ تو سو گئیں۔۔۔ ملازمہ نے آکر بتایا۔۔

سو گئیں اتنی جلدی؟؟؟ اچھا ٹھیک ہے آپ جائیں۔۔۔ نے اسے بھیج کر بریانی کہ ساتھ انصاف کرنا شروع کر دیا۔۔۔ اسے لگا کہ طبعیت کی وجہ سے جلدی سو گئی ہے وہ۔۔۔

وہ جوگنگ کر کہ گھر آیا۔۔ اسے آج آنے میں تھوری دیر ہو گئی تھی۔۔ ضیغم لاونج میں آیا مگر اندر کا منظر دیکھ کر وہ وہیں رکھ گیا۔۔

ذلفاء نیچے بیٹھی تھی اس کی ضیغم کی طرف پیٹھ تھی۔۔ اس کہ سامنے ثریہ، اس کہ بچے اور ڈرویئور کی بیوی بیٹھیں تھیں۔ بچے اپنے سامنے سپارہ رکھے بیٹھے تھے جو کہ بند تھے کیونکہ ذلفاء کچھ بول رہی تھی۔۔

وہ ضیغم سے دور تھی۔۔ اسلیے اس کی آواز صیح سے نہیں سن سکا۔۔ ضیغم چلتا ہوا وہاں آیا۔۔

جو تلاوت کر رہی تھی۔۔۔اس نے ترجمہ پڑھ کر انھیں اس آیت کا مطلب سمجھا رہی تھی۔۔ انھوں نے ضیغم کو دیکھا۔وہ اٹھنے لگے مگر ضیغم نے انھیں اٹھنے سے منا کر دیا اور چپ چاپ بیٹھے رہنے کو کہا اور خود ذلفاء کہ پیچھے نیچے بیٹھ گیا اور اسے سننے لگا۔۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ۔۔سورۃ الا نعام۔۔ آیت 102

ترجمہ: اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے تو تم اس کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے۔

اللہ جل شانہ

جس کے یہ اوصاف ہیں یہی تمہارا اللہ ہے، یہی تمہارا پالنہار ہے، یہی سب کا خالق ہے تم اسی ایک کی عبادت کرو، اس کی وحدانیت کا اقرار کرو۔اس کے سوا کسی کو عبادت کے لائق نہ سمجھو۔اس کی اولاد نہیں، اس کے ماں باپ نہیں، اس کی بیوی نہیں، اس کی برابری کا اس جیسا کوئی نہیں، وہ ہر چیز کا حافظ نگہبان اور وکیل ہے ہر کام کی تدبیر وہی کرتا ہے سب کی روزیاں اسی کے ذمہ ہیں، ہر ایک کی ہر وقت وہی حفاظت کرتا ہے۔سلف کہتے ہیں دنیا میں کوئی آنکھ اللہ کو نہیں دیکھ سکتی۔ہاں قیامت کے دن مومنوں کو اللہ کا دیدار ہو گا، حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ جو کہے کہ حضور نے اپنے رب کو دیکھا ہے اس نے جھوٹ کہا پھر آپ نے یہی آیت پڑھی۔ابن عباس سے اس کے برخلاف مروی ہے انہوں نے روایت کو مطلق رکھا ہے اور فرماتے ہیں اپنے دل سے حضور نے دو مرتبہ اللہ کو دیکھا سورنجم میں یہ مسئلہ پوری تفصیل سے بیان ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ، اسمعیل بن علی فرماتے ہیں کہ دنیا میں کوئی شخص اللہ کو

نہیں دیکھ سکتا اور حضرات فرماتے ہیں یہ تو عام طور پر بیان ہوا ہے پھر اس میں سے قیامت کے دن مومنوں کا اللہ کو دیکھنا مخصوص کر لیا ہے ہاں معتزلہ کہتے ہیں دنیا اور آخرت میں کہیں بھی اللہ کا دیدار نہ ہو گا۔ اس میں انہوں نے اہلسنت کی مخالفت کے علاوہ کتاب اللہ اور سنت وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ)رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نادانی برتی، کتاب اللہ میں موجود ہے آیت یعنی اس دن بہت سے چہرے (23-22:۔القیامۃ 75 (23 اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ 22 نَّاضِرَةٌ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ)تر و تازہ ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہوں گے اور فرمان ہے آیت یعنی کفار قیامت والے دن اپنے رب کے (15:۔المطففین 83 (رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ دیدار سے محروم ہوں گے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ مومنوں کے لیے اللہ تعالیٰ کا حجاب نہیں ہو گا متواتر احادیث سے بھی یہی ثابت ہے۔ حضرت ابو سعید ابو ہریرہ انس جریج صہیب بلال وغیرہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن اللہ تبارک و تعالیٰ کو قیامت کے میدانوں میں جنت کے باغوں میں دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسے آنکھیں !اپنے فضل و کرم سے ہمیں بھی انہیں میں سے کرے آمین نہیں دیکھ پاتیں یعنی عقلیں، لیکن یہ قول بہت دور کا ہے اور ظاہر کے خلاف ہے اور گویا کہ ادراک کو اس نے رؤیت کے معنی میں سمجھا، واللہ اعلم، اور حضرات دیدار کے دیکھنے کو ثابت شدہ مانتے ہوئے لیکن ادراک کے انکار کے بھی مخالف نہیں اس لئے کہ ادراک رؤیت سے خاص ہے اور خاص کی نفی عام کی نفی کو لازم نہیں ہوتی۔ اب جس ادراک کی یہاں نفی کی گئی ہے یہ ادراک کیا ہے اور کس قسم کا ہے اس میں کئی قول ہیں مثلاً معرفت حقیقت پس حقیقت کا عالم بجز اللہ کے اور کوئی نہیں گو مومن دیدار کریں گے لیکن حقیقت اور چیز ہے چاند کو لوگ دیکھتے ہیں لیکن اس کی حقیقت اس کی ذات اس کی ساخت تک کس کی رسائی ہوتی ہے؟ پس اللہ تعالیٰ تو بے مثل ہے ابن علی فرماتے ہیں نہ دیکھنا دنیا کی آنکھوں کے ساتھ مخصوص ہے،

بعض کہتے ہیں ادراک اخص ہے رؤیت سے کیونکہ ادراک کہتے ہیں احاطہ کر لینے کو اور عدم احاطہ سے عدم رؤیت لازم نہیں آتی جیسے علم کا احاطہ نہ ہونے سے مطلق علم کا نہ ہونا ثابت یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَمَا خَلۡفَہُمۡ)نہیں ہوتا۔ احاطہ علم کا نہ ہونا اس آیت سے ثابت ہے کہ آیت لا احصی ثناء علیک کما اثنیت) صحیح مسلم میں ہے حدیث (110:۔طہ 20 (وَلَا یُحِیۡطُوۡنَ بِہٖ عِلۡمًا یعنی اے اللہ میں تیری ثنا کا احاطہ نہیں کر سکتا لیکن ظاہر ہے کہ اس سے مراد (علی نفسک مطلق ثنا کا نہ کرنا نہیں، ابن عباس کا قول ہے کہ کسی کی نگاہ مالک الملک کو گھیر نہیں سکتی۔ لَا تُدۡرِکُہُ الۡاَبۡصَارُ وَہُوَ یُدۡرِکُ الۡاَبۡصَارَ وَہُوَ اللَّطِیۡفُ)حضرت عکرمہ سے کہا گیا کہ آیت تو آپ نے فرمایا کیا تو آسمان کو نہیں دیکھ رہا؟ اس نے کہا ہاں فرمایا (103:۔الانعام 6 (الۡخَبِیۡرُ پھر سب دیکھ چکا ہے؟ قتادہ فرماتے ہیں اللہ اس سے بہت بڑا ہے کہ اسے آنکھیں ادراک کی تفسیر میں (22:۔القیامۃ 75 (وُجُوۡہٌ یَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ)کر لیں۔ چنانچہ ابن جریر میں آیت ہے کہ اللہ کی طرف دیکھیں گے ان کی نگاہیں اس کی عظمت کے باعث احاطہ نہ کر سکیں گی اور اس کی نگاہ ان سب کو گھیرے ہوئے ہو گی۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک مرفوع حدیث میں ہے اگر انسان جن شیطان فرشتے سب کے سب ایک صف باندھ لیں اور شروع سے لے کر آخر تک کے سب موجود ہوں تاہم ناممکن ہے کہ کبھی بھی وہ اللہ کا احاطہ کر سکیں۔ یہ حدیث غریب ہے اس کی اس کے سوا کوئی سند نہیں نہ صحاح ستہ والوں میں سے کسی نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم حضرت عکرمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھا تو میں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اللہ کو آنکھیں نہیں پا سکتیں اور وہ تمام نگاہوں کو گھیر لیتا ہے، تو آپ نے مجھے فرمایا یہ اللہ کا نور ہے اور وہ جو اس کا ذاتی نور ہے جب وہ اپنی تجلی کرے تو اس کا ادراک کوئی نہیں کر سکتا اور روایت میں ہے اس کے بالمقابل کوئی چیز نہیں ٹھہر سکتی، اسی جواب کے

مترادف معنی وہ حدیث ہے جو بخاری مسلم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سوتا نہیں نہ اسے سونا لائق ہے وہ ترازو کو جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے اس کی طرف دن کے عمل رات سے پہلے اور رات کے عمل دن سے پہلے چڑھ جاتے ہیں اس کا حجاب نور ہے یا نار ہے اگر وہ ہٹ جائے تو اس کے چہرے کی تجلیاں ہر اس چیز کو جلا دیں جو اس کی نگاہوں تلے ہے۔ اگلی کتابوں میں ہے کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ نے اللہ تعالیٰ سے دیدار دیکھنے کی خواہش کی تو جواب ملا کہ اے موسیٰ جو زندہ مجھے دیکھے گا وہ مر جائے گا اور جو خشک مجھے دیکھ لے گا وہ ریزہ ریزہ ہو جائے گا، خود قرآن میں ہے کہ جب تیرے رب نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے افاقہ کے بعد کہنے لگے اللہ تو پاک ہے میں تیری طرف توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلا مومن ہوں۔ یاد رہے کہ اس خاص ادراک کے انکار سے قیامت کے دن مومنوں کے اپنے رب کے دیکھنے سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اس کی کیفیت کا علم اسی کو ہے۔ ہاں بیشک اس کی حقیقی عظمت جلالت قدرت بزرگی وغیرہ جیسی ہے وہ بھلا کہاں کسی کی سمجھ میں آ سکتی ہے؟ حضرت عائشہ فرماتی ہیں آخرت میں دیدار ہو گا اور دنیا میں کوئی بھی اللہ کو نہیں دیکھ سکتا اور یہی آیت تلاوت فرمائی۔ پس جس ادراک کی نفی کی ہے وہ معنی میں عظمت و جلال کی روایت کے ہے جیسا کہ وہ ہے۔ یہ تو انسان کیا فرشتوں کے لئے بھی ناممکن ہے ہاں وہ سب کو اَلَا یَعۡلَمُ مَنۡ) گھیرے ہوئے ہے جب وہ خالق ہے تو عالم کیوں نہ ہو گا جیسے فرمان ہے آیت کیا وہ نہیں جانے گا جو پیدا کرتا ہے جو لطف و (14:۔ الملک 67 (خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ کرم والا اور بڑی خبر داری والا ہے اور ہو سکتا ہے کہ نگاہ سے مراد نگاہ ولا ہو یعنی اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا اور وہ سب کو دیکھتا ہے وہ ہر ایک کو نکالنے میں لطیف ہے اور ان کی جگہ سے خبیر ہے واللہ اعلم جیسے کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو وعظ کہتے ہوئے فرمایا تھا کہ بیٹا اگر کوئی

بھلائی یا برائی رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو خواہ پتھر میں ہو یا آسمانوں میں یا زمین میں اللہ اسے لائے گا اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین اور خبر دار ہے۔

اللہ ہم سب کو سیدھے راستے پر چلائے اور نیک عمل کرنے کی توفیق دے۔۔ آمین۔۔ ذلفاء نے کہہ کر چپ ہوئی تو سب جانے کہ لیے اٹھ گئے اور جانے لگے مگر ضیغم وہیں اس کہ پیچھے بیٹھا رہا۔۔ لفاء کھڑی ہوئی اور پلٹی تو ضیغم کو بیٹھا پایا۔۔

تم کب آئے؟؟ ذلفاءن نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

اس کی آواز پر ضیغم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور بولا۔۔

ابھی آیا تھا بس۔۔ وہ کہہ کر اٹھا اور اوپر چلا گیا۔۔

تھوری دیر میں وہ نیچے آیا تو ذلفاء نے ناشتہ لگا دیا تھا ثریہ کہ ساتھ مل کر۔۔ ضیغم نے ناشتہ کرنے بیٹھ گیا۔۔ ذلفاء جانے لگی تو وہ بولا۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

آپ نہیں کریں گی ناشتہ؟؟

نہیں۔۔

کیوں؟؟

بھوک نہیں ہے۔۔۔

چپ چاپ بیٹھ کر ناشتہ کریں۔۔ بھوک نہیں ہے؟؟۔۔ وہ دھونس جماتے ہوئے بولا۔۔

زبردستی ہے۔۔ذلفاء اسے گھورتے ہوئے بولی۔۔

ہاں ہے۔۔وہ بھی اسی کہ انداز میں بولا۔۔۔

وہ ضیغم کو گھورتے ہوئے بیٹھ گئی کیونکہ بھوک اسے واقع بہت لگی تھی۔۔

ضیغم نوالہ منہ میں ڈالنے لگا جب وہ بولی۔۔۔

دعا پڑھی؟؟؟ کیونکہ اس نے آخری بار جب کھانا ساتھ کھایا تھا تو اسے سکھائی تھی۔۔

جی پڑھ لی۔۔اس نے کہہ کر نوالہ منہ میں ڈالا۔۔تو ذلفاء بھی کھانے لگی۔۔وہ دنوں چپ چاپ ناشتہ کر رہے تھے جب وہ بولی۔۔

میں آج گھر جاوں گی ڈرئیور کو بول دینا۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔

ذلفاء۔۔۔

ہاں۔۔

امل سے کہنا مجھ بات تو کر لے۔۔۔بھائی سے ملنے نہیں آسکتی تو۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

میری بات ہوئی تھی وہ آنے کا کہہ رہی تھی مگر تم یہاں نہیں تھے تو اس نے کہا کہ بھائی آئیں تو تب آجاوں گی۔۔ذلفاء نے اس سے جھوٹ بولا کیونکہ اسے دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ اسے بہت یاد آرہا ہے۔۔اس کا دل رکھنے کہ لیے اس نے ایسا کہہ دیا۔۔

اچھا تو آپ اسے اپنے ساتھ ہی لے آنا۔۔پلیز امل کو دیکھے بہت وقت ہو گیا۔۔مجھے اس سے ملنا ہے ذلفاء۔۔اس نے التجائی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ٹھیک ہے کوشیش کروں گی۔۔ذلفاء کہ کہنے پر وہ چپ ہو گیا اور اٹھ کر جانے لگا تو وہ بولی۔۔

فی امان اللہ۔۔ذلفاء کہ کہنے پر مسکرایہ اور بولا۔۔

فی امان اللہ۔۔اور کہہ کر چلا گیا۔۔۔

ذلفاء دوپہر کہ وقت اپنے گھر آئی اس کہ ہاتھ بڑا کا سوٹکیس تھا۔۔وہ لے کر اندر آئی تو فاطمہ بیگم اسے دیکھ کر پریشان ہو گئیں۔۔

ذلفاء۔۔یہ یہ سب کیا ہے؟؟تم یہ۔۔وہ اسے ایک بار پھر سے اپنے گھر میں ایسا دیکھ کر پریشان ہو گئیں تھیں۔۔

ماما کیا ہو گیا ہے میں گھر نہیں آسکتی کیا؟؟ذلفاء نے ان سے سوال کیا۔۔

تم گھر چھوڑ کر آگئیں؟؟

آپ ہی تو کہتیں تھی کہ وہ اچھا نہیں ہے۔۔میری بچی کیسے رہتی ہو گی وہاں۔۔تو میں نے سوچ آپ پریشان ہیں میری وجہ سے تو میں آگئی۔۔ذلفاء صوفے پر بیٹھے ہوئے بولی۔۔

تو ضیغم نے تمہیں چھو۔۔چھوڑ دیا؟؟؟وہ صدمے سے بولیں۔۔

ایسے رشتے کا انجام یہ ہی ہونا تھا ماما۔۔۔

تمہارا دماغ خراب ہے تم نے ہی کچھ کیا ہو گا۔۔اب میں لوگوں کو کیا کہوں گی کہ اب کس کی غلطی تھی۔۔لوگ تو یہی کہیں گے کہ تم میں ہی خرابی ہے جبھی تو اس نے چھوڑ دیا۔۔یا اللہ میں کیا کروں تمہارا۔۔۔وہ تو ذلفاء پر پھٹ پڑیں۔۔ذلفاء کو سن کر دکھ تو ہوا مگر وہ چھوپا گئی۔۔پھر ہنستے ہوئے بولی۔۔

مزاق کر رہی ہوں یہ سب ضیغم نے امل کہ لیے بھیجا ہے وہ ملک سے باہر گئے تھے تو یہ امل کہ لیے لائیں ہیں۔۔۔

تو پہلے نہیں بتا سکتیں تھیں مجھے ستانا ضروری ہوتا ہے تمہیں۔۔اس کہ کہنے پر ان میں جان آئی تو پھر اسے ڈانٹنا شروع ہو گئیں۔۔

سوری۔۔وہ کان پکڑتے ہوئے بولی۔۔

امل کہاں ہے۔۔امل۔۔وہ امل کا پوچھتے ہوئے اسے آواز دینے لگی۔۔

ذلفاء کی آواز سن کر وہ نیچے آئی اپنے کمرے سے۔۔

ذلفاء تم کب آئیں۔۔۔امل اس کہ گلے لگ گئی۔۔

میں ابھی آئی ہوں۔۔کیسی ہو تم؟؟

میں اللہ کا شکر ہے ٹھیک ہوں تم سناوں اور بھائی کیسے ہیں؟؟

میں بھی الحمد اللہ بلکل ٹھیک اور تمہارے بھائی بھی ٹھیک ہیں یہ بھیجوایا ہے ضیغم نے تمہارے لیے۔۔ذلفاء نے بیگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

اس میں کیا ہے؟؟؟امل نے پوچھا۔۔

مجھے نہیں پتا۔۔مجھے کہا گیا کہ امل کو دینا ہے تو میں لے آئی۔۔ذلفاء نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اور ضیغم بہت ناراض ہے تم سے۔۔

کیوں؟؟؟امل پریشانی سے بولی۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

کیونکہ آپ گھر جو نہیں آئیں اپنے بھائی سے ملنے اور ایک کال بھی نہیں کی۔۔پھر مجھے جھوٹ بولنا پڑا کہ تم آنا چاہ رہیں تھی مگر تم ملک سے باہر تھے تو امل نے کہا کہ جب بھائی ائیں تو تب آوں گی۔۔۔اب پلیز میرے جھوٹ کی لاج رکھ لینا اور ابھی میرے ساتھ چلنا۔۔ذلفاء فل ڈرامائی انداز میں بولی۔۔

اس کہ انداز پر امل ہنس دی اور فاطمہ بھی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے پہلے یہ تو دیکھوں کیا لائے ہیں بھائی۔۔امل نے سوٹ کیس وہی کھولا۔۔بیگ پورا بھرا ہوا تھا۔۔اوپر چولیٹس کہ پیکٹس تھے۔۔امل نے انھیں نکالا تو نیچے جیولری کہ بوکس تھے۔۔امل نے وہ بولس کھولے جس میں گولڈ کہ سیٹس تھے۔۔ان کہ ڈیزائن بہت خوبصورت تھے۔۔امل نے فاطمہ کو دیے۔۔

ماشاءاللہ بہت خوبصورت ہے بیٹا۔۔اللہ پہننا نصیب کرے۔۔فاطمہ بیگم نے مسکراتے ہوئے اسے دعا دیں۔۔

ہاں ماشاءاللہ سے بہت خوبصورت ہیں۔۔ذلفاء نے بھی تعریف کی۔۔

امل نے ایک کو بوکس کھولا تو اس میں ڈائمینڈ کا سیٹ تھا۔۔جیسے دیکھ کر امل بھی شوکٹ تھی۔۔وہ اس قدر خوبصورت تھا اور اس کی چمک ایسے تھی کہ اس کہ چہرے پر پڑ رہی تھی ۔۔۔امل کہ ساتھ ساتھ ذلفاء اوع فاطمہ بھی خوش تھیں۔۔

جیولری کہ بعد اس میں امل کہ لیے کپڑے تھے جو کہ اپنے قیمت آپ بیان کر رہے تھے۔۔ایک ایک سوٹ برینڈڈ تھا۔۔۔امل یہ سب دیکھ کر سوچ میں پڑ گئی۔۔اس کو سوچتا دیکھ ذلفاء بولی۔۔

کیا ہوا؟؟کیا سوچ رہی ہو؟؟

ملا ہم غصہ کریں گے یہ سب دیکھ کر۔۔امل نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

وہ کچھ نہیں کہے گا میں اسے سمجھا دوں گی۔۔بے فکر رہو۔۔فاطمہ کہ کہے پر وہ دونوں مسکرائیں۔۔

تم تیار ہو جانا میرے ساتھ جاو گی۔۔ذلفاء نے ایک اور بار یاد کرایا۔۔

مگر ملاہم سے تو پوچھا ہی نہیں میں نے۔۔امل کو اسی کی فکر تھی۔۔

تو اب پوچھ لو۔۔ذلفاء نے اپنا موبائل اس کہ آگے کیا۔۔

امل نے کال ملائی۔۔

السلام علیکم۔۔ہاں ذلفاء بولو۔۔وہ شاید مصروف تھا اسلیے جلدی میں بولا۔۔

میں امل بات کر رہی ہوں۔۔

تم۔۔اس کی اواز سن کر وہ بولا۔۔سب خیریت ہے؟؟

جی۔۔وہ میں نے یہ یہ پوچھنے کہ لیے فون کیا تھا کہ میں بھائی سے ملنے چلی جاوں آج؟؟امل نے اس سے اجازت لینا چاہی۔۔

اکیلے؟؟؟

نہیں ذلفاء کہ ساتھ وہ آئی ہوئی ہے۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

ٹھیک ہے چلی جاو۔۔ ذلفاء کو فون دو۔۔ اس نے اجازت تو دے دی مگر اب ذلفاء کی طبیعت صاف کرنا تھی۔۔

السلام علیکم بھائی جان۔۔۔ ذلفاء کی مسکراتی آواز اس کہ کان میں پڑی تو وہ مسکرایہ اور سلام کا جواب دینے کہ بعد بولا۔۔

یہ امل کیا کہہ رہی ہے؟؟

کیا کہہ رہی ہے؟؟؟ اس نے الٹا سوال کیا۔۔

ذلفاء۔۔۔

اچھا۔۔ اچھا۔۔ وہ میں امل کو لے کر جا رہی ہوں دو تین دن میں آجائے گی۔۔

دو تین دن؟؟؟ اس نے حیریت سے کہا۔۔۔

اووووو۔۔۔ تو یہ بات ہے۔۔ ذلفاء اسے چھیڑا۔۔

کیا بات۔۔ میں تو امی کی وجہ سے کہہ رہا تھا۔۔ وہ بات کو سمبھالتے ہوئے بولا۔

ہاں تو میں نے کیا کہا؟؟ ذلفاء بھی اسے آج تنگ کرنے کی ٹھان لی تھی۔۔

ذلفاء۔۔ میں جلدی میں ہوں بائے۔۔ اس نے کہہ کر کال کاٹ دی تو ذلفاء ہنسنے لگی۔۔

کیا ہوا؟؟ امل نے پوچھا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

کچھ نہیں یار ملاہم کی تھوری کلاس لے لی۔۔وہ ہنستے ہوئے بولی تو امل بھی مسکرادی۔۔

ذلفاء پہلے ہوسٹل چلیں میں اپناسامان لے لوں وہاں سے۔۔وہ دونوں گاڑی میں تھے جب امل بولی۔۔

ہاں ضرور۔۔۔اس کہ کہنے پر وہ دونوں ہوسٹل گئے پہلے وہاں سے سامان لیا امل کا پھر گھر چلیں گئیں دونوں۔۔ ضیغم تو آفس جاچکا تھا۔۔اسلیے وہ دونوں ہی گھر میں تھیں۔۔۔

شام میں وہ دنوں لاونج میں بیٹھی چائے پی رہیں تھیں جب امل بولی۔۔

ذلفاء تم ناول پڑھتی ہو؟؟

اس کہ سوال پر ذلفاء کہ منہ سے چائے نکلتے نکلتے بچی جیسے اس نے بڑی مشکل سے روکا تھا۔۔پھر اس سے بولی۔۔

تم پڑھتی ہو؟؟؟

ہاں پڑھتی ہوں مجھے بہت اچھے لگتے ہیں۔۔امل خوشی سے بولی۔۔۔

اور تم؟؟اس نے دوبارہ پوچھا۔۔

بلکل بھی نہیں۔۔وہ ایسا منہ بنا کر بولی جیسے کوئی کڑوی گولی اس کہ منہ میں آگئی ہو۔۔

کیوں؟؟؟وہ حیرت سے بولی۔۔

کیونکہ ناول کا حقیقی زندگی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔۔میں پہلے پڑھتی تھی پھر چھوڑ دیا۔۔ذلفاء چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے بولی۔۔

نہیں ایسا تو نہیں ہوتا۔۔کہیں نا کہیں تو وہ حقیقی زندگی سے ریلٹ کرتے ہیں۔۔۔

کوئی نہیں۔۔۔تم خود بتاو ناول میں اتنا زیادہ اوور بتاتے ہیں۔۔

جیسے؟؟مل نے اس سے پوچھا۔۔

جیسے۔۔ہمم۔۔ہاں۔۔وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔۔

جیسے ہیروین نے پورا گھر جلدی جلدی صاف کیا۔۔صفائی کہ بعد گھر نکھرا نکھرا لگنے لگا ایک ایک چیز اپنی جگہ پر تھی۔۔پھر وہ کچن میں داخل ہوئی اور سوچنے لگی کہ کیا بنائے پھر اماں کہ کہ لیے ان کی پسند کا کھانا "ان" لیے پرہیزی سالن بنایا۔۔۔بچوں کہ لیے پاستا بنایا اور پھر اپنے بنانے والی تھی جس میں بریانی، کباب۔میٹھے میں کھیر۔۔یہ سب بناتے بناتے اسے پانچ بج گئے ۔۔وہ فورا اپنے کمرے میں گئی اور تیار ہونے لگی اور تیار ہو کر وہ بلکل حور جیسی لگ رہی تھی۔۔۔

اب حقیقت میں کیا ہوتا ہے۔۔۔دوپہر بارہ بجے وہ سو کر اٹھی۔۔باورچی خانے میں گئی تو برتنوں کو دیکھ کر اس خون جل گیا۔۔برا سا منہ بنا کر وہ برتن دھونے لگی بلکہ پٹخنے لگی۔۔کیا مصیبت ہے یار سارے کام میں ہی کروں۔۔میں ہی رہ گئی ہوں۔۔ایک نوکرانی جو مل گئی ہے

۔۔ایسے الفاظ اس کہ منہ سے نکل رہے تھے۔۔اور پھر پورا گھنٹہ بھر لگا کر اس نے برتن دھوئے پھر سوچنے لگی کیا بنائے۔۔پھر دال بنانے کا سوچا۔۔پھر تین گھنٹے لگا کر دال بنائی تو دروازے پر دستک ہوئی تو وہ چلاتے ہوئے بولی ارے کھول رہی ہوں کھول رہی ہوں میں کون سا لیڈو کھیل رہی ہوں۔۔وہ بولتے ہوئے دروازہ کھولا اور شوہر کو گھورتے ہوئے بولی کلو 105۔۔تمہاری اور تمہارے گھر والوں کی خدمتیں کر کر آدھی ہو گئی ہوں یہ اس نے وزن کہ ساتھ کہا۔۔۔

امل کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا تھا۔۔اس کہ بتانے پر۔۔

ایک اور بتاتی ہوں۔۔

آج رانیہ کی شادی کی بارویں سالگرہ تھی۔وہ آئینے کہ سامنے کھڑی اپنا جائیزہ لے رہی تھی وہ آج بھی اتنی ہی خوبصورت تھی جتنی پانچ ہزار سال پہلے تھی۔۔۔اس کہ کہنے پر امل کی ہنسی نہیں رک رہی تھی۔۔۔۔واجد خان شاہ آفندی کی دی ہوئی ساڑھی پہنی۔میک اپ کیا اور آئینے میں خود کو دیکھنے لگی جب واجد اندر آیا اور اسے دیکھ کر حیران رہ گیا۔۔۔

اب حقیت میں کیا ہوتا۔۔

رانیہ۔۔کی شادی کی بارویں سالگرہ تھی پہلے اس نے اس کو منانے کا خیال ہی جانے دیا کیونکہ چھوٹا بیمار تھا اماں کی بھی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔پھر کچھ سوچ کر اس نے تیار ہونے کا سوچا کلو۔۔اس نے پرانے 150۔۔پہلے جیسی حسین لگنا چاہتی تھی مگر تھوڑا سا وزن بڑھ گیا تھا بس

کپڑے نکالے پہننے کہ لیے وہ تو کیا آتے اب اسے پھر اس نے اپنا حال ہی میں خریدا ہوا جوڑا پہنا اور ایک گھنٹہ لگا کر میک اپ کیا۔۔

ناظیر جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا اور جس طرح اس نے اپنی چیخ روکی ہے کوئی اس بندے سے پوچھے۔۔۔ذلفاء کہ انداز پر اور اس کی باتوں پر ہنس ہنس کر امل کی انکھوں میں آنسو آ گئے۔۔

ذلفاء کیا ہو تم یار۔۔میرا پیٹ درد کرنے لگا ہنس ہنس کر۔۔۔

ایک اور بتاوں؟؟ذلفاء نے پوچھا پھر بتانے لگی۔۔اس بات سے انجان کہ پیچھے کھڑا وہ سب سن رہا تھا۔۔

وہ اپنی ہی رو میں چلتی ہوئی آ رہی تھی جب اس حسن کہ پیکر کہ چوڑے سینے سے جا ٹکرائی۔۔وہ اپنی آنکھوں میں محبت سموئے اسے دیکھ رہا تھا پر فکر مندی سے پوچھا۔۔تم ٹھیک ہو۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

حقیقت میں ایسا ہوتا ہے۔۔

وہ اپنی ہی رو میں چلتی ارہی تھی کہ رشید سے جا ٹکرائی وہ کیا گرتی بچارہ رشید ہی گر گیا اور اس کہ پیر کی ہڈی ٹوٹ گئی۔۔وے نی تو انیھی ہو گئی وے دیکھ نہیں سکتی تو۔۔وہ زار و قطار رو رہا تھا اس کی آواز پر پورا گھر جمع ہو گیا۔۔۔

بس ذلفاء اب نہیں۔۔پلیز اور نہیں یار پلیز۔۔امل نے ہاتھ جوڑ دیئے اس کہ آگے۔۔

وہ کہہ کر خود بھی ہنسنے لگی اور امل کا تو ہنستے ہنستے برا حال تھا۔۔اس کی بات پر ضیغم کھڑا مسکرایا اور پھر اندر آیا اور بولا

او وبڑے بڑے لوگ آئے ہوئے ہیں آج۔۔ ضیغم کی آواز پر ان دونوں نے مڑ کر اسے دیکھا جو امل کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔

بھائی۔۔امل بھاگتی ہوئی اس کہ پاس گئی اور اس کہ گلے لگ گئی۔۔

کیسی ہے میری گڑیا؟؟ ضیغم نے اس کا چہرا اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔۔

میں بلکل ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟؟

میں بلکل فٹ۔۔وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔

کب آئیں؟؟

دوپہر کو ذلفاء کہ ساتھ۔۔اس کہ کہنے پر ضیغم نے اسے دیکھا جو کھڑی اس دونوں کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔اسے دیکھ کر وہ ہلکے سے بولا

تھینک یو۔۔تو ذلفاء مسکرا دی۔

ملاہم رات کو گھر آیا اپنے کمرے میں گیا مگر آج اسے وہ دیکھائی نہیں دی۔جو اسکے آتے ہی اسے پانی دیتی تھی۔۔اس کہ کپڑے نکال کر دیتی تھی۔۔وہ فریش ہو کر نیچے آیا تو فاطمہ بیگم

نے اسے کھانا نکال کر دیا۔۔ کھانے کہ بعد وہ کمرے میں آگیا اور ٹی وی دیکھنے لگا۔۔اس کی نظر صوفے پر گئی جہاں وہ سوتی تھی۔ ملاہم کو اس کی یاد آرہی تھی۔ یہ بات اس کہ لیے بھی نئ تھی کہ اسے امل کی یاد آرہی تھی۔۔اسے امل کہ ساتھ کیا گیا اپنا سلوک یاد آنے لگا کہ اس نے کیا کیا اس کہ ساتھ کیا ہے۔۔ کس طرح اس نے امل کو دھتکارا اور اس نے خاموشی سے سب کچھ سہہ لیا۔ ملاہم کو شرمندگی ہونے لگی۔

آہستہ آہستہ اس کی محبت ملاہم کہ دل میں اپنی جگہ بنا رہی تھی۔۔اس کا دل کر رہا تھا اس سے بات کرنے کا مگر اس کا نمبر نہیں تھا اس کہ پاس۔۔وہ سر کھجاتا ہوا بولا۔۔

اب کیسے بات کروں اس سے۔۔۔وہ خود سے مخاطب تھا۔ پھر کچھ سوچ کر اس نے ذلفاء کو فون کیا۔۔

ذلفاء نماز پڑھ رہی تھی عشاء کی اسلیے کال نہیں اٹھا سکی۔۔۔

کال کیوں نہیں اٹھا رہی یار۔۔وہ اس کہ کال ریسونا کرنے پر چڑ گیا۔

امل کو اسے بلانے اندر آئی تھی اس کہ فون پر کال آرہی تھی اس نے جب دیکھا تو ملاہم کا نام جگمگا رہا تھا جیسے دیکھ کر امل کہ چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ اس کہ دل آیا کہ کال ریسیو کر لے مگر فون ذلفاء کا تھا اسلیے اسے مناسب نہیں لگا اس لیے دل کی آواز کو دباتے ہوئے اس نے موبائل رکھ دیا۔۔ اتنے وہ نماز ختم کر کہ اٹھی تو امل نے اسے ملاہم کی کال کا بتایا تو وہ بولی۔

یار اٹھا لیتیں۔۔

مجھے مناسب نہیں لگا۔۔

کیا ہو گیا ہے امل۔۔ ملاہم کی کال تھی تم ریسیو کر لیتیں۔۔ ذلفاء نے کہہ کر کال ملائی اور امل کو موبائل پکڑا کر کمرے سے باہر چلی گئی۔۔

یار فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھیں۔۔ وہ کال ریسیو کرتے ہی غصے سے بولا۔۔

وہ۔۔۔ وہ ذلفاء نماز پڑھ رہی تھی۔۔ اس کی آواز سنتے ہی اسے سکون سا ملا تھا ملاہم نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ تھوڑی دیر جب وہ کچھ نہیں بولا تو امل کو لگا اس نے اس کی آواز سنتے ہی کال کاٹ دی۔۔ اس نے موبائل کی اسکرین کو دیکھا جہاں وہ کال پر ہی تھا تو امل بولی۔۔

ہیلو۔۔ ملاہم۔۔ اس نے اب بھی کچھ نہیں بولا۔۔

ملاہم آپ سن رہے ہیں؟؟ امل کو کچھ عجیب لگا۔۔

سن رہا ہوں۔۔ خوش لگ رہی ہو۔ اس کی آواز سے ہی اس کی خوشی کا احساس ہوا اسے۔ وہ اس بات سے انجان تھا کہ یہ خوشی اس سے بات کرنے کی تھی۔

آپ کو کیسے پتا چلا؟؟ امل کہ سوال وہ مسکرایہ اور بولا۔۔

مجھ سے دور جو ہو۔۔ ملاہم نے طنزیہ کہا۔

یہ خوشی کسی اور بات کی بھی ہو سکتی ہے۔ امل اس طنز سمجھ گئی تھی۔ اس لیے بولی۔

اچھا اور وہ کیا ہے؟؟ ملاہم بیڈ کروان پر سر ٹیکا کر بولا۔۔

آپ نے کھانا کھالیا؟؟اس کہ سوال سے بچنے کہ لیے اس نے بات گھومائی مگر وہ بھی ملاہم تھا۔۔

تم نے پھر میری بات گھومائی۔۔

اس کا جواب آپ کو معلوم ہونا چاہیئے ملاہم عمر۔۔امل کہ کہنے پر وہ مسکرایہ اور بولا۔

نہیں مجھے نہیں پتا یہ آپ بتائیں گی مسسز ملاہم عمر۔۔اس کہ کہنے پر امل کا دل دھڑکا۔

ہیلو امل۔۔۔امل کہ کوئی جواب نا آنے پر اس پکارا۔۔

ج۔۔جی۔۔امل ھڑبڑاتے ہوئے بولی۔

ماما پوچھ رہی تھیں کہ تم کب تک آو گی؟؟وہ اس سے سیدھا نہیں پوچھ سکتا تھا اس لیے ایسا پوچھا۔

لیکن میں تو ماما کو بتا کر آئی تھی اور ان سے پرمیشن لے کر آئی تھی کہ میں کب تک رہ لوں ۔۔امل کہ جواب پر اس نے موبائل کان سے ہٹا کر اسکرین کو گھورا جیسے اسے دیکھ رہی ہو۔ملاہم کا دل کیا اپنا سر پھاڑ لے۔۔

ملاہم۔۔اس کہ بولنے پر وہ بولا۔

ہاں۔۔

میں دو دن رہ لوں یہاں؟؟امل نے اس سے اجازت چاہی۔

جب ماما نے کہہ دیا تو میں کون ہوتا ہوں۔۔۔اس نے کہہ کر فون رکھ دیا اور وہ اسکرین دیکھتی رہ گئی۔

ہنہ دو دن رہ لوں۔اسے غصہ آرہا تھا اس کہ وہاں رکنے پر۔اس نے ٹی وی بند کیا اور ٹیرس پر آگیا۔۔

ذلفاء کمرے سے باہر آئی تو ضیغم بولا۔۔

امل کہاں ہے؟؟

وہ ملاہم کی کال ہے۔۔

اچھا۔۔آپ تیار نہیں ہوئیں؟؟؟ ضیغم کہ سوال پر اس نے سوالیاں نظروں سے اسے دیکھا۔

کیوں؟؟

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

امل نے آئیسکریم کھانی تھی تو چلیں آپ بھی۔۔ ضیغم نے اسے ساتھ چلنے کی آفر کی۔۔

نہیں آپ دونوں جائیں۔۔آئیسکریم اور چوکلیٹس میں اس کی جان تھی مگر فوار راضی بھی نہیں ہو سکتی تھی اس لیے منا کر دیا اس نے۔۔

اچھا۔۔جیسی آپ کی مرضی۔۔ ضیغم نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔

بد تمیز۔۔ تھوڑی ضد نہیں کر سکتا تھا میں نے منا کیا اور مان گیا۔۔ ذلفاء نے دل میں سوچا اور اسے اچھے اچھے القاب سے نواز اور کچن میں چلی گئی۔۔۔

ملاہم آسمان کو دیکھ رہا تھا۔۔ اسے اپنے دل کی حالت پر یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اس قدر بے تاب بھی ہو سکتا ہے اس کہ لیے۔۔

کیوں میں تمہیں سوچے جارہا ہوں۔۔۔

کیوں تمہاری باتیں مجھے یاد آرہی ہیں۔۔۔

کیوں تمہاری ہنسی میرے کانوں میں گونج رہی ہیں۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

امل کمرے سے واپس آئی تو اسے ملاہم کا ناراض ہونا بہت برا لگ رہا تھا۔ ضیغم نے اسے ایسے دیکھا تو بولا۔۔

کیا ہوا امل تم ٹھیک ہو؟؟ ملاہم نے کچھ کہا ہے؟؟ ضیغم نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔ ایک نظر میں اپنی بہن کا چہرا دیکھ کر وہ باھنپ گیا تھا کہ کچھ تو ہوا ہے۔

کچھ نہیں بھائی بس وہ ایسے ہی۔۔ امل نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اچھا چلو۔۔ چلتے ہیں۔۔ ضیغم کہتا ہوا اٹھا۔۔

نہیں بھائی پھر کبھی چلیں جائیں گے۔۔امل کہتے ہوئے کمرے میں چلی گئی۔۔ ضیغم نے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں پھر کچن میں گیا جہاں ذلفاء کھڑی چائے بنا رہی تھی اپنے لیے۔۔

ضیغم اس کہ پاس آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر جھٹکے سے اس کا رخ اپنی طرف کیا۔ذلفاء جو اس حملے کہ لیے تیار نہیں تھی وہ گھبرا گئی۔

اپنے بھائی کو سمجھا دو کہ اگر اس نے میری بہن کہ ساتھ غلط سلوک کیا یا اسے زرا سی بھی تکلیف دی تو میں اس کا حشر نشر کر دوں گا۔۔۔ ضیغم کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔اس نے ذلفاء کا ہاتھ اتنی زور سے پکڑ رکھا تھا کہ ذلفاء کو اس کی انگلیاں گوشت میں پیوست ہوتی محسوس ہوئیں۔۔

ابھی تک تو آپ یہاں عیش کی زندگی گزار رہی ہیں۔ مگر جس دن مجھے یہ پتا چل گیا کہ ملاہم کی وجہ سے میری بہن کی آنکھوں آنسو آئے ہیں تو میں آپ کی زندگی اتنی تنگ کر دوں گا کہ آپکو اپنی سانسیں گھٹی ہوئی محسوس ہونگی۔ابھی آپ مجھے جانتی نہیں ہیں۔ سمجھا دینا اسے۔۔ ضیغم اس کا ہاتھ جھٹکتا ہوا چلا گیا۔ذلفاء ابھی بھی سوکڈ تھی اس کا ایسا روپ دیکھ کر وہ وہیں بیٹھ گئی اور اپنے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں چھوپا کر رونے لگی۔۔

میں نے کیا کیا ہے۔کیوں میں ہی سب کو نظر آتی ہوں کہ جو آتا ہے مجھے عزیت دے کر چلا جاتا ہے۔۔یا اللہ ملاہم اور امل کہ درمیان سب ٹھیک کر دیں اسلیے نہیں کہ ضیغم ایسا چاہتا ہے بلکہ اس لیے کہ امل ایک اچھی لڑکی ہے اس کو اس کہ بھائی کہ کیے کی سزا مت دینا اور مجھے یہاں سے نکال دے میرے رب۔۔میں نہیں رہ سکتی اس شخص کہ ساتھ۔۔وہ روتے ہوئے

بول رہی تھی۔۔اس ہچکیاں بن گئیں روتے روتے۔وہ اٹھی اور اپنے کمرے میں گئی۔اور ساری رات اس نے روتے ہوئے گزار دی۔۔

ملاہم صبح اٹھا فجر کی نماز پڑھی اور جوگنگ کہ لیے چلا گیا مسجد سے ہی۔پھر تیار ہو کر نیچے آیا تو فاطمہ اس کہ لیے ناشتہ لگا رہی تھیں۔۔اسے پھر سے امل کی یاد آنے لگی وہ روز اس کہ لیے ناشتہ لگا رہی ہوتی تھی اس کہ لیے۔۔ملاہم نے لمبی سانس لی اور ناشتہ کرنے لگا اور ہو سپیٹل چلا گیا۔۔پورا دن اس نے اپنے آپ کو بزی رکھا۔

امل صبح فجر کی نماز کہ بعد ذلفاء کہ کمرے میں آئی جو قرآن کی تلاوت کر رہی تھی۔آج وہ باہر نہیں نکلی تھی۔ساری رات جاگنے کی اور رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔امل آئی تو اس نے قرآن بند کر دیا۔۔۔

ذلفاء کیا ہوا ہے آپ کو؟؟امل نے اس کی آنکھیں دیکھیں تو بولی۔

کچھ نہیں۔۔مجھے کیا ہوا ہے۔۔ذلفاء زبردستی مسکراتے ہوئے بولی۔

مگر آپ کی آنکھیں۔۔امل اس کی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔

کچھ نہیں ہوا مجھے۔ چلو تمہیں اچھا سا ناشتہ کرواتی ہوں۔۔ ذلفاء مسکرائی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے آئی۔

ذلفاء اور امل نے مل کر ناشتہ بنایا پھر ثریہ کہ ساتھ مل کر ٹیبل پر لگایا تو ضیغم بھی آ گیا۔۔ وہ اس وقت باتھ لے کر ٹراوذر اور شرٹ پہنے نیچے آیا۔۔

ذلفاء نے اسے دیکھا تو رات والا منظر اس کی آنکھوں کہ سامنے آ گیا۔ اسے دیکھ کر ذلفاء نے ہونٹ بینچ لیے۔ بس امل کہ سامنے کوئی تماشہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس لیے چپ چاپ ٹیبل پر بیٹھ گئی۔

وہ تینوں چپ چاپ ناشتہ کر رہے تھے جب ضیغم بولا۔۔

امل میں نے تمہاری شادی ملاہم سے اسلیئے کروائی ہے کہ تم اسے پسند کرتی ہوں وہ ایک اچھا بندہ ہے مگر۔۔ وہ روکا اور ایک نظر ذلفاء کو دیکھا پھر امل کو دیکھ کر بولا۔۔۔

وہ اگر انسان کا بچہ نہیں نکلتا تو کسی قسم کا ظلم برداشت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ اس کہ کہنے پر ذلفاء نے اسے دیکھا اور اپنی مٹھیاں بینچ لیں۔۔

تمہارا بھائی ابھی زندہ ہے۔۔ طلاق کوئی اتنا بڑا داغ نہیں ہے جس کہ ڈر سے تم اس کی بد تمیزیاں برداشت کرو۔ سمجھ آ رہی ہے میری بات۔۔ ضیغم اس وقت سنجیدہ تھا۔۔

نہیں بھائی ایسی کوئی بات نہیں ہے آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں۔۔ امل نے صفائی دی۔

اچھاتو کل رات کیا ہوا تھا۔۔کیا کہا تھا اس نے جس کی وجہ سے تمہارا موڈ خراب ہو گیا تھا۔۔ ضیغم نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

وہ۔۔وہ۔۔ آپ نے کہا تھا کہ دو تین دن یہاں رکنا جب ملاہم کو بتایا تو انھیں اچھا نہیں لگا۔۔ امل نے سر جھکا کر بتایا۔۔امل کہ کہنے پر ذلفاء نے ضیغم کو دیکھا۔

تو یہ تم نے مجھے رات میں کیوں نہیں بتایا۔۔

بھائی مجھے گھر جانا ہے پلیز۔۔امل نے اس سے منٹ بھرے لہجے میں کہا۔۔

شام میں چلی جانا۔۔

شام میں نہیں ابھی۔۔امل نے جدی انداز میں کہا۔۔

اچھاٹھیک ہے۔۔

میں بیگ لے کر آتی ہوں۔۔وہ کہہ کر فورا اٹھی اور اندر جانے لگی جب ضیغم بولا۔۔

ناشتہ تو پورا کرو۔

بس کر لیا۔۔وہ وہیں سے زور سے بولی۔۔اس کہ کہنے پر ضیغم مسکرایہ اور اٹھ کر جانے لگا جب ذلفاء بولی۔۔

آئیندہ زبان سنبھال کر بات کرنا۔۔وہ اس کہ سامنے کھڑی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ایک ایک لفظ چبا کر بولی۔۔

میں اپنی بہن سے بات کر رہا تھا۔۔ ضیغم بھی اسی کہ انداز میں بولا۔۔

مگر بات میرے بھائی کی ہو رہی تھی اور اگر تم نے دوبارہ ایسے الفاظ میرے بھائی کہ خلاف بولے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔ذلفاء کی آنکھیں غصے سے لال ہو رہی تھیں۔

اتنا پیار تم اپنی بہن سے نہیں کرتے ہو گے جیتنا میں اپنے بھائی سے کرتی ہوں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ میں یہاں ایک شرابی اور زانی شخص کہ ساتھ رہ رہی ہوں بنا کچھ کہے۔۔ذلفاء نے کہہ کر جانے لگی جب ضیغم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھنچا اور بولا۔

کیا کہا آپ نے۔۔ہاں؟؟وہ غراتے ہوئے بولا۔۔اس کہ شرابی اور زانی کہنے پر اسے غصہ آگیا۔۔

بھائی۔۔۔اس سے پہلے کہ ذلفاء اسے کوئی جواب دیتی امل ان دونوں کو ایسا دیکھ وہ بولی۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے۔۔امل کہ کہنے پر ضیغم نے اسے گھورا اور اس کا ہاتھ جھٹک کر امل کو دیکھے بغیر بولا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

میں باہر انتیظار کر رہا ہوں جلدی آو۔۔وہ کہہ کر روکا نہیں باہر نکل گیا۔۔

ذلفاء یہ سب کیا تھا۔۔امل اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔

کچھ نہیں یار۔۔تم جاو اور گھر پہنچتے ہی مجھے اطلاع کرنا۔۔اوکے۔۔ذلفاء اس کہ گال کو تھپتھپاتے ہوئے بولی۔

امل چپ ہو گئی۔۔وہ سمجھ گئی کہ ذلفاء کچھ بتانا نہیں چاہتی۔۔اسلیئے اس کہ گلے مل کر باہر چلی گئی۔

ضیغم چپ چاپ ڈرائیونگ کر رہا تھا جب امل بولی۔

بھائی۔۔

ہمم۔۔وہ سامنے دیکھتے ہوئے بولا۔

بھائی ذلفاء بہت اچھی ہے۔آپ کیوں اس کہ ساتھ ایسا سلوک کر رہے ہیں؟؟آپ نہیں جانتے بھائی ذلفاء نے ہی ملاہم کو کتنا سمجھایا ہے۔۔اتنا سب اس کہ ساتھ ہو گیا مگر کبھی بھی مجھے کسی چیز کا زمیدار نہیں ٹھرایا۔۔

تمہارا کوئی قصور اہے بھی نہیں۔۔ضیغم بولا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

نہیں بھائی قصور تو ہے۔۔مگر آپ پلیز ذلفاء کو کچھ کہنا۔۔آپ بہت خوش نصیب ہیں کہ آپ کی زندگی میں ذلفاء جیسی نیک ہمسفر آئی۔۔امل کہ کہنے پر ضیغم نے اسے دیکھا اور بولا۔۔

یعنی میں برا ہوں؟؟وہ اس وقت اتنا سنجیدہ تھا کہ امل ڈر گئی۔۔

نہیں بھائی ایسی کوئی بات نہیں ہے میں تو بس۔۔

میں ڈرائیو کر لوں؟؟؟امل کچھ کہتی اس سے پہلے ضیغم بولا

امل کو گھر چھوڑ کر ضیغم نے اذان کو کال کی۔۔

ہیلو۔

کہاں ہے تو؟؟ ضیغم جھٹ بولا۔۔

آفس میں ہوں۔۔

فلیٹ میں پہنچ جلدی۔۔ ضیغم نے اسے کہہ کر کال کاٹ دی۔وہ فلیٹ ضیغم کا تھا جہاں وہ اپنے دوستوں کہ ساتھ شراب پیتا اور بہت سے غلط کام بھی وہاں ہوتے تھے۔۔

ضیغم وہاں پہنچا اور اپنا پسندیدہ کام کرنے لگا۔۔ تھوڑی دیر میں اذان بھی وہاں پہنچ گیا۔۔

کیا ہوا اتنی جلدی میں کیوں بلایا مجھے یہاں تو نے؟؟ اذان نے اس سے پوچھا جو صوفے پر بیٹھا ہاتھ میں گلاس لیے اور اس میں موجود زہر کو دیکھ رہا تھا۔۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔ اس کہ کچھ نا کہنے پر اذان دوبارہ بولا۔۔

میں شرابی ہوں۔۔ زانی ہوں۔۔ ضیغم نے شدید غصے میں بولا اور گلاس سامنے دیوار میں دے مارا۔۔

ضیغم ہوا کیا ہے؟؟ اذان نے اس کہ کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔۔

وہ کہتی ہے کہ میں شرابی ہوں۔۔زانی ہوں میں۔۔۔ ضیغم اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔ذلفاء کہ الفاظ اسے بہت غصہ دیلا رہے تھے۔۔۔

تو غلط کیا کہا۔۔اذان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب ہے تیرا؟؟

یہ ابھی کیا کر رہا ہے تو۔۔۔یہاں ہم کیا کرنے آتے ہیں۔۔اس نے سچ کہا اور تجھے برا لگ گیا۔۔اذان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

مگر۔۔۔ ضیغم کچھ بولنے لگا پھر خوُد ہی چپ ہو گیا۔اذان سچ ہی تو کہہ رہا تھا۔پھر مجھے برا کیوں لگا۔۔۔ ضیغم سوچنے لگا۔

میں بتاتا ہوں کیوں برا لگا کیونکہ سچ ہمیشہ کڑوا ہی ہوتا ہے میرے دوست۔۔میں یہ سب چھوڑ چکا ہوں۔۔تو بھی چھوڑ دے میرے بھائی۔۔اذان نے اس کی کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ضیغم چپ رہا۔۔ تھوڑا ریلکیس ہو جا پھر تجھے کچھ بتانا ہے مجھے۔۔اذان بولا۔

کیا؟؟ ضیغم نے ناسمجھی سے بولا۔۔

ابھی نہیں۔۔

تو بتا میں ٹھیک ہوں۔۔ ضیغم نے زور دیتے ہوئے کہا۔

میں نے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔۔اذان بولا۔۔

کیا؟؟؟ ضیغم حیرت سے بولا۔

ہاں۔۔اذان مسکراتے ہوئے بولا۔اور تو مجھے اب بتا رہا ہے۔۔ ضیغم نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔

یہ بات تو ابھی اسے بھی نہیں پتا اور میں اسے بتانے کہ بجائے تجھے بتا رہا ہوں۔۔اذان بولا۔

ہے کون؟؟

بتا دوں گا صیح وقت پر۔

ایک مکھا ماروں گا تیرے منہ پر جلدی بتا۔۔ ضیغم اسے گھورتے ہوئے بولا۔۔

جلد باز بتا دوں گا۔۔ابھی تو چل یہاں سے۔۔اذان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور وہ دونوں فلیٹ سے باہر آ گئے۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ملاہم رات کو گھر پہنچا اس کا دل نہیں چاہ رہا تھا گھر جانے کا مگر جانا تو تھا۔۔ملاہم اندر آیا تو اسے اس کی آواز آئی مگر اس نے اپنا وہم سمجھ کر اندر کمرے میں چلا گیا۔۔کمرے میں آ کر اس نے اپنا کوٹ اتار کر بیڈ پر رکھا اور واش روم چلا گیا۔۔تھوڑی دیر میں واپس آیا تو اسی وقت امل اندر آئی اس کہ لیے چائے لے کر۔۔امل کو دیکھ کر پہلے اسے حیرت ہوئی پھر اپنا وہم سمجھا۔۔

زیادہ ہی دماغ پر سوار ہو گئی ہے میرے۔۔ ملاہم شیشے میں دیکھ کر بڑبڑایا۔۔ مگر' یہ لڑکی کچھ اس کی آواز امل کہ کانوں تک گئی تھی جیسے سن کر وہ مسکرا دی۔

آپ کی چائے۔۔ امل نے چائے سائیڈ ٹیبل پر رکھی تو وہ اچانک مڑا اور بولا۔۔

تم واقع میں آگئی ہو؟؟

میں نے تو آنا ہی تھا آپ کو چھوڑ کر کہا جا سکتی ہوں میں۔۔ امل اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی۔۔

مگر تم تو۔۔

شیش۔۔۔ ملاہم اپنی بات پوری کرتا کہ امل نے اس کہ لبوں پر انگلی رکھ دی اور بولی۔

آپ بولائیں اور امل نہ آئے یہ صرف ایک صورت میں ہو سکتا ہے۔۔۔ وہ بول کر رکی تو اس نے سوالیاں نظروں سے اسے دیکھا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

جب میں مر جاوں گی۔۔

امل۔۔ ملاہم نے اسے گھورا۔۔ دل تو کر رہا تھا کہ کھینچ کر اپنے گلے لگا لے مگر پھر اپنی یہ خواہش دل میں دباتا نظریں پھیر گیا۔

ملاہم۔۔ امل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔۔ ملاہم روکا اور اسے دیکھنے لگا۔۔

امل اس کہ قریب آئی اور بولی۔۔

ملاہم میں جانتی ہوں آپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔ محبت بھی نہیں کرتے۔۔۔ مگر میں ایسا کیا کروں کہ آپکو میری محبت پر یقین آجائے۔۔

ایسا کیا کروں کہ آپ کہ دل سے میرے لیے نفرت ختم ہو جائے۔۔

ایسا کیا کروں کہ آپ میرے ہو جائیں۔۔ امل اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔۔

بتائیں نا ملاہم پلیز۔۔۔ مجھ سے اب یہ سب نہیں سہا جاتا۔۔ آپ کہ اتنے قریب ہو کر آپ سے دوری نہیں سہی جاتی۔۔ میں بہت تکلیف میں ہوں ملاہم میری تکلیف کو ختم کر دیں۔۔ امل کی آواز بھرا گئی۔۔ اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔ ملاہم سے اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھے جا رہے تھے۔۔ ملاہم اس کھینچ کر اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا۔۔

آئی لو یو امل۔۔ آئی لو یو۔۔ وہ آج اپنی محبت کا اعتراف کر رہا تھا اس سے۔۔ اپنے لب اس کہ بالوں پر رکھے۔۔۔

اس کہ اعتراف پر امل کہ آنسو نہیں روک رہے تھے۔۔ ملاہم نے اس کا چہرا اپنے ہاتھوں میں لیا اور اس کہ آنسو صاف کیے اور اپنے لب اس کی آنکھوں ہر رکھ دیے پھر اس کہ چہرے کو چومنے لگا اور پھر اسے اپنے گلے سے لگا لیا۔۔۔

ضیغم صبح کا گیا ہوا رات کو لوٹا۔۔۔ذلفاء اپنا لیپ ٹوپ لیے لاونج میں بیٹھے کچھ کام کر رہی تھی ۔۔اس کی آہٹ پر سمجھ گئی تھی کہ کون ہو سکتا ہے۔۔ مگر اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا۔۔

ضیغم نے اسے دیکھا تو احساس ہوا کہ کل رات اس نے کچھ زیادہ ہی بول دیا تھا۔۔۔وہ چلتا ہوا اس کہ پاس آیا اور سامنے صوفے پر اس کہ سامنے بیٹھ گیا۔۔ذلفاء نے ابھی بھی اسے نہیں دیکھا تھا۔۔

ذلفاء۔۔۔ ضیغم کہ آواز دینے پر اس کی کام کرتی انگلیاں رکھیں۔

میں جانتا ہوں کہ کل رات غلط کیا میں نے۔۔ایم سوری۔۔ ضیغم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

تم سمجھتے کیا ہو خود کو ہاں۔۔بولو۔۔جب چاہا مجھے تکلیف پہچائی اور جب چاہتے ہوں آکر معافی مانگ لیتے ہوں۔اس کہ سوری کہنے پر اسے اور غصہ آیا۔۔

تم چاہتے ہوں آکر۔۔بولو۔۔تم نے کل رات کچھ غلط نہیں کہا تھا تم نے اپنے دل کی بات کہی تھی۔اپنا مقصد بتایا تھا۔۔۔لیپ ٹوپ بند کرتی ہوئی بولی۔۔

معافی مانگ تو رہا ہوں ورنہ ضیغم برہان کبھی کسی سے معافی نہیں مانگتا۔۔اور آپ نے بھی تو صبح غلط بات کی تھی معافی تو آپ کو بھی مانگنی چاہیے۔۔ مگر میں نے تو کچھ نہیں کہا۔۔

اور بچا کیا ہے کہنے کو۔۔ابھی اور بھی کچھ کہنا باقی ہے اور میں نے جو کہا تھا وہ بلکل سچ تھا کیا نہیں پیتے تم شراب۔۔کیا نہیں گزرتیں تمہاری راتیں دوسری لڑکیوں کہ ساتھ؟؟ بولو چپ کیوں ہو۔۔۔ذلفاء بولنے پہ ائی تو بولتی ہی گئی۔۔

ہاں پیتا ہوں شراب۔۔

ہاں گزرتیں ہیں میری راتیں لڑکیوں کہ ساتھ۔۔ مگر آپکو اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہونا چاہیے۔۔ ذلفاء کی بات پر اسے پھر سے غصہ آگیا تھا۔۔

مجھے کوئی لینا دینا نہیں ہے کہ تم کیا کرتے ہو اور کیا نہیں میری بلا سے کچھ بھی کرو مگر مجھ سے دور رہو یہ معافی والا ناٹک میرے ساتھ مت کرنا۔ میں تمہاری گرفرینڈس کی طرح نہیں ہو کہ جنہیں تم ایک بار سوری بولو اور تمہارے پیسے کی خاطر تمہاری کوئی بھی بدتمیزی برداشت کرلیں۔۔ میں ذلفاء عمر ہوں۔ میرے لیے میری عزت مجھے میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔۔

آپ ان کی طرح ہو بھی نہیں سکتیں۔۔ ضیغم چڑتے ہوئے بولا۔۔

میں ان کی طرح ہونا بھی نہیں چاہتی۔۔۔

آپ ان کی طرح ہو ہی نہیں سکتیں۔۔ ضیغم اسے اور غصہ دلا رہا تھا۔۔

کہنا کیا چاہتے ہو تم ہاں۔۔ ذلفاء آگے ہوتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بولی۔۔

ضیغم کچھ دیر اس کی آنکھوں میں ہی دیکھتا رہا پھر بنا کچھ کہے اٹھ کر چلا گیا۔۔۔

ہنہ ڈر گیا۔۔ ذلفاء کہ چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔ وہ سمجھی کہ اس نے ضیغم کو لاجواب کر دیا ہے۔۔

ضیغم اپنے آفس میں بیٹھا جب اس کہ موبائل پر کال آئی۔۔اسکرین پر اذان کا نمبر دیکھ کر اس نے کال اٹھائی۔

ہیلو۔ہاں اذان بول۔۔

سر میں اذان سر کا اسٹینٹ ہوں۔۔

اذان کہاں ہے؟؟

سر یہی بتانے کہ لیے کال کی ہے ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔

کیا؟؟اس کہ کہنے پر ضیغم کرسی سے کھڑا ہو گیا۔۔

کہاں ہے اس وقت وہ۔۔ضیغم کہ پوچھنے پر اس نے ہوسپیٹل کا بتایا تو ضیغم فورا باہر نکل گیا۔۔۔

ہوسپیٹل پہنچا تو پتا چلا کہ اسے روم میں شیفٹ کر دیا ہے۔۔وہ وہاں پہنچا تو ایک لیڈی ڈاکٹر اور نرس وہاں موجود تھیں۔۔ڈاکٹر اسے چیک کر ہی تھی جب ضیغم اندر آیا۔۔ضیغم کو دیکھ کر وہ ڈاکٹر شوکڈ رہ گئی۔۔۔

یہ سب کیسے ہوا؟؟ضیغم نے اذان سے پوچھا۔۔

وہ ایکسیڈنٹ ہو گیا چھوٹا سا۔۔۔اذان ڈاکٹر کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔

یہ چھوٹا سا ہے۔۔۔ ضیغم اس کہ سر پر بندھی پٹی اور ہاتھ پیر پر ہوئے پلسٹر کو دیکھتے وہئے طنزیہ بولا۔۔

یہ زخم کب تک ٹھیک ہونگے ؟؟ ضیغم نے ڈاکٹر سے پوچھا۔۔

یہ زخم کبھی نہیں بھر سکتے۔۔وہ کہتی ہوئی باہر نکل گئی اور ضیغم حیرت سے اسے دیکھتا رہ گیا۔۔

یہ کیا کہہ کر گئی ہے۔۔ ضیغم نے اذان سے پوچھا۔۔

کر دیانا اسے ناراض۔۔اذان، ضیغم کو گھورتے ہوئے بولا۔۔

یار میں نے کیا کیا؟؟؟وہ ابھی بھی نہیں سمجھا تھا کہ وہ ایسا کیوں بول کر گئی ہے۔۔

جو زخم تو نے اسے دیے ہیں وہ ختم کرنا چاہتا ہوں میں اس کی زندگی سے۔۔اذان اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

تم لوگ مجھے پاگل کر دو گے۔۔ صیح صیح بتا کون ہے یہ۔۔۔

ایمان۔۔

کون ایمان؟

وہی جس کی شادی تو نے تڑوائی تھی۔۔

میں نے؟؟وہ نا سمجھی سے بولا۔۔

ملاہم اسی سے شادی کر رہا تھا۔۔اس کہ کہنے پر ضیغم خاموش ہو گیا۔۔

میں ایمان سے شادی کرنا چاہتا ہوں ضیغم۔۔

اچھاااا۔۔اس نے اچھا کو کھینچتے ہوئے کہا۔۔اسلیئے تو نے یہ سب کیا ہے؟؟ ضیغم کو ایک منٹ لگا تھا سب سمجھنے میں کہ یہ اکیسڈنٹ اس کہ خود کیا ہے اپنا۔۔

اس کی بات پر اذان مسکرانے لگا۔۔

ایک ہفتہ ہو گیا مگر ان دنوں کہ بیچ کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔ذلفاء نے آفس جوائن کر لیا تھا۔اب صبح سے شام تک وہ آفس میں ہوتی اور رات کو ضیغم دیر سے آتا تو دونوں کا سامنا ہی نہیں ہوتا تو بات کیا ہوتی۔۔آج چھٹی کا دن تھا۔وہ دونوں ہی گھر میں تھے۔۔ضیغم اپنے کمرے میں تھا اور ذلفاء کچن میں تھی جب ثریہ نے اسے بتایا کہ کوئی اس سے ملنے آیا ہے۔۔

مجھ سے ملنے کون آ گیا؟؟وہ یہ ہی سوچتی ہوئی وہ لاونج میں آئی۔

وہ اس کی طرف پیٹھ کیے کھڑی تھی۔۔

جی آپ کون؟؟ذلفاء نے کہا تو وہ مڑی۔۔

اس نے اوپر سے نیچے ذلفاء دیکھ رہی تھی۔پھر چلتی ہوئی اس کہ پاس آئی۔۔

آپ کون ہیں؟؟ ذلفاء نے اس سے پوچھا۔۔

تو تم ہو وہ جس سے ضیغم نے شادی کی ہے۔۔ وہ ذلفاء کو دیکھتی ہوئی بولی۔۔

تم ہو کون؟؟ ذلفاء نے س کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ایسا کیا دیکھا ہے ضیغم نے تم میں جو اس نے تم سے شادی کر لی۔۔ اس کی نظر میں ذلفاء کہ لیے صرف حقارت تھی۔۔

میں پوچھتی ہوں۔۔ ہو کون تم اور یہاں کر کیا رہی ہو؟؟؟ اس کا ضبط جواب دے گیا۔۔

مگر وہ اس کہ کسی بھی سوال کا جواب نہیں دے رہی تھی۔۔۔ نکل جاو ضیغم کی زندگی سے ۔۔ وہ صرف میرا ہے۔۔ صرف اور صرف میرا۔۔۔

اگر تمہارا ہوتا تو آج میں یہاں اس کی بیوی کی حیثیت سے اس کہ گھر میں نہیں ہوتی۔۔ تو آئیندہ یہاں آنے کی غلطی دوبارہ نہیں کرنا۔۔ ضیغم جو باہر جا رہا تھا ذلفاء کی آواز پر رک گیا۔۔

-Explore, Dream and Read

کہنا کیا چاہتی ہوں تم۔۔

روشنی۔۔۔ وہ غصے میں اس کہ پاس آئی اور تھپڑ مارے کہ لیے ہاتھ اٹھایا کہ ضیغم کی آواز پر اس کا ہاتھ وہیں رکھ گیا۔۔

تمہاری اتنی ہمت کہ میری بیوی پر ہاتھ اٹھاو۔۔۔ ضیغم نے اسے خون خوار نظروں سے دیکھا۔۔

ضیغم میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں کیسے کسی اور کو برداشت کرلوں تمہاری زندگی میں۔۔وہ ضیغم کہ پاس آئی۔۔

بس۔۔ ضیغم نے اسے بولنے سے رکا۔ذلفاء ان دونوں کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔بلکہ گھور رہی تھی۔۔

تمہیں پہلے بھی سمجھایا تھا۔۔مگر نہیں مانی تم اگر زندگی پیاری ہے تو دوبارہ مجھے اپنی شکل مت دیکھانا۔۔ ضیغم نے ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔۔

تم یہ سب اس کی وجہ سے بول رہے ہو نا۔۔اس نے ذلفاء کی طرف اشارہ کیا۔۔

تمہیں ایک دفعہ کی سمجھ نہیں آتی۔۔ہاں۔۔ ضیغم نے اس کا منہ ایک ہاتھ سے پکڑ کر کہا۔۔

میں بھی دیکھتی ہوں تم کتنے دن اس کی زندگی میں رہتی ہو۔۔جس طرح آج تک اس نے دوسری لڑکیوں کو استعمال کیا ہے۔۔ تمہیں بھی استعمال کر کہ پھیک دے گا۔۔اس نے ضیغم کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹایا اور ذلفاء کو دیکھ کر کہنے لگی۔۔

ضیغم کچھ کہتا اس سے پہلے ذلفاء نے اس کہ منہ پر ایک زوردار تھپڑ مارا اور آگے بڑھ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔۔

اپنی طرح سمجھا ہے کیا کہ جو بھی آئے اور استعمال کر کہ چلا جائے۔میں ذلفاء ہو۔میری مرضی کہ بغیر کوئی مجھے دیکھ نہیں سکتا تو چھونا تو بہت دور کی بات ہے اور ہاں آئندہ مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی غلطی دوبارہ مت کرنا۔۔ذلفاء نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا۔۔

ضیغم نے اسے دیکھا جو روشنی کو بول کر لاونج سے نکل گئی۔۔

اب سمجھ میں آگئی ہو گی ساری بات اور امید کرتا ہو کہ دوبارہ اپنی منحوس شکل نہیں دیکھاو گی۔۔ناو گیٹ لاسٹ۔ ضیغم نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔۔اتنی بے عزتی کہ بعد وہ کیسے روک سکتی تھی وہ فورا لاونج سے نکل گئی۔۔

ضیغم اسے ڈھونڈتا ہوا اس کہ کمرے میں آیا مگر وہ وہاں نہیں تھی۔ ضیغم نے کچن میں دیکھا مگر وہ وہاں بھی نہیں تھی۔۔۔ ضیغم لون کہ بیک سائیڈ پر آیا تو وہاں کھڑی تھی اس کی پیٹھ ضیغم کی طرف تھی۔ ضیغم چلتا ہوا اس کہ پاس آیا اور اس کہ برابر میں کھڑا ہوا۔ذلفاء سامنے دیکھ رہی تھی اور ضیغم اسے۔۔

مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ گھر تک آجائے گی۔۔ ضیغم نے سامنے دیکھتے ہوئے بات شروع کی۔۔

اس کی بدتمیزی کہ لیے میں شرمندہ ہوں۔۔۔مجھے پتہ ہوتا کہ وہ یہاں آئے تو آپ سے ملنے نہیں دیتا میں۔۔ایم سوری۔۔۔

تم ایک کام کرو۔۔یہ ایم سوری ایک ٹیب میں ریکورڈ کرو اور اسے اپنے پاس رکھ لو۔۔۔کیونکہ اس جملے کی تمہیں بہت ضرورت پڑتی ہے۔۔ذلفاء نے چرتے ہوئے کہا۔۔

ہر کسی کو نہیں بولتا میں سوری۔۔ ضیغم ابھی بھی سامنے دیکھ رہا تھا۔۔

تو مجھے کیوں بولتے۔۔۔ہر بار غلطی کرتے ہو پھر آجاتے ہو میرے سامنے اور سوری کی رٹ لگا لیتے ہو۔۔کیوں؟؟؟؟

آج ایک لڑکی آکر میرے کردار کہ بارے میں اتنی باتیں کر گئی صرف تمہاری وجہ سے۔۔۔۔ذلفاء غصے سے چیخی۔۔۔ ضیغم نے اسے دیکھا۔۔

ابھی کیوں سوری بول رہے ہو ابھی تو پتہ نہیں کتنے الظام سہنے ہیں میں نے۔۔کتنی باتیں سننی ہیں مجھے۔۔تم سوری نہیں کہو مجھے تو اس کی عادت ڈال لینی چاہیئے نہیں کیونکہ تمہاری گرل فرینڈ کی تو لمبی لسٹ ہے۔۔۔وہ تنزیہ بولی۔۔اس کہ بولنے پر ضیغم نے اسے گھورا۔

مجھ سے پتا نہیں ایسا کون سا گناہ ہو گیا ہے جس کی تمہاری شکل میں سزا مل رہی ہے۔۔۔مجھے اس دن کا بے صبری سے انتیظار ہے جس دن میری تم سے جان چھوٹے گی۔۔۔ذلفاء نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غصے سے بولی۔۔

انففف۔۔اس کی بات سے ضیغم کو غصہ آگیا۔۔۔آپ کو کیا لگتا ہے زندگی صرف آپ کی ہی عذاب ہوئی ہے۔میں نے بھی کوئی خوشی سے نہیں رکھا ہوا ہے یہاں آپ کو۔یہ بات میں نے پہلے ہی بتادی تھی۔میں بھی انسان ہو میرا بھی دل کرتا ہے کہ اپنی فمیلی کہ ساتھ خوشی سے رہوں۔۔پہلے سوچا تھا امل کی شادی کہ بعد اپنی شادی کروں گا مگر میری زندگی میں آگئیں آپ۔۔اب کون کرے گا مجھ سے شادی کبھی سوچا ہے صرف اپنی پڑی ہوئی ہے آپ کو کبھی دوسروں کا بھی سوچ لیں ان کی بھی زندگی آپ کی وجہ سے عذاب بنی ہوئی ہے۔اب اگر مجھے باتیں سنائیں یا مجھ سے اونچی آواز میں بات کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھیں۔۔۔۔ ضیغم بولنے پر آیا تو بولتا ہی گیا غصے میں پھر وہاں سے چلا گیا۔۔

کہاں رہ گئے ہیں۔کال بھی نہیں پک کر رہے۔۔یا اللہ اپنی حفاظت میں رکھنا میرے ملاہم کو۔۔وہ فکر مندی سے بولی۔۔۔امل کمرے میں تیار کھڑی ملاہم کا انتیظار کر رہی تھی۔۔کیونکہ اسی نے کہا آج باہر جانے کا اور وہ ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔

ہیلو۔۔ملاہم کی کال اس نے فوراً پک کی۔۔

ملاہم آپ کہاں ہیں خیریت سے تو ہیں؟؟امل کی فکر مند ہونے پر وہ پیچھے کھڑا مسکرایہ۔۔امل کی پیٹھ اس کی طرف تھی۔۔

میں ٹھیک ہوں یار بس تھوڑا بزی ہوں اسلیئے آج نہیں جا سکیں گے۔۔ملاہم اپنی ہنسی کنٹرول کرتا ہوا بولا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس کہ پاس آیا۔۔

کوئی بات نہیں۔ہم پھر کبھی چلے جائیں گے۔آپ بے فکر رہیں۔

تم اتنی اچھی کیوں ہو یار۔۔ملاہم سرگوشی کرتے ہوئے بولا تو وہ مسکرا دی۔۔۔امل کہ بولنے پر اس نے امل کہ گرد اپنے بازوں کا حصار بنایا اور اسے اس کہ کندھے پر اپنا چہرا رکھ دیا۔۔

اس کہ پکڑنے پر ڈر گئی پھر چہرا تھوڑا موڑا تو ملاہم کا چہرا اس کہ بہت قریب تھا۔۔

ملاہم۔۔امل خوش ہوتے ہوئے بولی اور اس کہ گلے لگ گئی۔۔آپ ٹھیک ہیں نا۔۔وہ پھر سے پوچھ رہی تھی۔۔

میں بلکل ٹھیک ہو۔۔اتنا کیوں ڈرتی ہو یار۔۔۔ملاہم اس کا چہرا اپنے ہاتھوں میں لیتا ہوا بولا۔۔

آپ نہیں جانتے کہ آپ میرے لیے کیا ہو۔۔میری زندگی ہو آپ۔۔امل کی آنکھوں میں ۔۔اس کہ لہجے میں ملاہم کہ لیے محبت ہی محبت تھی۔۔

ملاہم نے اپنے لب اس کی پیشانی پر رکھ دیے۔۔

اب آپ ٹھیک ہیں جاسکتے ہیں اپنے گھر۔۔ایمان سے اذان کو چیک کرتے ہوئے کہا۔

مگر میں یہاں سے جانا نہیں چاہتا۔۔اذان اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔

ایکیوزمی۔۔ایمان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

نہیں میرا مطلب تھا کہ ابھی تو میں صیح سے ٹھیک بھی نہیں ہوا ہو اور آپ مجھ جانے کا کہہ رہی ہیں۔۔اذان معصوم سی شکل بنا کر بولا۔۔

دوائی لکھ دی ہے میں نے زوزانہ لیں گے تو ٹھیک ہو جائیں گے۔۔ایمان بولی۔۔

مگر میرا علاج اس دوائی سے نہیں ہو گا۔۔اذان اسے دیکھتے ہوئے بولا اس کی آنکھوں میں کچھ تھا جس نے دیکھ کر ایمان نے نظریں پھیر لیں اور کمرے سے چلی گئی۔۔

کب تک نظر انداز کریں گے ڈاکٹر صاحبہ۔آنا تو میرے ہی پاس ہے۔۔اذان مسکراتے ہوئے بولا۔

ضیغم صبح کا گیا تھا اور ابھی تک تک نہیں آیا تھا۔۔ ذلفاء کو اپنی غلطی کا اندازہ ہوا کہ وہ غصے پر کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی۔۔

ذلفاء اسی کہ آنے کا انتیظار کر ہی تھی۔۔ کہ پورچ میں اس کی گاڑی رکی کچھ دیر میں وہ اندر آیا۔ ذلفاء نے اسے دیکھا وہ بلکل سنجیدہ نظر آرہا تھا وہ سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

لگتا ہے آج کچھ زیادہ ہو گیا ہے۔۔ ذلفاء خود سے بڑبڑاتے ہوئے بولی۔۔

چل بیٹا ذلفاء اب باری تیری ہے سوری کی۔۔ وہ خود سے بول کر ضیغم کہ کمرے کی طرف بڑھی۔۔

ضیغم کمرے میں آیا اپنی شرٹ اتار کر واش روم میں جانے لگا کہ دروازہ بجا۔۔

مجھے کھانا نہیں کھانا جاو یہاں سے۔۔ وہ سمجھا ثریہ ہے جو اسے کھانے کہ لیے بلانے آئی ہے۔۔ وہ کہہ کر جانے لگا کہ دروازہ دوبارہ بجا اور لگاتر بجتا رہا۔۔

کیا بد تمیزی ہے۔۔ وہ غصے سے بولتا ہوا آیا اور دروازہ کھولا اسے یہ بھی ہوش نہیں رہا کہ وہ بغیر شرٹ کہ ہے۔۔

دروازہ جیسے ہی کھولا تو ذلفاء نے فورا اپنا منہ موڑ لیا اسے بغیر شرٹ کہ دیکھ کر۔۔ وہیں ضیغم نے اسے دیکھا اور اس کہ منہ موڑنے پر اسے سمجھ آیا تو ضیغم نے زور سے دروازہ زور سے بند کیا۔۔

ذلفاء نے مڑ کر دیکھا تو دروازہ وہ بند کر چکا تھا۔ ذلفاء نے دوبارہ دروازہ بجایا اور جب تک نہیں کھولا تو وہ دروازہ پیٹتی رہی۔۔

کیا مصیبت ہے شرٹ تو پہنے دیں۔۔ اس نے دروازہ کھولا اور چڑتے ہوئے کہا اور اسے دیکھا جو اپنے دونوں کان پکڑے ہوئے اس کہ سامنے کھڑی تھی۔

ایسی کون سی قیامت آگئی ہے یا ابھی اور بھی کچھ کہنا ہے آپ کو جو یہاں آئیں ہیں۔۔ ضیغم کہہ کر کمرے کہ بیچ میں جا کر کھڑا ہو گیا اور دروازہ کھولا ہی چھوڑ دیا۔۔

میں سوری کرنے آئی ہوں ضیغم۔۔ ایم سوری میں کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی۔۔۔ ضیغم نے مڑ کر دیکھا تو دروازے کہ باہر ہی کھڑی تھی اندر نہیں آئی تھی۔

نہیں سوری تو مجھے ریکورڈ کر کہ رکھنا چاہیے آپ کیوں بول رہی ہیں۔۔ ضیغم طنزیہ بولا تو ذلفاء نے نظریں جھکا دیں۔۔۔

کچھ دیر وہ اسے دیکھتا کہ وہ کوئی جواب دے مگر وہ کچھ نہیں بولی۔۔۔

اب بول کیوں نہیں رہیں بولیں۔۔ اس کہ کچھ نا بولنے پر وہ بولا۔۔

سوری۔۔ وہ اتنی معصومیت سے بولی کہ وہ چپ ہو گیا۔۔ تو وہ بولی۔۔

فریش ہو کر نیچے آجاو کھانا لگوا رہی ہوں۔۔ وہ کہہ کر چلی گئی اور ضیغم وہیں کھڑا رہا۔۔

وہ فریش ہو کر نیچے آیا تو ڈھیلی سی شرٹ پہنے، ٹروزر پہنے نیچے آیا تو ذلفاء کھانا لگا رہی تھی۔ اس کہ آنے پر ذلفاء مسکرائی تو ضیغم نے ایک آبرو اچکا کر اسے دیکھا۔

یہ ہو کیا رہا ہے؟؟ ضیغم نے دل میں سوچا۔۔

ذلفاء کرسی پر بیٹھی اور اسے کھانا نکالنے کا کہا تو ضیغم کو کچھ گڑبڑ لگی۔۔

ارے کچھ نہیں ملایا میں نے کھانے میں۔۔ اس کو کھانا نہ نکالتے دیکھ وہ بولی تو ضیغم نے کھانا نیکالا۔

تم سوچ رہے ہو گے کہ یہ چینج کیسا ہے۔۔ ذلفاء اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

میں نے سوچا جب الگ ہی ہونا ہے تو ڈھنگ سے الگ ہوتے ہیں۔۔ بچھڑنے کہ بھی تو کچھ آداب ہوتے ہیں۔۔ کل کو جب کبھی کسی بات پر یاد کریں تو اچھے طریقے سے یاد کریں۔۔ ضیغم نے منہ میں نوالہ ڈال کر اسے دیکھا وہ سنجیدگی سے بول رہی تھی۔۔

تو آج سے نئی دوستی کا آغاز کرتے ہیں۔۔ ذلفاء نے مسکراتے ہوئے ہاتھ اس کہ آگے بڑھایا۔۔۔

ضیغم نے پہلے اسے دیکھا پھر اس کہ ہاتھ کو پھر مسکرا کر اس سے ہاتھ ملایا۔

یہ ہوئی نا بات۔۔ ذلفاء کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔

اذان نے صبح اس کہ آفس پہنچ، ضیغم اپنے کیبن میں بیٹھا کام کر رہا تھا جب وہ آیا۔۔

تجھ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔وہ اندر آتے ہی بولا۔

بندہ کوئی حال ہی پوچھ لیتا ہے سیدھا آکر شروع گیا۔۔ ضیغم نے اسے دیکھتے ہوئے طنزیہ کہا۔

میں بہت پریشان ہوں مجھے سمجھ نہیں آرہا کیا کروں۔۔۔اذان کہ چہرے پر پریشانی صاف دیکھائی دے رہی تھی۔۔

ہوا کیا ہے؟ ضیغم کہ پوچھنے پر وہ بولا۔

میں نے ایمان کہ گھر رشتہ بھیجا تھا۔۔اتنی مشکلوں سے موم اور ڈیڈ کو منایا تھا۔۔ مگر ایمان نے منا کر دیا۔۔اس کی شکل دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ ابھی رو دے گا۔

میری وجہ ہے۔۔ ضیغم سنجیدگی سے بولا۔۔وہ سمجھ گیا تھا کہ اس نے ضیغم کی ہی وجہ سے منا کیا ہے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ضیغم کہ کہنے پر اذان خاموش ہو گیا۔۔

کیا کہا ہے اس نے؟؟ ضیغم نے سوال کیا۔

کچھ کہا ہی تو نہیں بس منا کر دیا۔۔اس کی موم کا فون آیا تھا۔۔

میں کرتا ہوں کچھ تو پریشان نا ہو۔۔ ضیغم اپنے دوست کو پریشان نہیں دیکھ سکتا تھا۔

کیا کرے گا؟؟ اذان نے اس دیکھتے ہوئے کہا۔

جو کروں گا بعد میں پتا چل جائے گا تجھے۔۔ ضیغم لیپ ٹوپ کی سکرین کو دیکھتے ہوئے بولا۔

ضیغم گھر آیا تو ذلفاء پہلے آفس سے آچکی تھی۔ اور ثریہ کہ ساتھ مل کر کھانا بنوا رہی تھی۔

ضیغم آکر صوفے ہر گرنے کہ انداز پر بیٹھ گیا اور اپنا سر صوفے کی پشت سے ٹیکا دیا اور انگلیوں کی مدد سے سر دبانے لگا۔

السلام علیکم فرینڈ۔۔ ذلفاء نے مسکراتے ہوئے اسے سلام کیا اور پانی کا گلاس اس کہ آگے کیا۔۔

ضیغم نے اسے دیکھا جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی پھر اس نے پانی پیا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

کیا ہوا کوئی پریشانی ہے۔۔ ذلفاء نے اسے اس قدر سنجیدہ دیکھا تو پوچھا۔

نہیں۔۔ وہ کہہ کر اٹھا اور سیدھا کمرے میں چلا گیا اور اسے جاتا دیکھتی رہی۔۔

ایسے کیا ہو گیا؟؟ اس نے اوپر اس کہ کمرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ضیغم۔۔۔وہ اپنے کمرے میں تھا جب ذلفاء اسے آواز دیتے ہوئے اوپر آئی۔۔اس کہ کمرے کا گیٹ بجایا۔۔گیٹ آدھا کھولا ہوا تھا۔۔

آجائیں اندر۔۔ضیغم کہ کہنے پر وہ اندر آئی۔۔تو ضیغم ڈریسنگ کہ سامنے کھڑا اپنے بال سیٹ کر رہا تھا۔۔

تم کہیں جا رہے ہو؟؟؟اس کو تیار ہوتا دیکھ وہ بولی۔۔

ہاں وہ ایک بزنس ڈنر ہے وہیں جا رہا ہو۔۔ضیغم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

اووووو۔۔ذلفاء ڈریسنگ سے ہی لگی کھڑی تھی اور اسے تیار ہوتا دیکھ رہی تھی۔۔

کیسا لگ رہا ہوں۔۔ضیغم نے س سے پوچھا۔۔

آج تو لڑکیوں کی خیر نہیں ہے۔۔۔وہ کہہ کر ہنسنے لگی اور اس کی بات پر وہ بھی ہنس دیا۔۔

ایک کام کریں آپ بھی میرے ساتھ چلیں۔۔۔ضیغم نے اچانک ہی نئ فرمائیش کی۔۔

ہاہاہا۔۔۔اس کی بات پر ذلفاء ہنسنے لگی۔۔

کیا ہوا آپ ہنس کیوں رہی ہیں۔۔۔ضیغم کو اس کہ ہنسنے کی وجہ سمجھ نہیں آئی۔۔

ابھی میں اسے ہنس رہی ہوں۔۔مجھے جب تم اپنے ساتھ لے کر جاوگے تو وہاں سب ایسے ہنسیں گے۔۔ذلفاء نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

کیوں ہنسیں گے؟؟؟ ضیغم نا سمجھی سے بولا۔۔

لوک ائٹ یو۔۔ دئ ضیغم برہان اینڈ لوک ائٹ می اور جب میں تمہارے ساتھ حجاب میں جاوں گی تو سب تم پر ہنسیں گے ہی۔۔ ذلفاء کی بات پر وہ ایک دم سنجیدہ ہو گیا اور بولا۔۔

آپ کیوں اتنا نیگیٹیو سوچتی ہیں۔۔۔ کسی کی اتنی ہمت نہیں ہے کہ مجھ پر ہنس سکے یا کوئی میرے ہوتے ہوئے آپ کہ بارے میں اک لفظ بھی کہہ سکے۔۔۔۔ ضیغم نے اس کی آنکھیں کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

تم تو سیریس ہو گئے۔۔ چلو جلدی تیار ہو تمہیں دیر ہو رہی ہو گی۔۔۔ ذلفاء نے اسے اتنا سیریس دیکھا تو اس کو ریلیکس کرتے ہوئے بولی۔۔

نہیں اب آپ میرے ساتھ ہی جائیں گی۔۔ ضیغم ضدی انداز میں بولا۔۔

ضیغم میں نہیں جاتی ایسی جگہ۔۔ ذلفاء نے اسے سمجھایا۔۔

تو آپ کو لگتا ہے میں آپ کو کسی ایسی ویسی جگہ لے کر جاوں گا؟؟؟ ضیغم نے اس سے سوال کیا۔۔

میرا مطلب وہ نہیں تھا۔۔ میں نہیں جاتی ضیغم تم جاو۔۔

میں نے کہا کہ آپ چل رہی ہیں تو چل رہی ہیں میرے ساتھ۔۔ جائیں جا کر تیار ہو جلدی سے۔۔

میری بات تو سنو۔۔

مجھے کچھ نہیں سننا۔۔

میں نہیں جا سکتی۔۔

ٹھیک ہے تو میں بھی نہیں جا رہا۔۔وہ اپنی ٹائی کھولتا ہوا تو ذلفاء نے اسے فورا روکا۔۔

نہیں۔۔نہیں۔۔اچھا ٹھیک ہے تیار ہوتی ہو۔۔وہ کہہ کمرے سے چلی گئی۔۔

ادھے گھنٹے ہو گیا وہ کمرے سے نہیں آئی تو ضیغم نے اس کہ کمرے کا گیٹ نوک کیا۔۔

ذلفاء کتنی دیر اور لگنی ہے۔۔وہ گھڑی میں ٹائم دیکھتا ہوا بولا تو ذلفاء نے گیٹ کھولا۔۔

عبایا پہنے میں اتنی دیر لگتی ہے۔۔وہ ذلفاء کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔جو کہ بلیک عبایہ پہنے۔۔ٹی پنک کلر کہ اسکارف سے نقاب کیئے اس کہ سامنے کھڑی تھی۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ضیغم مجھے نہیں جانا۔۔وہ منت بھرے لہجے میں بولی۔۔

ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔وہ بول کر آگے بڑھا تو وہ بھی مرے مرے قدموں سے اس کہ پیچھے چل دی۔۔

پارٹی میں بہت لوگ تھے اور سب کہ سب ایک سے بڑھ کر دولت مند۔۔اسٹالش تھے۔۔ عورتیں۔۔لڑکیاں سب ہی اپنے کپڑوں کہ ساتھ ساتھ اپنی بھی نمائیش کر رہیں تھی کیونکہ اس کہ کپڑے ہی اتنے تنگ تھے۔۔سلیویس۔۔بیک لیس تو وہاں کی عورتوں کی ڈریسنگ تھی۔۔

کچھ مردوں کہ ہاتھوں میں جام تھے۔۔ذلفاء ایک ٹیبل پر بیٹھی یہ سب دیکھ رہی تھی جب اس کی نظر سامنے کھڑے ضیغم پر پڑی جس کی پرسنلٹی انھیں کی طرح تھی۔۔۔اس کی شخصیت سب میں نمایاں نظر آرہی تھی وہ کسی سے بات کر رہا تھا جب وہ مسکرایہ اور اسے مسکراتا دیکھ ذلفاء بھی مسکرادی۔۔کیوں وہ یہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔۔

کیاہوا؟؟ ضیغم نے آنکھوں کہ اشارے سے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلادیا۔۔اس کہ سر ہلانے پر وہ ہلکاسا مسکرایہ اور پھر ان لوگوں کی طرف متوجاہو گیا۔۔

ہیلو۔۔۔مردانہ آواز پر ذلفاء نے مڑ کر دیکھا تو ایک آدمی ہاتھ میں گلاس پکڑے شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

ذلفاء اسے دیکھ کر کھڑی ہو گئی۔۔پھر وہاں سے جانے لگی تو وہ اس کہ سامنے آگیا۔۔

اتنا نخرا۔۔اس نے ابرو اچکا کر پوچھا۔۔

ذلفاء نے گھبرا کر ضیغم کو دیکھا تو وہ وہاں نہیں تھا اس نے اپنی نظریں دوڑائیں۔۔مگر وہ کافی دور کھڑا تھا۔۔ذلفاء نے قدم آگے بڑھا تو وہ پھر اس کہ سامنے آگیا۔۔

جو تمہیں یہاں لایا ہے نا اس سے زیادہ پیسے دوں گا۔۔ کیا کہتی ہو؟؟ اس کی بات پر ذلفاء نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو؟؟؟ وہ غصے سے بولی۔

افففف یہ غصہ۔۔ وہ بولتے ہوئے آگے بڑھا۔۔ کہ ذلفاء نے زوردار تھپڑ اس کہ منہ پر مارا۔۔

اس کہ چہرے پر تھپڑ کہ نشان پڑھ گئے۔۔

تھپڑ کی آواز پر وہاں موجود سب لوگ انھیں دیکھنے لگے۔۔ ضیغم نے جب یہ دیکھا تو فورا اس کہ قریب اس کی طرف بڑھا۔۔

تو نے مجھے تھپڑ مارا۔۔ تیری اتنی ہمت۔۔ سالی دو ٹکے کی بازاروں۔۔ وہ غصے سے بولا۔

اس کی باتیں سن کر ذلفاء نے ایک اور تھپڑ اس کہ منہ پر مارا۔۔ وہ بھی ذلفاء کو مارنے کہ لیے بڑھا کہ ضیغم نے اس کا ہاتھ پکڑا اور زوردار مکا اس کہ منہ پر مارا۔۔ وہ زمین پر گر گیا۔۔

کیا بکواس کی تو میری بیوی کہ لیے۔۔ ضیغم نے اس کا کالر پکڑ کر اسے اٹھایا۔۔ ضیغم کا غصے سے برا حال تھا۔۔ اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔۔ وہ اسے مارتا جا رہا تھا۔۔ کچھ لوگوں میں ضیغم کو اور اس آدمی کو پکڑ کر الگ کیا۔۔

چھوڑو مجھے۔۔ میں اسے جان مار دوں گا۔۔ ضیغم اپنے آپ کو چھوڑواتا ہوا بولا۔۔

میں تجھے بتاوں گا کہ میں ہوں کون اس کی وجہ سے تو نے مجھے مارا ہے نا میں اسے ہی تیری زندگی سے نکال دوں گا۔۔یہ وعدہ ہے میرا۔۔وہ آدمی غصے سے بولا۔۔

تو الگ کرے گا۔۔تو الگ کرے گا۔۔ ضیغم نے اپنے آپ کو جھٹکے سے چھڑوایا اور پھر اسے مارنے لگا۔۔ان سب میں ذلفاء سہمی ہوئی کھڑی تھی۔۔پھر بہت ہمت کر کہ وہ ضیغم کہ پاس گئی۔۔

ضیغم چھوڑو اسے۔۔وہ مر جائے گا۔۔ذلفاء نے اسے بازوں سے پکڑ کر کھنچنا چاہا۔۔۔

تو مر جائے۔۔ ضیغم جنونی انداز میں بولا۔۔

ضیغم تمہیں اللہ کا واستہ ہے چھوڑ دو اسے۔۔ذلفاء کی بات پر اس کہ ہاتھ روکے۔۔ ضیغم نے مڑ کر اسے دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔ ضیغم اسے چھوڑا اور ذلفاء کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکلا۔۔۔

ضیغم نے گاڑی کا گیٹ کھولا اور اسے بیٹھنے کا کہا۔۔ذلفاء کہ بیٹھتے ہی اس نے دروزہ بند کیا اور خود گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی آگے بڑھائی۔۔

گاڑی مین روڈ پر لاتے ہی اس نے اسپیڈ بڑھادی۔۔ گاڑی ہواوں سے باتیں کر رہی تھی ۔۔ذلفاء کو ڈر اتو بہت لگ رہا تھا مگر بولی کچھ نہیں۔۔سارے راستے کوئی بات نہیں ہوئی ان کہ درمیان۔۔۔

تھوڑی دیر میں گاڑی گھر کہ باہر ضیغم نے روکی اور اسے اترنے کا کہا۔۔

اتریں۔۔ ضیغم کا چہرا غصے سے لالا ہو رہا تھا۔۔

اور تم؟؟ ذلفاء نے اس سے پوچھا۔۔

اندر جائیں۔۔ ضیغم غراتے ہوئے بولا تو ذلفاء فورا اتر گئی اور اندر چلی گئی۔اس کہ جاتے ہی ضیغم نے گاڑی آگے بڑھادی۔۔

اندر آکر اس نے اسکارف اوتار کر پھنکا۔۔اور وہیں صوفے پر بیٹھ کر رونے لگی جو کچھ آج ہوا ۔۔اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔ آج پھر کسی نے اس کہ کردار پر کیچڑ اچھالی تھی۔۔روتے روتے اس کا برا حال ہو گیا۔۔پھر اسے ضیغم کا خیال آیا رات کہ تین بج گئے تھے وہ نہیں آیا تھا۔۔اب اسے ضیغم کی فکر ہونے لگی۔۔اس نے ضیغم کا نمبر ملایا مگر موبائل بند تھا۔

یا اللہ کہا چلا گیا یہ۔۔ کس سے پوچھوں؟ وہ فکر مندی سے بڑبڑائی۔۔ جبھی گاڑی کی آواز آئی ۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

یا اللہ تیرا شکر ہے۔۔ذلفاء نے فورا اللہ کا شکر کیا اور اٹھ کر آگے بڑھی مگر اس کہ قدم وہیں رکھ گئے اور آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔۔

ضیغم لڑکھڑاتا ہوا اندر آرہا تھا۔۔

ضیغم۔۔۔۔وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

وہ لڑکھڑاتا ہوا اس کہ پاس آیا اور بولا۔۔

ت۔۔تم۔۔بہ۔۔ہت اااچ۔۔ھی۔۔ہو۔۔وہ روک روک کر بول رہا تھا اور کہ قریب آرہا تھا کہ اچانک گر گیا۔۔

ضیغم۔۔وہ فورا اس کہ پاس آئی۔۔تو وہ اسے دیکھ کر ہنسنے لگا۔۔

اٹھو۔۔ذلفاء نے اس کا ہاتھ پکڑ کہ کہا۔۔۔تو وہ اٹھا مشکل سے۔۔ذلفاء اس کا ایک اپنے کندھے کی طرف سے پکڑا اور دوسرا ہاتھ سے اس کی کمر پکڑ کر است اٹھنے میں مت کی۔۔ ذلفاء اسے لے کر سیڑھیاں چڑھنے لگی اس کہ لیے بہت مشکل ہو رہا تھا مگر وہ اسے لے کر کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔وہ لوگ کمرے پر پہنچنے والے تھے جب وہ بولا۔۔۔

ذلفاء۔۔مج۔۔ھے معا۔۔ف۔۔ ضیغم نے اپنا چہرا اس کہ چہرے کہ قریب کرتا ہوا بولا تو اس کہ منہ سے اتنی بری بدبو آرہی تھی کہ ذلفاء کو اوبکائی آنے لگی اس نے فورا اپنے ہاتھ منہ پر رکھے۔۔۔یہ جانے بغیر کہ وہ جو اسی کہ سہارے تھا۔۔۔اچانک سیڑھیوں سے گرا۔۔

ضیغم۔۔۔۔ذلفاء چیخی اور نیچے اتری۔۔ ضیغم کہ سر سے خون بہنا شروع ہو گیا۔۔ ضیغم بے ہوش ہو گیا تھا۔۔

ضیغم۔۔ ضیغم۔۔پلیز آنکھیں کھولو۔۔ ضیغم۔۔ذلفاء اس ک خون دیکھ کر رونے لگی اسے خوف آرہا تھا۔۔۔وہ روتے ہوئے اٹھی اور چوکیدار اور ڈرائیور کو کہا کہ گاڑی نکالے پھر چوکیدار اور ڈرائیور نے مل کر ضیغم کو گاڑی میں ڈالا۔۔

اس کی گود میں ضیغم کا سر تھا۔۔ذلفاء نے اس کہ سر پر اپنا دوپٹہ رکھا ہوا تھا تاکہ خون کو روک سکے مگر خون بہت تیزی سے نکل رہا تھا۔۔

جلدی چلاو۔۔وہ ڈرائیور سے بولی۔۔

وہ لوگ ہوسپیٹل پہنچے۔۔رات کہ اس وقت بہت کم لوگ تھے وہاں۔۔ضیغم کو ایمرجنسی میں لیا۔۔ذلفاء نے ملاہم کو کال کی۔۔

موبائل کی آواز پر امل کی انکھ کھلی۔۔امل نے سر اٹھا کر دیکھا تو اسکرین پر ذلفاء کا نام جگمگا رہا تھا۔۔۔ملاہم گہری نیند سو رہا تھا۔۔امل نے کال ریسیو کی۔۔۔

السلام علیکم۔۔ذلفاء۔۔اس کہ کہنے پر ذلفاء نے سلام کا جواب دیا۔۔

امل ملاہم کہاں ہے؟؟اس نے جلدی میں پوچھا۔۔

اس کی آواز سے ہی پتا لگ رہا تھا کہ وہ رو رہی ہے۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ذلفاء ہوا کیا ہے سب خیریت تو ہے؟؟امل نے فکر مندی سے پوچھا۔۔

امل ضیغم۔۔

کیا ہوا بھائی کو؟؟امل گھبرا گئی۔۔اس کی آواز پر ملاہم کی آنکھ کھل گئی۔۔

کون ہے؟؟ملاہم نے پوچھا۔۔

ذلفاء۔۔امل نے بتایا۔۔

لاو موبائل دو۔۔اس کہ کہنے پر امل نے اسے فون دیا۔۔

ہیلو۔۔کیا ہوا ذلفاء؟؟ ملاہم نے فکر مندی سے پوچھا۔۔

ملاہم۔۔وہ ضیغم گر گیا ہے اسے بہت چوٹیں آئی ہیں میں ہو سپیٹل میں ہوں پلیز جلدی آجاو۔۔ذلفاء نے روتے ہوئے اسے بتایا۔۔

میں آرہا ہو۔۔وہ کہہ کر اٹھا۔۔وہ اس وقت اسی کہ ہو سپیٹل میں تھی۔۔۔

کیا ہوا بھائی کو؟؟ امل نے اسے اٹھتے دیکھا تو اپنے بھائی کا پوچھا۔۔

یہ تو جا کر پتا چلے گا۔۔ملاہم کہہ کر واش روم چلا گیا۔۔کچھ دیر میں واپس آیا تو وہ بولی۔۔

میں بھی چلوں گی آپ کہ ساتھ۔۔۔وہ ضدی انداز میں بولی۔۔

میں وہاں پہنچ کر فون کرتا ہوں۔۔تم پریشان نا ہو۔۔ملاہم نے اسے سمجھایا۔۔

نہیں مجھے جانا ہے بھائی کہ پاس۔۔وہ رونے لگی۔۔

اچھا ٹھیک ہے چلو۔۔

ذلفاء اللہ سے دعائیں کر رہی تھی اس کہ ٹھیک ہونے کی۔۔کچھ ہی دیر میں ملاہم اور امل بھی وہاں پہنچ گئے۔۔ملاہم کو دیکھ کر ذلفاء اس کہ گلے لگ گئی۔۔اور رونے لگی۔۔

رو نہیں وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔وہ جانتا تھا کہ اس کہ بہن کس قدر حساس تھی۔۔امل اسے سمبھالو۔۔میں آتا ہو۔۔وہ امل کی طرف مڑا اور اسے ہدایت دیتا چلا گیا۔۔

امل نے اسے چپ کروایا۔۔

تھوڑی دیر میں ملاہم ان کہ پاس آیا۔۔وہ دونوں ضیغم کہ لیے اپنے اللہ سے دعا گو تھیں۔۔ملاہم کو آتا دیکھ وہ دونوں اٹھیں۔۔

کیسا ہے وہ؟؟ذلفاء نے بے چینی سے پوچھا۔۔

چوٹ گہری ہے ڈاکٹرز دیکھ رہے ہیں اسے۔۔ملاہم نے بتایا۔

تو تم کیا کر رہے ہو۔۔وہ اسے یہاں دیکھ کر بولی۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اسے پہلے سے ہی ڈاکٹر چیک کر رہے ہیں میں بیچ میں نہیں جا سکتا۔۔ملاہم نے اسے سمجھایا۔۔

فجر کی آزان ہونے لگی۔۔ذلفاء نماز پڑھنے لگی۔۔اس کہ ساتھ امل بھی نماز پڑھنے لگی۔۔ ملاہم مسجد چلا گیا۔۔۔

ملاہم نماز پڑھ کر آیا تو اس کی بات ڈاکٹرز سے ہوئی تو انھوں نے بتایا کہ ضیغم کو کمرے میں شفٹ کر دیا ہے۔۔

ملاہم نے ان دونوں کو بتایا تو امل اس سے ملنے چلی گئی۔۔ذلفاء وہیں بیٹھی رہی۔۔ملاہم نے اسے دیکھا اور وہیں اس کہ پاس بیٹھ گیا اور بولا۔۔

ہوا کیا تھا ذلفاء؟؟وہ گرا کیسے؟؟۔۔ملاہم نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا جو اپنے ہاتھ آپس میں ملائے زمین کو گھور رہی تھی۔۔ملاہم کہ پوچھنے پر وہ بولی۔۔

میں نے جان بوجھ کر نہیں گرایا اسے ملاہم۔۔میں نے جان بوجھ کر نہیں گرایا۔۔۔اسے اپنی آنسوں سے لبریز آنکھوں سے اسے دیکھا تو ملاہم تڑپ گیا۔۔

مجھے پتا ہے تم ایسا نہیں کر سکتیں۔۔پھر وہ کیسے گرا۔؟؟

سیڑیوں سے۔۔میں اسے کمرے میں لے کر جا رہی تھی اور وہ گر گیا۔۔اس نے بتایا۔۔

تم کیوں لے کر جا رہیں تھیں اسے؟؟؟ایک اور سوال۔۔مگر ذلفاء چپ رہی۔۔۔

بتاو۔۔اس کہ کچھ نہ بولنے پر وہ بولا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ ٹھیک تو ہو جائے گا نا؟؟ذلفاء نے اس سے پوچھا۔۔تو سمجھ گیا کہ وہ کچھ نہیں تنانا چاہتی۔۔

تم اندر نہیں گئیں؟؟اس کہ سوال کا جواب دیئے بغیر وہ بولا۔۔

مجھ میں ہمت نہیں ہے اس کا سامنا کرنے کی۔۔کیونکہ اس کی اس حالت کی زمیدار میں ہوں۔۔میں نہیں جاوں گی اس کہ سامنے۔۔وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔۔

صبح ہو گئی تھی امل ابھی بھی اسی کہ پاس تھی اور ذلفاء باہر اس کہ لیے دعا گو تھی۔۔

بھائی کیسے ہیں آپ؟؟ ضیغم کو ہوش آیا تو وہ بولی۔۔

ٹھیک ہوں گڑیا۔۔ پریشان نہیں ہو۔۔ تم یہاں کیسے؟؟ ضیغم نے اس سے پوچھا۔۔

ذلفاء نے بتایا تھا تو میں ملاہم کہ ساتھ آئی۔۔ امل کہ بتانے پر اس نے ذلفاء کو کمرے میں ڈھونڈا مگر وہ وہاں نہیں تھی۔۔ وہ ذلفاء کا پوچھنے ہی والا تھا جب ملاہم اندر آیا۔۔

ان دونوں کی نظریں ملیں۔۔ ملاہم اس وقت ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے چیک کرنے آیا تھا ورنہ اس کا ضیغم کو دیکھنے کا بھی دل نہیں تھا۔۔ وہ یہاں آیا بھی ذلفاء کی وجہ سے تھا۔۔ ملاہم نے اسے چیک کیا اور امل سے بولا۔۔

میں ناشتہ بھجوا رہا ہو کر لینا۔۔ وہ کہہ کر جانے لگا تو وہ بولی۔۔

ہم بھائی کو گھر کب لے کر جائیں گے؟؟

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

آج۔۔ اب یہ ٹھیک ہیں۔۔ وہ پروفیشنل انداز میں بولا۔۔

وہ کہہ کر روکا نہیں چلا گیا۔۔

ملاہم اپنے کیبن میں آیا جہاں ذلفاء بیٹھی تھی۔۔

تم نے ابھی تک ناشتہ نہیں کیا؟؟

دل نہیں چاہ رہا۔۔وہ مرے ہوئے انداز میں بولی۔۔

ضیغم کو کب لے کر جاسکتے ہیں گھر؟؟ذلفاء نے اس سے پوچھا۔۔

سب آج یہ ہی پوچھ رہے ہیں۔۔۔وہ کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا۔۔

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔۔

آج لے جانا اسے۔۔اب ناشتہ کرو۔۔

خود ہی کرلو۔۔مجھے نہیں کرنا۔۔وہ چڑتے ہوئے بولی۔۔

ضیغم امل کہ ساتھ ہوسپیٹل سے باہر آیا۔۔اس کی نظریں ذلفاء کو ہی ڈھونڈ رہی تھیں مگر وہ اسے نہیں دیکھی۔۔۔

ذلفاء کہاں ہے؟؟آخر اس نے امل سے پوچھ ہی لیا۔۔

وہ آرہی ہیں۔۔اس نے بتایا اور اس کہ ساتھ گاڑی میں بیٹھی۔۔

ملاہم نے ذلفاء کو گھر چھوڑا اور خود ہوسپیٹل چلا گیا دوبارہ۔۔۔

امل ضیغم کو لے کر اس کہ کمرے میں آئی۔۔اسے بیڈ پر بیٹھایا اور تکیہ اس کی کمرے کہ پیچھے سیٹ کیا۔۔

ذلفاء آتے ہی اپنے کمرے میں گئی اور فریش ہو کر کچن میں آئی اور ضیغم کہ لیے سوپ بنانے لگی۔۔

سوپ بنا کر اس نے ثریہ کہ ہاتھ اس کہ کمرے میں بھیجوایا۔۔

سر یہ سوپ میڈم نے بھیجوایا ہے۔۔اس نے آکر ضیغم سے کہا۔۔

لائیں مجھے دے دیں۔۔امل نے اس سے سوپ لیا اور اپنے ہاتھ سے ضیغم کو پلانے لگی۔۔

اس نے بس دو چمچے پیے اس کہ بعد منا کر دیا۔۔

آپ آرام کریں میں بعد میں آتی ہوں۔۔امل کہہ کر اٹھی اور جانے لگی تب وہ بولا۔۔

ذلفاء کو کہنا میں بلا رہا ہوں۔۔۔ضیغم نے کہا تو وہ جی بول کر باہر نکل گئی۔۔

وہ ذلفاء کہ پاس آئی جو لاونج میں صوفے پر بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی۔۔اس نے ضیغم کا پیغام دیا۔۔

میں نہیں جاوں گی امل۔۔۔وہ آج اس حال میں میری وجہ سے ہے۔۔ذلفاء نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہو؟؟میں یہ نہیں پوچھو گی کہ کیا ہوا آپ دونون کہ درمیان مگر بھائی آپکو یاد کر رہے ہیں۔۔ایک بار ان سے مل تو لیں۔۔

ہمم۔۔وہ بس اتنا ہی بولی۔۔

کافی دیر وہ اس کا انتیظار کرتا رہا مگر وہ نہیں آئی۔۔

اچھا تو آپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔اتنا غصہ کہ مجھے دیکھنا تک نہیں چاہتیں۔۔ ضیغم بڑبڑایا۔۔

آپ کا غصہ ہونا جائیز ہے ذلفاء۔۔اس نے کہہ کر آنکھیں بند کر لیں۔۔دوایوں کا اثر تھا اس لیے اسے پتا ہی نہیں چلا کہ وہ کب سو گیا۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

رات کو ملاہم امل کو لینے آیا تھا۔۔وہ اندر نہیں آیا تھا بس اس نے امل کو کال کر کہ باہر آنے کا کہا۔۔امل ذلفاء سے ملی۔۔ ضیغم سو رہا تھا اس لیے وہ بنا اس سے ملے چلی گئی۔۔

اس کہ جانے کہ بعد اس نے بہت ہمت کی اور ضیغم کہ کمرے کی طرف قدم بڑھائے۔۔اس سے ایک ایک قدم بڑھانا مشکل ہو رہا تھا۔۔ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اسے کل رات والا منظر یاد آیا تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔

آنسو صاف کرتی آگے بڑھی اور کمرے کا دروازہ آرام سے کھولا تو وہ سامنے ہی بیڈ پر سو رہا تھا۔۔اس کہ ماتھے پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔اس کو ایسا دیکھ ذلفاء کی آنکھوں میں پانی آ گیا۔۔وہ چلتی ہوئی اس کہ پاس آئی نیچے بیٹھ کر اسے دیکھنے لگی۔۔

ایم سوری۔۔میں جانتی ہوں میں بہت بری ہوں۔۔ہمیشہ اپنی وجہ سے میں تمہیں مشکل میں ڈال دیتی ہوں۔۔وہ بہت آہستہ آہستہ بول رہی تھی۔۔

آنسو اس کہ گالوں پر بہہ رہے تھے۔۔

اس کی موجودگی کا احساس جب اسے ہوا تو ضیغم نے اپنی آنکھیں کھولیں تو وہ زمین پر بیٹھی تھی۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ذلفاء۔۔اٹھ کر بیٹھا۔۔

آپ نیچے کیا کر رہی ہیں اٹھیں۔۔ ضیغم نے اسے نیچے بیٹھے دیکھا تو بولا۔۔

نہیں میں ٹھیک ہو یہیں۔۔

اٹھو۔۔وہ سختی سے بولا۔۔تو ذلفاء اٹھ کر بیڈ پر بیٹھی۔۔

ناراض ہیں مجھ سے ؟؟ ضیغم نے اس دیکھتے ہوئے پوچھا جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔۔

میں اپنے آپ سے ناراض ہوں۔۔ میری وجہ سے ہی تمہیں مشکل ہوتی ہے۔۔۔ میں اگر تمہیں کل نہیں چھوڑتی تو تمہاری یہ حالت نہیں ہوتی ضیغم۔۔ ذلفاء نے اسے دیکھا۔۔ اس کی انکھیں رونے کی وجہ سے سوج گئیں تھی۔۔ اس کی ناک سرخ ہو رہی تھی۔۔ ایسے دیکھتے ہوئے ضیغم کہ دل کی ایک بیٹ مس ہوئی۔۔ دل نے تو چاہا کہ اسے اپنے سینے سے لگا کر سارے اس کہ آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کرے۔ پھر دل کو ڈپٹ کر وہ بولا۔۔

آپ کی وجہ سے کچھ نہیں ہوا۔۔ مجھے ہی اتنی ڈرنک نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔ مجھے آپ کو وہاں نہیں لے جانا چاہیے تھا۔۔ ایم سوری۔۔۔ ضیغم نے اس کہ کان پکڑ کر سوری کہا۔۔۔

اپنے کان پکڑ کر سوری کہتے ہیں۔۔ ذلفاء نے اسے گھورتے ہوئے کہا تو وہ ہنس دیا۔۔۔ پھر اسے کہ آنسو صاف کیے اور بولا۔

ویسے آپ نے مجھے پھینکا کیوں تھا؟؟

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

میں نے نہیں پھنکا تھا ضیغم۔۔۔۔ وہ اپنی صفائی دیتے ہوئے بولی۔۔

مجھے پتا ہے بس جاننا چاہتا ہوں کہ ہوا کیا تھا۔۔

میں تمہیں لے کر اوپر آ رہی تھی۔ تم نے جیسے ہی کچھ بولا تو اتنی بری بدبو تمہارے منہ سے آئی کہ میں بے ہوش ہوتے ہوتے بچی۔۔ ضیغم اس کا ایک ایک انداز دیکھ رہا تھا مسکراتے ہوئے۔۔۔

پھر میں نے بے دھانی میں اپنے منہ پر ہاتھ رکھے اور نیچے۔۔۔اس کی بات پر وہ پھر سے ہنس دیا۔۔

صیح سزا ملی ہے مجھے ایسا ہی ہونا چاہیے تھا میرے ساتھ۔۔۔وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔

تم آرام کرو۔۔۔اور کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو کال کر دینا میں آجاو گی۔اور دعا پڑھ کر سونا۔۔ذلفاء نے اسے تنبیھی کی۔۔۔وہ کہہ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔ ضیغم کا دل تو کر رہا تھا کہ اسے روک لے۔۔یہ وقت یہیں تھم جائے۔۔۔ایک سحر تھا اس منظر میں۔۔۔ مگر وہ صرف چاہ سکتا تھا اسے روک نہیں سکتا تھا۔۔۔

وہ کہہ کر چلی گئی۔۔اور وہ اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔

ذلفاء صبح کمرے میں آئی تو وہ سو رہا تھا۔۔تو اس نے اٹھانا مناسب نہیں سمجھا وہ واپس چلی گئی۔۔

دو گھنٹے بعد وہ دوبارہ گئی اس کہ کمرے میں تو وہ واش روم سے نکل رہا تھا۔۔اس کے پیر میں بھی چوٹیں لگیں تھی جس کی وجہ سے وہ لگڑا کر چل رہا تھا۔۔

تم اٹھ گئے۔۔ذلفاء نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

نہیں ابھی اٹھوں گا۔۔۔ ضیغم نے کہہ کر تولیہ صوفے پر پھنکا۔۔

میں ناشتہ لے کر آتی ہوں۔۔وہ کہہ کر چلی گئی۔۔

تھوڑی دیر میں وہ ناشتہ لے کر آئی اور بیڈ پر اس کہ سامنے رکھا۔۔

آپ نہیں کھائیں گی؟؟ ضیغم نے اسے بیٹھا دیکھا تو پوچھا۔۔

میں نے صبح ہی کر لیا تھا۔۔ تم کھاو۔۔ مگر پہلے دعا پڑھو۔۔۔اس کہ کہنے پر وہ مسکرایہ اور دعا پڑھ کر نوالہ منہ میں رکھا۔۔

ذلفاء اسے دیکھ رہی تھی جو بڑا مگن ہو کر ناشتہ کر رہا تھا۔۔

یہ شخص اور کتنا لڑے گا میری وجہ سے دوسروں سے۔۔۔جب جب میں مصیبت میں پڑی ہو یہ شخص میری ڈھال بنا ہے۔۔۔میں اور کتنا اس کہ لیے مصیبت کا سبب بنوں گی۔۔۔ذلفاء کی نظریں اس کہ چہرے پر تھیں۔۔

اس کی نظروں خود پر محسوس کرتا اس نے ذلفاء کو دیکھا اور بولا۔۔۔

کیا ہوا؟؟ ضیغم نے پوچھا تو اس نے نظریں جھکا دیں اور بولی۔۔

میں نے ایک فیصلہ کیا ہے۔۔

کیا؟؟؟

کہ میں اور تمہیں تنگ نہیں کروں گی۔۔

اچھاااا۔۔اور کیا کرنا چاہتی ہیں آپ؟؟ ضیغم اس طرف دیکھتا ہوا بولا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

مجھے آزاد کر دو۔۔۔ذلفاء کہ الفاظوں نے اس کی جان نکالی تھی۔۔

میں یہ اپنے لیے نہیں کہہ رہی ہو۔۔ تمہارے لیے کہہ رہی ہو۔۔۔میں نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے تم اور کسی سے لڑوں۔۔۔ تم ٹھیک ہو جاو تو پھر میں چلی جاوں گی۔۔اس کی باتوں سے ضیغم کو کتنی تکلیف ہو رہی تھی ذلفاء اس بات سے انجان تھی۔۔وہ کہہ کر چلی گئی وہ ضیغم بیٹھا یہ ہی سوچ رہا تھا کہ اسے کیوں اتنی تکلیف ہو رہی ہے۔۔یہ تو وہ جانتا تھا کہ ایک دن وہ چلی جائے گی۔۔پھر کیوں اسے اتنی تکلیف ہو رہی تھی۔۔

اسے ایک ہفتہ ہو گیا تھا اب تو وہ بہت زیادہ ریکور کر رہا تھا۔۔امل روز اس سے ملنے آرہی تھی۔۔اذان بھی اپنا زیادہ وقت اسی کہ ساتھ گزارتا۔۔۔ ضیغم کو اذان کا بھی خیال تھا کہ اس کی وجہ سے اس کی زندگی میں بے چینی ہے۔۔ایمان اسی کی وجہ سے نہیں مان رہی تھی۔۔

کچھ تو کرنا ہو گا یار اذان بہت پریشان وہ بھی میری وجہ سے۔۔ مگر کرو کیا۔۔ ضیغم کمرے میں بیٹھا سگریٹ کا دھواں اڑاتا ہوا سوچ رہا تھا۔

ذلفاء سے پوچھو۔۔کیا پتا وہ کوئی ڈھنگ مشورہ کا بتا دے۔۔ہاں ذلفاء سے بات کرتا ہوں۔۔وہ کہہ فورا اٹھا، سکریٹ کو اش ٹرے میں پھنکا اور کمرے سے باہر آیا۔۔۔

وہ سیدھا کچن میں گیا مگر وہ وہاں نہیں تھی۔۔پھر کمرے میں نوک کیا تو کوئی جواب نہیں آیا اس نے دروازہ کھولا تو وہ سامنے نماز پڑھ رہی تھی۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔موبائل نکال کر چلانے لگا اور اس کہ نماز ختم کرنے کا انتیظار کرنے لگا۔۔۔

یار ہمیں کیسے "وہ سجدے میں تھی جب اس کی نظر ذلفاء پر پڑی تو اسے اذان کی بات یاد آئی۔ "کوئی اچھی لڑکی مل سکتی ہے۔۔جیسے ہم ہیں ویسے ہی ملنی ہے۔

ذلفاء نے سلام پھیرا تو ضیغم کو کمرے میں دیکھا تو اس نے ضیغم کو گھورا کہ وہ کمرے میں کیا کر رہا ہے۔۔۔

کچھ بات کرنی ہے۔۔اس کہ گھورنے پر ضیغم نے کہا۔

ذلفاء نے نماز ختم کی اور جائے نماز رکھ کر بولی۔۔

باہر انتیظار کر لیتے یہاں بیٹھنے کی کیا ضرورت تھی۔ذلفاء نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

تو آپ کو کیسے پتا چلتا کہ میں انتیظار کر رہا ہوں۔ ضیغم نے موبائل رکھتے ہوئے کہا۔۔

کیا بات کرنی ہے۔۔ذلفاء نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔

ایمان کو جانتی ہیں آپ؟؟ ضیغم نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

ہاں مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو؟؟ذلفاء کو اس کا پوچھا سمجھ نہیں آیا۔۔

اذان اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔

سچی۔۔یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔ذلفاء خوش ہو گئی ایمان کہ لیے۔۔

اتناخوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے ایمان نے منا کر دیا ہے۔۔ ضیغم کہ بولنے پر اس کی مسکراہٹ ایک دم ختم ہو گئی۔۔

کیوں؟؟

میری وجہ سے۔۔

تمہاری وجہ سے کیوں۔۔ تمہارا کیا لینا دینا اس سب سے؟؟؟

میری وجہ سے ہی تو اس کی شادی ٹوٹی تھی اور اذان میرا دوست ہے اس وجہ سے۔۔

اووا چھا۔۔ پر یہ سب مجھے کیوں بتا رہے ہو۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ کیا کروں ایسا کہ وہ مان جائے۔۔ اذان بہت پریشان ہے ذلفاء۔ پلیز کوئی آئیڈیا بتائیں۔۔ ضیغم نے اسے وجہ بتائی۔۔

سمپل۔۔ اس کہ گھر جاو اور اس سے معافی مانگ لو اور اسے بتاو کہ اذان اس سے کتنا پیار کرتا ہے اور پھر اللہ نے چاہا تو وہ مان جائے گی۔۔ ذلفاء کہ کہنے پر اس نے تھوڑا سوچا پھر بولا۔۔

اور نہیں مانی؟؟ ضیغم نے اس سے سوال کیا۔۔

کوشیش کرنے سے پہلے ہی سوچ لو گے کہ ناکام ہو گے تو کیسے کامیاب ہو گے۔۔ اللہ پر یقین رکھو کہ وہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ تمہارے ہر قدم پر مدد کرے گا۔۔ پھر دیکھنا کہ کیسے وسیلے بنادے گا اور جہاں سے تم نے گمان بھی نہیں کیا ہو گا وہاں سے نوازے گا۔۔

ذلفاء کہ کہنے اس نے اسے دیکھا جس کا اپنے رب پر بہت پختہ یقین ہے۔۔

کیاوہ میری مدد کرے گا؟؟؟ ضیغم نے اس سے ایک اور سوال کیا۔۔

کیوں نہیں کرے گا اور اب تک کس نے کی ہے تمہاری مدد۔۔ کیا کوئی ہے اس قابل اس کہ سوا جو تمھاری مدد کر سکے۔ تم اللہ سے دعا کرو وہ ضرور سنتا ہے اپنے بندے کی۔

وہ میری دعائیں نہیں سنتا۔۔ ضیغم کی آواز ہلکی ہو گئی۔

اگر وہ نہیں سنتا تو تمہیں دعا مانگنے کی توفیق نہیں دیتا۔ وہ تو اندھیری سیاہ رات میں، پہاڑ کہ اندر ،سیاہ چیونٹی کہ چلنے کی آواز تک سن سکتا ہے اور سننے کہ ساتھ ساتھ اسے رزق بھی دیتا ہے تو تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ تمہاری نہیں سنتا۔۔ وہ ہی تو ہے جو ہر چیز پر قادر ہے۔۔ اللہ قرآن میں فرماتا ہے۔۔

آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالٰی ہی کی ملکیت ہے۔ تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے تم ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ تعالٰی اس کا حساب تم سے لے گا پھر جسے چاہے بخشے جسے چاہے سزا دے (259 سورۃ البقرۃ۔ آیت) اور اللہ تعالٰی ہر چیز پر قادر ہے۔

جانتا ہے، (بہر حال) کہ خواہ تم اپنے سینوں کی باتیں چھپاؤ خواہ ظاہر کرو اللہ تعالٰی ! کہہ دیجئے سورۃ) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اُسے معلوم ہے اور اللہ تعالٰی ہر چیز پر قادر ہے۔ (29 آیت - آل عمران

ہر شخص ایک نہ ایک طرف متوجّہ ہو رہا ہے تم نیکیوں کی طرف دوڑو۔ جہاں کہیں بھی تم ہو (148 آیت-سورۃ البقرۃ) گے، اللہ تمہیں لے آئے گا۔ اللہ تعالٰی ہر چیز پر قادر ہے۔

سورۃ آل) آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ تعالٰی ہر چیز پر قادر ہے۔ (189 آیت-عمران

کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالٰی ہی کے لئے زمین و آسمان کی بادشاہت ہے؟ جسے چاہے سزا (40 آیت -سورۃ المائدۃ) دے اور جسے چاہے معاف کر دے اللہ تعالٰی ہر چیز پر قادر ہے۔

اگر تم نے کوچ نہ کیا تو تمہیں اللہ تعالٰی دردناک سزا دے گا اور تمہارے سوا اور لوگوں کو بدل -سورۃ التوبہ) لائے گا تم اللہ تعالٰی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (39 ؁آیت

تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ !اے ایمان والو دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ تعالٰی نبی کو اور ایمان داروں کو جو ان کے ساتھ ہیں رسوا نہ کرے گا ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہو گا۔ یہ دعائیں کرتے ہوں گے اے ہمارے رب ہمیں کامل (8 سورۃ التحریم آیت) نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

کیا اللہ مجھے معاف کر دے گا؟؟؟ آخری آیت کہ ترجمے پر ٹھٹکا اور اس نے سوال کیا ذلفاء سے۔۔

وہ مسکرائی اور بولی۔۔

اصل میں توبۃً نصوحاً کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ نصح کے معنی عربی زبان میں خلوص اور خیر خواہی کے ہیں۔ خالص شہد کو عسل ناصح کہتے ہیں جس کو موم اور دوسری آلائشوں سے پاک کر دیا گیا ہو۔ پھٹے ہوئے کپڑے کو سی دینے اور ادھڑے ہوئے کپڑے کی مرمت کر دینے کے لیے نصاحۃ الثوب کا لفاظ استعمال کیا جاتا ہے۔ پس توجہ کو نصوح کہنے کا مطلب لغت کے اعتبار سے یا تو یہ ہو گا کہ آدمی ایسی خالص توجہ کرے جس میں ریاء اور نفاق کا شائبہ تک نہ ہو۔ یا یہ کہ آدمی خود اپنے نفس کے ساتھ خیر خواہی کرے اور گناہ سے توبہ کر کے اپنے آپ کو بد انجامی سے بچالے۔ یا یہ کہ گناہ سے اس کے دین میں جو شگاف پڑ گیا ہے، توبہ کے ذریعہ سے اس کی اصلاح کر دے۔ یا یہ کہ توبہ کر کے وہ اپنی زندگی کو اتنا سوار لے کہ دوسروں کے لیے وہ نصیحت کا موجب ہو اور اسکی مثال کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی اسی کی طرح اپنی اصلاح کر لیں۔ یہ تو ہیں توبہ نصوح کے وہ مفہومات جو اس کے لغوی معنوں سے مترشح ہوتے ہیں۔ رہا اسی کا شرعی مفہوم تو اس کی تشریح ہمیں اس حدیث میں ملتی ہے جو ابن ابی حاتم نے زر بن حبیش کے واسطے سے نقل کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب سے توجہ نصوح کا مطلب پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ سے یہی سوال کیا تھا آپ نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم سے کوئی قصور ہو جائے تو اپنے گناہ پر نادم ہو، پھر شرمندگی کے ساتھ اس پر اللہ سے استغفار کرو اور آئندہ کبھی اس فعل کا ارتکاب نہ کرو۔ یہی مطلب حضرت عمر، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی منقول ہے، اور ایک روایت میں حضرت عمر نے توبہ نصوح کی تعریف یہ بیان کی ہے کہ توبہ کے بعد آدمی ۔ حضرت علی نے ایک (ابن جریر) کا اعادہ تو درکنار، اس کے ارتکاب کا ارادہ تک نہ کرے۔ مرتبہ ایک بدو کو جلدی جلدی توبہ و استغفار کے الفاظ زبان سے ادا کرتے سنا تو فرمایا یہ توبۃ الکذابین ہے۔ اس نے پوچھا پھر صحیح توبہ کیا ہے؟ فرمایا اس کے ساتھ چھ چیزیں ہونی چاہیں

اپنے جن فرائض سے غفلت برتی ہو ان کو ادا (2)جو کچھ ہو چکا ہے اس پر نادم ہو۔ (1) جس کو تکلیف پہنچائی ہو اس سے معافی (4)جس کا حق مارا ہو اس کو واپس کر۔ (3)کر۔ اپنے (6)آئندہ کے لیے عزم کر لے کہ اس گناہ کا اعادہ نہ کرے گا۔اور (5)مانگ۔ نفس کو اللہ کی اطاعت میں گھلا دے جس طرح تو نے اب تک اسے معصیت کا خوگر بنائے رکھا ہے اور اس کو طاعت کی تلخی کا مزا چکھا جس طرح اب تک تو اسے معصیتوں کی حلاوت کا مزا (کشاف)چکھاتا رہا ہے۔

توبہ کے سلسلہ میں چند امور اور بھی ہیں جنہیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔اول یہ کہ توبہ در حقیقت کسی معصیت پر اس لیے نادم ہوتا ہے کہ وہ اللہ کی نافرمانی ہے۔ورنہ کسی گناہ سے اس لیے پرہیز کا عہد کر لینا کہ وہ مثلاً صحت کے لیے نقصان دہ ہے، یا کسی بدنامی کا، یا مالی نقصان کا موجب ہے، توبہ کی تعریف میں نہیں آتا۔دوسرے یہ کہ جس وقت آدمی کو احساس ہو جائے کہ اس سے اللہ کی نافرمانی ہوئی ہے، اسی وقت اسے توبہ کرنی چاہیے اور جس شکل میں بھی ممکن ہو بلا تاخیر اس کی تلافی کر دینی چاہیے، اسے ٹالنا مناسب نہیں ہے۔تیسرے یہ کہ توبہ کر کے بار بار اسے توڑتے چلے جانا اور توبہ کو کھیل بنا لینا اور اسی گناہ کا بار بار اعادہ کرنا جس سے توبہ کی گئی ہو، توبہ کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے، کیونکہ توبہ کی اصل روح گناہ پر شرمساری ہے، اور بار بار کی توبہ شکنی اس بات کی علامت ہے کہ اس کے پیچھے کوئی شرمساری موجود نہیں ہے۔چوتھے یہ کہ جو شخص سچے دل سے توبہ کر کے یہ عزم کر چکا ہو کہ پھر اس گناہ کا اعادہ نہ کرے گا، اس سے اگر بشری کمزوری کی بنا پر اسی گناہ کا اعادہ ہو جائے تو پچھلا گناہ تازہ نہ ہو گا البتہ اسے بعد والے گناہ پر پھر توبہ کرنی چاہیے اور زیادہ سختی کے ساتھ عزم کرنا چاہیے کہ آئندہ وہ توبہ شکنی کا مرتکب نہ ہو۔پانچویں یہ کہ ہر مرتبہ جب معصیت یاد آئے، توبہ کی تجدید کرنا لازم نہیں ہے، لیکن اگر اس کا نفس اپنی سابق گناہ گارانہ زندگی کی یاد سے لطف

لے رہا ہو تو بار بار توبہ کرنی چاہیے یہاں تک کہ گناہوں کی یاد اس کے لیے لذت کے بجائے شرمساری کی موجب بن جائے۔ اس لیے جس شخص نے فی الواقع خدا کے خوف کی بنا پر معصیت سے توجہ کی ہو وہ اس خیال سے لذت نہیں لے سکتا کہ وہ خدا کی نافرمانی کرتا رہا ہے۔ اس سے لذت لینا اس بات کی علامت ہے کہ خدا کے خوف نے اس کے دل میں جڑ نہیں پکڑی ہے۔ آیت کے الفاظ قابل غور ہیں۔ یہ نہیں فرمایا گیا کہ توبہ کرلو تو تمہیں ضرور معاف کر دیا جائے گا اور لازماً تم جنت میں داخل کر دیے جاؤ گے، بلکہ یہ امید دلائی گئی ہے کہ اگر تم سچے دل سے توبہ کرو گے تو بعید نہیں کہ اللہ تمہارے ساتھ یہ معاملہ کرے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ گناہ گار کی توبہ قبول کر لینا اور اسے سزا دینے کے بجائے جنت عطا فرما دینا اللہ پر واجب نہیں ہے، بلکہ یہ سراسر اس کی عنایت و مہربانی ہو گی کہ وہ معاف بھی کرے اور انعام بھی دے۔ بندے کو اس سے معافی کی امید تو ضرور رکھنی چاہیے مگر اس بھروسے پر گناہ نہیں کرنا چاہیے کہ توبہ سے معافی مل جائے گی۔

اہل ایمان کے آگے آگے نور کے دوڑنے کی یہ کیفیت اس وقت پیش آئے گی جب وہ میدان حشر سے جنت کی طرف جا رہے ہوں گے۔ وہاں ہر طرف گھپ اندھیرا ہو گا جس میں وہ سب لوگ ٹھوکریں کھا رہے ہوں گے جن کے حق میں دوزخ کا فیصلہ ہو گا، اور روشنی صرف اہل ایمان کے ساتھ ہو گی جس کے سہارے وہ اپنا راستہ طے کر رہے ہوں گے۔ اس نازک موقع پر تاریکیوں میں بھٹکنے والے لوگوں کی آہ و فغاں سن سن کر اہل ایمان پر خشیت کی کیفیت طاری ہو رہی ہو گی، اپنے قصوروں اور اپنی کوتاہیوں کا احساس کر کے انہیں اندیشہ لاحق ہو گا کہ کہیں ہمارا نور بھی نہ چھن جائے اور ہم ان بدبختوں کی طرح ٹھوکریں کھاتے نہ رہ جائیں۔ اس لیے وہ دعا کریں گے کہ اے ہمارے رب ہمارے قصور معاف فرما دے اور ہمارے نور کو جنت میں پہنچنے تک ہمارے لیے باقی رکھ۔ ابن جریر نے حضرت عبد اللہ بن عباس کا قول نقل

وہ اللہ تعالی سے دعا کریں گے کہ ان کا نور اس :ربنا اتمم لنا نورنا کے معنی یہ ہیں کہ : کیا ہے کہ وقت تک باقی رکھا جائے اور اسے بجھنے نہ دیا جائے جب تک وہ پل صراط سے بخریت نہ گزر جائیں۔ حضرت حسن بصری اور مجاہد اور ابن کثیر نے ان کا یہ قول نقل کیا ہے اہل ایمان جب دیکھیں گے کہ منافقین نور سے محروم رہ گئے ہیں تو وہ اپنے حق میں اللہ سے تکمیل نور کی دعا کریں گے۔

ضیغم اسے بڑے غور سے سن رہا تھا اس کا ایک ایک لفظ اس کہ دل پر اثر کر رہا تھا۔۔اس کہ چپ ہونے پر وہ بولا۔۔

آپ چلیں گی میرے ساتھ ؟؟

کہاں ؟؟

ایمان کہ گھر ؟؟میرا اکیلا جانا مناسب نہیں ہو گا۔۔

اب دوستی کی ہے تو نبھانی تو پڑے گی۔۔ چلو گی۔۔وہ مسکرا کر بولی تو اس کہ مسکرانے پر وہ ہلکا گوڈنائیٹ بولتا باہر چلا گیا۔۔- سا مسکرایہ اور اسے

دوسرے دن وہ دونوں ایمان کہ گھر پہنچ گئے۔ ضیغم کو دیکھ کر اس کہ بابا غصے سے آگ بابولا ہو گئے۔۔اس کا گریبان پکڑ لیا۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر آنے کی۔۔وہ ضیغم کا گریبان پکڑے بول رہے تھے۔۔

انکل ہماری بات تو سنیں۔۔ذلفاء بولی اور ضیغم کی برداشت جواب دے گئی تھی مگر وہ صرف اذان اپنے دوست کہ لیے برداشت کر رہا تھا۔۔

تم چپ رہو لڑکی۔۔مجھے کسی کی کوئی بات نہیں سننی نکل جاو میرے گھر سے۔۔وہ بہت بدتمیزی سے بولے۔۔

بس۔۔جتنا برداشت کرنا تھا اس کہ کئی زیادہ برداشت کر لیا اب اگر ایک لفظ اور کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔ ضیغم اپنی ٹون میں واپس آ گیا تھا۔

اپنے ساتھ تو اس نے برداشت کر لیا مگر جب انھوں نے ذلفاء سے بدتمیزی سے بات کی تو اس کی برداشت جواب دے گئی۔۔

ضیغم۔۔ذلفاء نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے غصہ کرنے سے روکا۔۔

انکل آپ کا غصہ جائز ہے مگر اس سب میں اذان کا اور ایمان کا کیا قصور ہے اس کی سزا انہیں دیں پلیز۔۔ذلفاء نے نرمی سے کہا۔۔

اذان بہت محبت کرتا ہے ایمان سے۔اسے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہے۔پلیز مان جائیں۔۔ذلفاء کہ کہنے پر وہ نرم پڑے اور بولے۔۔

بیٹا میرے مان جانے سے کچھ نہیں ہو گا کیونکہ ایمان ہی اس رشتے کہ لیے راضی نہیں ہے۔۔ وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

انکل کیا میں ایمان سے مل سکتی ہوں؟؟ ذلفاء نے انھیں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔کچھ سوچنے کہ بعد وہ بولے

وہ اپنے کمرے میں ہے۔ تم مل لو۔، انھوں نے کہا اور ملازمہ کہ ساتھ اس کو ایمان کہ کمرے میں بھیج دیا اور خود کمرے سے چلے گئے۔۔ ضیغم وہیں اکیلا بیٹھا رہا۔

ذلفاء نے دروازہ نوک کیا تو اس نے اندر انے کی اجازت دی۔۔

ایمان نے جب دروازے کی طرف دیکھا تو وایک لڑکی عبایہ پہنے نقاب کیے اس کہ سامنے کھڑی تھی۔

السلام علیکم۔۔ ذلفاء نے سلام کیا۔۔

وعلیکم السلام۔۔ آپ؟؟ وہ تھوڑا سا تو اسے پہچان گئی تھی۔ پھر جب ذلفاء نے نقاب ہٹایا تو وہ اسے پہچان گئی تھی کہ وہ ملاہم کی بہن ذلفاء ہے۔۔

کیسی ہو؟؟ ذلفاء نے اس سے پوچھا تو وہ اس کہ پاس آئی اور اسے لے کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔ تم یہاں کیسے؟؟ ایمان نے اس سے پوچھا۔

تم سے ملنے آئی ہوں۔۔ ذلفاء نے کہا۔

ایمان جو کچھ ہوا اور ضیغم اور ملاہم نے جو کچھ کیا میں تم سے اس کی معافی مانگتی ہوں۔ کیونکہ جو کچھ ہوا ہے وہ میری وجہ سے ہوا۔۔ ذلفاء نے اس کہ آگے ہاتھ جوڑ دیے۔۔

نہیں ذلفاء ایسا نہیں بولو۔ تم نے کچھ نہیں کیا۔۔ ایمان نے اس کہ ہاتھ پکڑ لئے۔

ایمان ضیغم کہ کیے کی سزا اذان کو مت دو پلیز۔۔ وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے۔۔ ذلفاء نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

کہنے پر ذلفاء نے چونک کر "ہے" محبت تو ملاہم بھی کرتا تھا مجھ سے بلکہ کرتا ہے۔۔۔ اس کہ اسے دیکھا۔۔

مطلب؟؟؟ ذلفاء نے بے یقینی ہے پوچھا۔

مطلب یہ کہ ملاہم اب بھی مجھ سے پیار کرتا ہے اور وہ ابھی بھی مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔۔ ایمان نے تو اس کہ سر پر بم ہی پھوڑ دیا۔

وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی پھر بولی۔

تم نے کیا کہا پھر؟؟ ذلفاء نے اس سے پوچھا۔

میں جانتی ہوں وہ مجھ سے بہت محبت کرتا ہے اور وہ ہم دونوں کہ ساتھ انصاف نہیں کر سکتا اس لیے میں نے منا کر دیا۔۔۔ ایمان کہ کہنے پر ذلفاء کو سکون ہوا۔

تو پھر اذان کو کیوں منا کیا تم نے؟ ذلفاء نے اس سے پوچھا۔

محبت سے یقین اٹھ گیا ہے میرا اب محبت پر یقین نہیں رہا ذلفاء۔۔اتنا سب ہونے کہ باوجود میں کیسے کیسی سے محبت کر سکتی ہوں۔میں اسے بھی کچھ نہیں دے سکتی ایسی لیے ہی منا کیا ہے میں نے۔۔ایمان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔

ایمان تمہیں اللہ پر یقین ہے؟؟ذلفاء نے اس سے پوچھا۔۔

بلکل۔۔ایمان نے کہا۔

یہ کیسا یقین ہے کہ جو تمہیں نہیں ملا اسی کہ لیے روتی رہو۔۔اللہ پر یقین ہو تو اتنا یقین ہو کہ سب شکوے۔۔سب بد گومانی ختم ہو جائے۔۔۔یقین اس بات پر ہو کہ وہ جو دے رہا ہے وہ ہی ہمارے لیے صیح ہے اور وہ جو لے رہا ہے وہ ہمارے لیے صیح نہیں ہو گا۔۔۔دعا قبول ہو گئی تو الحمد اللہ اور اگر نہیں قبول ہوئی تو بھی الحمد اللہ کیونکہ اللہ نے تمہیں وہ نہیں دیا جو اس وقت تو تمہیں لگ اچھا لگ رہا تھا مگر آگے جا کر وہ تمہیں تکلیف دیتا۔۔۔اللہ سب جانتا ہے جو ہو رہا ہے اور جو ہونے والا ہے ہم نہیں جانتے۔۔ہمیں بس یہ نظر آ رہا ہوتا کہ ہم نے جو چاہا وہ نہیں ملا ۔۔مگر اللہ تمہیں وہ دینا چاہتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔وہ جو تمہارے لیے بیسٹ ہے۔اللہ پر یقین رکھو۔۔اس کی مصلیحتیں ہم نہیں سمجھ سکتے لیکن وہ تمہاری تکلیف سے واقف ہے وہ بس اپنے بندے کو آزماتا ہے۔۔ہماری دعائیں ریگا نہیں جاتیں وہ سب سمبھال کر رکھتا ہے۔۔جب وہ ہمارا خالق ہو کر ہماری دعاوں کی لاج رکھتا ہے تو کیا ہم اس کی رضا میں راضی ہو کر اپنے دل کو مطمین نہیں کر سکتے؟؟جب وہ ہمارے لاڈ اٹھتا ہے تو کیا ہم اس کی محبت کا احترام نہیں کر سکتے؟؟؟کیا ہوا اگر جو ہم نے چاہا وہ ہمیں نہیں ملا؟؟؟ہو سکتا ہے ہم ایک پھول کہ لیے ترس رہے ہوں اور ہمارا مالک پورا باغ ہمیں دینا چاہتا ہو۔۔۔اس ذات پر یقین تو کر۔۔میری

کوئی بات بری گی ہو تو معاف کر۔ چلتی ہوں۔۔ اذان کہ بارے میں سوچنا ضرور۔۔۔ ذلفاء نے اس کہ ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اور نرمی سے دبایا اور مسکرا کر باہر چلی گئی۔۔۔

ایمان وہیں بیٹھی رہی اور کی کہی باتوں کو سوچیں لگی۔۔

وہ نیچے آئی تو ایمان کہ ماما بابا وہیں مل گئے۔۔

چلتی ہوں انٹی۔۔وہ مسکرا کر بولی۔۔ ضیغم کہاں ہیں؟؟

ڈرائینگ روم میں۔۔اس کہ بابا نے کہا۔۔

چلیں ضیغم۔۔وہ ن ڈرانگ روم میں آئی اور ضیغم سے بولی۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ہمم چلیں۔۔وہ اس کہ ساتھ گاڑی میں آ گیا۔

ایمان نے کیا کہا؟ اس نے بات کا آغاز کیا۔

کچھ نہیں۔وہ آہستہ سے بولی۔۔اس کہ ذہین میں ایمان کی باتیں گونج رہیں تھیں کہ ملاہم آج بھی مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔

مطلب۔۔اس نے کچھ کہا ہے آپ کو؟؟ ضیغم نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

نہیں کچھ نہیں کہا اس نے۔۔ذلفاء نے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔

تو آپ چپ کیوں ہیں؟؟ ضیغم نے جانچتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔

نہیں نہیں ٹھیک ہو میں۔۔وہ خود کو کمپوز کرتے ہوئے بولی۔

سگنل پر گاڑی روکی تو ایک بچے نے کھڑکی پر ہاتھ مارا تو ذلفاء نے شیشہ نیچے کیا۔۔

باجی صبح سے کچھ نہیں کھایا۔۔بہت بھوک لگی ہے۔۔کچھ پیسے دے دو۔۔اس کہ بولنے پر ضیغم نے بھی اسے دیکھا۔۔

ذلفاء نے دیش بورڈ پر ضیغم کا والٹ پڑا دیکھا تو اس نے والٹ اٹھایا۔۔ ضیغم جو کہ خود اٹھانے والا تھا اس سے پہلے ہی اس نے اٹھالیا۔۔اب ضیغم اس کی حرکت دیکھ رہا تھا۔۔

ذلفاء نے والٹ میں دیکھا اور اس میں سے پانچ ہزار کا نوٹ نکال کر اس بچے کو دیا۔۔ ضیغم اس فراغ دل لڑکی کو دیکھ رہا تھا جس نے پانچ ہزار کا نوٹ ایک فقیر کو دے دیا۔۔

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

یہ کچھ زیادہ نہیں تھے؟؟؟ ضیغم نے اپنا والٹ اس کہ ہاتھ سے لیا ورنہ اس کا بھروسہ نہیں تھا پورا والٹ ہی خالی کر دیتی۔۔

شرم کرلو ضیغم۔۔مجھے نہیں پتا تھا کہ تم اتنے کنجوس ہو۔۔حد ہی ہو گئی ہے۔۔ذلفاء نے اسے شرم دلائی۔۔

پانچ ہزار میرے والٹ سے گئے اور شرم بھی میں کرو؟؟؟ ضیغم نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔

تم پانچ ہزار پر رو رہے ہو؟؟۔۔ذلفاء ہنسنے لگی۔۔۔ذلفاء حیران تھی کہ وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے۔

اسے ہنستا دیکھ وہ بھی مسکرا دیا وہ یہ ہی تو چاہتا تھا کہ اس کا موڈ فریش ہو جائے اور وہ کامیاب بھی ہو گیا۔۔

وہ دونوں گھر آ گئے۔۔ذلفاء چپ چاپ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

ضیغم ابھی بھی پریشان تھا نا ذلفاء نے کچھ بتایا تھا اور گھر والوں نے جو کچھ کیا اس کہ ساتھ۔اس سب کہ بعد تو اسے نہیں لگتا تھا کہ وہ مانے گے اذان کہ لیے۔۔

یا اللہ آسانی کر میرے دوست کہ لیے۔۔کوئی راستہ دیکھا اس کا دل بدل دے۔۔آج کتنے سالوں بعد وہ اللہ سے دعا کر رہا تھا۔اس یقین کہ ساتھ کہ وہ سنے گا۔قبول کرے گا اس کی دعا۔۔۔

ملاہم گھر پر ہے؟؟ذلفاء آج اپنے گھر آئی تھی۔سب سے ملنے کہ بعد اس نے ملاہم کا پوچھا۔۔

ہاں کمرے میں ہیں ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آئے ہیں میں بلا کر لاتی ہوں۔۔امل نے کہا۔۔

نہیں امل میں خود مل لیتی ہوں۔۔ذلفاء نے مسکرا کر کہا اور اوپر چلی گئی اس کہ کمرے میں۔۔

ذلفاء بنا نوک کیے اندر گئی۔۔

ذلفاء تم کب آئیں۔۔ملاہم اسے دیکھ کر خوش ہو گیا۔مگر اسے سنجیدہ دیکھ کر وہ ٹھٹکا۔۔

کیا ہوا ہے ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔ملاہم نے اس کی سنجیدگی سے دیکھنے پر کہا۔۔

تم نے ایمان سے کہا تھا کہ تم اس سے دوسری شادی کرنا چاہتے ہو۔۔ذلفاء اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتے ہوئے کہا۔۔

اس کی بات پر شوکٹ ہو گیا کہ یہ بات اسے کیسے پتا چل گئی۔۔

میں چائے اوپر ہی دے آتی ہوں۔۔امل نے فاطمہ سے کہا اور چائے لے کر اوپر دینے آ گئی۔۔

بولو۔۔کہا تھا؟؟اس کہ چپ ہونے پر ذلفاء نے غصے سے پوچھا۔۔

تمہیں کس نے کہا ہے یہ سب؟؟ملاہم نے الٹا اس سے سوال کیا۔۔

امل جو چائے لے کر آئی تھی ذلفاء کی غصے سے بھری آواز سن کر وہیں رک گئی۔۔

ہاں یا نا؟؟ذلفاء نے دوبارہ پوچھا۔۔

تم یہاں یہ پوچھنے آئی ہو؟؟ملاہم اس کا جواب نہیں دینا چاہتا تھا۔۔

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے ملاہم تم نے ایمان کو شادی کرنے کا کہا تھا یا نہیں۔۔ ذلفاء غصے سے چیخی اور باہر کھڑی امل کہ پیروتلے زمین نکل گئی۔ وہ سانس روکے ملاہم کہ جواب کی منتظر تھی۔۔

کہوں ملاہم یہ جھوٹ ہے کہہ دو ایک بار۔۔ امل دل میں بولی۔۔

ہاں کہا تھا۔ کہا تھا میں اسے دوسری شادی کرنے کا۔۔ ملاہم بھی غصے سے چیخا۔۔۔ امل کو لگا اب وہ کبھی سانس نہیں لے پائے گی۔۔ اتنا بڑا دھوکا۔۔ وہ کیسے سہہ پائی گی۔۔

تمہیں شرم نہیں آئی زرہ سی بھی۔۔۔ ایک بار بھی اامل کہ بارے میں نہیں سوچا کہ اس پر کیا بیتی ہے۔۔ کیا ہوا گا اس کا۔۔ ذلفاء کو یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ ایسا بھی کر سکتا ہے۔۔

ہر بار میں ہی کیوں سوچوں۔۔ کیوں میں ہی اپنی خوشیوں کی قربانی دوں۔۔ ہاں بولا تھا میں نے اس سے۔۔ چھوڑنا چاہتا تھا امل کو۔۔ نہیں رہنا تھا مجھے امل کہ ساتھ۔۔ وہ ابھی اپنی بات مکمل ہی کر رہا تھا جب اس کی نظر دروازے پر کھڑی امل پر پڑی۔ جو آنکھوں میں آنسو لیے شکوہ بھری نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

امل۔۔۔ ملاہم نے اسے دیکھا تو شوکڈ رہ گیا۔۔ کیا اس نے سب کچھ سن لیا۔ وہ یہ ہی سوچ رہا تھا۔

ذلفاء نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا پھر ملاہم مگر ملاہم اسے ہی دیکھ رہا تھا اور امل اسے۔۔

امل میری بات سنو۔۔۔ملاہم اس کہ پاس آیا مگر اس نے ہاتھ کہ اشارے سے اسے وہیں روک دیا اور وہاں سے چلی گئی۔۔

ملاہم نے غصے بھری نظروں سئ ذلفاء کو دیکھا تو وہ بولی۔۔

مجھے نہیں معلوم تھا کہ۔۔۔

بس جاو یہاں سے اس وقت۔۔ملاہم نے اسے بولنے سے روکا اور جانے کو کہا۔۔

ملاہم۔۔

جاو۔۔۔وہ غصے سے چیخا تو وہ ڈر گئی اور کمرے سے نکل گئی۔۔

شٹ۔۔ملاہم نے ایک زوردار مکا دیوار پر مارا۔۔۔

ہیلو۔۔رات کو ایک انجان نمبر سے کال آئی اس کہ موبائل پر۔ایمان نے کال پک کی۔۔

کسی ہو؟اذان نے گھمبیر لہجے میں بولا۔۔

کون بات کر رہا ہے؟؟ایمان نہیں پہچانی تھی وہ کون ہے۔۔

مجھے نہیں پہچانا۔۔اتنا ظلم۔۔اذان نے شرارتی لہجے میں کہا۔

تم۔۔وہ ایک دم پہچان گئی کہ وہ کون ہے۔۔

خوشی ہوئی کہ آپ مجھے پہچان گئی ہیں۔۔

یہ کون سا طریقہ ہے اتنی رات کو کال کرنے کا کسی لڑکی کو۔۔وہ غصے سے بولی۔۔

شرافت سے رشتہ بھیجا تھا وہ بھی پسند نہیں آیا۔۔اب کال کی تو وہ بھی نہیں پسند آیا آپ مجھے بتا دیں کہ آپ کو پسند کیا ہے۔۔اذان ایک ہاتھ اپنے سر کہ نیچے رکھا اور چھت کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔

تم۔۔۔وہ غصے سے بولی۔۔

میں واقع۔۔وہ خوشی سے چیخا اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔

اس کہ چیخنے پر ایمان نے فون کان سے ہٹایا اور اسے ایسے گھورا جیسے وہ نظر آرہا ہو۔۔

میرا مطلب تھا کہ تم سمجھتے کیا ہو خود کو۔۔

آپ کا۔۔اذان کہ کہنے پر ایمان نے اپنی نظریں گھومائیں۔۔

کو لمبا کرتی ہوئی بولی۔ "اذان" آذاااااان۔۔۔اس نے

ہائے۔ آج تو مجھے اپنے نام سے بھی محبت ہو گئی ہے۔۔۔اس کہ کہنے پر ایمان کی ایک بیٹ مس ہوئی۔۔ مگر اگلے ہی پل اس نے کال کاٹ دی اس کی۔۔

بدتمیز۔۔ایمان نے فون سایڈ پر رکھا اور سونے لیٹ گئی۔۔

کیوں کیا میرے ساتھ ایسا۔۔امل ذلفاء کہ کمرے میں تھی۔۔

اتنا بڑا دھوکا۔۔میں نے کیا بیگاڑا تھا تمہارا۔۔۔نہیں تھی مجھ سے محبت تو میرا استعمال کیوں کیا۔۔وہ رو رہی تھی۔اس کا چہرا آنسوں سے تر تھا۔۔

ملاہم اندر آیا اور اسے زمین پر گھٹنوں میں سر دیے روتا دیکھا تو فورا اس کہ پاس آیا اور اس کہ پاس گھٹنوں کہ بل بیٹھ کر بولا۔۔

امل۔۔اس کی آواز پر امل نے چہرا اٹھا کر اسے دیکھا۔۔تو اس کا چہرا دیکھ کر ملاہم کو بہت تکلیف ہوئی۔۔

آپ۔۔اب کیا لینے آئے ہیں یہاں آپ۔۔ہاں مجھ سے میرا سب کچھ چھین کر کیا کرنے آئے ہیں۔۔۔امل غصے سے چیخی۔وہ پہلی بار امل کو اس طرح غصے میں دیکھ رہا تھا۔۔

امل میری بات سنو جو کچھ تم نے سنا وہ۔۔

مجھے کچھ نہیں سننا۔۔۔ایک لفظ نہیں بولیں گے آپ۔ایسی لیے میرے ساتھ اتنا اچھا بن رہے تھے کہ وقت آنے پر مجھے چھوڑ دیں۔۔۔نہیں رہنا چاہتے نا آپ میرے ساتھ تو ٹھیک ہے نہیں رہوں گی میں آپ کہ ساتھ۔۔نہیں دوں گی میں آپ کو اور تکلیف جا رہی ہو۔۔۔امل کہہ کر آگے بڑھی کہ ملاہم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور جھٹکے سے اپنے قریب کیا اور بولا۔۔

ایک قدم بھی گھر سے باہر نکالا تو چھوڑو گا نہیں میں تمہیں۔۔اب جو کہہ رہا ہو غور سے سنو۔۔وہ ملاہم کہ سنیے سی لگی کھڑی تھی۔۔

ہاں بولا تھا میں نے ایمان سے شادی کا مگر ابھی نہیں ہماری شادی کہ کچھ دن بعد۔۔مگر اس نے صاف نکار کر دیا تھا۔۔اس کہ بعد میں نے بھی اس سے کچھ نہیں کہا اور میں تم سے کب محبت کرنے لگا یہ تو مجھے بھی نہیں پتا چلا۔۔کب تم میری زندگی میں اتنی اہم ہو گئیں کہ تمہارے بغیر میں جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔

ملاہم نے اسے اپنی محبت کا یقین دلانا چاہا۔۔

مجھے اب تمہاری کسی بات کا یقین نہیں رہا ملاہم۔۔تو تمہیں مجھ سے اور جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔امل نے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور اور اس سے دور ہوتے ہوئے بولی۔۔

ابھی تم غصے میں ہو اس لیے ایسا بول رہی ہو۔۔مگر میں سچ کہہ رہا ہو یا پلیز ایک دفعہ بات کو سمجھنے کی کوشیش تو کرو۔ملاہم نے اسے سمجھانا چاہا۔۔

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

کہانا کچھ نہیں سمجھنا مجھے،میرے قریب مت آنا۔۔وہ کہہ کر باہر نکل گئی۔

ملاہم اب خود پر غصہ آرہا تھا کہ اس نے ایسی بے وقوفی کی کیسے۔۔۔

ضیغم گھر آیا تو ذلفاء مین ڈور کی سیڑیوں پر بیٹھی ہوئی تھی۔وہ گہری سوچ میں تھی کہ اسے ضیغم کہ آنے کا بھی پتا نہیں چلا۔

ضیغم نے اسے دیکھا تو تھوڑا حیران ہوا کیونکہ اس نے ذلفاء کو کبھی یہاں بیٹھے ہوئے اس طرح نہیں دیکھا تھا۔ ضیغم چل کر اس پاس آیا اور بولا۔

ذلفاء۔۔۔ ضیغم نے اسے آواز دی مگر اس نے نہیں سنی۔۔۔

ذلفاء۔۔ کیا ہوا۔۔ ضیغم نے زور سے بولا تو وہ چونکی۔۔

ہاں۔۔ کیا ہوا؟؟ ذلفاء نے اسے دیکھتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔

یہ تو میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔۔ کیا ہوا ہے۔ یہاں کیوں بیٹھی ہیں؟؟ ضیغم اس کہ برابر میں بیٹھتا ہوا بولا۔۔

ایسے ہی۔۔ ذلفاء نے گھوئے ہوئے لہجے میں کہا۔

آپ تو آج اپنے گھر رکنے والی تھیں پھر کیا ہوا؟؟ ضیغم کو یاد آیا کہ اس نے تو اپنے گھر رکنا تھا وہ کہہ کر گئی تھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ذلفاء میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔ اس کہ کچھ نا کہنے پر وہ دوبارہ بولا۔۔

میں نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا۔۔ ذلفاء نے ضیغم کو دیکھتے ہوئے کہا اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔

آپ رو رہی ہیں۔۔ ہوا کیا ہے ملا ہم سے لڑائی ہوئی ہے؟؟ آپ کی ماما نے ڈانٹا ہے؟؟ ضیغم کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ رو کیوں رہی ہے۔

ملاہم ناراض ہے مجھ سے۔۔ذلفاء کی آنکھ سے آنسو نکل کر اس کہ گالوں پر بہنے لگے۔۔ ضیغم کا دل کیا کہ اپنے ہاتھوں سے ان آنسوں کو چون لے مگر وہ ایسا کر نہیں سکتا تھا۔۔

بھائی ہے وہ آپ کا اور کوئی بھی اپنی بہن سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتا۔وہ بھی مان جائے گا آپ رومت۔۔ ضیغم نے اسے سمجھایا۔۔۔

ذلفاء کچھ کہتی اس سے پہلے ضیغم کا موبائل بجا۔۔ ضیغم نے دیکھا تو اسکرین پر اذان کا نمبر چمک رہا تھا۔

ہاں بول اذان۔۔ ضیغم نے کال ریسیو کرتے ہوئے کہا۔۔

کیا؟؟واقع؟؟ آذان نے کچھ کہا جس پر وہ خوشی سے چیخا۔۔ذلفاء نے اسے دیکھا۔

بہت بہت مبارک ہو۔۔میں ملتا ہو کل۔۔ ضیغم نے کہہ کر کال کاٹی تو ذلفاء اسے سوالیاں نظروں سے دیکھنے لگی۔

اذان نے کل دوبارہ اپنے پیرنٹس کو ایمان کہ گھر بھیجا تھا اور ایمان نے ہاں کہہ دی ہے۔۔ ضیغم نے اسے بتایا۔۔

واقع؟؟؟ذلفاء نے بے یقینی سے پوچھا۔

ہاں واقع۔۔اور یہ آپ کی وجہ سے ہی ہوا ہے۔۔ آپ نے ایسا کیا کہا تھا اسے؟ ضیغم نے اس سے پوچھا۔۔

میں نے کچھ نہیں کہا تھا۔ میں نے بس تمہاری اور ملاہم کی طرف سے سوری کیا تھا۔ ذلفاء نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

آپ نے معافی کیوں مانگی؟ ضیغم اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا جو اس وقت رونے کی وجہ سے لال ہو رہی تھیں۔۔

ہوا بھی تو سب میری وجہ سے تھا تو معافی بھی مجھے ہی مانگنی تھی۔۔۔ ذلفاء نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو ضیغم نے اسے دیکھا رہ گیا۔ جو اس وقت سادہ سے حلیے میں سر پر ڈوپٹہ لیے لال آنکھیں ۔ سرخ ناک جو کہ رونے کی ہی وجہ سے ہو رہی تھی۔۔ اس پر اس کی براون آنکھیں، بغیر کیسی میک اپ کہ اس کا چہرا جس پر بلا کی معصومیت تھی۔ ایک پل کہ لیے تو ضیغم اپنی نگاہیں ہٹانا بھول گیا۔۔

ذلفاء آسمان کو دیکھنے میں مگن تھی اور وہ اسے۔۔ پھر اپنی نظریں پھیر کر وہ بولا۔

اندر چلیں ڈھنڈ ہو رہی ہے یہاں۔۔ وہ کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔۔ تو وہ اٹھ گئی اور اس کہ ساتھ اندر چلی گئی۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE -Explore, Dream and Read

میں بہت خوش ہوں تیرے لیے۔۔ ضیغم اذان کہ گلے لگتے ہوئے بولا۔۔

مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا ہے وہ مانی کیسے۔۔ اذان کو ابھی بھی یقین نہیں آ رہا تھا۔۔

محبت میں بہت طاقت ہوتی ہے اور جو اسے حلال طریقے سے حاصل کرتا ہے تو اللہ بھی اس کا ساتھ دیتا ہے۔۔ ضیغم نے اس سے کہا تو اذان اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔۔

کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہا ہے؟؟ اس کہ دیکھنے پر ضیغم بولا۔۔

ذلفاء کا اثر ہو رہا بہت تجھ پر۔۔ اذان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اچھا۔۔ کیسا اثر؟؟ ضیغم مسکراتے ہوئے بولا۔۔

تو کب سے مسلمان ہو گیا؟؟۔۔ اذان نے اسے کہا۔۔

کیا مطلب ہے۔۔ میں الحمد اللہ مسلمان ہی ہوں۔۔ ضیغم نے تعجب سے اسے کہا۔۔

کیا ہمارے کام ہیں مسلمانوں والے۔۔ اذان کہ کہنے پر ضیغم خاموش ہو گیا۔۔

ضیغم میں سب کچھ چھوڑنا چاہتا ہوں یار میں۔ میں ایمان کہ ساتھ اپنی خوشگوار زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔۔ اذان نے سنجیدگی سے کہا۔۔

انشاء اللہ۔۔ ضیغم کہ کہنے پر وہ مسکرا دیا۔۔

مجھے پتا چلا کہ تو اور ذلفاء گئے تھے ایمان کہ گھر۔۔ اذان نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

تجھے کس نے بتایا؟؟ ضیغم نے اس سے پوچھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ چھوڑ۔۔یہ بتا کیا ہوا تھا وہاں ایسا کہ وہ مان گئی۔۔اذان نے اس کی انکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

میری نہیں ذلفاء کی بات ہوئی تھی ایمان سے۔۔اسی نے ایمان کو سمجھایا تھا۔۔ضیغم نے اسے سچ بتا دیا۔۔

مجھے ذلفاء سے ملنا ہے۔۔اس کا شکریہ ادا کرنا ہے یار۔۔اذان نے اس سے کہا

دوست کو شکریہ کہے گا۔۔ضیغم نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

دوست کو نہیں بھابی کو کہنا ہے شکریہ۔۔اذان نے ہنستے ہوئے کہا تو ضیغم بھی ہنس گیا۔۔

ذلفاء کمرے میں بیٹھی اپنا آفس کا ہی کام کر رہی تھی جب ضیغم نے دروازے پر بنا نوک کیے اندر آیا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

تم نوک کر کہ اجازت کیوں نہیں لیتے ہو۔۔ذلفاء چڑتے ہوئے بولی۔۔

اذان آپ سے ملنا چاہتا ہے وہ باہر ہے آجائیں۔۔ضیغم نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔

مجھ سے کیوں؟ذلفاء نے سوال کیا تو ضیغم نے کندھے اچکا دیئے۔۔

ذلفاء نے ڈوپٹہ جو سر پر اوڑھا ہوا تھا اسی سے نقاب کیا اور ڈوپٹے اچھے سے پہلا کر اڑھا۔۔ ضیغم کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ تو ذلفاء بولی۔

چلیں۔۔ اس کہ پوچھنے پر ضیغم نے ہاں میں سر ہلایا تو وہ ضیغم کہ ساتھ لاونج میں آئی۔۔

اذان اسے دیکھ کر کھڑا ہو گیا اور سلام کیا تو ذلفاء نے اس کہ سلام کا جواب دیا۔۔

اذان سامنے صوفے پر بیٹھا تھا۔۔ ضیغم ذلفاء سے تھوڑا فاصلے پر مگر اسی کہ ساتھ بیٹھ گیا۔

لا تو ذلفاء نے ضیغم کو دیکھا۔۔ تھوڑی دیر تو وہ کچھ نہیں بو

اذان۔۔ ضیغم نے اسے کہا۔۔

ہاں وہ۔۔ اذان سیدھا ہوتے ہوئے بولا۔۔

ذلفاء تھیکنیو۔۔ اذان نے اسے کہا جو اس کہ سامنے نقاب لگائے بیٹھی تھی۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

کس لیے؟؟ ذلفاء نا سمجھی سے بولی۔۔

ایمان کو سمجھانے کہ لیے۔۔ اذان بولا۔۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے اذان۔۔ بس آپ دونوں خوش رہو یہی ہماری دعا ہے۔۔ ذلفاء کہ ہماری کہنے پر ضیغم نے اسے دیکھا۔۔

تم دونوں نے میری شادی کی تیاریاں کرنی ہیں۔۔ کیونکہ ماما بابا تو بہت بزی ہوتے ہیں۔۔ اذان نے آخری بات ہلکے سے کہی۔۔

اس میں بولنے والی کیا بات ہے بلکل کریں گے۔۔ ضیغم نے کہا۔

ہاں ضرور۔۔ ذلفاء نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی تو اذان مسکرا دیا۔

تھیکنس یار اذان اٹھ کر ضیغم کہ پاس آیا اور اس کہ گلے لگ گیا ذلفاء ان دونوں کو دیکھ کر مسکرائی۔۔

آپ لوگ بیٹھیں میں کھانا لگواتی ہوں۔۔ ذلفاء کہہ کر کچن میں چلی گئی۔۔

ضیغم نے اور اذان نے مل کر کھانا کھایا۔۔ ذلفاء نے نہیں کھایا تھا ان کہ ساتھ کیونکہ اسے نقاب ہٹانا پڑتا۔۔ ضیغم نے بھی اسے نہیں کہا۔۔

اذان کو گیٹ تک چھوڑ کر آیا تو ذلفاء کچن سے نکلتی نظر آئی۔۔

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

اذان گئے؟؟ ذلفاء نے اس سے پوچھا۔

ہاں۔۔ وہ مسکراتا ہوا بولا اور صوفے پر وہیں بیٹھ گیا۔

خوش لگ رہے ہو۔۔ ذلفاء نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

لگ رہا ہوں مطلب۔۔۔ وہ ایسے گھورتے ہوئے بولا۔۔

ایسی ہی پوچھ رہی تھی۔۔ذلفاء نے کندھے اچکاتے ہوئے کہااور صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

میرا دوست خوش ہے اور اس کی خوشی میں خوش ہو۔۔ ضیغم مسکراتے ہوئے بولا۔

اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔۔ذلفاء اسے دیکھتے ہوئے دل سے دعا دی۔۔اس کہ دعا دینے پر ضیغم نے اسے دیکھا جس کہ چہرے پر اس وقت نقاب نہیں تھا ہاں ڈوپٹہ سر پر ضرور تھا۔۔

آپ نے کھانا کیوں نہیں کھایا ہمارے ساتھ؟؟ ضیغم نے اس سے سوال کیا۔۔

وہ پھر نقاب ہٹانا پڑھتا ہے نا اس لیے۔۔ذلفاء نے اسے بتایا تو ضیغم نے سر ہلایا۔۔

ویسے ایک بات بولوں؟ ضیغم آج کچھ زیادہ ہی اچھے موڈ میں تھا۔

ہمم بولو۔۔

میں نے آج تک آپ کہ جیسی لڑکی نہیں دیکھی۔۔ ضیغم نے دل کی بات کہی۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

کیوں میرے سر پر سنگ ہیں؟؟

یا میرے بڑے بڑے دانت ہیں؟؟ذلفاء نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔

نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔ ضیغم ہنستے ہوئے بولا۔۔میں تو کہہ رہا ہوں کہ آج کہ دور میں بھی ایسی لڑکیاں ہوتیں ہیں؟؟

میں نے ایسا کیا کر دیا ہے۔۔ذلفاء کو ابھی بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ ایسا کیوں کہہ رہا ہے۔۔

کچھ نہیں۔رہنے دیں۔۔ ضیغم نے ڈسکشن ہی ختم کرتے ہوئے کہا۔۔

تمہیں کسی لڑکیاں پسند ہیں؟؟ ذلفاء نے اس سے سوال کیا۔۔

کیوں۔ آپ ویسا بنیں گیں؟؟؟

استغفر اللہ۔۔ ذلفاء نے جھٹ کہا اور اس کہ کہنے پر ضیغم کا قہقہہ پورے لاونج میں گونجا۔۔

میں اس لیے پوچھ رہی تھی کہ تمہارے لیے پھر ویسی لڑکی ڈھونڈو گی نا۔۔ اس کہ کہنے پر ضیغم کی ہنسی روکی۔۔

کیا؟؟ وہ حیرت سے بولا۔۔

ہاں نا۔۔ اب تم ساری زندگی میرے ساتھ تو نہیں گزارو گے نا۔ جب میں چلی جاوں گی تو کوئی تو ہو جو تمہارے ساتھ ہو۔۔

میں تو کہتی ہوں اذان کہ ساتھ تمہاری بھی شادی کر دیتے ہیں۔۔ وہ جوش میں بولی۔۔

اچھا جی تو اپ نے سارا پلین بنایا ہوا ہے۔ ضیغم آگے کو ہو کر بیٹھا اور اسے دیکھتا ہوا بولا۔

اب دوست مانا ہے تمہیں تو دوست کو اکیلا تو نہیں چھوڑ سکتی نا۔۔ ذلفاء نے دونوں پیر اوپر کر کہ بیٹھ گئی اور مسکراتے ہوئے بولی۔

اچھا تو کیسی لڑکی ڈھونڈیں گی میرے لیے؟؟؟ ضیغم کو اس کا اپنے لیے اتنا سوچنا ہی حیریت میں ڈال گیا۔

اب تمہارے لیے تو تمہارے ٹایپ کی لڑکی ہو گی نا۔۔میرے جیسی تو تمہیں بلکل پسند نہیں ہو گی۔۔ذلفاء مسکراتے ہوئے بولی۔۔

کیوں؟میری پسند ایسی کیوں نہیں ہو سکتی؟ضیغم نے دونون ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے کہا۔

کیونکہ لڑکوں کو ایسی لڑکیاں نہیں پسند ہوتیں نا۔۔انھیں تو ایسی لڑکیا پسند ہوتی ہیں جو ان کہ ساتھ چلیں تو دنیا دیکھے۔۔جن کو اپنے دوستوں سے ملاتے ہوئے شرم نا آئے۔۔ذلفاء بولتی جارہی تھی اور وہ اسے دیکھ رہا تھا کہ وہ کیا کیا سوچتی ہے۔

تمہیں پتا ہے ایک دفعہ۔۔وہ پھر سے جوش میں آتے ہوئے بولی اور ضیغم مسکرا کر اسے سننے لگا۔۔میری نا ایک کولیگ تھی۔اس نے اپنے بھائی کا رشتہ بھیجا تھا میرے لیے۔۔۔اس کہ کہنے پر ضیغم کی مسکراہٹ ہلکی ہوئی۔۔

اس کہ گھر والوں نے تو ہاں کہہ دی تھی۔پھر پتا ہے کیا ہوا؟؟ذلفاء نے اس سے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اس لڑکے نے مجھے اکیلے ملنے بلایا ریسٹورینٹ میں اور پتا ہے اس نے کیا لکھا تھا کہ آپ عبایا پہن کر نہیں آیئے گا۔۔۔اس کہ بتانے پر ضیغم کی مسکراہٹ مکمل غائب ہو گئی۔۔۔یہ پڑھ کر تو میرا خون کھول گیا۔پھر تو میں نے اسے ایسی سنائی تھیں۔۔وہ ہنستے ہوئے بولی۔

کیا کہا تھا آپ نے؟؟ضیغم نے فورا پوچھا۔۔پھر ذلفاء جو کچھ لکھا تھا سب کچھ اسے بتا دیا اور اسے سن کر وہ ہنس دیا۔۔

واقع آپ نے یہ سب کہا اسے۔۔ ضیغم کو خوشی ہوئی۔

ہاں نا۔۔ تو چھوڑ دیتی کیا اسے۔۔ ذلفاء نے گردن اٹھا کر بولی۔

پھر دو تین رشتے اور بھی آئے تھے ان سب لڑکوں کی ڈمانڈ تھی کہ میں پردہ نہیں کروں گی شادی کہ بعد۔ ماما تو مان گئیں تھی مگر میں نے منا کر دیا۔

پھر مجھے پتا لگا کہ لڑکوں کو اسٹالش لڑکیاں پسند ہوتی ہیں۔۔ اور پھر تم تو ضیغم برہان ہو اتنی لڑکیوں کہ ساتھ رہے ہو تو لڑکی بھی تو تمہاری ٹکر کی ہونی چاہیے۔۔ ذلفاء ابھی بھی مسکرا رہی تھی۔

چلو بتاؤ نا کیسی لڑکی پسند ہے تمہیں۔۔ ذلفاء پھر سے اس سے پوچھا تو ضیغم کو شرارت سوجی اور بولا۔

بھئی اب آپ اتنا پوچھ رہی ہیں تو میں بتا دیتا ہو کہ لڑکی ایسی ہو جیسے دیکھ کر دل خوش ہو جائے۔۔ وہ اسٹالش سے کپڑے پہنتی ہو۔ لایک جینس شرٹ وغیرہ۔ بال اس کہ لمبے بلکل نا ہو۔۔ بولڈ ہونی چاہیے ایسا نا ہو میں رومنس کروں اور وہ شرما شرما کر ہی مر جائے۔۔ میرے دوستوں کہ ساتھ ملے کوئی پردہ نا کرے وہ۔۔

توبہ۔۔ اس کی پسند سن کر ذلفاء نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔ ٹھیک ہے ڈھوڈو گی۔۔ پھر بولی۔۔ اور اسے دیکھ ضیغم کو بہت ہنسی آرہی تھی مگر اس نے ضبط کر لی

آج دو ہفتے ہو گئے تھے مگر امل نے اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔ ملاہم نے اسے سمجھانے کوشیش کی تھی مگر وہ کچھ سننے کو تیار ہی نہیں تھی۔۔

وہ کمرے میں آئی تو ملاہم اسی کا انتیظار کر رہا تھا۔ ملاہم فلم دیکھ رہا تھا وہ اندر آئی اور بنا اسے دیکھے واش روم میں چلی گئی۔ کچھ دیر بعد چینج کر کہ آئی اور صوفے ہر سونے کہ لیے لیٹ گئی جہاں وہ دو ہفتے سے سو رہی تھی۔

'امل بہت ہو گیا بیڈ پر آ کر سو۔۔ ملاہم نے تنگ آ کر کہا۔ وہ دو ہفتوں سے برداشت کر رہا تھا۔

امل بنا کچھ کہے کمبل منہ اوڑ کر سو گئی۔۔ ملاہم نے نفی میں سر ہلایا۔۔

امل کی آنکھ میں آنسو آ گئے۔ وہ ایسے ملاہم کو تنگ نہیں کرنا چاہتی تھی مگر جو کچھ اس نے کیا تھا اس پر امل چاہ کر بھی معاف نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

ملاہم کو جب یقین ہو گیا کہ وہ سو گئی ہے تو وہ اٹھا اور چل کر اس کہ پاس آیا بہت آرام سے اسے اٹھایا اور بیڈ پر لیٹایا اس کو ڈر بھی تھا کہ اس کی نیند خراب نا ہو کیونکہ وہ اٹھ جاتی تو پھر غصہ کرتی۔

اسے لیٹا کر ملاہم بھی اس کہ برابر میں لیٹ گیا اور اسے دیکھنے لگا۔ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بولا۔۔

مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا امل۔۔ مجھ سے تمہاری ناراضگی برداشت نہیں ہو رہی ہے۔ میں بہت تکلیف ہو امل میری یہ تکلیف ختم کر دو۔۔ ملاہم بہت آہستہ بول رہا تھا۔ وہ یہ اس کہ سامنے کہنا چاہتا تھا مگر وہ سننے کو تیار ہی نہیں تھی۔۔

تمہارا ناراض ہونا درست ہے مگر تم نہیں جانتی میں کتنی محبت کرتا ہوں۔۔۔ ملاہم نے اس کہ ہاتھ اپنے لب رکھ دیئے۔ وہ باتیں کرتے کرتے کب سویا اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔

صبح امل کی انکھ کھلی تو خود کو بیڈ پر سوتا پایا۔۔ اس نے اٹھنا چاہا تو ملاہم کا ہاتھ اس کہ اوپر تھا۔ امل نے چہرا موڑ کر دیکھا تو ملاہم اس کہ بہت قریب سو رہا تھا۔ وہ کافی دیر اسے دیکھتی رہی۔۔۔ پھر اس کا ہاتھ ہٹاتی ہوئی اٹھی اور بیڈ سے اترنے لگی جب ملاہم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔ امل نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا مگر اس کی پکڑ مضبوط تھی۔ امل نے مڑ کر نہیں دیکھا تھا اسے بس اپنا ہاتھ چھڑوانے میں لگی تھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ملاہم چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔ امل نے کہا۔

یہ ہاتھ چھوڑنے کہ لیے نہیں تھما تھا میں نے۔۔ ملاہم نے نرمی سے کہا۔

چھوڑنا ہی تو چاہتے تھے آپ۔۔ امل نے اسے غصے سے دیکھا۔۔

نہیں میری جان۔۔ ایسا نہیں ہے اس کی شادی ہونے والی ہے یقین نہیں آتا تو میں کارڈ لا کر دیکھا دوں گا ہو سپیٹل میں ہے۔۔۔ ملاہم اس کہ قریب ہوتا ہوا بولا۔

اس کہ بولنے پر امل نے اسے دیکھا۔۔اگر وہ مان جاتی تو آپ چھوڑ دیتے نا مجھے۔۔امل کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔

نہیں۔۔یار میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔ملاہم اس کا چہرا ہاتھوں میں لیتا ہوا بولا۔

سوچ نہیں سکتے مگر کر ضرور سکتے تھے۔۔امل نے اسے دیکھتے ہوئے کہا اور اس کہ ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹائے اور اٹھ کر چلی گئی۔

ملاہم اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔

ذلفاء۔۔ضیغم آواز دیتا ہوا اندر آیا۔

سر ذلفاء میڈم تو ابھی تک نہیں آئیں گھر۔۔ثریہ نے اس کو بتایا۔

ابھی تک نہیں آئیں؟؟ضیغم اپنی گھڑی میں ٹائم دیکھا جو رات کہ آٹھ بجا رہی تھی۔۔

ضیغم نے کال ملائی مگر اس کا موبائل آف تھا۔ضیغم کو اب پریشانی ہونے لگی کہ وہ ابھی تک گھر نہیں آئی۔اس نے دوبارہ کال کی۔۔۔پھر گاڑی لے کر نکل گیا۔۔مگر اسے نہیں معلوم تھا اس کا آفس کون سا ہے۔۔

ضیغم نے امل کو کال کی یہ سوچ کر کہ وہ کہیں اپنے گھر تو نہیں چلی گئیں۔

السلام علیکم بھائی۔۔امل نے کال اٹھاتے ہوئے کہا۔۔

وعلیکم السلام۔۔امل کیا ذلفاء گھر آئی ہے؟؟ ضیغم نے چھوٹتے ہی سوال کیا۔۔

نہیں بھائی ذلفاء تو یہاں نہیں آئی کیوں کیا ہوا؟؟ امل نے فکر مندی سے پوچھا۔۔

نہیں وہ جانے کا کہہ رہی تھی تو میں سوچا پوچھ لوں۔۔ ضیغم اسے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے بات گھوما دی۔

تو آپ کہاں ہیں؟ امل نے سوال کیا۔

میں گھر پر نہیں ہوں۔۔ چلو بعد بات کرتا ہو۔۔ ضیغم نے کہہ کر کال کاٹ دی۔

کہا چلی گئی۔۔ ضیغم نے اپنی انگلیوں سے اپنی کنپٹی دبائی۔۔

ضیغم نے دوبارہ گھر کال کی۔۔۔

السلام علیکم۔۔ذلفاء کی آواز اس کہ کانوں میں پڑی۔۔

آپ کب آئیں گھر؟؟ پہلے تو اس کی آواز سن کر اسے سکون ملا۔۔پھر اس نے پوچھا۔۔

ابھی ابھی آئی ہوں۔۔ تم کہاں ہو؟؟ ذلفاء نے پوچھا۔۔

آرہا ہوں۔۔اس نے کہہ کر کال کاٹ دی۔۔

امل کچن ملاہم کا ناشتہ بنا رہی تھی۔جب اچانک اسے چکر آنے لگے۔۔وہ گرتی اس سے پہلے ملاہم نے اسے تھام لیا۔۔وہ جو کچن میں اسے ہی دیکھنے آیا تھا اور اسے گرتے دیکھا تو فورا اسے دھما۔۔۔

امل۔۔ملاہم نے اسے گود میں اٹھایا اور کمرے میں لے کر گیا۔۔

کیا ہوا امل کو؟؟ فاطمہ نے پریشانی سے پوچھا۔

چکر آ گیا ہے۔میں چیک کرتا ہوں۔۔

ملاہم اسے چیک کرنے لگا اور پھر اس نے فاطمہ کو دیکھا۔

کیا ہوا بیٹا امل ٹھیک تو ہے؟؟ فاطمہ نے پریشانی سے پوچھا۔۔

ماما۔۔ماما آپ۔۔آپ۔۔دادی بننے والی ہیں۔

کیا واقع۔۔۔وہ خوشی سے بولیں۔

ماما۔۔میں بابا۔۔اس کی تو سمجھ میں ہی نہیں آ رہا تھا۔وہ خوشی سے فاطمہ کہ گلے لگ گیا۔

یا اللہ تیرا شکر ہے۔۔فاطمہ اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہوئے بولیں۔

امل نے اپنی آنکھیں کھلیں۔۔۔

امل میری بچی۔۔فاطمہ اس کہ پاس آئیں۔اس کی پیشانی چومی۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

میں بہت خوش ہوں میں ابھی یہ خوشخبری تمہارے بابا کو سنا کر آتی ہوں۔۔وہ کہہ کر کمرے سے چلی گئیں۔

کون سی خوش خبری۔۔امل کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کہہ کر گئیں ہیں۔۔

ملاہم اس کہ پاس آیا۔اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھے۔۔امل نے اسے دیکھا تو وہ بولا۔

تھینک یو۔۔

کس لیے؟؟

میری زندگی کو مکمل کرنے کہ لیے۔۔مجھے زندگی کی سب سے بڑی خوشی دینے کہ لیے۔۔اس کی بات پر امل نے اسے دیکھا تو وہ بولا۔

میں بابا بننے والا ہوں۔۔۔ملاہم کہ بتانے پر اس نے ملاہم کو بے یقینی سے دیکھا پھر نظریں جھکا دیں۔۔

ایم سوری آج تک جیتنی بھی غلطیاں کیں ہیں انھیں آخری بار معاف کر دو۔۔ملاہم نے اس کہ آگے اپنے ہاتھ جوڑ دیئے۔۔

ملاہم۔۔یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔امل نے اس کہ ہاتھ پکڑ لیے۔۔

معاف کر دو یار۔۔ملاہم کہ کہنے پر امل نے اس کہ ہاتھوں پر اپنے لب رکھ دیئے اور بولی۔۔

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

بس سب بھول جائیں۔۔ہم اپنی نئی زندگی کی شروعات کریں گے اب۔۔امل اس کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

میری زندگی تم سے ہے۔۔تم ہو تو زندگی ہے۔ورنہ کچھ بھی نہیں۔۔ملاہم نے اس کا چہرا اپنے ہاتھوں میں لیا اور بولا۔۔

میں آپ سے ناراض بھی تو نہیں رہ سکتی نا۔۔امل منہ بناتے ہوئے بولی۔

تھینک یو۔۔میں اب تمہیں شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔پکا وعدہ۔۔ملاہم نے اس کہ ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔

ذلفاء۔۔۔وہ لاونج میں بیٹھی کمبل اوڑھے۔دونوں پیر اوپر کرے ٹی وی دیکھ رہی تھی اور پوپ کورن کھا رہی تھی۔۔جب ضیغم نے اسے بلایا اور وہیں بیٹھ گیا۔۔

ہاں بولو کیا ہوا۔۔وہ پوپ کورن کھاتے اسکرین پر نظریں لگائے بولی۔

اذان کی شادی کی تیاری کر لی آپ نے؟؟ ضیغم نے اس کہ باول سے پوپ کورن کھاتے ہوئے پوچھا۔۔

نہیں ابھی نہیں کیں۔۔وہ ابھی بھی مووی دیکھنے میں مگن تھی۔۔

تو کب کریں گی؟؟جب شادی ختم ہو جائے گی۔۔وہ طنزیہ بولا۔

ابھی شروع تو نہیں ہوئی ناشادی۔۔ابھی تو ٹائم ہے۔۔اس نے پوپ کورن منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔

وہ کچھ کہتا کہ ذلفاء کا فون بجا تو اس نے ضیغم کو چپ ہونے کا کہا۔۔

السلام علیکم امل۔۔کیسی ہو؟؟اس نے فون اٹھاتے ہی فورا کہا۔۔

میں الحمد اللہ ٹھیک ہوں۔۔تم کسی ہوں۔۔امل نے اس سے پوچھا۔۔

میں بھی اللہ کی حکم سے بلکل ٹھیک ہوں۔۔ذلفاء بولی۔۔

اور بھائی۔۔امل نے ضیغم کا پوچھا۔۔

ہاں تمہارے بھائی بھی ٹھیک ہیں لو بات کر لو۔۔ذلفاء نے کہا۔۔

نہیں۔۔نہیں پہلے میری بات سنو۔۔امل نے اسے روک دیا۔

ہاں بولو۔۔ذلفاء جو فون ضیغم کو دے رہی تھی اس کہ منا کرنے پر بولی۔

ذلفاء وہ۔۔وہ تم۔۔امل کو شرم آ رہی تھی کہنے میں اس نے ملاہم تو اس نے بولنے کا اشارہ کیا تو وہ بولی۔

تم پھوپھو بننے والی ہو۔۔امل کہ بولنے پر اس۔ذلفاء سیدھی ہو کر بولی۔

کیا کہا؟؟ذلفاء کو لگا اس نے غلط سنا ہے اس لیے پھر بولی۔۔

میں نے بلکل ٹھیک کہا ہے تم پھوپھو بننے والی ہو۔۔

واقع۔۔وہ ایک دم خوشی سے چیخی۔۔ ضیغم نے کانوں میں ان انگلیاں ڈال لیں۔۔

یار امل میں بتا نہیں سکتی میں کتنی خوش ہو۔۔۔ذلفاء خوشی سے بولی۔۔

کیا ہوا مجھے دو فون۔۔ ضیغم نے اس سے موبائل لینا چاہا مگر اس نے دوسرے کان پر رکھ لیا موبائل۔۔

ملاہم کا کیا حال ہے۔۔ذلفاء نے امل سے پوچھا۔۔

وہ اور ماما بابا سب بہت خوش ہیں۔۔امل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ذلفاء بھائی کو تم بتا دینا میں نہیں بتا سکتی مجھے شرم آرہی ہے۔۔امل بولی۔۔

میں۔۔ذلفاء نے ضیغم کو دیکھا جو امل سے بات کرنے کہ لیے بے تاب تھا۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔اپنا خیال رکھنا۔۔میں انشاءاللہ کل ہی آوں گی۔۔اللہ حافظ۔۔ذلفاء نے کہہ کر کال کاٹ دی۔۔

آپ نے کال کیوں کاٹی مجھے بات کرنی تھی امل سے۔۔اس کہ کال بند کرنے پر وہ بولا۔

وہ اس نے کال کاٹ دی۔۔۔ذلفاء معصوم سی کل بنا کر بولی تو ضیغم نے اسے گھورا۔۔۔پھر بولا۔

کیا کہہ رہی تھی امل؟؟؟

وہ۔۔وہ اب ذلفاء کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اسے یہ بات بتائے کیسے۔ایک جھجک تھی جو اسے بولنے نہیں دے رہی تھی۔۔

بولیں نا۔۔کیا ہوا۔۔ ضیغم نے اسے چوپ دیکھا تو بولا۔۔

تم ماموبننے والے ہو۔۔وہ ایک ہی سانس میں بول گئی۔۔

کیا کہاں؟؟میں ماموں۔۔۔ ضیغم نے تصدیق چاہی۔۔۔

ذلفاء نے ہاں میں سر ہلایا۔۔

اللہ تیرا شکر ہے۔۔اس کا مطلب ان کہ درمیان سب ٹھیک ہو گیا۔۔ہے نا۔۔ ضیغم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ہاں اللہ کا شکر ہے امل کو اس کی محبت مل گئی۔۔اللہ ان دونوں کو ایک ساتھ بہت خوش رکھے۔ ذلفاء نے دل سے دعا دی۔۔

آمین۔۔ جس پر ضیغم نے دل سے آمین کہا۔۔

میں شکرانے کہ نفل پڑھ کر آتی ہوں۔۔وہ کہہ کر اٹھی اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

ضیغم نے اسے دیکھا اور اٹھا اپنے کمرے میں گیا۔۔دل میں خیال آیا کہ وہ بھی اپنے اللہ کا شکر ادا کرے جس نے اس کی بہن کو اتنی بڑی خوشخبری دی۔۔

جب کبھی دل میں نیکی کرنے کا خیال آئے تو فورا کر لینی چاہیے کیونکہ وہ اللہ کی طرف سے اپنے بندے کہ لیے الہام ہوتا ہے۔۔ اللہ اپنے بندے کو موقع دیتا ہے کہ وہ اس کی طرف آجائے۔۔

ضیغم نے بھی اپنے دل کی سنی اور وضو کرنے لگا۔۔ آج کافی سالوں بعد اس نے وضو کی تھی۔۔ وہ وضو کر کہ باہر آیا تو اس کہ چہرے سے پانی کہ قطرے ٹپک رہے تھے ضیغم نے جائے نماز نکالی واڈروب سے۔۔ مگر اسے قبلے کا صیح اندازہ نہیں تھا تو اس نے موبائل نکالا اور صیح صمت دیکھنے لگا۔ پھر اپنی جائے نماز بھیچائی اور نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا۔۔ آج اتنے سالوں بعد اپنے رب کہ حضور کھڑا ہوا تھا۔۔۔ اپنے کیے گئے سارے گناہ اسے یاد آنے لگے۔۔ آنسو بہنے لگے۔۔ اس سے کچھ پڑھا ہی نہیں جا رہا تھا وہ تو سب کھڑا ہوا اپنا اللہ کہ آگے آنسو بہا رہا تھا۔۔ اس نے جو کچھ کیا۔۔۔ وہ اس پر نادم ہو رہا تھا۔ آنسو ٹپک کر اس کہ قدموں میں گرنے لگے۔۔ اس نے تلاوت شروع کی۔ اس کہ منہ سے الفاظ بہت مشکل سے ادا ہو رہے تھے۔۔ رکوع کیا پھر سجدے میں گیا اور رونے لگا۔۔ اتنا رویا۔۔ اتنا رویا کہ اس کی ہچکیاں بندھ گئیں۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

مجھے معاف کر دے میرے اللہ۔۔ میں تیرا گناہگار بندہ ہو۔۔ میں بہت گناہ کیے ہیں۔ اتنے کہ ابھی یاد بھی نہیں ہیں۔۔۔ مگر جب تو نے مجھے توبہ کی توفیق دی ہے تو مجھے معاف بھی کر دے۔۔ مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل کر لے۔ مجھے معاف کر دے۔۔۔ ضیغم سجدے میں ہی اپنے رب سے مخاطب تھا۔۔

سجدے کی حالت میں بندہ اپنے رب کہ بہت قریب ہوتا ہے۔ ضیغم بھی اپنے رب سے معافی مانگ رہا تھا۔۔۔

وہ تو اتنا مہربان ہے۔۔اس کو منانا تو اور بھی آسان ہے بس سجدے میں سر ہو، اپنی غلطیوں کی توبہ کرتے کرتے آنسو بہہ جائیں تو وہ مان جاتا ہے۔۔وہ تو چاہتا ہے کہ اس کا بندہ اس کہ پاس آئے اس سے توبہ کرے اور وہ اسے معاف کر دے۔۔ مگر ہم اس کہ پاس جاتے ہی نہیں ہیں۔۔اس کا کہا مانتے ہی۔۔ گناہ کہ راست پر چلتے چلتے اتنی دور نکل آتے ہیں کہ واپسی کا راستہ بہت مشکل لگنے لگتا ہے۔ مگر اس کہ پاس آنے میں کبھی دیر نہیں ہوتی۔۔وہ جب چاہتا ہے جیسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے۔ مگر اللہ سے ہدایت مانتے رہنے چاہیے۔

کیسی ہے امل؟؟ ذلفاء اپنے گھر سے آئی تھی جب ضیغم نے پوچھا۔۔جو اس نے آنے کا بے صبری سے انتیظار کر رہا تھا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore Dream and Read-

سانس تو لینے دو مجھے۔۔ ذلفاء نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔

اچھا بیٹھیں۔۔وہ منہ بناتے ہوئے بولا۔

تم نے بات کی تو تھی امل سے۔۔۔ذلفاء صوفے بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاں مگر وہ تو اتنی سی دیر بات کی تھی میں نے۔۔وہ معصومیت سے بولا مگر اسے دیکھ کر ذلفاء کو ہنسی آگئی اور وہ ضیغم کو دیکھ کر ہنسنے لگی۔۔

کیا ہوا؟؟ ہنس کیوں رہی ہیں؟؟ ضیغم نے اسے ہنستا ہوا دیکھا تو بولا۔۔

تم اتنے کیوٹ لگ رہے ہو اس وقت۔۔۔ ذلفاء اسے دیکھتے ہوئے بولی اور پھر سے ہنسنے لگی۔۔ اس کہ ہنسنے پر ضیغم نے اسے گھورا تو وہ بولی۔۔

اچھا سوری۔۔ وہ اپنی ہنسی روکتے ہوئے بولی۔۔ میں نے تمہاری دی ہوئی ساری چیزیں اسے دے دیں تھی۔۔ اور اسے سب چیزیں بہت پسند آئیں۔ وہ تو ایک ایک چیز کو دیکھ کر اتنی خوش ہو رہی تھی کہ میں بتا نہیں سکتی۔۔

ماشاءاللہ۔۔ ضیغم نے کہا۔۔ اسے سن کر بہت خوشی ہو رہی تھی کہ اس کی بہن خوش تھی اپنی زندگی میں۔۔

وہ ملنے آئے گی یہاں۔۔ ذلفاء نے کہا۔

نہیں۔۔ ملاہم کو جب مناسب لگے تو وہ لے کر آئے ورنہ نہیں۔۔ ضیغم نے اس کہ خیال سے کہا۔۔

بہت پیار کرتے ہو امل سے۔۔ ذلفاء نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

بہت۔۔ ایک وہ ہی تو میری اپنی ہے۔ ضیغم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ملاہم کو کوئی اعتراض تو نہیں ہوا ان سب چیزوں سے؟؟ ضیغم نے پوچھا۔۔ کیونکہ اس نے امل کہ لیے۔۔ اور بچے کہ لیے کھلونے۔ کپڑے اور بہت ساری چیزیں بھجوائیں تھی ذلفاء کہ ہاتھ۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ہاں۔۔ تھوڑا غصہ ہوا تھا وہ۔۔۔ پھر ماما نے اسے سمجھایا تو مان گیا۔۔۔ ذلفاء کہ بتانے پ اس کا چہرا مرجھا گیا۔۔۔

اس کا غصہ جائز ہے مجھے نہیں بھجنا چاہیئے تھا۔۔۔ ضیغم کو افسوس ہوا۔۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے تم اداس نہیں ہو وہ امل کہ ساتھ بلکل ٹھیک اس نے امل کو کچھ نہیں کہا۔۔۔ جو کہا مجھے کہا بس۔۔ ذلفاء کہ کہنے پر ضیغم نے اسے دیکھا جو اس کہ لیے اپنے بھائی کی باتیں سن کر آئی ہے۔۔

ایم سوری میری وجہ سے آپ کو اپنے بھائی ڈانٹ پڑی۔۔ ضیغم سر جھکا کر بولا۔۔

ارے کچھ نہیں ہوا۔۔ مجھے عادت ہے۔۔ تم اداس نا ہو۔۔۔ ذلفاء مسکرا کر بولی تو وہ اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

میں آج لیٹ ہو جاوں گا۔۔ ضیغم نے اسے فون کر کہ بتایا۔

سب خیریت؟؟ ذلفاء ابھی آفس میں ہی تھی جب اس کی کال آئی تھی۔۔

اذان کہ ساتھ جا رہا ہوں اس کو شوپنگ کرنی ہے۔۔ ضیغم نے بتایا۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔ ضیغم نے بتا کر کال کاٹ دی۔

یہ کیسا ہے؟؟اذان نے ایک شیر وانی کو ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔

نہیں۔۔یہ دیکھ۔۔ ضیغم نے دوسری شیر وانی نکال کر اسے دیکھائی۔۔

کافی ساری شیر وانی دیکھنے کہ بعد انھیں ایک پسند آئی۔۔پھر اس کہ بعد انھوں نے شوپنگ کی ساتھ میں ضیغم نے بھی کی۔

ایمان کو اذان نے پہلے ہی شاپنگ کروادی تھی مگر اپنی شاپنگ وہ ضیغم کہ ساتھ ہی کرنا چاہتا تھا۔آج تک وہ ضیغم کہ ساتھ ہی تو شوپنگ کرتا آیا تھا۔

پھر وہ جیولر کی دکان پر گئے جہاں اذان،ایمان کہ لیے گفٹ لینا چاہتا تھا۔

یار کیالوں کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔اذان نے ضیغم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

یار میں کیا کہوں اتناسب تور کھا ہے۔۔ ضیغم کیا بتاتا اسے خود سمجھ نہیں آرہا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

تو نے کیا دیا تھا ذلفاء کو؟؟اذان نے اس سے پوچھا۔۔

میں نے؟؟ ضیغم نے گڑبڑا گیا پھر بولا۔۔تو جانتا ہے جن حالات میں شادی ہوئی تھی۔۔ ضیغم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

تو بعد میں تو کبھی دیا ہو گا۔۔اذان نے اسے کہا۔

ہاں۔۔ ضیغم نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔مگر تو ایمان کہ لیے اپنی پسند سے لے وہ زیادہ اچھا ہے۔۔ ضیغم نے اس کہ کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

میں ایک کال کر کہ آتا ہوں۔۔ ضیغم نے کر باہر نکلا۔

اذان نے لمبی سانس لی اور دیکھنے لگا۔

ضیغم کچھ ہی دیر میں اندر آیا تو اذان کو مصروف دیکھا پھر وہ ڈسٹرب نا ہو اس لیے ادھر ادھر دیکھنے لگا جب اس کی نظر ایک چین پر پڑی۔ ضیغم نے وہ چین نکلوائی تو وہ سونے کی موٹی سی چین تھی جو کہ تین لیرس میں تھی۔ ضیغم کو وہ بہت خوبصورت لگی۔ ضیغم نے اسے پیک کروالی۔۔ کس احساس کہ تحت اور کس لیے وہ یہ نہیں جانتا تھا۔۔ بس اس نے پیک کروا کر رکھ لی۔

ضیغم گھر آیا تو ذلفاء لاونج میں بیٹھی لیپ ٹوپ پر کام کر رہی تھی جب وہ ہاتھوں میں بیگ لے کر اندر آیا۔ ذلفاء نے اسے دیکھ کر سلام کیا تو اس نے مسکرا کر سلام کا جواب دیا پھر وہیں بیگ ٹیبل پر رکھ کر صوفے پر گرنے کہ انداز میں بیٹھ گیا۔

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

ہو گئی شوپنگ؟؟ ذلفاء لیپ ٹوپ بند کرتی ہوئی بولی۔

جی۔۔ ضیغم سر ہلاتا ہوا بولا۔۔

اتنی شوپنگ؟؟؟ کیا اپنی شادی کی بھی ابھی سے کر لی؟؟ ذلفاء اتنے سارے بیگ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اس کہ کہنے پر ضیغم نے چونک کر اسے دیکھا تو ذلفاء اسے دیکھ ہی تھی۔

لڑکی دیکھ لی کیا آپ نے؟؟ ضیغم نے اسے جانچتی ہوئی نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

ایک دیکھی ہے میں نے۔۔ میرے آفس میں ہوتی ہے۔ بلکل ویسے ہی جیسے تم نے بتائی تھی۔۔ وہ پرجوش انداز میں بولی تو ضیغم نے سر صوفے کی پشت سے لگالیا۔

کل ملواں تمہیں؟؟؟ اس نے پوچھا مگر وہ کچھ نہیں بولا بس آنکھیں بند کرلیں اس نے۔۔

کیا ہوا کچھ تو بولو۔۔ اسے چپ دیکھ کر وہ بولا۔۔

وہ ویسی نہیں ہو گی جیسی مجھے پسند ہے۔۔ ضیغم کی آنکھیں بند ہی رکھتا ہوا بولا۔۔

آرے میں کہہ رہی ہوں نا۔۔ تم ایک دفعہ مل تو لو اس سے۔۔ وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئی بولی۔۔

میری شوپنگ تو دیکھی ہی نہیں آپ نے۔۔ یہ دیکھیں۔۔ ضیغم جھٹ اٹھا اور اس کی بات کو ٹالتا ہوا بیگ اٹھا کر اسے اپنی شوپنک دیکھانے لالگا۔۔

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

یہ میری بات کا جواب نہیں ہوا۔۔ وہ ضیغم کو گھورتے ہوئے بولی۔۔

اچھا نا مل لو گا۔۔ اب خوش۔۔ وہ ذلفاء کو دیکھتا ہوا بولا پھر اس نے اپنی شوپنگ دیکھائی۔۔

رہیلی۔۔ وہ خوشی سے بولی پھر اس کہ کپڑے دیکھنے لگی۔۔

کل آپ چلیے گا میرے ساتھ۔۔ ضیغم اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

کہاں؟؟؟وہ ضیغم کہ کپڑے دیکھتے ہوئے بولی۔

شوپنگ پر۔۔ ضیغم کہ کہنے پر ذلفاء نے اسے دیکھا اور مسکرا کر بولی۔۔

تھینک یو مگر میرے پاس بہت سارے کپڑے ہیں میں وہی پہنوں گی۔۔ذلفاء کہ کہنے پر اسے دیکھا اور بولا۔۔

شوپنگ نہیں کرنی یا میرے پیسو سے نہیں کرنی؟؟ ضیغم کو اس کا منا کرنا برا لگا وہ ایک دم سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔

میں نے ایسا کب کہا؟؟؟ذلفاء کو اس کا ایک دم غصے میں ہونا عجیب لگا۔۔

ایسی ہی بات ہے۔۔سب سمجھتا ہوں میں۔۔وہ کہہ کر اٹھا اور بیگ اٹھا کر اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

کمرے میں آ کر اس نے سارے بیگ بیڈ پر پھنکے۔۔

کیا میں اتنا برا ہو کہ وہ میرے ساتھ شوپنگ پر بھی جانا گوارا نہیں کرتی۔۔کیا اسے اتنا بھی اعتبار نہیں ہے مجھ پر۔۔کیوں؟؟اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ذلفاء کا منا کرنا اسے کیوں برا لگا۔۔

وہ واش روم گیا اور وضو کر کہ عشاء کی نماز پڑھنے لگا۔۔ ضیغم نے باقائدگی سے نماز پڑھنا شروع کر دی تھی۔۔۔ شراب پینا بھی چھوڑ دیا تھا۔۔ لڑکیوں کہ پاس جانا تو اس نے جب ہی چھوڑ دیا تھا جس سے ذلفاء اس کی زندگی میں آئی تھی۔۔

دعا کہ لیے ہاتھ اٹھائے تو آنسو پھر سے بہنے لگے۔۔۔ وہ جب جب دعا کہ لیے ہاتھ اٹھاتا تو اسے اپنے کیے گئے گناہ یاد آتے۔۔

یااللہ۔۔ میں تیرا گناہ گار بندہ ہوں۔ ایک کمزور بندہ جو اپنے گناہوں کی معافی تجھ سے مانگتا ہے میرے پروردیگار مجھے معاف کر دے۔۔

وہ رو رہا تھا اپنے رب کہ حضور۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہا تھا۔۔

ایسے کیا ہوا۔۔ لگتا ہے میرا منا کرنا برا لگا ہے ضیغم کو۔۔ ذلفاء دیکھ اسکرین کو رہی تھی مگر سوچ اس کہ بارے میں رہی تھی۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

دیکھتی ہو جا کر۔۔ وہ اٹھی اور ضیغم کہ کمرے کی طرف بڑھی۔۔ کمرے کا دروازہ آدھا کھولا تھا ۔۔ ذلفاء نے کھولنا چاہا مگر اس کہ ہاتھ وہیں رک گئے۔۔ ضیغم جائے نماز پر بیٹھا دعا مانگ رہا تھا ۔۔ وہ رو رہا تھا اپنے رب کہ حضور۔۔ ضیغم کی پیٹھ تھی اس کی طرف۔۔

اسے نماز پڑھتا دیکھ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔اس کی دعا قبول ہو گئی تھی۔۔اللہ نے ضیغم کو نیک ہدایت دے دی تھی۔۔۔ذلفاء نے اپنے آنسو صاف کیئے اور بنا آواز کیے وہاں سے چلی گئی۔۔۔

امل یہ کیا کر رہی ہو۔۔امل جو کچن میں کھڑی اس کہ لیے چائے بنا رہی تھی ملاہم اسے ڈھونڈتے ہوئے آیا اور اسے کچن میں کھڑا دیکھ فورا بولا۔۔

ملاہم چائے ہی تو بنا رہی ہوں۔۔امل نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

تم یہاں بیٹھو میں بناتا ہو چائے۔۔ملاہم نے اسے کسی پر بیٹھایا اور خوُد چائے بنانے لگا۔۔

آپ کو چائے بنانی آتی ہے؟؟امل نے حیرت سے پوچھا کیونکہ وہ اس کہ سامنے پہلی بار کچن میں کام کر رہا تھا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ہاں۔۔پتا ہے جب ذلفاء کو چائے پینا ہوتی تھی تو مجھ سے بنواتی تھی۔۔وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

اچھا۔۔امل بھی اسے دیکھ کر مسکرانے لگی۔۔

پھر وہ اپنے بچپن کی باتیں اور دونوں کی شرارتوں کہ بارے بتانے لگا۔۔اور امل کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا۔۔

واقع ذلفاء اتنی شرارتی ہے۔۔اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ ذلفاء اتنی شرارتی بھی ہو سکتی ہے۔۔

جی بلکل وہ بہت شرارتی ہے ابھی تو وہ کچھ نہیں کرتی جو پہلے کرتی تھی۔۔اس کی بات سن کر وہ پھر سے ہنسنے لگی..

عجب نہیں تیری ہلکی سی مسکراہٹ سے۔۔۔۔

میری حیات کا لمحہ طویل ہو جائے۔۔

ملاہم نے اسے ہنستے ہوئے دیکھا تو اس کہ قریب آکر اس کہ کان میں شرگوشی کرتا ہوا بولا۔۔تو امل خود میں ہی سمٹ گئی۔۔اس کی نظریں جھک گئیں۔۔۔

ملاہم چائے۔۔اس کی جسارتیں بڑھ رہیں تھیں کہ چائے ابل گئی تو امل ایک دم چیخی۔۔

ملاہم نے فوراً چولہہ ہلکا کیا اور امل کو گھورنے لگا جو اپنی ہنسی چھوپانے کی ناکام کوشیش کر رہی تھی۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ضیغم۔۔اسے اندر آتا دیکھ ذلفاء نے اسے آواز دی۔۔وہ جو ڈرائنگ روم میں کسی کہ ساتھ بیٹھی تھی ضیغم کو آتا دیکھ بولی۔۔

اس کہ بولانے پر ضیغم نے اسے دیکھا پھر سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھا جو اسے دیکھ کر دیکھتی ہی رہ گئی۔۔ذلفاء اس کہ پاس آئی اور بولی۔۔

اندر تو آو وہ تم سے ملنے آئی ہے۔۔ذلفاء نے اسے کہا۔۔

ذلفاء میں ابھی تھکا ہوا ہوں۔اس سب کا ٹائم نہیں ہے میرے پاس۔۔وہ چڑتے ہوئے بولا تو ذلفاء نے اسے گھورا بس بولی کچھ نہیں۔۔

ضیغم نے اس کہ پھولے ہوئے گال اور غصے سے بھری آنکھیں دیکھیں تو اس نے ذلفاء کا گال کھنچا اور مسکراتے ہوئے بولا۔۔

چلیں ملوائیں۔وہ کہتا اندر چلا گیا مگر اس کہ گال کھنچنے پر ذلفاء نے حیرت سے اسے دیکھا اور اندر بیٹھی لڑکی نے بھی یہ منظر دیکھا باخوبی۔۔ایسا پہلی بار ضیغم نے کیا تھا اس کہ ساتھ۔پھر وہ سر جھٹک کر اندر آئی اور ان دنوں کا تعارف کروایا۔۔

ضیغم یہ ہیں عائیزہ اور عائیزہ یہ ہیں ضیغم برہان۔۔

ہائے۔۔عائیزہ نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔۔

ہیلو۔۔اس نے بغیر ہاتھ ملائے کہا اور اپنے موبائل میں لگ گیا جیسے اور کوئی وہاں ہو ہی نا۔۔

میں آتی ہوں۔۔ذلفاء کہہ کر باہر نکل گئی اور ضیغم نے اسے جاتا دیکھا۔۔وہ ابھی دیکھ رہا تھا کہ وہ بولی۔۔

کیسے ہیں آپ؟؟اس کہ کہنے پر ضیغم نے اسے دیکھا۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔ ضیغم نے اسے اوپر سے نیچے دیکھا جو بلکل ویسی ہی تھی جیسا اس رات اس نے ذلفاء کو بتایا تھا۔وہ تو مزاق میں بول گیا تھا مگر ذلفاء نے اسے سیریس لے لیا تھا۔۔اس کی ڈریسنگ،اس کہ بال،اس کا سٹائل اور اس کا کونفیڈنس۔۔

ذلفاء نے بتایا کہ آپ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔۔ ضیغم کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔اس نے کب کہا تھا ایسا۔۔

مجھ سے ملنے کہ لیے ویسے تو بہت سے لوگ خواہش کرتے ہیں مجھے لگا آپ بھی ان میں سے ایک ہوں گے۔۔ مگر آپ کو دیکھ مجھے یقین نہیں آرہا کہ آپ مجھ سے ملنا چاہتے تھے۔۔ایم ویری لکی۔۔اس کی آنکھیں مسلسل ضیغم کو فوکس کیے ہوئے تھیں اس نے ایک پل کہ لیے بھی اپنی آنکھیں نہیں جھپکیں تھی۔۔

تو بتائیں کیوں ملنا چاہتے تھے؟؟؟اس نے ایک ہاتھ تھوڑی کہ نیچے رکھا اور آگے کو ہو کر بیٹھ گئی۔۔

کچھ زیادہ ہی خوش فہم ہیں آپ۔۔ ضیغم نے طنزیہ کہا تو اس کہ کہنے پر اس کا قہقہہ پورے روم میں گونجا۔۔

ضیغم اٹھا اور جانے لگا جب وہ اٹھی اور اس کہ پاس آکر اس کا ہاتھ پکڑ کر بولی۔۔

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

ارے کہا جا رہے ہیں آپ؟؟

اس کہ ہاتھ پکڑنے پر ضیغم نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور ایک غصے سے بھری نظر اس پر ڈال کر باہر نکل گیا۔۔

بندہ تو کمال ہے۔۔وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔

ذلفاء اندر آئی تو وہ وہاں نہیں تھا۔عائیزہ بھی جانے لگی تو وہ بولی۔

کیاہوا ضیغم کہاں؟؟

چلا گیا۔۔ویسے ایک بات بتاو یہ تمہارا لگتا کیا ہے؟؟عائیزہ نے اس سے پوچھا۔

ضیغم میرا دوست ہے۔۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

توتم دوست کہ گھر رہتی ہو؟؟اس کہ پوچھنے پر ذلفاء گڑبڑائی۔

تمہاری ضیغم سے ملاقات کیسی رہی؟؟ذلفاء نے بات کو بدلنا چاہا۔۔

سمجھ گئی۔۔۔وہ ذلفاء کو دیکھ کر مسکرائی اور بولی۔

کیا؟؟ذلفاء نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

یہی کہ اتنے ہنڈسم بندے کہ ساتھ رہتی ہو یا روہ بھی بنا کسی رشتے کہ۔۔اس کہ کہنے پر ذلفاء نے چونک کر اسے دیکھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

ویسے ضیغم ہے ہی ایسا اسے دیکھ کر کوئی بھی پاگل ہو سکتا ہے مگر شادی کہ بعد میں اسے ایسی کسی دوستی کی اجازت نہیں دوں گی۔۔وہ صرف میرا ہو گا۔۔صرف عائیزہ کا۔۔وہ کہہ کر چلی گئی اور ذلفاء ابھی بھی شوکٹ میں تھی کہ وہ کیا کہہ گئی اسے۔۔وہ کیا سمجھ رہی تھی اسے کہ وہ بغیر کسی رشتے کہ اس کہ ساتھ رہ رہی ہے۔۔آج پھر اسے گالی دی گئی۔۔۔ذلفاء وہیں بیٹھ گئی۔

ضیغم کمرے میں آیا اور اپنا کوٹ اس نے بیڈ پر پھینکا۔

کیا ہو گیا ہے ذلفاء کو۔۔ سمجھانا پڑے گا۔۔وہ نفی میں سر ہلاتا واش روم چلا گیا۔

کچھ دیر بعد واپس آیا تو اس کا موبائل بج رہا تھا۔ ضیغم نے موبائل اٹھایا تو ذاذان کا نام جگمگا رہا تھا۔اس نے کال ریسیو کی۔

ہاں اذان۔۔

تو نے ذلفاء کو بتا دیا نا کہ ہم نے کل نکلنا ہے؟؟ اذان نے اس سے پوچھا۔۔

نہیں ابھی بتاتا دوں گا۔۔ ضیغم بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

بتا دوں گا مطلب۔۔ ہمیں کل وہاں پہنچنا ہے اور سن لے تو اور ذلفاء میرے ساتھ جائیں گے۔

مجھے ایک میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے وہ کر کہ میں ذلفاء نکل جائیں گے تو باقی سب کہ ساتھ چلے جانا۔۔ ضیغم کو یاد آیا کہ اس کہ بہت اہم میٹنگ ہے کل۔

سیدھا سیدھا بول تجھے بھابی کہ ساتھ ٹائم اسپینڈ کرنا ہے۔ہاہاہا۔۔۔اذان شرارتی انداز میں بولا۔

ہو گئی بکواس۔۔ ضیغم بولا تو اس کا قہقہہ سنائی دیا تو ضیغم بھی مسکرا دیا۔

چل ٹھیک ملتے ہیں کل۔۔۔

انشاءاللہ۔۔اذان کہ کہنے پر ضیغم بولا۔

ضیغم نیچے آیاتووہ کہنیں نہیں تھی ضیغم نے کمرے میں دیکھاتووہ وہاں بھی نہیں تھی۔ ضیغم لان میں آیاتووہیں ان میں لگے جھولے پر بیٹھی تھی۔لان میں اندھیرا تھا۔ ضیغم چلتاہوااس کہ پاس آیااور جھولے پر بیٹھ گیااس سے کچھ فاصلے پر۔۔

وہ اس کا چہرا نہیں دیکھ سکتا تھاورنہ اس کہ آنسو ضرور دیکھ لیتا۔۔

ہمیں کل نکلناہے۔ ضیغم نے بات کا آغاز کیا۔

پوچھیں گی نہیں کہاں؟؟ ضیغم نے اس کہ کچھ نا کہنے پر کہاوہ پھر بھی چپ رہی۔

ہمیں فارم ہاوس جاناہے اذان کہ اس کی شادی کہ سارے فنگشن وہیں ہونگے۔۔میری کل ایک میٹنگ ہے وہ اٹینڈ کر کہ ہم کل شام میں ہی نکل جائیں گے۔آپ تیاری کر لینا ساری۔۔یہ میرا کریڈیٹ کارڈ ہے آپ کو جو شوپنگ کرنی ہے آپ کر لینا۔

مجھے نہیں چاہیے۔۔ذلفاء نے اس کہ کارڈ دینے پر کہا مگر اسکی آواز سے صاف واضح تھاوہ رو رہی ہے۔

آپ رو رہی ہیں؟؟ذلفاء کیاہوا ہے؟؟ ضیغم کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ہوا کیا ہے۔۔

آپ میری وجہ سے رو رہی ہیں کیا؟؟میں نے اس لڑکی کو کچھ بھی نہیں کہا۔۔اسے لگا شاید وہ اس کی دوست کہ ساتھ ایسے رویے پر دکھی ہے۔

ذلفاء بتائیں کیا ہوا ہے؟؟ ضیغم فکر مندی سے بولا۔۔

تم عائیزہ سے شادی نہیں کرنا۔۔۔ ذلفاء بولی۔۔

نہیں کرو گا مگر ہوا کیا ہے۔۔ اس نے کچھ کہا ہے؟؟ ضیغم نے سنجیدگی سے پوچھا۔

بس نہیں کرنا۔۔ ایم سوری میں نے غلط لڑکی سے تمہیں موایا۔۔۔ ذلفاء کو دکھ ہو رہا تھا کہ اس نے ایسی لڑکی کو پسند کیا اس کہ لیے۔۔

ذلفاء آپ کو میرے لیے اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نہیں کہتیں تب بھی میں نہیں کرتا اس سے شادی۔۔ ضیغم نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

کیوں کیا تم نے سب سن لیا؟؟؟ وہ چونک کر بولی۔

کیا سن لیا؟؟ ضیغم نے سوال کیا۔

ذللفاء کو لگا وہ پھر زیادہ بول گئی ہے۔۔

ذلفاء بتائیں کیا کہا ہے اس نے؟؟ ضیغم نے غراتے ہوئے کہا۔

اس کہ پوچھنے پر اس نے سب بتا دیا اسے جو کچھ عائیزہ نے اس سے کہا تھا اور اس کہ کہنے پر ضیغم نے اپنی مٹھیاں بینچ لیں۔

تو آپ نے بتایا کیوں نہیں کہ آپ کون ہیں؟؟ منہ کیوں نہیں توڑا آپ نے؟؟ ضیغم نے اس سے پوچھا۔

کچھ سمجھ ہی نہیں آیا مگر اب غصہ آرہا ہے کہ کیوں کچھ نہیں کیا میں نے۔۔۔ذلفاء نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

غصہ نا کریں ایسے لوگ صرف بولنا جانتے تھے۔۔۔ ضیغم نے اسے دلاسہ دیا۔

کل کہ لیے ریڈی ہیں؟؟

فارم ہاوس پر کون شادی کرتا ہے؟؟وہ اپنی ٹون میں واپس آگئی تھی اور ضیغم اس کہ کہنے پر مسکرایہ۔۔اس لیے بھی کہ اس کا موڈ ٹھیک ہو گیا تھا۔

اس کی مرضی۔۔ ضیغم نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔

ہمم صیح۔۔۔ذلفاء کہہ کر اٹھی۔۔

بھوک لگ رہی ہے مجھے۔۔اس کہ کہنے پر وہ بھی اٹھا اور دونوں اندر چلے گئے۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

صبح ضیغم آفس پہنچا تو اس نے اپنے آدمی کو عائیزہ کا پتہ کرنے کہ لیے کہا۔۔

میٹنگ سے فارغ ہو کر جب وہ اپنے روم میں آیا تو اس نے فواد سے پوچھا تو اس نے عائیزہ کہ گھر کا بتایا۔

گڈ۔۔

ضیغم اس کہ گھر کہ لیے نکل گیا۔اس کہ گھر پہنچ کر اس نے عائیزہ سے ملنے کا کہا۔

جب عائیزہ کو پتہ لگا تو اس کی خوشی کا کوئی ٹھیکانا نہیں تھا۔۔

ضیغم ڈرانگ روم میں بیٹھا اس کا انتیظار کر رہا تھا،جب وہ اندر آئی۔۔

وہ آیے ہمارے گھر خدا کی قدرت ہے

کبھی ہم ان کو تو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں۔۔

وہ ایک ادا سے بولی اور اس کہ برابر میں صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔۔

مجھے نہیں پتا تھا کہ تمہیں بھی مجھ سے پہلی نظر میں محبت ہو جائے گی جیسے مجھے تم سے ہو گئی ہے۔۔۔وہ ضیغم کہ قریب آئی اور اس کہ چہرے کو انگلی کی مدد سے چھونے لگی۔۔

میں تم سے شادی ایک شرت پر ہی کروں گی۔۔اس کہ بولنے پر ضیغم نے اسے سوالیاں نظروں سے اسے دیکھا۔

تمہیں اس ذلفاء سے دوستی ختم کرنی ہو گی میں نہیں چاہتی کہ وہ تمہارے قریب بھی آئے۔۔وہ ضیغم کہ اور قریب ہوتے ہوئے بولی تو ضیغم نے اس کی بالوں کو مٹھی میں لیا اور زور سے کھینچ کر اس کا چہرا اوپر کیا۔۔

آآآآآ ضیغم مجھے درد ہو رہا ہے چھوڑو۔۔وہ درد سے چیخی۔۔

جیسے چھوڑنے کا کہا ہے پہلے یہ تو جان لو کہ وہ ہے کون۔۔وہ میری بیوی ہے۔۔ ضیغم نے ایک ایک لفظ چبا کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتے ہوئے کہا۔۔

اور کیا کہا شادی کرو گی مجھ سے۔۔

آئیندہ ایسا سوچا بھی یا ذلفاء سے بد تمیزی کی تو جان لے لوں گا میں تمہاری۔۔ سمجھیں۔۔ ضیغم نے کہہ کر ایک جھٹکے سے اس کو خود سے دور کیا۔

اور میں وارن صرف ایک دفعہ کرتا ہو۔۔اس کا غصہ دیکھ وہ ڈر گئی تھی اس لیے کچھ نہیں بولی۔۔ ضیغم اپنی بات کہہ کر رکا نہیں بلکہ باہر نکل گیا۔۔

وہ گھر پہنچا تو ذلفاء اپنی پیکنگ کر رہی تھی۔

ذلفاء۔۔ذلفاء وہ کہتا ہوا اندر آیا تو وہ کمرے سے باہر آئی اور بولی۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

کیا ہوا کیوں چیخ رہے ہو؟؟ذلفاء اسے گھورتے ہوئے بولی۔۔

آپ تیار نہیں ہوئیں؟؟وہ اسے دیکھتا ہوا بولا۔۔

ہاں بس ہو رہی ہوں۔۔تم چائے پیو گے؟؟اس نے پوچھا۔

نیکی اور پوچھ پوچھ۔۔وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

آپ بنا دیں میں تیار ہو کر آتا ہوں۔۔وہ کہہ کر اوپر چلا گیا۔

تھوڑی دیر میں ضیغم تیار ہو کر اپنا بیگ لے کر نیچے آیا۔۔وائیٹ شلوار قمیض پر براون شال اوڑھے۔۔ایک ہاتھ میں گھڑی پہنے۔۔سلیقے سے بال سیٹ کیے وہ بہت ہنڈسم لگ رہا تھا۔۔۔ ذلفاء نے اسے چائے دی۔۔۔وہ چائے دے کر جانے لگی تو وہ بولا۔

کہاں جا رہی ہیں؟؟

تیار ہونے۔۔وہ کہہ کر کمرے میں چلی گئی۔۔

تھوڑی دیر میں ذلفاء بلیک عبایا پہنے اس پر اسکائی بیلو اسکارف لیے اور نقاب لگائے اپنا بیگ لے کر باہر آئی تو ضیغم نے اسے دیکھا پھر نظریں پھیر لیں۔۔

چلیں؟؟ ضیغم نے اس سے پوچھا اور اس کا بیگ لیا تو ذلفاء بھی اس کے ساتھ باہر نکلی۔۔

جب ضیغم نے سونگ لگایا۔۔گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔۔۔

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

I'm going under and this time I fear there's no one to save me

This all or nothing really got a way of driving me crazy

I need somebody to heal

Somebody to know

Somebody to have

Somebody to hold

It's easy to say

But it's never the same

I guess I kinda liked the way you numbed all the pain

ذلفاء نے آنکھیں بند کر لیں تھی۔۔۔

Now the day bleeds

Into nightfall

And you're not here

To get me through it all

I let my guard down

And then you pulled the rug

I was getting kinda used to being someone you loved

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ضیغم نے اسے دیکھا جو آنکھیں بند کیے سو چکی تھی۔اس نے گاڑی روکی۔۔۔ ضیغم اسے دیکھ کر مسکرایہ پھر اس نے اپنی شال اتار کر ذلفاء کو اوڑائی پھر گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔

I'm going under and this time I fear there's no one to turn to

This all or nothing way of loving got me sleeping without you

Now, I need somebody to know

Somebody to heal

Somebody to have

Just to know how it feels

It's easy to say but it's never the same

I guess I kinda liked the way you helped me escape

Now the day bleeds

Into nightfall

And you're not here

To get me through it all

I let my guard down

And then you pulled the rug

I was getting kinda used to being someone you loved

And I tend to close my eyes when it hurts sometimes

I fall into your arms

I'll be safe in your sound 'til I come back around

For now the day bleeds

Into nightfall

And you're not here

To get me through it all

I let my guard down

And then you pulled the rug

I was getting kinda used to being someone you loved

But now the day bleeds

Into nightfall

And you're not here

To get me through it all

I let my guard down

And then you pulled the rug

I was getting kinda used to being someone you loved

I let my guard down

And then you pulled the rug

I was getting kinda used to being someone you loved

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

پھر وہ گانے کہ لفظوں میں کھو گیا۔۔

تھوڑی دیر میں اپنی کچھ حد تک نیند پوری کر کہ وہ اٹھی۔۔ذلفاء نے ارد گرد دیکھا۔۔تو ضیغم سامنے دیکھتا گاڑی چلا رہا تھا۔

ہم ابھی تک نہیں پہنچیں؟؟ اپنی نیند سے بھرپور آنکھیں جو بامشکل کھل رہی تھیں ان سے ضیغم کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔ جنہیں دیکھ کر وہ ایک پل کہ لیے روک گیا پھر سامنے دیکھتا ہوا بولا۔۔

ابھی کافی دور ہے۔۔ بھوک لگ رہی ہے؟؟ ضیغم نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تو اس نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔

کچھ دور ایک ڈھابے پر اس نے گاڑی روکی۔۔ بوٹی رول منگوائے گاڑی میں ہی کیونکہ وہ ذلفاء کو لے کر ایسی جگہ اوتر نہیں سکتا تھا۔۔

کب پہنچیں گے ہم؟؟ ذلفاء نے اس سے پوچھا۔۔

رات ہو جائے گی ہمیں۔۔

تم تھک گئے ہو گے ڈرائیو کرتے کرتے۔۔ اس نے ضیغم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اب سے آپ ڈرائیو کریں گی۔۔ ضیغم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

واقع؟؟؟ وہ ایک دم جوش میں آتے ہوئے بولی۔۔

بکل نہیں مزاق کر رہا تھا میں۔۔ ضیغم اسے جوش میں آتا دیکھ بولا۔۔

مگر مجھے کرنی ہے ڈرائیو۔۔ وہ ضدی انداز میں بولی اتنے میں ایک لڑکا ان کا اڈر لے آیا۔۔ ضیغم نے ایک رول اس کی طرف بڑھایا تو اس نے منہ بناتے ہوئے لے لیا پھر بولی۔۔

رول کھانے کہ بعد میں ڈرائیو کروں گی۔۔اس نے انگلی اٹھاتے ہوئے کہا۔۔

آپ کو آتی ہے ڈرائیونگ ؟؟ ضیغم نے اس سے پوچھا اور رول کا ایک بایٹ لیا۔۔

تھوڑی سی آتی ہے۔۔ذلفاء کہ کہنے پر اس نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

آپ مجھے مارنا چاہتی ہیں ؟؟؟ ضیغم نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔۔

نہیں میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔۔ہاں اگر اللہ وسیلہ بنادے تو میں کیا کہہ سکتی ہوں۔۔ذلفاء نے کہہ کر اپنی ہنسی دبائی۔

اس کہ بولنے پر ضیغم نے اسے گھورا تو وہ ہنسنے لگی اور اسے ہنستا دیکھ وہ بھی مسکرا دیا۔۔

تو میں چلاو؟؟اس کی سوئی ابھی بھی وہیں اٹکی ہوئی تھی۔۔

بلکلللل نہیں۔۔اس نے بلکل کو لمبا کرتے ہوئے کہا۔۔

تم بہت برے ہو۔۔ آئی ہیٹ یو۔۔ذلفاء نے غصے میں کہا اور اپنا نقاب لگا کر منہ اس نے ونڈ کی طرف کر لیا۔۔

ضیغم نے نفی میں سر ہلایا اور ڈرائیو کرنے لگا۔۔

اچھا ایک بات بتائیں۔۔ ضیغم نے اس سے کہا۔۔

مجھے کوئی بات نہیں کرنی تم سے۔۔ذلفاء پھاڑ کھانے والے انداز میں بولا۔۔

چلو اچھی بات ہے۔۔ ضیغم کہہ کر مسکرایہ۔

رات دس بجے کہ قریب وہ لوگ فارم ہاوس پہنچے۔۔وہاں ٹھنڈ بہت زیادہ تھی۔ذلفاء نے ضیغم کی شال کو اچھے سے لپیٹ لیا۔

تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں یہاں اتنی ٹھنڈ ہوتی ہے۔۔ذلفاء نے اس سے غصے میں کہا۔

اتنی ٹھنڈ تو نہیں ہے۔۔ ضیغم نے کہا۔

ٹارزن کہیں کے۔۔مجھے بہت تھنڈ لگتی ہے۔۔ذلفاء اسے گھورتے ہوئے بولی۔۔

ضیغم کچھ کہتا اس سے پہلے اذان وہاں آ گیا۔۔

ضیغم۔۔۔۔وہ آتے ہی اس کہ گلے لگ گیا۔۔ٹھیک سے پہنچ گیا کوئی پرابلم تو نہیں ہوئی۔۔

نہیں اتنی بڑی پرابلم ساتھ تھیں تو اس سے زیادہ اور کیا ہونا تھی۔۔ ضیغم کہ کہنے پر ذلفاء نے اسے منہ کھولے دیکھا۔۔

ضیغم اور اذان اپنی ہنسی کنٹرول کرنے لگے۔۔پھر اذان بولا۔۔

کیسی ہو ذلفاء؟؟

میں ٹھیک ہوں الحمد اللہ۔۔ذلفاء نے اس سے کہا۔۔

چلو اندر چلو یہاں ٹھنڈ ہے۔اذان کہ بولا۔۔

مگر کچھ لوگ تو ٹارزن ہوتے ہیں انھیں نہیں لگتی ٹھنڈ۔۔ذلفاء نے طنزیہ کہا تو ضیغم کا قہقہہ گونجا اور اذان بھی ہنسنے لگا۔۔

آجائیں اندر۔۔وہ لوگ اذان کہ ساتھ اندر آئے تو وہاں بہت سارے مہمان تھے۔۔اذان کہ کزن وغیرہ بہت سارے لوگ تھے۔۔ایمان اور اس کہ گھر والے ایک سائیڈ پر تھے۔اور اذان کہ گھر والے ایک سائیڈ پر۔۔۔

اذان نے ذلفاء کو سب سے ملوایا۔ ضیغم کو تو سب جانتے ہی تھے۔۔وہ سب ذلفاء سے بہت اچھے سے ملے۔۔۔

بھابی کو روم میں لے جاو وہ تھک گئی ہو نگی۔۔اذان نے اپنی ایک کزن کو بولا تو ضیغم نے اسے طنزیہ دیکھا مگر ذلفاء اس کہ دیکھنے کا مطلب سمجھ گئی تھی کہ پورے راستے تو وہ سوتے ہوئے آئی ہے تھکی کیسے۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

چل ضیغم کمرا دیکھاتا ہوں۔۔اذان ضیغم کو اپنے ساتھ لے گیا۔۔لڑکے سارے ایک بڑے سے کمرے میں تھے جب کہ لڑکیاں ایک کمرے میں۔۔

ضیغم کمرے میں آیا تو فریش ہونے کہ بعد اس نے نماز پڑھی۔۔اذان جو اس کہ لیے کافی لے کر آیا تھا اسے نماز پڑھتا دیکھ وہ ٹھیٹکا۔۔۔کتنی ہی دیر تو وہ حیرت سے اسے دیکھتا رہا۔۔اسے

یقین نہیں آرہا تھا کہ ضیغم ہے۔اذان اسے دیکھ مسکرایہ اور دل میں اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے ضیغم کو نیک راہ دیکھادی۔۔

ضیغم نے نماز ختم کی تو اذان وہیں تھا۔اذان نے بنا کچھ کہے اسے کافی کا کپ دیا اور بولا۔۔

ضیغم مجھے تجھ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔اذان کو سنجیدہ دیکھ وہ سمجھ گیا کہ بات سیریس ہے۔۔

ہاں بول۔۔ ضیغم صوفے پر بیٹھتا ہوا بولا۔۔

ضیغم وہ۔۔وہ۔۔مجھے نہیں پتا تھا کہ۔۔

کہ کیا؟؟؟

سعد ایمان کا کزن ہے۔۔۔اذان کہ بولنے پر ضیغم کو شوکڈ لگا۔

کیا؟؟؟ ضیغم بے یقینی سے بولا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ہاں وہ یہیں ہے ایمان کہ پورشن میں۔۔

اور یہ تو مجھے اب بتا رہا ہے۔۔ ضیغم ایک دم غصے میں آگیا۔۔

ذلفاء۔۔ ضیغم نے اپنا سر پکڑ لیا یہ سوچ کر کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔۔

میں ذلفاء سے مل کر آتا ہوں۔۔وہ کہہ کر سیدھا کمرے سے باہر چلا گیا۔۔

سے بولی۔۔ (اذان کی کزن)ذلفاء نے کمرے میں اپنا بیگ رکھا اور سائرہ

سائیرہ مجھے ایمان سے ملنا ہے۔۔

بھابھی آپ آرام تو کر لیں۔۔

نہیں میں گاڑی میں سو کر ہی آئی ہوں چلو پلیز۔۔اس کہ کہنے پر وہ دونوں ایمان کہ پورشن میں چلے گئے۔۔

سائیرہ اسے ایمان کہ کمرے میں لے آئی۔

ذلفاء۔۔ایمان خوشی سے بولی اور اس کہ پاس آکر گلے لگ گئی۔۔

بہت بہت مبارک ہو تمہیں۔۔وہ ذلفاء سے الگ ہوئی تو ذلفاء بولی۔۔

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے کل میرا نکاح ہے۔۔ایمان بولی۔۔

اذان بہت اچھا لڑکا ہے انشاءاللہ تمہیں بہت خوش رکھے گا بے فکر رہو۔۔۔ذلفاء اس کہ گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔

انشاءاللہ۔۔۔ایمان آہستہ سے بولی۔۔

اووووو مگر اس کی کزن نے سن لیا تھا۔اور سب ہنسنے لگے تو بیچاری ایمان شرما گئی۔۔

اللہ تمہیں خوش رکھے۔۔اسے ہنستا دیکھ ذلفاء بولی۔۔

ذلفاء تم بہت اچھی ہو۔۔ایمان نے دل سے کہا۔۔

ایسا صرف تمہیں لگتا ہے۔۔ذلفاء نے کہا۔

نہیں آپ تو مجھے پہلی نظر میں ہی بہت اچھی لگیں۔۔سائیرہ بولی۔۔

ذلفاء آپ میری طرف سے شامل ہونا شادی میں۔۔ایمان اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی۔۔

میں تو دونوں طرف سے ہو جہاں سے بھی شامل ہو ایک ہی بات ہے۔۔

آپ نے کھانا کھایا؟؟ایمان نے پوچھا۔۔

کہاں ابھی تو آئی ہیں۔۔سائیرہ بولی۔۔۔

تو چلیں ساتھ کھانا کھاتے ہیں۔۔ایمان کہ کہنے پر چاروں نے ایک ساتھ کھانا کھایا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

کھانے سے فارغ ہو کر وہ تینوں مل کر ایمان کہ کھیچائی کرنے لگیں اور وہ بیچاری بس گھور کر ہی رہ گئی انھیں۔۔کافی دیر بعد ذلفاء بولی۔۔

اب ہم چلتے ہیں۔۔تم بھی آرام کرو انشاء اللہ کل ملتے ہیں۔۔

چلیں میں آپ کو چھوڑ آوں۔۔ایمان بھی ساتھ کھڑی ہو گئی۔۔ذلفاء نے اپنا نقاب لگایا اور وہ چاروں باہر آئیں۔۔

ارے بیٹا آپ۔۔کب آئیں؟؟ایمان کی امی۔۔ابو۔اس کی خالہ اور ایک لڑکا وہیں بیٹھے تھے جب ایمان کہ امی بولیں۔۔

ذلفاء نے سلام کیا اور جیسے ہی نظر اس لڑکے پر پڑی تو ذلفاء کہ پیروں کہ نیچے سے زمین نکل گئی۔۔

سعد کی حالت بھی ایسی ہی تھی ذلفاء کو دیکھ کر۔۔

ذلفاء یہ میری خالہ ہیں اور یہ ان کہ بیٹے سعد۔۔ایمان نے تعارف کروایا۔۔

ذلفاء نے اپنے آپ کو کمپوز کیا اور اس کی امی کی بات کا جواب دیا۔۔

کچھ دیر پہلے آئی آنٹی۔۔اب چلتی ہوں اللہ حافظ۔۔وہ کہہ کر رکی نہیں چلی گئی۔۔

اپنے کمرے میں آئی بنا کسی سے کچھ کہے وہ بستر پر لیٹ گئی اور کمبل منہ تک کر لیا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE

-Explore, Dream and Read

ضیغم اسے ڈھونڈتا ہوا آیا تو پتا لگا کہ وہ کمرے میں۔مگر وہ وہاں جا نہیں سکتا تھا۔۔اس نے ملازمہ سے کہا کہ ذلفاء کو بلا دے۔۔

ملازمہ بلانے گئی تو سائیرہ کمرے سے باہر آئی اور ضیغم سے بولی۔۔

ذلفاء تو سو گئیں ہیں۔۔

سو گئیں۔۔ ضیغم منہ میں بڑبڑایا۔۔اسے تھوڑا سکون ہوا کہ وہ سو رہی ہے اسے کچھ نہیں پتا مگر اگلی بات پر وہ چونکا۔۔

جی ابھی ہم ایمان کہ پاس آئے تو آتے ہی سو گئیں۔۔

ایمان کہ پاس ہے؟؟وہاں اور کسی سے ملاقات ہوئی؟؟ ضیغم نے فورا پوچھا۔۔

جی ایمان سے۔۔اس کی کزن، امی ابو، خالہ۔۔سائیرہ نے بتایا۔۔

بس؟؟

جی۔۔وہ رکی پھر یاد آنے پر بولی۔۔اور ہاں ایمان کہ کزن سے بھی۔۔اس کہ بتانے پر ضیغم کہ آنکھیں زور سے بند کیں۔۔

یعنی وہ اس سے مل لی۔۔۔ ضیغم کو جانتا تھا کہ س وقت تکلیف میں ہے۔۔

مجھے اس سے ملنا ہے اندر کوئی اور بھی ہے؟؟ ضیغم کو اس سے ملنا تھا۔۔

جی باقی لڑکیاں ہیں اندر۔۔سائیرہ نے بتایا۔

شٹ۔۔وہ بول کر چلا گیا۔۔

اتنی بھی کیا بے تابی بیوی کو دیکھنے کی۔۔وہ کندھے اچکا کر بولی۔۔

ضیغم لون میں آ گیا۔۔اذان نے اسے جاتا دیکھا تو وہ بھی اس کہ پاس آ گیا۔۔

دیکھ لیا اسے ذلفاء نے۔۔ ضیغم کی آنکھیں اس وقت سرخ ہو رہیں تھیں۔۔

کیسے ؟؟وہ تو دوسرے پورشن میں ہے۔۔اذان بولا۔

وہ ایمان سے ملنے گئیں تھی۔۔ ضیغم بے چین ہو رہا تھا۔۔

تو ذلفاء سے ملا؟؟

نہیں وہ سو گئی۔۔

تو کیوں پریشان ہو رہا ہے؟؟

کیونکہ میں جانتا ہوں نہیں سوئی ہو گی۔۔وہ سو ہی نہیں سکتی اسے دیکھنے کہ بعد۔۔اس وقت وہ بہت عزیت میں ہو گی اور میں کچھ نہیں کر پا رہا۔۔ ضیغم کو خود پر غصہ آ رہا تھا۔

مجھے اسے یہاں لانا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔ ضیغم اپنی مٹھیاں بینچتا ہوا بولا۔۔

اللہ نے چاہا تو کچھ نہیں ہو گا اور جو ہونا ہے اسے تو یا میں نہیں روک سکتے ضیغم۔۔اذان نے اس کہ کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

تو جا میں آ رہا ہو۔۔ ضیغم نے کہا تو اذان سمجھ گیا کہ وہ کچھ دیر اکیلا رہنا چاہتا ہے۔

ٹھیک ہے میں انتیظار کر رہا ہوں اندر۔۔اذان کہہ کر اندر چلا گیا۔۔

ضیغم نے آسمان کو دیکھا۔۔یااللہ تجھے جتنے دیکھ تکلیف دینی ہے مجھے دے دے مگر اس لڑکی کو نہیں۔۔وہ بہت معصوم ہے۔نہیں جانتی دنیا کہ بارے میں۔۔۔نہیں ہے اسے خبر کہ کون اس کا ہے اور کون نہیں۔۔وہ سب کا ہمیشہ اچھا ہی سوچتی ہے۔۔اے پروردیگار اسے کوئی تکلیف نہ دے۔۔۔ ضیغم نے آج اس کہ لیے دعا کی۔۔

اسے کیا کچھ نا یاد آرہا تھا۔۔سعد نے جو کچھ اس کہ ساتھ کیا۔۔اس کی وجہ سے اسے جتنی تکلیف اٹھانی پڑی۔۔جیتنی تکلیف اسے اور اس کہ ماں باپ کو ہوئی وہ کبھی نہیں بھول سکتی تھی۔آنسو اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے مگر اس کہ چہرے پر چادر تھی اس کیے کوئی دیکھ نہیں سکا۔۔

وہ کمرے میں بیٹھا سیگریٹ پر سیگریٹ پی رہا تھا۔۔پورا کمرا میں دھوا بھرا ہوا تھا۔۔یہ اس کا دوسرا پیکٹ تھا سگریٹ کا۔آج اس نے کتنے سالوں بعد اسے دیکھا تھا۔۔اور جس طرح دیکھا تھا اور اس کا دیکھ کر وہاں سے چلے جانا اسے اور دکھی کر رہا تھا۔۔۔

جانتا ہوں تمہیں بہت تکلیف دی ہے میں نے۔۔۔ تمہیں ایسے ہی کرنا چاہیے میرے ساتھ۔۔

مجھے دیکھنا بھی نہیں چاہیے تمہیں۔۔میں ایسی لائق ہوں۔۔وہ دھوئے میں ذلفاء کہ عکس کو دیکھا ہوا بول رہا تھا۔۔

کیا مجھے کبھی معافی نہیں مل سکے گی؟؟؟ کیا میں ساری زندگی ایسے ہی رہو گا؟؟ کیا کبھی بھی مجھے اس عزیت سے جھٹکارا نہیں ملے گا؟؟؟ سعد اس وقت درد کی انتہاء پر تھا۔۔۔

ابھی تک تو اس نے خود کو سمبھالنے کی کوشیش کرلی تھی مگر آج تو اس نے ذلفاء کو دیکھ لیا تھا۔۔اب کیسے وہ خود کو سمبھالتا۔۔

پچھلے پانچ سولوں سے جس قرب میں تھا۔یہ یا تو وہ جانتا ہے یا اس کا رب۔۔۔

چھ سال پہلے۔۔

ذلفاء والے واقع کو آج دو مہینے ہو گئے تھے۔سعد دوستوں کہ ساتھ ناردن ائیر اس میں گیا ہوا تھا کہ واپسی میں اس کا اکسیڈنٹ ہو گیا۔۔وہ لاوارثوں کی طرح ایک معملولی سے ہسپتال میں قومہ میں پڑا رہا۔۔پورا چھ مہینے وہ قومہ میں رہا۔۔۔اس کہ گھر والے سمجھے کہ وہ بھی اپنے دوستوں کہ ساتھ مر گیا ہے۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE -Explore, Dream and Read-

پورے چھ مہینے اس کو کوئی پوچھنے والا نہیں تھا۔۔ مگر جب اسے ہوش آیا تو اس کہ ہاتھوں ،پیروں میں فریکچر ہوئے تھے۔۔اس کی ریڑ کی ہٹی بہت بری طرح ڈیمیج ہوئی تھی۔۔ سر پر بہت بری گہری چوٹیں لگی تھیں۔۔اس کی بتانے پر ڈاکٹر نے اس کہ ماں باپ کو کال کی تو وہ سعد کو لے کر بڑے ہو سپیٹل میں لے گئے وہاں اس کا علاج ہو رہا تھا مگر اس کہ ماں باپ اسے ہفتے میں ہی ایک اسے دیکھنے آجاتے ورنہ وہاں سارا دن، داری رات اکیلا رہتا۔۔

ماما آپ یہاں رکھ جائیں میرے پاس میں بہت اکیلا محسوس کر رہا ہو۔۔ سعد نے اپنی ماما سے کہا۔۔

بیٹا میں نہیں رکھ سکتی آج میری بہت امپورٹنٹ میٹنگ ہے۔ تم اپنے کیسی دوست کو بلا لو۔۔۔ بیٹا بے بریو۔۔ وہ اس کہ گال تھتپاتے ہوئے باہر چلی گئیں۔۔

مامارک جائیں۔۔ ماما۔۔ وہ چیختا رہا مگر وہ چلی گئیں۔۔

وہ رات رات بھر روتا رہتا مگر کوئی اس کہ پاس نہیں ہوتا۔۔ وہ اپنوں کی محبت کہ لیے تڑپ رہا تھا مگر اس کہ پاس کوئی نہیں تھا۔۔

ذلفاء کہے گئے الفاظ اس کہ کانوں میں "اللہ تمہیں لمبی عمر دے اور تمہارا رزق تنگ کر دے۔ گونجے۔۔۔

تو کیا اس کی بد دعا لگ گئی مجھے۔۔ نہیں نہیں۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔ سعد کو یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔۔ وہ رونے لگا۔ آنسو اس کی آنکھوں سے بہنے لگے۔۔

رزق سے مراد صرف مال و دولت نہیں ہے۔ رزق سے مراد مال بھی ہو سکتا ہے۔۔

رزق سے مراد اچھی صحت بھی ہے۔۔

رزق سے مراد اولاد بھی ہے۔۔

رزق سے مراد والدین بھی ہیں۔۔۔

رزق سے مراد ہر نعمت ہے جو اللہ نے اس دنیا میں دی ہے۔۔

اور اس وقت سعد کہ پاس ناتو اس کہ ماں باپ تھے۔۔ناصحت تھی۔۔۔نادوست واحباب کوئی بھی تو نہیں تھا اس کہ پاس جو اس کی تنہائی کو دور کرتا۔۔وہ جو ہر وقت دوستوں کہ ہجوم میں گھرا رہتا تھا آج اکیلا رہ گیا تھا۔۔

ڈلفاء مجھے معاف کر دو۔۔وہ رو رہا تھا چیخ رہا تھا۔۔۔

اللہ مجھے معاف کر دے میں اب ایسا کچھ نہیں کرو گا۔۔۔میں نے بہت غلط کیا ہے ذلفاء کہ ساتھ ایسی لیے یہ سب ہو رہا ہے میرے ساتھ۔ایسی لیے ہو رہا ہے۔۔اس نے اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا جو درد سے پھٹ رہا تھا۔۔مگر یہ درد کچھ نہیں تھا جو درد وہ اس وقت محسوس کر رہا تھا۔۔

مجھے معاف کر دے میرے اللہ۔۔وہ ہاتھ جوڑے اوپر دیکھتا ہوا بول رہا تھا۔۔

کچھ مہینوں میں وہ ریکور کر رہا تھا وہ گھر بھی واپس آ گیا تھا مگر ریڑ کی ہڈی کی چوٹ گہری تھی جس کی وجہ سے وہ چل نہیں سکتا تھا۔۔ویل چیر پر وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکتا تھا وہ بھی اس کہ ملازم اسے اٹھا کر لے جاتے۔۔وہ مکمل طور پر ملازموں کہ سہارے پر تھا یہاں تک کہ وہ واش روم بھی نہیں جا سکتا تھا۔۔

وہ ساری رات اپنے ماضی کو سوچتا رہتا۔۔اپنے کیے گئے گناہ اسے یاد آ رہے تھے۔۔۔

سعد رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہتا۔۔

ذلفاء مجھے معاف کر دو۔۔۔میں تو تمہارے پیر بھی نہیں پر سکتا۔۔بہت بڑا گناہ ہو گیا مجھ سے تمہارے کردار پر اتنا بڑا داغ لگا دیا میں نے۔۔میں تو تم سے معافی مانگینے کہ قابل ہی نہیں ہو۔۔وہ بیڈ پر بیٹھا ذلفاء کہ ساتھ کیے کی معافیاں مانگ رہا تھا۔۔وہ ہر رات ایسا کرتا۔۔اس کہ پاس اب وقت صرف اپنے گناہ یاد کرنے کہ لیے ہی رہ گیا تھا۔۔۔

وہ چار سال تک اسی طرح رہا۔۔۔مگر اللہ کہ حکم سے اس کا مکمل علاج ہو رہا تھا جس کی وجہ سے دوبارہ چلیں لگا۔۔۔صیح ہونے کہ بعد اس نے ذلفاء سے،ملنا چاہا مگر وہ چاہ کر بھی اس کا سامنا نہیں کر سکتا تھا۔۔

ان چار سالوں میں اس ے ذلفاء کو اتنا یاد کیا تھا۔۔اسے اپنے خیالوں میں دیکھا تھا کہ اسے کسی محفل میں بھی اس کا ہی خیال آتا۔۔

اس کا چہرا اس کی آنکھوں کہ سامنے ہر وقت رہتا۔۔۔

اسے نہیں پتا تھا کہ ایمان کی شادی اس کے دوست اذان سے ہو رہی ہے۔۔جب اس نے اذان کو یہاں آکر دیکھا تو حیران رہ گیا۔۔وہ اس سے ملنا چاہتا تھا۔۔اپنے دوست کہ گلے لگنا چاہتا تھا مگر اذان نے اسے دیکھ کر ہی منہ پھر لیا۔۔

اس کا دل تو بہت دکھا مگر جو اس نے کیا تھا اس پر تو یہ کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

مگر ذلفاء کو یہاں دیکھنے کا تصور اس نے کبھی نہیں کیا تھا۔

سیییس۔۔وہ ماضی میں اس قدر کھو گیا تھا کہ سگریٹ جلتے جلتے کب ختم ہوا اسے پتا ہی نہ چلا ۔۔جب اس کی انگلی جلی تب وہ ہوش میں آیا۔۔۔

وہ آج اسے نظر آگئی تھی۔ جس کو وہ پچھلے چار سالوں سے خیالوں میں رہی تھی وہ آج اس کہ سامنے آگئی تھی اور اب وہ بے چین ہو رہا تھا اسے دیکھنے کہ لیے۔۔سعد کو اس سے بات کرنی تھی اسے دیکھنا تھا۔۔اس سے معافی مانگنی تھی۔اب اسے صبح کا انتیظار تھا۔۔

اس نے ذلفاء کو کال کی مگر اس نے کال نہیں اٹھائی۔۔

یار کال اٹھالو۔۔ ضیغم ابھی بھی لون میں تھا۔۔بے چینی سے چکر کاٹ رہا تھا۔۔اسے ذلفاء سے مل رہا تھا۔اسے دیکھنا تھا کہ وہ کس حال میں ہے اس وقت۔پھر ہمت ہار کر اندر چلا گیا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

صبح ذلفاء کی آنکھ کھلی تو اس کا سر بہت دکھ رہا تھا رات نا جانے کب اس کی آنکھ لگی تھی۔

آنکھ کھلتے ہی اسے رات والا منظر اس کی آنکھوں کہ سامنے آگیا جب اس نے اسے دیکھا تھا۔اس کا بلکل دل نہیں چاہ رہا تھا باہر جانے کا مگر یہ ضیغم کا گھر نہیں تھا جو وہ اپنی چلاتی وہ بے دل ہو کر اٹھی اور فریش ہو کر باہر نکلی عبایہ پہنا اور نقاب کر کہ وہ کمرے سے باہر آئی۔۔

سب لوگ باہر بیٹھے ناشتے کا انتیظار کر رہے جب وہ باہر آئی۔ ضیغم نے اسے دیکھا مگر وہ اس کا چہرا نہیں دیکھ سکتا تھا نقاب کی وجہ سے۔ ضیغم کو اس سے بات کرنی تھی مگر سب کہ بیچ وہ نہیں

کر سکتا تھا۔۔ذلفاء آکر سائیرہ اور باقی سب لڑکیوں کہ ساتھ م کر کچن میں چلی گئی۔ پھر ملازموں کہ ساتھ مل کر ان لوگوں نے ناشتہ لگوایا۔۔

سب لوگ ناشتہ کرنے بیٹھ گئے۔۔

بیٹا ایمان کہ گھر والوں کو بھی بلاو۔۔اذان کی ماما نے کہا سائیرہ سے۔۔تو وہ جی کرتی چلی گئی۔۔

ذلفاء نے ضیغم کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ذلفاء نے نظریں جھکا دیں اور کچن میں چلی گئی۔۔

سائیرہ سب کو بلا کر لے آئی سوائے ایمان کہ۔۔

سعد اندر آیا تو اذان کہ ساتھ ضیغم کو بیٹھا دیکھا۔۔ ضیغم اپنے موبائل میں لگا تھا اس نے نہیں دیکھا تھا۔اذان نے اسے دیکھا پھر ضیغم کو۔۔

السلام علیکم۔۔سعد نے سب کو سلام کیا۔۔اس کی آواز پر ضیغم نے اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

اسے دیکھ ضیغم نے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔اذان نے اس کہ ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے ریلیکس رہنے کا کہا۔۔

سب لوگ ناشتہ کر رہے تھے مگر ذلفاء وہاں نہیں تھی۔۔

بیٹا ذلفاء کہاں ہے؟؟؟اذان کی ماما نے پوچھا

انٹی وہ کچن میں ہی ناشتہ کریں گی۔۔وہ یہاں کمفرٹیبل ہو کر نہیں کھا سکتیں۔۔۔۔سدرہ نے بتایا۔ (اذان کی کزن)

اچھا ٹھیک ہے۔۔تم بھی وہیں چلی جاو۔۔وہ مسکرا کر بولیں۔۔

سعد جو کہ اسے دیکھنے کی آس میں رات بھر جاگا تھا۔۔یہ سن کر اس کا چہرا بجھ گیا۔۔۔

ضیغم نے جب سنا کہ وہ وہیں کھائے گی تو وہ مسکرا دیا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا سامنا سعد سے ہو۔۔مگر یہ کب تک ممکن تھا ایک ہی جگہ رہتے ہوئے۔۔

شام میں اذان اور ایمان کا نکاح تھا۔۔پورا دن ضیغم کاموں میں لگا رہا مگر اسے ذلفاء سے بھی ملنا تھا مگر جب وہ کوشیش کرتا کوئی کام آجاتا اور نہیں مل سکا اس سے۔۔ذلفاء بھی سائیرہ اور سدرہ کہ ساتھ کاموں میں لگی رہی تا کہ سعد کی طرف سے اس کا دھان ہٹ جائے۔۔

ہیلو۔۔۔کیا ہو رہا ہے؟؟؟سعد لون میں ضیغم اور اذان کو دیکھتا ہوا ان کہ پاس آگیا۔۔

اس کی آواز پر وہ دونوں پلٹے اور سعد کو دیکھ کر ٹھیٹکے۔۔

کیسے ہو؟؟سعد نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ٹھیک۔۔اذان بس اتنا ہی بولا جب کہ ضیغم وہاں سے جانے لگا تو سعد اس کہ آگے آکر بولا۔۔

ضیغم یار مجھ سے بات بھی نہیں کرے گا۔۔ضیغم نے اسے دیکھا اور بولا۔۔

بات تو دور میں تیری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔۔ ضیغم نے ایک ایک لفظ چبا کر بولا اور ڈگ بھرتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔

دور رہ۔۔ ایمان کزن ہے ایسی لیے ابھی تک یہاں ہے۔۔۔ بہتر ہو گا اپنے کام سے کام رکھ ۔۔ اذان نے کہا اور پھر چلا گیا۔۔ سعد اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔ اس نے اپنی بے وقوفی کہ وجہ سے اپنے اتنے اچھے دوستوں کو کھو دیا تھا۔۔ جب کہ ساتھ اس نے سب سے زیادہ وقت گزارا تھا۔۔

جن کہ ساتھ اس کا بچپن گزرا تھا۔۔ سعد نے اپنی آنکھ کہ کونے کو صاف کیا ورنہ ایک آنسو تو ٹپک ہی جاتا۔۔ اب وہ صرف افسوس ہی کر سکتا تھا۔۔ اس نے اپنی زندگی کہ ان چار سالوں میں اپنے رشتوں اور اپنے سے جڑے لوگو کہ ایسے روپ دیکھے تھے جنہیں دیکھ کر اس کا جینے کو دل نہیں کر رہا تھا مگر ابھی تو اسے ذلفاء سے معافی مانگنی تھی۔۔ اس کا غصہ اسے فیس کرنا تھا۔۔۔ سعد نے لمبی سانس لی اور اوپر دیکھنے لگا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ذلفاء نے آف وایٹ کلر کی لونگ فراک پہنی ہوئی تھی۔۔ جس پر اس نے سرخ اسکارف سے نقاب کیا ہوا تھا اور سائیڈ پر وایٹ ہی ڈوپٹہ ڈالا ہوا تھا جس کہ کناروں پر کام ہوا تھا۔۔ ہلکی ہیل کی سینڈل پہنے۔۔ ہاتھوں میں گجرے ڈالے وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔

واہ بھئی کیا بات ہے ذلفاء۔۔۔ سائیرہ بولی۔۔ ذلفاء نے ہی انھیں بھابی کہنے سے منا کیا تھا۔۔

آج تو ضیغم بھائی پگا گئے۔۔ سدرہ بولی تو وہ ہنس دی۔۔

اب اتنی بھی اچھی نہیں لگ رہی خیر۔۔ماشاءاللہ تم دونوں بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔ذلفاء ان کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

سچی؟؟سائیرہ خوشی سے بولی۔۔

بلکل۔۔چلو جلدی اس سے پہلے کہ قاری صاحب آجائیں۔۔

لڑکیاں ساری ایمان کہ پاس تھیں اس کہ کمرے میں اور لڑکے اذان کی طرف۔۔کچھ دیر بعد ان کا نکاح شروع ہوا تو ایمان کہ بابا، سعد اور اس کہ بابا کمرے میں آئے قاری صاحب کہ ساتھ۔۔

ذلفاء جو کہ اندر تھی سعد کو اندر آتا دیکھ ڈر گئی اور سائیرہ کہ پیچھے ہو گئی کہ اسے نظر نہیں آئے مگر وہ جو سوچ رہی تھی کہ سعد نے اسے نہیں دیکھا ہے تو غلط تھی۔۔

سعد جیسے ہی اندر آیا اس کی نظر سامنے کھڑی ذلفاء پر پڑی۔۔تو دل ڈھڑکنا ہی بھول گیا۔۔۔اس کا دیکھنا پھر ڈر کر سائیرہ کہ پیچھے چھپنا بھی اس نے دیکھا۔۔۔

سعد کو اندر جاتا دیکھ ضیغم بھی اندر آگیا اور ذلفاء کو دیکھنے لگا جو اسے سائیرہ کہ پیچھے چھپی مل گئی۔۔ضیغم نے سعد کو دیکھا جس کی نظریں ذلفاء کو ہی دیکھ رہیں تھیں۔

ذلفاء کی نظر جیسے ہی ضیغم پر پڑی تو اسے ایسا لگا جیسے تپتی دھوپ میں اسے سایہ مل گیا ہو۔۔

ضیغم نے اسے آنکھوں سے ریلیکس ہونے کا کہا اور اسے احساس دلایا کہ وہ وہاں ہے اس کہ ساتھ۔۔

قاری صاحب نے سائین کروائے اور باہر چلے گئے تو وہ بھی چلا گیا۔۔تو ذلفاء کی جان میں جان آئی۔۔۔

اذان کہ نکاح کہ بعد وہ سب خوش گپیوں میں لگ گئے جب اذان نے ضیغم سے کہا۔۔

مجھے ایمان سے ملنا ہے۔۔اس کہ کہنے پر ضیغم مسکرایہ۔۔

ابھی کیسے اتنے لوگ ہیں یہاں۔۔ ضیغم نے کہا۔۔اسے اذان کو ستانے میں مزا آرہا تھا۔۔

مجھے نہیں پتا مجھے ملنا ہے۔۔وہ ضدی انداز میں بولا۔۔

پر سو ملنا اب۔۔بس۔۔ ضیغم اپنی ہنسی کنٹرول کرتا ہوا بولا۔۔

ضیغم میں سر پھاڑ دوں گا تیرا۔۔اس نے ضیغم کو گھورتے ہوئے کہا۔۔

اچھا۔۔اچھا کرتا ہو کچھ۔ ضیغم ہنستا ہوا بولا اور ذلفاء کو کال کی جو دوسری ہی بیل پر اس نے کال ریسو کرلی۔۔

السلام علیکم۔۔ذلفاء نے سلام کیا۔۔

وعلیکم السلام۔۔کسی ہیں؟؟ ضیغم نے پوچھا اور اس کہ پوچھنے پر اذان نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔ذلفاء نے ہلکے سے کہا۔

پکا۔۔ مگر مجھے لگ کیوں نہیں رہا۔۔ ضیغم کو اس کی آواز سے ہی اندازہ ہو گیا کہ وہ اداس ہے۔۔اذان نے اپنا سر پیٹ لیا کہ اس نے کیا کہنے کہ لیے اسے کہا تھا اور وہ اپنی باتیں کر رہا تھا۔۔

ضیغم۔۔اذان نے اسے کہونی ماری۔۔

کیا ہے؟؟ ضیغم نے چڑتے ہوئے پوچھا۔۔

موبائل مجھے دے۔۔اذان نے اس سے موبائل لیا اور بولا۔۔

ہیلو ذلفاء۔۔

اذان۔۔اس نے ایمان کو دیکھتے ہوئے کہا تو اس کہ نام پر ہی اس کا دل ڈھڑکا۔۔

بہت بہت مبارک ہو۔۔ذلفاء نے اسے مبارک باد دی۔۔

شکریہ۔۔ذلفاء مجھے ایمان سے ملنا ہے کچھ کرو یار پلیز۔۔وہ منٹ بھرے لہجے میں بولا۔۔

ملنا ہے؟؟اس کہ کہنے پر ایمان نے نفی میں سر ہلایا۔۔

وہ اب پر سو ہی ملنا۔۔اس نے سیم ہو ہی کہا جو کچھ دیر پہلے ضیغم نے کہا تھا۔۔

تم دونوں میاں بیوی نے کیا قسم کھائی ہوئی ظلم سماج بننے کی۔۔۔اذان بولا۔۔

کیوں کیا ہوا؟؟۔۔ذلفاء نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ بھی یہ ہی کہہ رہا ہے۔۔اذان نے چڑتے ہوئے کہا۔۔اذان کہ کہنے پر ضیغم نے اسے دیکھا اور اس کی بات پر مسکرا دیا۔۔

توصیح کہا انھوں نے۔۔ذلفاء نے کہا۔۔

اس نے انھوں نے کہنے پر وہ حیرت سے بولا۔۔جھٹکا تو ضیغم کو بھی لگا۔۔ ""انھوں نے ""

ذلفاء اگر تم نے مجھے اس سے، ملنے نہیں دیا تو میں تمہارے پیارے سے شوہر کا قیمہ بنا دوں گا۔۔اس نے ذلفاء کو ڈرانا چاہا۔۔تو وہ ہنس دی اور اس کی ہنسی سن کر اس نے ضیغم کو دیکھا اور بولا۔۔

یہ ہنس رہی ہے۔۔اذان کی بات پر وہ بھی مسکرا دیا۔۔

بنا ہی نا دو تم میرے پیارے شوہر کا قیمہ۔۔ذلفاء وہ بھی مسکرا دیا اور بولا۔۔

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

پلیز یار ملوا دو۔۔اس کہ کہنے پر وہ بولی۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں کرتی ہو کال۔۔۔ذلفاء نے کہہ کر کال کاٹ دی۔۔

کیا ہوا؟؟اذان نے اسے موبائل دیا تو ضیغم بولا۔۔

بول رہی ہے کہ کرتی ہو کال۔۔

کیا ہوا؟؟ ایمان نے ذلفاء سے پوچھا۔

آپ کہ شوہر آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔۔ ذلفاء کہ کہنے پر وہ گھبرا گئی۔۔

نہیں ذلفاء میں کیسے ان کہ سامنے جاوں گی۔۔۔ اس کو تو ابھی سے شرم آرہی تھی۔۔

تو تم مت جانا سامنے وہ تمہارے سامنے آجائے گا۔۔ ذلفاء نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا۔۔

ذلفاء۔۔۔ ایمان اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔

ایمان اب تمہیں اسی کہ ساتھ رہنا ہے نکاح ہوا ہے تمہارا۔۔ شوہر ہے اب تمہارا۔۔ ذلفاء نے اس کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

میں بلالوں؟؟ نے بول کر اس سے اجازت لی۔۔ تو اس نے سر جھکا دیا۔۔ تو ذلفاء مسکراتی اٹھی اور ضیغم کو کال کی۔۔۔

جی ذلفاء۔۔ کا ریسیو کرتے ہی وہ بولا۔۔

ضیغم اذان کو لے آو یہاں بھی کوئی نہیں ہے۔۔

اچھا میں لاتا ہو۔۔ اس نے کہہ کر کال کاٹی اور اذان کو اشارہ کیا جانے کا۔۔۔

دروازے کی دستک پر ان دونوں نے دروازے کی طرف دیکھا۔۔ایمان کی ڈھرکین تیز ہو گئیں۔۔ذلفاء نے جا کر دروازہ کھولا تو سامنے اذان مسکراتا ہوا کھڑا تھا۔۔

زیادہ دانت دیکھانے کی ضرورت نہیں ہے اس کام کہ لیے اپنی جیب خالی کرنی ہو گی۔۔ذلفاء اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔

اذان نے مدد طلب نظروں سے ضیغم کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا۔

تم یہاں کیا کر رہے ہوں؟؟ذلفاء نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

آئیں بتاتا ہوں۔۔ ضیغم نے ذلفاء کا ہاتھ پکڑا اور اسے وہاں سے لے آیا۔۔

ضیغم یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔مجھے اس سے پیسے لینے تھے۔۔وہ نظروں میں خفگی لیے بولی تو ضیغم کچھ دیر تو اس کی آنکھیں دیکھتا رہ گیا۔۔جو کہ براون روشنی کی وجہ سے اور خوبصورت لگ رہیں تھی۔۔

میں کچھ کہہ رہی ہوں۔۔اسے خود کو دیکھتا اس نے ضیغم کہ آگے ہاتھ ہلایا اور بولی۔۔

کیا؟؟ ضیغم نے سنا ہی کب تھا اس کا بولنا۔۔وہ تو بس اس کو دیکھنا چاہتا تھا۔۔جو کہ ناممکن تھا اس وقت۔۔

آپ ٹھیک ہیں؟؟ ضیغم نے اس سے پوچھا۔۔

ہاں بلکل۔۔وہ بولی۔۔

کوئی پریشانی تو نہیں ہے یہاں؟؟وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنی پریشانی اس کہ ساتھ شیر کرے۔۔

تم سے بڑی پریشانی اور کیا ہو سکتی ہے ضیغم برہان۔۔جب تمہیں جہل سکتی ہوں تو سب کو جہل سکتی ہوں۔۔۔اس کہ بولنے پیر ضیغم نے اسے گھورا۔۔

میں پریشانی ہوں۔۔۔ ضیغم نے کہا۔۔

تو اور کیا۔۔اب دیکھوں یہاں بھی مجھے شادی انجوئے کرنے کہ بجائے اپنے دوست کہ لیے دلہن ڈھونڈنے کا خیال ہے۔۔۔وہ آہ بھرتے ہوئے بولی۔۔

تو ضیغم نے چونک کر اسے دیکھا۔۔وہ ابھی بھی وہیں اٹکی ہے۔۔ ضیغم نے دل میں سوچا۔۔

آپ کو میرے لیے اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

کیوں نہیں ہے دوست کہا ہے تمہیں اور ذلفاء عمر جب کوئی رشتہ بناتی ہے تو اسے دل سے نبھاتی ہے۔۔ذلفاء نے کہا تو وہ خاموش ہو گیا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

چلتی ہوں مشن پر کام بھی تو کرنا ہے۔۔اس کہ کہنے پر وہ ہنس دیا۔۔۔ذلفاء کہہ کر چلی گئی اور وہ اسے جاتا دیکھتا رہ گیا۔۔

سعد کمرے میں آیا تو ایمان سامنے ہی کھڑی تھی نظریں جھکائے۔۔اذان کہ لیے اس پر سے نظریں ہٹانا مشکل ہو گیا۔۔وہ چلتا ہوا ایمان کہ قریب آیا۔۔اور اس کہ قدموں کی آواز سن کر ایمانکہ دل کی ڈھڑکن بڑھنے لگی۔۔

مبارک ہو۔۔اذان نے گمبھیر لہجے میں کہا۔۔

مجھے مبارک باد نہیں دو گی۔۔اس کی خامسوش رہنے پر وہ بولا۔۔

مبارک۔۔وہ بس اتنا ہی بولی۔۔

کون مبارک؟؟اذان مصنوعی حیرت سے بولا تو ایمان نے جھٹکے سے اسے دیکھا۔۔

افففف ایسے مت دیکھو۔۔۔خود کو سمبھالنا بہت مشکل ہو جائے گا میرے لیے۔۔اذان کی نظریں مسلسل اس کہ چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔۔اور یہ ہی چیز ایمان کو کنفیوز کر رہی تھی۔۔۔وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں مسلنے لگی۔۔اذان نے اس کہ ہاتھوں کو دیکھا پھر اس کہ قریب ہوا اور اس کہ ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔۔

ایمان مجھے تمہارا شکریہ ادا کرنا ہے۔۔اذان کہ کہنے پر ایمان نے اسے دیکھا۔۔

کس لیے؟؟اس نے پوچھا۔۔

میری زندگی میں آنے کہ لیے۔۔

میری زندگی کو بدلنے کہ لیے۔۔۔

میری ساتھ قبول کرنے کہ لیے۔۔

میرا نام اپنے نام کہ ساتھ جوڑنے کہ لیے۔۔

اس کہ کہنے پر ایمان کا چہرا شرم سے لال ہو گیا۔۔ایمان مسکرا دی۔۔

کچھ بولو گی نہیں؟؟وہ اسے ابھی بھی چپ دیکھتے ہوئے بولا۔۔

کیا بولو؟؟ایمان کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کہے اس لیے بولی۔۔

ہاہاہااس کی بات سن کر وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تو ایمان نے جلدی سے اس کہ منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔

ہلکے کوئی سن لے گا۔۔ایمان بولی۔۔

اذان نے اس کہ ہاتھ چوما تو ایمان نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ ہٹایا۔۔اب اسے احساس ہوا کہ وہ جلدی میں کیا کر گئی ہے۔۔

چلتا ہو۔۔اپنا خیال رکھنا میرے لیے۔۔وہ کہہ کر چلا گیا۔۔اور ایمان اس کی پشت کو دیکھتی رہی پھر مسکرا دی۔۔

ذلفاء اندر آئی مگر اگلے ہی پل اسے رکنا پڑا ورنہ وہ سامنے آتے شخص سے ٹکرا جاتی۔۔

سعد جو کہ کسی سے کال پر بات کرتا ہوا آرہا تھا اچانک سے اس کہ سامنے آجانے پر رک گیا اور ااسے دیکھنے لگا۔۔

ذلفاء نے جب اسے دیکھا تو اس پر ایک غصیلی نگاہ ڈال کر آگے بڑھنے لگی جب وہ بولا۔۔

ذلفاء ایک دفعہ میری سن لو۔۔وہ کال کاٹتا ہوا اس کہ پیچھے آیا اور ااس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔اس سے پہلے کہ ذلفاء اسے تھپڑ لگاتی کہ ضیغم نے اسے پیچھے سے گریبان سے پکڑا اور کھنچا اپنی طرف۔۔وہ جو اس حملے کہ لیے تیار نہیں تھا ایک دم پیچھے ہوا اور گرتے گرتے بچا۔۔

تیری اتنی ہمت کہ تو نے ہاتھ پکڑا۔۔ ضیغم کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا جب اس نے سعد کہ ہاتھ میں اس کا ہاتھ دیکھا تھا۔۔

ضیغم جانے دو۔۔ ضیغم۔۔ذلفاء نے فورا اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے روکا۔۔

دور رہ۔۔ ضیغم نے غراتے ہوئے کہا اور اس کا چہرا قریب کرتے ہو بولا۔۔

بیوی ہے میری اور مجھے اپنی عزت کی حفاظت کرنا بہت اچھے سے آتا ہے سمجھا۔۔۔ ضیغم نے اسے دھکا دیا اور ذلفاء کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھ گیا۔۔

ضیغم کی آخری بات پر اس کا دل بند ہوتا ہوا لگا وہ جو سمجھ رہا تھا کہ ذلفاء سے ابھی تک کسی نے شادی نہیں کی ہو گی وہ بات غلط تھی۔۔۔

وہ جو اسے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا تھا۔۔اب ممکن نہیں تھا۔۔

وہ جو اس کی زندگی بن گئی تھی۔۔اب کسی اور کی محرم تھی۔۔

وہ جس نے اس کی زندگی بدل دی۔۔وہ اب اس ہی کہ دوست کی زندگی میں شامل ہو گئی۔۔

سعد کہ قدموں نے اس کا ساتھ دینا چھوڑ دیا اس نے ایک دم دیوار تھامی ورنہ وہ گر جاتا۔۔

وہ فور اوہاں سے نکل گیا اور کمرے میں آکر دروازہ بند کیا اور وہیں بیٹھ گیا۔۔۔آنسو بہنے لگے اس کی آنکھوں سے۔۔وہ بے آواز رونے لگا۔۔

ضیغم اسے لے کر گھرہ پچھلی سائیڈ پر آگیا وہاں کوئی نہیں تھا اور روشی بھی بہت ہلکی آرہی تھی۔۔ذلفاء ہاتھ اب بھی اس کہ ہاتھ میں تھا۔۔

اس کا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔۔اس نے غصے سے ایک زوردار مکا دیوار پر مارا۔۔۔

ضیغم۔۔۔ذلفاء نے اسے روکا تو اس نے ذلفاء کو دونوں کندھوں سے پکڑ کر بولا۔۔

اس کی ہمت کیسے ہوئی تمہیں چھونے کی۔۔وہ جنونی انداز میں بولا۔۔ذلفاء کو اسے دیکھ کر خوف آنے لگا۔۔

جان سے مار دوں گا اگر اس نے گندی نگاہ سے تمہیں دیکھا بھی تو۔۔وہ ذلفاء کو قریب کرتا ہوا اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔وہ صرف اتنا ہی بولی اور اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔اس کی کانچ جیسی آنکھوں میں آنسو وہ نہیں دیکھ سکا اس نے اپنی پکڑ ڈھیلی کی۔۔ مگر چھوڑا نہیں تھا اسے۔۔

کس سے ڈر گ رہا ہے مجھ سے ؟؟ ضیغم نے انتہائی نرمی سے پوچھا تو ذلفاء نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔

پھر ؟؟ ضیغم نے پوچھا اور اس کہ چہرے سے نقاب ہٹایا اور اس کا چہرا دیکھنے لگا جیسے دیکھنے کہ لیے وہ بے تاب ہو رہا تھا۔۔اس نے ذلفاء کا چہرا اپنے گھر پر ہی دیکھا تھا۔۔اس کہ بعد سے اس نے نہیں دیکھا تھا۔۔

اس کہ پوچھنے پر وہ بولی۔۔

مجھے سعد سے ڈر لگ رہا ہے۔۔ذلفاء کہ کہتے ہوئے اس کہ آنسو اس کہ گالوں پر بہہ گئے۔۔

ابھی تو تم وہاں آ گئے مگر بعد میں کیا ہو گا جب تم میرے ساتھ نہیں ہو گے۔۔ذلفاء اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

اس کہ کہنے پر ضیغم نے اس کا چہرا اپنے ہاتھوں میں لیا اور اپنی انگلیوں کہ پوروں سے اس کہ آنسو صاف کئے۔۔اس کہ چھونے پر ذلفاء کی ریڑ کی ہڈی تک سنسناہٹ ہو گئیں۔۔وہ ضیغم کو ایسا پہلی بار دیکھ رہی تھی۔۔اس کی آنکھوں میں کیا کچھ نہیں تھا اس کہ لیے۔۔ذلفاء ایک دم ٹھٹکی۔۔

میں ہمیشہ آپ کہ ساتھ رہو گا کبھی خوُد سے جدا نہیں ہونے دوں گا۔۔۔ ضیغم کا لہجہ جذبو سے بھرپور تھا۔۔

ضیغم۔۔ذلفاء نے خوُد کو چھڑوانا چاہا تو اس نے ذلفاء کو کمر سے پکڑ کر کھنچا تو وہ اس کہ سینے سے جا لگی۔۔۔

خبر دار جو خود کو مجھ سے دور کرنے کا سوچا بھی۔۔۔ ضیغم نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔

مگر۔۔وہ احتجاج کرتے ہوئے اپنی بات پوری کرتی کہ کہ ضیغم نے اس لبوں کو اپنے لبوں میں قید کر لیا۔۔

ذلفاء کی آنکھیں پٹی کی پٹی رہ گئیں۔۔اس نے ضیغم کو دور کرنا چاہا مگر اس نے اپنی پکڑ اور مضبوط کر لی۔۔

ذلفاء نے اسے اس کہ بازوں سے زور سے پکڑ لیا۔۔اسے اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

پھر ضیغم نے اس کی ہونٹوں کو آزاد کیا تو ذلفاء لمبی لمبی سانسیں لینے لگی۔۔ ضیغم نے اسے دیکھا جو اس وقت لال ہو رہی تھی شرم سے۔کچھ منٹ ایسے ہی گزر گئے

ضیغم اسے دیکھ کر مسکرایہ اور اپنا چہرا اس کہ کان کہ قریب کیا اور بولا۔۔

میں آپ سے بے انتہا محبت کرتا ہوں۔۔۔۔اس کہ کہنے پر ذلفاء نے چہرا اوپر کر کہ اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا آنکھوں میں بے پناہ محبت لیے۔۔ذلفاء نہیں دیکھ سکی ان آنکھوں میں ۔۔اس نے نظریں جھائیں اور بھاگ گئی۔۔

جواب تو دے دیں۔۔ ضیغم نے کہا اور اپنا سر کھوجاتے ہوئے مسکرا دیا۔۔

ذلفاء اندر کمرے میں آئی اور اپنی اور دروازہ کر لیا اسکو اپنا چہرا دھکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔اس کا دل اتنی زور سے ڈھڑک رہا تھا کہ اسے لگا کہ ابھی باہر نکل جائے گا۔۔اس نے اپنا چہرا جب آئینے میں دیکھا تو اسے کچھ دیر پہلے والا منظر اس کی آنکھوں کہ سامنے آگیا۔۔ذلفاء نظریں جھکا دیں۔۔

ضیغم مجھ سے۔۔کیسے؟؟؟اسے ابھی بھی ضیغم کی کہی بات پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔

وہ کیسے مجھ سے پیار کر سکتا تھا اس نے تو مجھے صرف اپنے بہن کی سکیورٹی کہ لیے رکھا ہوا ہے۔۔پھر کیسے وہ مجھ سے محبت کر سکتا ہے۔۔ذلفاء آئینے میں خود کو دیکھتی ہوئی مخاطب ہوئی۔۔

آج اذان اور ایمان کی مایوں تھی۔۔۔ ضیغم نے صبح سے اسے نہیں دیکھا تھا۔۔

وہ تیار ہو کر سارے انتیظامات دیکھ رہا تھا۔۔بلیک شلوار قمیض پہنے اس پر براون شال اڑھے ہوئے تھا۔۔۔

ذلفاء نے آج نیوی بلو کلر کی لونگ فراک پہنے اس پر بلو ڈوپٹہ سائیڈ پر ڈالے بلو ہی اسکارف سے نقاب کیے ہوئے تھی۔۔گولدن ہیلس پہنے۔۔بلکل سادھا سی مگر بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔مگر اسے ضیغم کہ سامنے نہیں جانا تھا۔۔کل کہ واقع کہ بعد تو بلکل نہیں۔۔

ذلفاء آپ ابھی تک یہاں ہیں؟؟سائیرہ نے کہا۔۔

ہاں۔۔وہ۔۔میں۔۔وہ گڑبڑاتے ہوئے بولی۔۔

کیاوہ۔۔میں۔۔چلیں جلدی۔۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے باہر لے آئی۔۔

وہ سب مل کر ایمان کو لے کر باہر آئیں۔۔باہر اذان اسی کا انتیظار کر رہا تھا۔۔وائیٹ شلوار قمیض پہنے بہت ہنڈسم لگ رہا تھا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

مگر جب اس کی نظر ایمان پر پڑی تو پھر وہ ہٹانا بھول گیا۔۔۔جو پیلے جوڑے میں پھووں کی جیولری پہنے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

ضیغم نے اسے دیکھا جو ایمان کہ ساتھ چلتی ہوئی آرہی تھی۔۔

ذلفاء نے اپنے اوپر جب کسی کی نگاہ محسوس کی اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ سامنے ہی کھڑا تھا اس کہ دیکھنے پر ضیغم مسکرایہ تو اس نے نظریں پھیر لیں۔۔۔اس کہ نظریں پھیر لینے پر ضیغم کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔۔

ایمان لولا کر اس کہ برابر میں بیٹھایا گیا۔۔رسمیں شروع کی گئیں۔۔

ذلفاء جو کام سے اندر گئی تھی۔۔سعد نے اسے جاتے دیکھا تو وہ بھی اس کہ پیچھے چلا گیا۔۔

ذلفاء کمرے سے باہر نکلی تو اسے دیکھا۔۔

ذلفاء مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔سعد بولا۔۔

مگر مجھے نہیں کرنی۔۔تمہیں سمجھ نہیں آتی ہے۔۔۔وہ ایک دم غصے میں آگئی تھی۔۔

میں تم سے۔۔وہ اپنا جملہ پورا کرتا کہ ذلفاء بولی۔۔

ایک لفظ نہیں بولنا۔۔تمہیں شرم نہیں آتی میرے سامنے آتے ہوئے۔۔کیا سوچ کر مجھ سے بات کر رہے ہو۔۔ذلفاء اسے دیکھتے ہوئی بولی اور جانے لگی جب وہ بولا۔۔

میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔اس کہ الفظوں نے اس کہ قدم روک دیئے۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

سعد مڑا اور بولا۔۔

اور آج سے نہیں پچھلے پانچ سالوں سے۔۔ذلفاء مڑی نہیں تھی اس نہیں دیکھا تھا سعد کی طرف ورنہ دیکھتی اس کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت۔۔وہ بنا دیکھے ہی باہر نکل گئی۔۔

سعد اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔

وہ گھبراتے ہوئے ہی جا رہی تھی جب ضیغم سے ٹکرا گئی۔۔

آرام سے۔۔اس نے ذلفاء کو پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔ٹھیک ہیں آپ؟؟ ضیغم نے فکر مندی سے پوچھا۔۔

ہاں ٹھیک ہوں۔۔وہ سیدھی ہوتے ہوئے بولی۔۔

مگر میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔ ضیغم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

کیوں کیا ہوا؟؟ وہ فکر مندی سے بولی۔۔

کل تو بتایا تھا۔۔ ضیغم اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔

اس کہ کہنے پر دل کی بیٹ مس ہوئی پھر خود کو کمپوز کرتے ہوئے بولی۔۔

ضیغم تم بہت پٹو گے خبر دار جو اب ایسا مزاق کیا تو۔۔وہ اسے ڈانتی ہوئی جانے لگی جب ضیغم نے اس کا ہاتھ پکڑا تو ذلفاء نے اسے دیکھا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ مزاق نہیں تھا۔۔

نا ہی میری محبت مزاق ہے۔۔۔وہ سنجیدگی سے بولا اور اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔ذلفاء نے اسے دیکھا پھر وہاں سے چلی گئی۔۔

سعد ایک کونے پر کھڑا تھا اور اس نظریں صرف ذلفاء پر تھیں۔۔

ساری رسمیں ختم ہو گئیں تھیں۔۔اب سب ینگ پارٹی لون میں بیٹھی تھی۔۔سعد بلکل اس کہ سامنے بیٹھ گیا تھا۔

ضیغم آکر ذلفاء برابر میں بیٹھ گیا۔۔

بولا۔۔ (اذان کا کزن) اذان بھائی سنائیں کچھ آج تو آپ کا دن ہے۔۔دانش

اذان نے ایمان کو دیکھا پھر مسکرایہ اور گانا شروع کیا۔۔۔

تجھے سوچتا ہوں میں شام و صبح

اس سے زیادہ تجھے اور چاہو تو کیا۔۔

تیرے ہی خیالوں میں ڈوبا رہا

اس سے زیادہ تجھے اور چاچوں تو کیا۔۔۔

بس سارے غم میں جاناسنگ ہوں تیرے

ہر ایک موسم میں جاناسنگ ہوں تیرے۔۔۔۔

سب اسے سن رہے تھے وہ بہت اچھا گا رہا تھا اور اپنے دل کا حال اسے بتا رہا تھا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

سعد نے ذلفاء کو دیکھا جو اذان کو سن رہی تھی۔۔وہ چوپ ہوا تو سب نے تالیاں بجائیں ۔۔ذلفاء نے بھی تو سعد کی آواز پر سب خاموش ہوئے۔۔

تھوڑی جگہ دے دے مجھے

تیرے پاس کہیں سو جاؤں میں۔۔۔

خاموشیاں تیری سنوں

اور دور کہیں نا جاوں میں۔۔

اپنی خوشی دے کہ میں تجھے

تیرے درد سے جوڑ جاوں گا۔۔۔

ملا جو تو یہاں مجھے

دلاوں میں یقین تجھے

رہوں ہو کہ تیرا سدا

بس اتنا چاہتا ہوں میں۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ ذلفاء کو دیکھ نہیں رہا تھا وہ آنکھیں بند کر کہ گا رہا تھا۔۔ مگر وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ اسی کہ لیے گا رہا ہے اسی کو اپنے دل کا حال سنا رہا ہے۔۔ وہ ذلفاء اٹھنے لگی جب ضیغم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور بیٹھے رہنے کا اشارہ کیا تو وہ بیٹھ گئی مگر اس کا ہاتھ ضیغم نے تھما رہا۔۔۔

وہ خاموش ہوا۔۔ تو سب نے تالیاں بجائیں مگر اس نے آنکھیں کھلوتے ہی ذلفاء کو دیکھا جو اپنے موبائل میں لگی ہوئی تھی۔۔

سب نے اس کی تعریف کی سوائے ضیغم، اذان اور ذلفاء کہ۔۔

ضیغم بھائی اب آپ بھی کچھ سنا دیں۔۔ سائیرہ بولی۔۔

مجھے گانے نہیں گاتا۔۔ ضیغم نے کہا تو ذلفاء نے اسے دیکھا تو وہ ذلفاء کو دیکھتے ہوئے بولا پر ایک نظم سنا دیتا ہوں۔۔۔

آہٹ سی کوئی آئے تو لگتا ہے تم ہو

سایا کوئی لہرائے تو لگتا ہے تم ہو۔۔

ضیغم اسے ہی دیکھ رہا تھا ذلفاء نے نظریں جھکا دیں اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔ ضیغم نے نگاہیں اس کہ چہرے سے ہٹا لیں۔۔

جب شاخ کوئی ہاتھ لگاتے ہی چمن میں

شرمائے لچک جائے تو لگتا ہے تم ہو۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اس کہ الفاظ ذلفاء کی ڈھڑکن بڑھا رہے تھے۔۔۔

صندل سے مہکتی ہوئی پر کیف ہوا کا

جھونکا کوئی ٹکرائے تو لگتا ہے کہ تم ہو۔۔

جبھی ایک ہوا کا جھوکا اس کو چھوتا ہوا گزرا۔۔۔

اوڑھے ہوئے تاروں کی چمکتی ہوئی چادر

ندی کوئی بل کھائے تو گتا ہے تم ہو۔۔

جب رات گئے کوئی کرن میں برابر

چپ چاپ سی سو جائے تو گتا ہے تم ہو۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ چپ ہوا تو سب نے تالیاں بجائیں ذلفاء نے بھی۔۔

واہ واہ کیا بات ہے بھئی بڑی شاعری آرہی ہے۔۔اذان اسے چھیڑتا ہوا بولا۔۔

ذلفاء دیکھ رہی ہو۔۔اس نے ذلفاء کو کہا تو ضیغم کہ ساتھ ساتھ سعد نے بھی اسے دیکھا۔۔

دیکھ رہی ہوں سب۔۔ذلفاء کہ کہنے پر ضیغم ہنس دیا۔۔وہ سب کافی دیر وہاں بیٹھے مستیاں کرتے رہے۔۔پھر سب اٹھ کر اندر چلے گئے سونے۔۔

ذلفاء فریش ہو کر باہر نکلی کپڑے وہ بدل چکی تھی وہ سونے کہ لیے جانے لگی پر اس کی نظر جیسے ہی کھڑی پر پڑی تو وہ چونکی۔۔وہ کھڑکی کہ قریب گئی۔۔

یہ اس وقت یہاں کیا کر رہا ہے۔۔ذلفاء نے ضیغم کو لون میں جھولے پر اکیلا بیٹھا دیکھا تو بولی۔۔

اتنی سردی میں وہ بھی بنا کچھ اڑھے ٹارزن۔۔وہ بولتی ہوئی۔۔اس نے شال اٹھائی جو ضیغم نے اسے اڑھائی تھی۔۔وہ لے کر باہر آئی۔۔ ضیغم کی پیٹھ تھی اس کی طرف اس نے ذلفاء کو آتے نہیں دیکھا تھا۔۔

ذلفاء اس کہ پیچھے کھڑی ہوئی اور شال کو اس کہ کندھوں پر ڈالنے لگی تو اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ اسے شال اوڑھا رہی تھی۔۔

آپ سوئی نہیں ابھی تک؟؟ ضیغم نے اسے یہاں دیکھا تو بولا۔۔

سونے ہی جا رہی تھی پھر تمہیں یہاں بیٹھا دیکھا اور وہ بغیر کچھ اوڑھے تو یہ دینے آ گئی۔۔اب جا رہی ہوں۔۔وہ جانے لگی تو ضیغم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔ذلفاء نے اپنی آنکھیں زور سے بند کیں پھر مڑی۔۔ ضیغم نے اسے اپنے برابر میں بیٹھایا تو وہ بیٹھ گئیں بولی کچھ نہیں۔۔بولا تو وہ بھی کچھ نہیں۔۔

ایک خاموشی تھی ان کہ درمیان۔۔

آپ مجھ سے ناراض ہیں؟ ضیغم بولا۔۔

نہیں ہونا چاہیئے؟؟ ذلفاء نے اس سے سوال کیا۔۔

ذلفاء مجھے پتا ہی نہیں چلا۔۔ میں کب آپ کی محبت میں گرفتار ہو گیا۔۔

مجھے پتا ہی نہیں چلا آپ کب میرے لیے اتنی ضروری ہو گئیں کہ میں آپ کہ بغیر سانس بھی نہیں لے سکتا۔۔

کب میری سوچوں میں شامل ہو گئیں پتا ہی نہیں چلا۔۔

کب میرے خیالوں میں رہنا شروع ہو گئیں پتا ہی نہیں چلا۔۔

کب میری دعاوں میں شامل ہو گئیں مجھے پتہ ہی نہیں چلا۔۔

کب میری خواہش بن گئیں مجھے پتا ہی نہیں چلا۔۔

کب میری آنکھوں میں رہنے لگیں مجھے پتا ہی نہیں چلا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read-

اور اب میرا عشق بن گئیں ہیں آپ۔۔۔۔

ضیغم اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے بول رہا تھا اپنی محبت کا اقرار کر رہا تھا اس سے۔۔

ذلفاء کا وہاں بیٹھنا مشکل ہو گیا۔۔

میں اس جذبے سے بلکل انجان تھا۔۔ مگر یہ احساس اتنا خوبصورت ہو گا یہ تو میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔

مجھے نہیں پتا تھا کہ تمہیں شاعری بھی آتی ہے۔۔ذلفاء نے بات کو گھماتے ہوئے کہا۔۔

مجھے اور بھی بہت کچھ آتا ہے ابھی آپ کو کچھ نہیں پتا۔۔وہ ذو معنی میں بولا۔۔

یہ تم مجھے آپ کیوں کہتے ہو؟؟ذلفاء نے اس سے آخر پوچھ ہی لیا۔۔

کیونکہ محنت سے پہلے عزت کرتا ہو آپ کی۔۔۔اس کی بات پر ذلفاء نے اسے دیکھا تو وہ بولا۔۔

کیا دیکھ رہی ہیں؟؟؟

میں کہیں پڑھا تھا کہ عزت عورت کو دینے میں سے والے تحفوں میں سے سب سے قیمتی تحفہ ہے وہ یہ ہر مرد کہ بس کی بات نہیں ہے۔۔

اس کہ کہنے پر ضیغم نے اس کہ چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور بولا۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

برداشت ہوتا نہیں ہم سے

کے کسی اور کا تعلق بھی ہو تم سے۔۔۔

دل چاہتا ہے ہَوا سے بھی کہہ دوں

کہ تیرے رو خسار سے ہٹ کر گزرے۔۔۔

ضیغم نے گھمبیر لہجے میں کہا اور اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیئے۔۔۔تو ذلفاء نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔

وہ دور ہوا تو اس نے آنکھیں کھلولیں اور اسے دیکھا پھر نظریں جھکا دیں۔۔دل میں عجیب ہلچل مچ گئی تھی اس کہ۔۔ ضیغم مسکرایہ۔۔پھر اپنی شال جو ذلفاء نے ہی اسے اوڑھائی تھی اس نے ایک سائیڈ ذلفاء کہ کندھے پر ڈالا اور اس کہ قریب ہو کر بیٹھ گیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اسے سردی بہت لگتی ہے اور اس وقت بھی اسے سردی لگ رہی تھی۔۔

ضیغم کا ایک ہاتھ اس کہ کندھے پر تھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کہ ہاتھ پکڑے ہوئے تھا۔۔

ضیغم۔۔ذلفاء بولی۔۔

ہمم۔۔۔وہ اسی انداز میں بولا۔

تم نے مجھے کبھی اپنے بارے میں نہیں بتایا۔۔وہ جاننا چاہتی تھی اس کہ بارے میں۔۔

کیا جاننا چاہتی ہیں؟؟ ضیغم نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تمہارے بارے میں۔۔تمہاری فیملی کہ بارے میں۔۔

میری فیملی تو آپ ہیں۔۔۔ ضیغم کہ کہا۔

تمہارے ماما۔۔بابا کہ بارے میں کہہ رہی ہوں۔۔کیا وہ اس دنیا میں نہیں ہیں؟؟

اس کہ پوچھنے پر وہ بلکل سنجیدہ ہو گیا۔۔اور بولا۔۔

وہ دونوں زندہ ہیں۔۔

تو کہاں ہیں میں نے انھیں کبھی نہیں دیکھا۔۔

اپنی اپنی زندگیوں میں خوش ہیں۔۔میں ان کہ بارے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔۔اس کہ چہرے کو دیکھا جو بلکل سنجیدہ تھا۔۔ایک چٹان سی سنجیدگی تھی اس کہ چہرے پر۔۔۔

ذلفاء چپ ہو گئی کچھ نہیں بولی۔۔

میں بہت چھوٹا تھا جب وہ لوگ الگ ہو گئے تھے۔۔۔ ضیغم نے بولنا شروع کیا۔۔۔بابا ایک بزنس مین تھے اور ماما ان کی اسیسٹنٹ تھی۔۔۔بابا انھیں پسند کرنے لگے اور ان سے شادی کر لی۔۔شروع میں تو سب ٹھیک تھا پھر آہستہ آہستہ ماما کو بابا کی دوسری لڑکیوں سے دوستی کا پتہ چلا۔میں جب دو سال کا تھا۔

ان کی روز لڑائی ہوتی اسی بات پر بابا کہ دوست عزیز انکل آکر ان دونوں کی لڑائی ختم کرواتے ۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

آہستہ آہستہ ماما نے لڑائی کرنا بلکل ختم کر دیا۔۔۔ناوہ بابا کو کچھ کہتیں بابا ہی ان سے پوچھتیں کہ وہ کہاہیں یا کس کہ ساتھ ہیں۔۔بابا تھوڑے حیران تھے تو انھیں سکون بھی تھا کہ کوئی ان سے پوچھنے والا نہیں۔۔وہ اپنی زندگی میں مست تھے۔۔پیسے کی کمی نہیں تھی تو جہاں چاہتے جیسے چاہتے اوڑاتے۔۔۔میں چار سال کا تھا جب امل اس دنیا میں آئی۔۔۔۔امل جب ایک سال کی تھی مجھے اچھے سے یاد ہے ایک دن وہ بہت رو رہی تھی۔۔۔کوئی اس کہ پاس نہیں تھا میں اسے چپ کروانے کی بہت کوشیش کر رہا تھا مگر وہ چپ ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔میں نے ماما کہ

کمرے کہ دروازہ پر دستک دی مگر انھوں نے نہیں کھولا۔۔میں بجاتا رہا روتا رہا مگر وہ باہر نہیں آئیں پھر اچانک دروازہ کھلا اور عزیز انکل باہر نکلے۔۔۔اور زوردار تھپڑ انھوں نے میرے منہ پر مارا۔۔۔میں زمین پر گر گیا۔۔۔ذلفاء اسے سن رہی تھی۔ ضیغم کی بات پر اس کی آنکھ میں آنسو آ گئے۔۔

خبر دار جو ہمیں ڈسٹرب کیا۔۔انھوں نے یہ کہہ کر دروازہ پھر سے بند کر لیا۔۔اسی وقت بابا گھر میں آ گئے۔۔وہ کبھی اس وقت نہیں آتے تھے مگر اس دن آ گئے۔۔مجھے زمین پر پڑا روتا دیکھا تو میرے پاس آئے اور مجھے اٹھا کر پوچھا تو میں نے بتایا کہ عزیز انکل نے مارا ہے۔۔پہلے تو وہ شوکٹ ہوئے کہ وہ ان کہ غیر موجودگی میں یہاں کیا کر رہا ہے پھر جب بابا نے مجھ سے پوچھا کہ کہاہیں وہ تو میں کمرے کی طرف اشارہ کر دیا۔۔۔

بابا کا چہرا سرخ ہو گیا۔۔

وہ دروازے کی چابی لائے۔۔اور دروازہ کھلوا تو ان کہ پیروں کہ نیچے سے زمین نکل گئی۔۔وہ دونوں بہت ہی نازیبا حالت میں تھے۔۔

تم اس وقت۔۔ماما کو یقین نہیں آ رہا تھا۔۔

دتو کر رہا ہے کہ تم دوں کو جان سے مار دوں مگر میں اپنے ہاتھ گندے نہیں کروں گا۔۔بابا تو اانھیں جان سے مارنے والے تھے۔۔بابا نے انھیں طلاق دی اور گھر سے نکال دیا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

بابا ملک سے باہر چلے گئے وہیں شادی بھی کر لی اور ماما نے عزیز انکل سے شادی کر لی۔۔ کسی نے بھی ہمارا نہیں سوچا۔۔ بابا نے تو امل کی شکل تک نہیں دیکھی یہ کہہ کر کہ وہ ان خون نہیں بلکہ ایک گندہ خون ہے۔۔۔

میں نے اپنی بہن کو پالا پانچ سال کا بچہ کتنا بڑا ہوتا ہے۔۔ مگر میں اس عمر میں اس کا باپ بن گیا تھا۔۔ ہم دونوں اسی گھر میں تھے۔۔ بابا میرے لیے پیسے بھیج دیتے۔۔ مگر میٹرک کہ بعد وہ بھی بند کر دیے۔۔ میں نے پرھائی کہ ساتھ ساتھ کام کرنا شروع کر دیا کیونکہ مجھے اپنی نہیں اپنی بہن کی پروا تھی اسے پڑھانا تھا۔۔ اس کی ضروریات پوری کرنی تھی۔۔ اس نے کبھی ماں باپ کو نہیں دیکھا۔۔ اس کا سب کچھ تو میں ہی ہوں۔۔ اس کی ماں۔۔ اس کا باپ۔۔ اس کا بھائی۔۔۔ اس کا دوست۔۔۔۔ اس ہ پاس تو میں تھا مگر میرے پاس کوئی نہیں تھا۔۔

اس کہ آنسو تو میں صاف کر دیتا تھا مگر میرے آنسو صاف کرنے والا کوئی نہیں تھا۔۔

اس کی تنہائی کا ساتھی تو میں تھا مگر میرا کوئی ساتھی نہیں تھا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Discover and Read

اس کی ضروریات کو پوورا کرنے والا میں تھا مگر مجھ سے یہ تک پوچھنے والا کوئی نہیں تھا کہ میں نے کھانا کھایا بھی ہے یا نہیں۔۔۔ ضیغم اس وقت بہت قرب میں تھا اور وہ ذلفاء کو اندازہ ہو ورہا تھا۔۔۔

اسی سب کی وجہ سے میں نے شراب پینا شروع کر دی اور رہی صیح قصر لڑکیوں کی صحبت نے پوری کر دی۔۔

ایسا کوئی نشہ نہیں ہے جو میں نا کیا ہو۔۔

ایسی کوئی رات نہیں گزرتی تھی جب کوئی لڑکی میرے پاس نا ہو۔۔۔

ایک جانور میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں بچا تھا۔۔ میں بھی کماتا۔۔ کھاتا اور اپنی نفس تسکین پہنچاتا بس۔۔۔ ذلاء کی آنکھ سے آنسو گرے۔۔۔

املل کو میں نے ہوسٹل میں اسی لیے داخل کروایا تھا کہ اسے میرے بارے میں پتہ نا چلے۔۔ اور مجھے اس کی خودکشی کا پتہ چلا تو میں پاگل ہو گیا تھا۔۔ جس بہن کو اولاد کی طرح پالا تھا میں نے اس کی آنکھوں میں آنسو۔۔ اس کو ہوسپٹل میں دیکھ کر مجھے ہوش ہی نہیں رہا کہ میں کرنے جا رہا ہوں۔۔ بس اس وقت مجھے امل کی خوشی چاہیے تھی جو کہ ملاہم کہ پاس تھی۔۔ اور ایسی کوئی چیز نہیں تھی جو میری بہن نے مانگی ہو اور میں نے نہیں دی ہو اور ملاہم تو اس کی محبت تھا۔۔ بس میں نے وہی کیا جو مجھے صیح لگا یہ جانتے ہوئے کہ میں بہت غلط کر رہا ہو۔۔

ایم سوری میں نے بہت دکھ پہنچایا آپ کو۔۔ ملاہم کو۔۔ ایمان کو۔۔ میں آپ سب کو مجرم ہوں۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

مگر جب آپ میری زندگی میں آئیں تو زندگی کسے کہتے ہیں مجھے تب اندازہ ہوا۔۔۔ س مجھے جینے کا صیحم ڈھنگ سکھایا ہے آپ نے۔۔ وہ ذلفاء کی طرف مڑا اور بولا۔۔

ذلفاء میں بہت اکیلا رہا ہوں۔۔ اب نہیں رہنا چاہتا۔۔ میں جانتا ہوں کہ آپ مجھ سے محبت نہیں کرتیں۔۔ مجھ جیسے شخص سے کوئی کیسے محبت کر سکتا ہے۔۔ میں آپ کو کبھی مجبور بھی نہیں کروں گا۔۔۔ بس مجھے جھوڑ کر نہیں جانا پلیز میں نے اپنے آپ کو پہلے تو

سمبھالیا۔۔۔پہلے تو میں نے اپنے ماں باپ کہ بغیر جینا سکھ لیا مگر آپ کہ بغیر نہیں رہ سکوں گا۔۔ ضیغم کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔وہ اس سے التجا کر رہا تھا اسے روکنے کا کہہ رہا تھا۔۔اس کی آنکھ سے آنسو نکل کر گالوں پر بہہ گئے۔۔۔

اگر میں رک گئی تو اس لڑکی کا کیا ہو گا جیسے میں نے تمہارے لیے پسند کیا ہے؟؟؟ ذلفاء بولی اور مسکرائی۔۔

ہم دونوں مل کر اس کی شادی کروا دیں گے۔۔ ضیغم بولا۔۔

پہلے اپنی تو سمبھالو۔۔سب کی کروانا بعد میں۔۔ذلفاء نے طنزیہ کہا اور اپنی انگلوں کہ پوروں سے اس کی آنسو ساف کیئے۔۔ ضیغم اس کہ ہاتھوں کا لمس محسوس کرنے لگا۔۔

نہیں جائیں گی نا مجھے چھوڑ کر؟؟؟ وہ تصدیق چاہتا تھا اس سے۔۔

تمہاری طرح مجھے کوئی اور نہیں جھل سکتا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

تمہاری طرح کوئی مجھے محبت سے زیادہ عزت نہیں دے سکتا۔۔

اور میں تمہاری طرح کسی اور کو اسے تنگ تو نہیں کر سکتی نا۔۔۔تو مجھے تو یہیں رو کنا ہو۔۔میں کہا جا سکتی ہو۔۔۔ذلفاء نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

تھینک یو۔۔۔ ضیغم مسکرا کر بولا۔۔

مگر مجھ سے ایک وعدہ کرنا ہو گا۔۔ذلفاء نے انگلی اٹھا کر کہا۔۔

جو وعدہ چاہیں لے لیں۔۔ ضیغم اس کا چہرا آنکھوں میں بسائے بولا۔۔س

تم شراب نہیں پیو گے۔۔ذلفاء نے اس سے وعدہ چاہا۔۔

جب سے آپ زندگی میں آئیں ہیں تب سے ہی چھوردی۔۔۔ ضیغم بولا۔۔

اور کسی لڑکی کہ پاس بھی نہیں جاوگے۔۔ایک اور وعدہ۔۔

آپ کہ علاوہ کوئی دیکھے تو بندہ جائے نا۔۔ ضیغم نے کہہ کر اپنے لب اس کہ ہاتھوں پر رکھے۔۔

اور یہ چیچھورا پن نہیں کروگے۔۔۔ذلفاء نے اپنا ہاتھ کھینچتے ہوئے کہا۔۔

وعدہ۔۔آپ کی پرمینشن کہ بغیر کچھ نہیں کرو گا۔۔ ضیغم کہ اپنے کان پکڑتے ہوئے کہا۔۔

کان پکڑنے کو تو نہیں کہا میں نے۔۔ذلفاء نے اس کہ ہاتھ کانوں سے ہٹائے۔۔

آئی لو یو۔۔ ضیغم اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ضیغم۔۔۔

جی۔۔ ضیغم کی جان۔۔ ضیغم کا لہجا محبت سے بھرپور تھا۔۔

مجھے بہت سردی لگ رہی ہے۔۔وہ رونے والی شکل بنا کر بولی۔۔تو ضیغم نے اپنا سر پیٹ لیا۔۔

کیا ہوا؟؟اس کہ سر پیٹنے پر اس نے پوچھا۔۔

کچھ نہیں۔۔ چلیں اندر چلتے ہیں۔۔ ضیغم کو لگا کہ وہ بھی اظہار محبت کرے گی مگر اس نے بولا بھی تو کیا۔۔

ضیغم اسے لے کر اندر آیا اور اس کہ کمرے میں جانے تک وہیں کھڑا رہا جب وہ اندر چلی گئی تو وہ اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔۔

اس بات سے انجان کہ کوئی انھیں کتنی دیر سے دیکھ رہا تھا اپنی حسد بھری نظروں سے۔۔

اس بات سے انجان کہ کوئی انھیں کتنی دیر سے دیکھ رہا تھا اپنی حسد بھری نظروں سے۔۔

سعد ان کہ جانے بعد بھی وہیں کھڑا رہا اور آگے کا سوچنے لگا۔۔ اسے ضیغم کہ ساتھ دیکھ کر اس کہ تن بدن میں آگ لگ رہی تھی۔۔ اسے اپنا وجود جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

جیسے اس نے ان چار سولوں میں بے پناہ چاہا تھا آج وہ کسی اور کہ ساتھ تھی یہ بات سوچتے ہی اس کہ دماغ کی نسیں ابھر گئیں۔۔۔

نہیں ایک بار اپنی بے وقوفی کی وجہ سے کھو چکا ہوں دوبارہ نہیں کھو سکتا۔۔ اتنی ہمت نہیں ہے مجھ میں ذلفاء میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر۔۔۔ اس نے موبائل نکالا اور اپنے بندے کو کال کی۔۔ تھوڑی دیر بات کرتا رہا وہ۔۔

کل نہیں آج ہی۔۔ سمجھا۔۔اسے حکم دے کر اس نے کال کاٹ دی۔۔

ذلفاء صبح فجر کی نماز کہ لیے اٹھی۔۔نماز پڑھ کر وہ اٹھی ہی تھی جب اس کہ موبائل پر میسیج آیا۔۔اس نے جائے نماز طے کر کہ رکھی پھر میسج دیکھا جو کہ ضیغم کا تھا۔۔اس میں لکھا تھا کہ مجھے تم سے ملنا ہے ابھی۔۔ورنہ سارا دن میں بزی رہوں گا۔۔جلدی آو۔۔بس اتنا ہی لکھا تھا۔۔۔ذلفاء نے مسیج پڑھا اور چہرے پر مسکراہٹ آگئی پھر اس نے شال اٹھائی باہر نکلی ۔۔اس نے وہیں بلایا تھا جہاں وہ رات کو بیٹھے تھے۔۔

ذلفاء وہاں آئی تو وہاں کوئی نہیں تھا۔۔ذلفاء نے ادر گرد دیکھا وہاں سناٹا تھا۔۔

ذلفاء کو کچھ عجیب لگا اس نے پھر سے وہ میسج پڑھا جو ضیغم نے بھیجا تھا۔۔مگر پڑھتے پڑھتے وہ ٹھٹکی۔۔

۔۔وہ تو ایسا نہیں کہتا تھا۔۔اب ذلفاء کو "جلدی آو" لکھا تھا اور "تم" اس نے دوبارہ پڑھا جہا کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا وہ اندر جانے والی تھی جب سعد اس کہ سامنے آگیا۔۔

تم؟؟ ذلفاء نے حیرت سے کہا۔۔

ہاں میں۔۔ تمہیں میں نے کچھ کہا تھا کل۔۔ سعد اسے دیکھتا ہوا بولا۔۔

دماغ تو خراب نہیں ہو گیا تمہارا۔۔ذلفاء نے اسے کھا جانے وای نظروں سے دیکھا۔۔

ایم سوری۔۔اس نے کہنے کہ ساتھ اس کہ منہ پر رومال رکھا۔۔ذلفاء کہ منہ پر نقاب تھا مگر اس نے کرولوفام اتنازیادہ لفایا تھا کہ وہ ایک دم بے ہوش ہوگئی۔۔سعد نے اسے اٹھایا اور باہر کی طرف بڑھا۔۔

ضیغم جو نماز پڑھ رہا تھا۔۔اچانک اس کا دل بے چین ہونے لگا۔۔اس نے دعا میں ہاتھ اٹھائے اور بولا۔۔

یااللہ اب سب کچھ صیح کر دے۔۔ذلفاء کہ دل میں میرے لیے محبت ڈال دے۔۔اس کی حفاظت فرما۔۔میرے کیے گئے گناہ کی اسے سزا نہیں دینا۔۔۔

نماز پڑھ کر وہ باہر نکلا ارادہ اسے دیکھنے کا تھا۔۔اس نے اپنا موبائل دیکھا مگر اسے نہیں ملا وہ کافی دیر ڈھونڈتا رہا مگر موبائل اسے نہیں ملا۔اس نے سوچا کہیں رکھ کر بھول گیا ہوں شاید مل جائے گا۔۔ضیغم نے خود سے کہا۔۔

سارا دن وہ اسے نظر نہیں آئی۔۔وہ بھی کام میں لگا تھا اذان اور اس کہ کزن کہ ساتھ۔۔

مگر رات کو جب ایمان کو لون میں لایا گیا وہ نہیں تھی وہاں۔۔ضیغم نے اسے دیکھا پورے ون میں وہاں سب تھے نہیں تھی تو وہ نہیں تھی۔۔۔

سائیرہ ذلفاء ابھی تک تیار نہیں ہوئیں؟اس نے سائیرہ سے پوچھا۔۔

پتا نہیں ضیغم بھائی وہ تو صبح سے ہی نظر نہیں آئیں۔۔اس کہ کہنے پر ضیغم کو جھٹکا لگا۔۔

کیا؟؟صبح سے نظر نہیں آئیں کیا مطلب ہے اس بات کا؟؟

میں انہیں صبح سے نہیں دیکھا۔۔سائیرہ نے کہا۔۔

ضیغم بنا کچھ کہے اندر گیا ایک کمرا اس نے چیک کیا۔۔ایمان والے پورشن میں گیا وہاں بھی چیک کیا مگر وہ کہیں نہیں تھی۔۔

کہا جا سکتی ہیں۔۔۔ ضیغم نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔وہ باہر آیا سب بہت خوش تھے۔۔وہ کسی کو بھی پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔پھر اس کی نظروں نے سعد کو ڈھونڈا۔۔مگر وہ تو سامنے ہی کھڑا تھا۔۔

پوری شادی ختم ہو گئی مگر وہ نہیں آئی تھی۔۔ ضیغم کا پریشانی سے برا حال تھا۔۔اس نے اپنے آدمیوں کو اس کی تلاش میں لگا دیا تھا مگر تلاش کرتے بھی تو کہاں۔۔

رخصتی کہ بعد وہ نکلا اپنی گاری میں۔۔سعد نے اسے جاتا دیکھا۔۔پھر وہ بھی نکل گیا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

ذلفاء کی آنکھ کھلی تو ہر طرف اندھیرا تھا۔۔جب دماغ نے کام کرنا شروع کیا تو اسے یاد آگیا کہ سعد نے اس کہ منہ پر کچھ لگایا تھا جس سے وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔۔

کہاں میں ہیں۔۔وہ اٹھی اگے بڑھی کہ کسی چیز سے بری طرح ٹکرا گئی۔۔

آہہہہ۔۔وہ درد سے قرہائی۔۔سعد کھولو دروازہ مجھے جانا ہے۔۔سعد س رہے تم۔۔وہ حلق کہ بل چیخی۔۔

ایک دم لائیٹ جلی۔۔تو اس روشنی پڑھنے کی وجہ سے اس کی آنکھیں چنڈیا گئیں۔۔اس نے آنکھیں بند کریں۔۔جب آنکھیں کھلویں تو وہ شوکڈ رہ گئی۔۔وہاں پر جگہ بڑی بڑی پینٹنگس تھیں وہ پینٹنگس اس کی تھیں۔۔کہنی وہ ہنس رہی تھی۔۔کسی پیننٹنگ میں ہو سوچ رہی تھی۔۔۔کسی پینٹنگ میں میں اداس بیٹھی تھی۔۔پورے کمرے میں اس کی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔۔

جب اس نے مڑ کر دیکھا تو ایک کرسی پر سعد بیٹھا بہت غور سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

تم۔۔کیوں لائے ہو مجھے یہاں؟؟ پلیز مجھے جانے دو۔۔ذلفاء نے اس کہ اگے ہاتھ جوڑ دیئے۔۔

ضیغم کہ پاس جانا ہے؟؟ سعد نے پوچھا۔۔تو اس نے ہاں میں سر ہلایا۔۔

ایسا کیا ہے ضیغم میں کہ تمہیں میری محبت نظر نہیں آرہی۔۔وہ ایک دم غصے سے ڈھارا۔۔ذلفاء ایک دم ڈر گئی۔۔سعد اٹھ کر اس کہ پاس زمین پر آکر بیٹھ گیا۔۔ذلفاء پیچھے ہوئی۔۔

بتاو مجھے۔۔یہ۔یہ تصوویریں دیکھ رہی ہو۔۔یہ سب میں نے بنائی ہیں۔۔جب سوچتا تھا کہ تم ہنستی ہوئی اسی لگو گی تو میں پینٹنگ کرنے لگتا۔۔جب سوچتا تم اداس ہو گی تو کیسی لگو گی۔۔تم سوچتی ہوئی کیسی لگو گی۔۔تم میرے خیال سے کبھی نکلتی ہی نہیں ہو۔۔وہ دیوانہ وار بول رہا تھا۔۔

ذلفاء کو اس کی دماغی حالت پر شک ہونے لگا۔۔

میں جانتا ہوں بہت غلط کر چکا ہوں تمہارے ساتھ۔۔میں معافی مانگتا ہوں تم۔۔سعد نے اس کہ آگے اپنے ہاتھ جوڑ دیئے۔۔

ذلفاء میں نے اپنی زندگی میں صرف تم سے محبت کی ہے۔۔۔نہیں دیکھ سکتا میں تمہیں اس ضیغم کہ ساتھ۔۔

میں ضیغم کہ نکاح میں ہوں۔۔ذلفاء ننے اسے باور کروایا۔۔

نکاح ٹوٹ بھی سکتا ہے۔۔میں خلا کہ پیپرز تیار کرواتا ہوں۔۔باہر کھڑے ضیغم کی سانسیں رکھ گئیں۔۔۔اس کی سماعتیں ذلفاء کا جواب سننے کو ترس رہی تھیں۔۔

نکاح ٹوٹا تو میری سانسیں کا رشتہ بھی ٹوٹا۔۔ذلفاء نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔ضیغم کو لگا اس کو دوسری زندگی مل گئی۔۔

تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتیں۔۔میں معافی مانگ تو رہا ہوں اپنے کیے کی۔۔تم کیوں مجھے معاف نہیں کر دیتی۔۔سعد کہ آنسو اس کہ گالوں پر بہنے لگے۔۔

اگر اس دن ضیغم نہ ہوتا تو آج میں کہاں ہوتی۔۔زندہ بھی ہوتی یا نہیں۔۔یہ تم بھی جانتے ہو۔۔تمہیں اپنی غلطی کا احساس تو اب ہوا۔۔اگر اس دن وہ سب ہو جاتا جو تم چاہتے تھے تو کیا تم تب بھی مجھے قبول کرتے۔۔ذلفاء نے اسے آئینہ دیکھا۔۔سعد لاجواب ہو گیا۔۔

بولو اب کیوں چپ ہو۔۔کیا ہوا کوئی جواب نہیں ہے نا تمہارے پاس۔۔ذلفاء نے اس سے پوچھا۔۔

تم مجھے جو سزا دینا چاہو مجھے قبول ہے۔۔ جس قسم کی سزا دینا چاہو مجھے منظور ہے۔۔ مگر مجھے چھوڑ کر نہیں جاو پلیز۔۔۔ اس نے ذلفاء کا ہاتھ پکڑا۔۔

ذلفاء نے اپنا ہاتھ چھڑاویا اور بولی۔۔

پیچھے ہٹو۔۔ خبر دار دار جو تم نے مجھے ہاتھ لگایا۔۔۔ ذلفاء کی آواز پر ضیغم نے زور دار دھکا مار کر دروازہ کھولا اور اندر آیا۔۔

ضیغم۔۔ ذلفاء اٹھا کر اس کی طرف بھاگنے لگی کہ سعد نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

ضیغم نے گن نکالی اور اس پر تانی۔۔

ہاتھ چھوڑ سعد۔۔ ضیغم نے کہا۔۔

سعد نے ذلفاء کا ہاتھ چھوڑا اور دوسرے ہاتھ میں جو گن تھی اس نے ذلفاء کی کنپٹی پر رکھی۔۔۔

اگر تو نے گولی چلائی تو یہ بھی گئی۔۔ سعد اسے دیکھتا ہوا بولا۔۔

ذلفاء نے سعد کو دیکھا۔۔

تم سے جتنی محبت میں کرتا ہوں یہ اس اتنا سوچ بھی سکتا۔۔ سعد نے ذلفاء کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

جتنی محبت تم مجھ سے کرتے ہو اس سے ہزار گنا زیادہ محبت میں ضیغم سے کرتی ہو۔۔۔ ذلفاء نے اسی کہ انداز میں بولا۔۔

تو پھر میں زندہ رہ کر کیا کرو گا۔۔ سعد نے کہہ کر گن اپنی کنپٹی پر رکھی۔۔

نہیں۔۔ نہیں سعد۔۔ ذلفاء نے اسے روکا۔۔ پلیز حرام موت مت مرو۔۔ پلیز نہیں۔۔

جب تم ہی نہیں اس زندگی میں تو جی کر کیا کروں۔۔ سعد نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

پلیز یہ مت کرو اپنی آخرت خراب مت کرو۔۔۔ میں ہاتھ جوڑ کر تم سے کہتی ہوں۔۔۔ ذلفاء کہ آنسو بہہ گئے۔۔ سعد کچھ دیر تو اسے دیکھتا رہا۔۔ ضیغم اس کہ قریب آیا اور ذلفاء کو پکڑ کر اپنے پیچے کیا۔۔ اور سعد کہ سر پر گن رکھی۔۔

نہیں ضیغم کیا کر رہے ہو۔۔ زلفاء نے اسے پکڑ کر دور کیا۔۔۔

نہیں ادھر دیکھو میری طرف۔۔ ذلفاء نے اس کا چہرا پکڑ کر اپنی طرف کیا۔۔

ذلفاء۔۔۔ ضیغم نے اسے گھورا۔۔

ایسے چھوڑ دو۔۔ چلو یہاں سے۔۔ سعد کی نظریں ذلفاء پر ہی تھیں اور یہ چیز ضیغم کو اور غصہ دلا رہی تھی۔۔

آنکھیں نیچے کر سعد۔۔ ضیغم غصے سے ڈھاڑا اور ایک زور دار مکا اس کہ منہ پر مارا تو وہ لڑکھڑا گیا۔۔ وہ مارتا گیا مگر سعد نے اپنے آپ کو نہیں بچایا۔۔

ضیغم چھوڑ دو اسے ذلفاء اسے روک رہی تھی۔۔ سعد زمین پر گرا ہوا تھا اور ضیغم اسے لاتیں مار رہا تھا۔۔

زندہ چھوڑ رہا ہوں۔۔اگر دوبارہ مجھے تو ذلفاء کہ قریب بھی نظر آیا تو ایک سیکنڈ کی دیر کیے ہوئے تیری جان نکالو گا۔۔ ضیغم نے اس کا گریبان پکڑتے ہوئے کہا۔۔

مر ہی تو رہا تھا مگر اس نے منہ کر دیا۔۔سعد نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ضیغم چلو۔۔زلفاء نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھنچا۔۔

ضیغم نے اسے ایک زوردار لات ماری اور کمرے سے نکل گیا۔۔

تمہیں کیسے پتا چا کہ میں یہاں ہوں۔۔وہ دونوں گاڑی میں تھے جب ذلفاء بولی۔۔

سعد کو جب میں نے اتنا خوش دیکھا شادی پر تو اسی وقت مجھے اس پر شک ہو گیا تھا۔۔پھر میں وہاں سے نکلا اور مجھے نکلتا دیکھ وہ بھی نکلا۔۔مجھے پتا تھا وہ یہیں جائے گا جہاں اس نے تمہیں رکھا ہے اور میں نے اس کا پیچھا کیا اور پہنچ گیا آپ کہ پاس۔۔ ضیغم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

واہ۔۔واہ۔۔ویسے میں کسی سے امپریس نہیں ہوتی۔۔مگر آج تو تم نے مجھے امپریس کر دیا۔۔۔ذلفاء ہنستے ہوئے بولی۔۔ ضیغم نے ایک دم گاڑی روکی۔۔۔گاڑی ایک جھٹکے سے روکی۔۔

کیا ہوا؟؟ذلفاء نے گھبرا کر پوچھا۔۔

ضیغم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھنچا اور اپنے سینے سے لگایا۔۔۔ذلفاء شوکڈ رہ گئی۔۔

اگر آج آپ کو کچھ ہو جاتا تو خوُد کو کبھی بھی معاف نہیں کر سکتا تھا،، مجھے معاف کر دیں میں آپ کی حفاظت نہیں کر سکا۔۔وہ اسے اپنے سینے سے لگاتا ہوا بولا۔۔

کافی دیر وہ اسے ایسے ہی سینے سے لگائے رہا۔۔۔اسے کھونے کا خوف جو اس وقت اسے محسوس ہو رہا تھا وہ قابل بیان نہیں تھا۔۔وہ اسے اپنے پاس سمبھال کر رکھنا چاہتا تھا کسی قیمتی چیز کی طرح۔۔وہ ہی تو تھی اس کی زندگی میں سب سے قیمتی شہہ۔۔۔

ضیغم کیا ہم ساری رات یہیں رہیں گے۔۔جب اس نے ذلفاء کو نہیں چھوڑا تو وہ بولی۔۔

اس کہ کہنے پر وہ اس سے دور ہوا اور اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتا ہوا گاری اسٹارٹ کی۔۔اور ذلفاء مسکرانے لگی۔۔پھر بڑ کر اس کہ گال پر اپنے لب رکھ دیئے اور فورا اس سے دور ہوئی اور ویںڈ سے باہر دیکھنے لگی۔۔مگر اس کی اس حرکت پر ضیغم شوکڈ رہ گیا پھر مسکرایہ اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

یہاں سے ان کی زندگی کا نیا سفر شروع ہوا۔۔۔ضیغم کو اس کا عشق مل گیا۔۔ذلفاء کو ایک ایسا جیون ساتھی مل گیا جو اس سے محبت کرنے کہ ساتھ ساتھ اس کی عزت بھی کرتا تھا۔۔

اس کہ اللہ نے ضیغم کو ہدایت دے تھی اس کی دعا قبول ہو گئی تھی۔۔اسے نیکی کا راستہ دیکھا دیا تھا۔۔

کچھ مہینوں بعد:

ذلفاء جلدی کریں۔۔۔ ضیغم جلدی میں بولا۔۔

آگئی آگئی۔۔وہ بھاگتی ہوئی آئی۔۔۔ چلو۔۔اس کہ کہنے پر ضیغم اور وہباہر نکلے اور گاڑی تیزی سے آگے بڑھادی۔۔

وہ دونوں ہوسپیٹل پہنچے تو ملاہم۔۔فاطمہ بیگم۔۔عمر صاحب سب وہاں موجود تھے۔۔ملاہم بہت گھبرایاہوا تھا۔۔۔کیونکہ امل اندر تھی آج اس کی ڈلیوری تھی۔

کیسی ہے امل؟؟ذلفاء نے فاطمہ سے پوچھا۔۔

ابھی اندر ہے۔۔دعا کرو۔۔وہ کہہ کر دعا کرنے لگیں۔۔

ضیغم نے ملاہم کو چکر کاٹتے دیکھا تو اس کہ پاس آیا۔۔ملاہم اسے دیکھ کر رکا تو ضیغم نے اس کہ کندھے پر ہاتھ رکھا اور بولا۔۔

انشاءاللہ سب ٹھیک ہو گا پریشان نا ہو۔۔ ضیغم کہ کہنے پر اس نے ہاں میں سر ہلایا ضیغم کہ ساتھ ہی کھڑا ہو اگیا۔۔ تھوڑی دیر میں ایمان باہر آئی اس کی گود میں ایک ننی سی جان تھی۔۔۔

اس کہ باہر آتے ہی سب اس کی طرف بڑھے ملاہم سب سے آگے تھا۔۔

بیٹا مبارک ہو ڈاکٹر ملاہم۔۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو ملاہم بولا۔۔

امل کیسی ہے؟؟؟اس نے فکر مندی سے بولا

وہ بھی ٹھیک ہے۔۔۔

میں امل سے مل کر آتا ہوں۔۔وہ کہہ کر اندر چلا گیا۔۔

امل سامنے بیڈ پر لیٹی تھی اس کی تکلیف کہ اثار اس کہ چہرے پر واضح تھے۔۔ملاہم اس کہ پاس آیا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اس پر اپنے لب رکھ دیے۔۔امل نے اسے دیکھا جس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔

میرے پاس الفاظ نہیں ہیں جس سے میں تمہارا شکریہ ادا کروں۔۔۔مجھے اتنی بڑی خوشی دینے کہ لیے۔۔ملاہم اس سے بولا۔۔امل اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔ملاہم اٹھا اور کارٹ کہ پاس آکر روکا اور اپنے بیٹے کو اٹھایا۔۔اس کہ اٹھانے پر رونے لگا تو ملاہم نے مدد طلب نظروں سے امل کو دیکھا۔۔

لائیں مجھے دیں۔۔امل نے اس سے لیا تو وہ چپ ہو گیا اور ملاہم حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

کچھ دیر میں باقی سب بھی روم میں آئے امل سے ملے۔۔ذلفاء نے اسے گود میں لیا۔۔اس کی خوشی کا ٹھیکانا نہیں تھا۔۔ذلفاء بچے کو دیکھ رہی تھی اور ضیغم نے اسے محبت بھری نظروں سے اسے دیکھا۔۔

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore, Dream and Read

امل تھینک یو۔۔۔ذلفاء نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

نام کیا سوچا ہے؟؟ذلفاء نے ملاہم سے پوچھا۔۔

نام تم رکھو گی۔۔امل نے ذلفاء سے کہا۔۔سب نے امل کو حیرت سے اسے دیکھا

میں؟؟نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟یہ تو تم دونوں ڈیسائیڈ کرو۔۔ذلفاء بولی۔۔

ہاں تم رکھو گی نام۔۔امل نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔ذلفاء نے ضیغم کو دیکھا کہ وہ کچھ سمجھائے اسے۔۔۔مگر اس نے کندھے اچکا دیئے تو ذلفاء نے اسے گھورا۔

اچھا ٹھیک ہے سوچنے تو دو۔۔۔ذلفاء بولی۔۔پھر تھوڑا سوچنے کہ بعد وہ بولی۔۔

ذولقرنین۔۔کیسا رہے گا؟؟؟اس نے امل کو دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ مسکرا دی۔۔

بہت اچھا ہے۔۔ملاہم اور امل ایک ساتھ بولے۔۔

مجھے آپ سب سے کچھ کہنا ہے۔۔۔ضیغم سب کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔اس کہ بولنے پر سب نے ضیغم کو دیکھا۔۔

میں آپ لوگوں سے معافی مانگتا ہوں۔۔میں نے جو کچھ کیا ہے آپ لوگوں کہ ساتھ میں بہت شرمندہ ہوں اس پر ضیغم نے عمر صاحب،فاطمہ اور ملاہم کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔

ذلفاء کو اسے ایسا دیکھتے ہوئے دکھ ہوا مگر ایک خوشی بھی تھی کہ وہ سب کچھ ٹھیک کرنا چاہتا ہے۔۔

نہیں بیٹا۔۔جو ہوا اسے بھول جاو۔۔بعض اوقات کچھ فیصلے ہم سے ایسے ہو جاتے ہیں جو بظاہر تو لگتا ہے ٹھیک ہوئے ہیں مگر ہوتے نہیں ہیں۔۔یہ تو وقت ہی بتاتا کہ وہ صیح تھے یا غلط۔۔اب اگر اس دن تم امل کی شادی نہیں کرواتے تو ہمیں اتنی پیاری بیٹی ملتی۔۔عمر صاحب کہ سمجھانے پر اس نے ہاں میں سر ہلایا پھر بولا۔۔۔

آپ لوگوں نے میری غلطی کی سزا میری بہن کو نہیں دی میں آپ سب کا یہ احسان نہیں چکا سکتا۔۔ میں اپنی غلطی پر بہت شرمندہ ہوں۔۔ ضیغم نادم تھا اپنی غلطی پر۔۔

تمہیں احساس ہوا یہ ہی بہت ہے۔۔۔ معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ ملاہم کہہ کر اس کہ پاس آیا۔۔ پھر بولا۔۔

میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ اس مصیبت کو اپنے ساتھ لے گئے۔۔ ملاہم نے شرارت سے کہا ذلفاء کی طرف اشارہ کرتے۔۔

ملاہمممم۔۔۔ ذلفاء نے امل کو بچہ دیا اس ملاہم کہ مارنے دوڑی مگر بیچ میں ہی ضیغم نے اسے پکڑ لیا۔۔

ضیغم چھوڑو میں اسے چھوڑو گی نہیں۔۔ وہ خوُد کو چھڑواتے ہوئے بولی اور سب اسے دیکھ ہنس رہے تھے۔۔

مزاق کر رہا ہے وہ۔۔ ضیغم نے اسے سمجھایا،،

مصیبت بول رہا ہے مجھے۔۔ اس نے ایسے کہا جیسے وہ ملاہم کی شجایت لگا رہی ہو اسے۔۔

صیح تو کہہ رہا ہے۔۔ ضیغم کہ کہنے پر ذلفاء کی آنکھیں حیرت سے کھول گئیں۔۔ وہیں فاطمہ، عمر صاحب اور مل نے اپنی ہنسی کنٹرول کی مگر ملاہم کا قہقہہ پورے کمرے میں گونجا۔۔

ذلفاء نے ضیغم کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور پھر فاطمہ کہ پاس جا کر بیٹھ گئی منہ پھولا کر۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE -Explore, Dream and Read

تھوڑی دیر میں وہ لوگ گھر کہ لیے نکلے۔۔ گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔۔ ضیغم نے اس کا ہاتھ پکڑا مگر اگلے ہی لمحے میں اس نے جھٹ اپنا ہاتھ چھڑوایا۔۔

ضیغم نے دوبارہ پکڑا مگر اس بار پکڑ مضبوط تھی ذلفاء چھوڑوا رہی تھی مگر اس نے نہیں چھوڑا تو اس نے بھی کوشیش چھوڑ دی۔۔۔

گاڑی روکتے ہی گھر کہ آگے ذلفاء فورا اتری اور سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔ ضیغم کو اسے تنگ کرنے میں بڑا مزا آرہا تھا۔۔

وہ کمرے میں آیا تو ذلفاء ڈریسنگ کہ آگے کھڑی اپنا اسکارف اتار رہی تھی جب وہ اس کہ پیچھے آکر کھڑا ہو گیا۔۔ ذلفاء نے ایک خفا نظر اس پر ڈالی پھر اپنے کام میں لگ گئی۔۔

اسکارف اتار کر وہ جانے لگی تو ضیغم نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر پکڑ لیا اور اپنا چہرا اس کہ کندھے پر رکھ کر آئینے میں اسے دیکھنے لگا۔۔

ضیغم چھوڑو مجھے۔۔ اس نے سنجیدگی سے کہا۔۔

اور اگر نہیں چھوڑوں تو؟؟؟ ضیغم نے چیلنجنگ انداز میں کہا۔۔ اور اپنی پکڑ اور مظبوط کر دی۔۔

میں تو مصیبت ہونا تو مصیبت کو کیسے پکڑ کر رکھ سکتے ہیں۔۔ وہ طنزیہ بولی۔۔

اس مصیبت کو تو عمر بھر سینے سے لگا کر رکھنا چاہتا ہوں میں۔۔اس نے کہتے ساتھ اس کا رخ اپنی طرف کیا۔۔تو اس نے ناراض نظروں سے ضیغم کو گھورا۔۔۔تو ضیغم نے مسکرا کر اپنے لب اس کی انکھوں پر رکھ دیئے۔۔اور س کا لمس پا کر ہی وہ مسکرا دی۔۔۔

آئی ہیٹ یو۔۔۔اس کہ دور ہوتے ہی ذلفاء بولی۔۔

آئی لو یو ٹو۔۔اس کہ کہنے پر ذلفاء نے نفی میں سر ہلایا۔۔

تم واقع میں بہت برے ہو۔۔ذلفاء مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔تو ضیغم نے اسے گلے سے لگا لیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں اور اس کا لمس محسوس کرنے لگی۔۔ ضیغم بھی آنکھیں بند کیے اسے محسوس کر رہا تھا۔۔۔جس نے اس کی زندگی کہ ساتھ ساتھ اسے بھی بدل دیا۔۔جو پہلے اس کی پسند بنی۔۔پھر محبت اور اب وہ ضیغم کا عشق بن گئی تھی۔۔۔۔

ختم شد۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read